دیوانِ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

مصنف: شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید البوصیری رحمۃ اللہ علیہ مترجم: علامہ حافظ محمد ذکاء اللہ سعیدی

الله کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

In the Name of Allah, Most Gracious, Most Merciful

دیوانِ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ

شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید البوصیری رحمۃ اللہ علیہ

شَاعِرُ المدائح النبويّة وَ مِرْ آةُ عَصْرِهِ

مترجم

علامہ حافظ محمد ذکاء اللہ سعیدی

(ایم اے علوم اسلامیہ، اردو، تاریخ، بی ایڈ)

بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری
بک سٹریٹ جہلم پاکستان
فون نمبر 0544-614977
فون نمبر 0544-621953
موبائل 0323-5777931
موبائل 0321-5440882
Join us on Facebook: www.facebook.com/bookcornershowroom

AL-BURDA

WRITTEN BY- IMAM AL-BUSIRI رحمۃ اللہ علیہ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا اَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

قصیدہ بردہ شریف کے خالق

شرف الدین ابو عبداللہ محمد بن سعید البوصیری رحمۃ اللہ علیہ

مصر کے معروف صوفی شاعر امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نابغہ روزگار ہستی تھے۔ ان کے دیوان کا ایک ایک شعر ان کی سحر بیانی وہ کچھ اس انداز سے کرتے ہیں کہ کلام پڑھنے والا کسی ایک شعر کی عمدگی میں ہی محو ہو جاتا ہے اور گھنٹوں اس کی چاشنی اپنی ذات میں محسوس کرتا رہتا ہے۔ قصیدۂ بردہ شریف (عربی: قصيدة البردة) ایک ایسا شاعرانہ کلام ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نعت، مدحت وثناء خوانی پر مبنی ہے اور پوری اسلامی دُنیا میں نہایت شہرت کا حامل ہے۔

آپ ﷺ کے مزار سے متصل "مسجد امام بوصیری ؒ" کا منظر
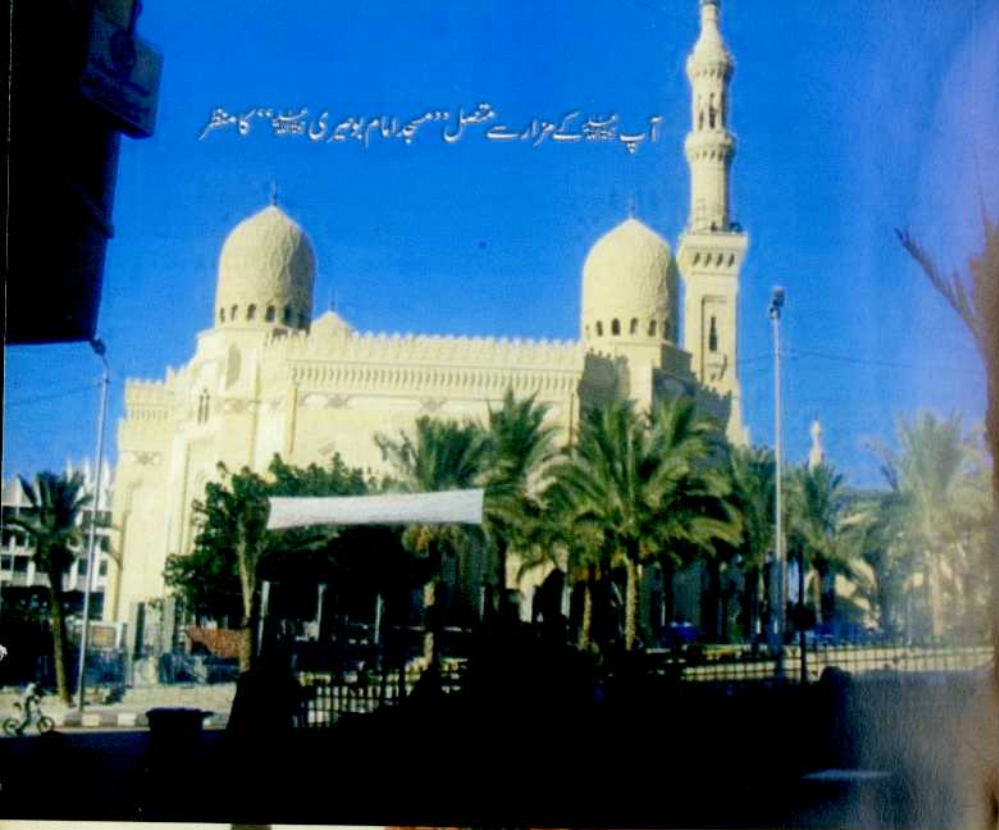
مصر کے شہر اسکندریہ میں حضرت امام بوصیری ؒ کا مزار مبارک

Diwan-e-Imam Busiri
Hazrat Imam Sharfuddin Busiri
Jhelum: Book Corner Showroom. 2013
752p.
1. Islamic Poetry - Poems
ISBN: 978-969-9396-22-9

اشاعت	:	ربیع الاوّل 1434ھ/ جنوری 2013ء
نام کتاب	:	دیوان امام بوصیری ؒ
مصنف	:	شرف الدین ابوعبداللہ محمد بن سعید البوصیری ؒ
مترجم	:	علامہ حافظ محمد ذکاء اللہ سعیدی
پروف ریڈنگ	:	مفتی مہتاب سرور عباسی
اہتمام	:	شاہد حمید۔ ولی اللہ
معاونین	:	گگن شاہد۔ امر شاہد
سرورق	:	نون گرافکس
مطبع	:	دارالسلام پرنٹنگ پریس، لاہور

التماس: اللہ ربّ العزت کے فضل وکرم سے انسانی طاقت اور بساط کے مطابق کتاب کے ترجمہ، پروف ریڈنگ، پیچرز ایڈیٹنگ، طباعت، تصحیح اور جلد بندی میں انتہائی احتیاط کی گئی ہے۔ تاہم غلطی کا احتمال بہرحال باقی رہتا ہے۔ بشر ہونے کے ناطے اگر سہواً غلطی رہ گئی ہو یا صفحات درست نہ ہوں تو ناشر، پروف ریڈرز اور طابع ہر قسم کے سہو پر اللہ غفور الرحیم سے عفو وکرم کے خواست گار ہیں۔ قارئین سے گزارش ہے کہ کتاب میں اگر کہیں بھی غلطی یا خامی نظر آئے تو از راہِ کرم مطلع فرما دیں تا کہ آئندہ ایڈیشن میں درستگی عمل میں لائی جا سکے۔ ادارہ "بک کارنر جہلم" کے متعلقین اپنے کرم فرماؤں کے تعاون کیلئے بے حد شکر گزار ہیں۔ (ناشر)

Book Corner Showroom
Opposite Iqbal Library, Book Street, Jhelum, Pakistan
Ph: +92 (0544) 614977, 621953 - Mob: 0323-577931, 0321-5440882
http://www.bookcorner.com.pk - email: showroom@bookcorner.com.pk

آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار سے متصل
''مسجد امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ'' کا منظر
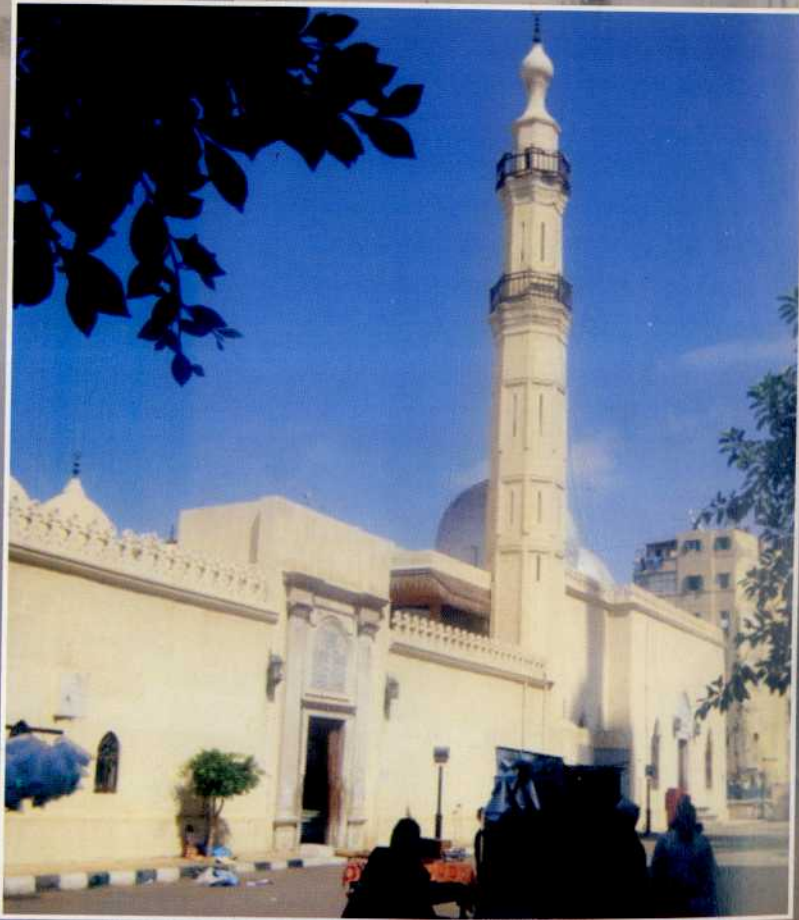
حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی قبر مبارک کا منظر

''مسجد امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ'' کا دلآویز منظر جس کی
بیرونی دیواروں پر ''قصیدہ بردہ شریف'' کے اشعار کو خوبصورتی سے کندہ کیا گیا ہے

''مسجد امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ'' کے صحن کے مناظر

''مسجد امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ'' کا بیرونی منظر

''مسجد امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ'' کے صحن میں موجود خوبصورت قبے کا منظر

''مسجد امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ'' کا داخلی دروازہ
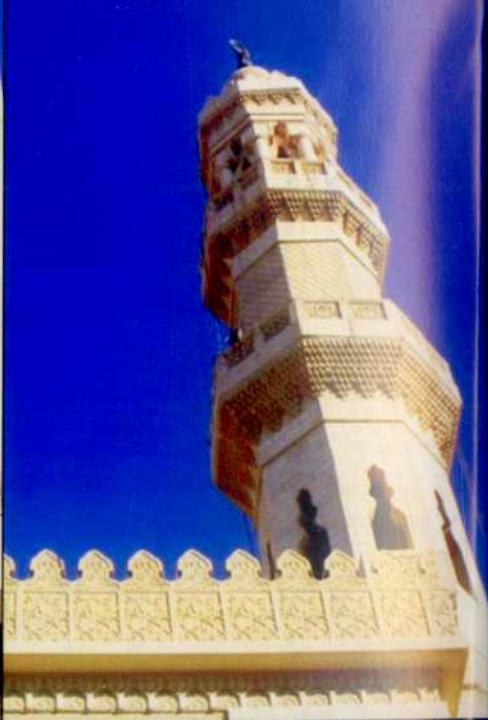
''مسجد امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ'' کے دلکش بیرونی مناظر

''مسجد امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ'' کے اندرونی مناظر

مسجد نبوی ﷺ میں سیّدہ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کے دروازے کی کنڈی
جس پر قصیدہ بردہ شریف کا یہ شعر کندہ ہے

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِیْ تُرْجٰی شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

صلي و سلم دائماً أبداً
على حبيبك خير الخلق كلهم

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے مشہور و معروف ''قصیدہ بردہ شریف'' کے ایک شعر کی خطاطی کا منظر
جسے آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کی دیوار پر خوبصورتی سے کندہ کیا گیا ہے

''قصیدہ بردہ شریف'' کے اشعار کی نادرونایاب خطاطی کا شاہکار نمونہ مشہور خطاط حبیب اللہ بن محمد الخوارزمی کے قلم سے

فہرس

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کا ایک قدیم عکس مملوک کیلی گرافی کا ایک نمونہ

اجمالی فہرست

مُقَدِّمَة

مت سہل ہمیں جانو پھرتا ہے فلک برسوں
تب خاک کے پردے سے انسان نکلتے ہیں

تاریخ انسانی میں صاحبانِ علم وہنر کو ہمیشہ قدر ومنزلت، جاہ ووقار اور شہرتِ مدام حاصل رہی ہے مگر فُصحاء وبُلغاء کے سروں کے تاج، نظم نگاروں کے ماتھے کے جُھومر علامۃ الدہر شرف الدین محمد بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو جو ہمہ گیر شہرت ودیعت ہوئی وہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کا ہی حصہ ہے۔ وہ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ جن کا نامِ نامی اسمِ گرامی قلب وذہن میں آتے ہی عشاق لبوں سے یہ کلمات مستطاب گنگنانا شروع ہوجاتے ہیں:

مولای صل وسلم دائما ابدا
علی حبیبك خیرالخلق کلهم

عربوں کی تاریخ میں سبع المعلقات کو بھی شہرت حاصل ہوئی، اور خصوصاً حسّانِ مدح حضرت حسان بن ثابت اور حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہما کو بھی شہرت دوام حاصل ہوئی۔ مگر یوں سمجھئے کہ ان کے بعد عرب کی دھرتی میں فرزدق جیسے شعراء بھی وہ عروج حاصل نہ کرسکے، جو علامہ شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو نصیب ہوا۔ اس کا سبب آپ رحمۃ اللہ علیہ خود تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے ہر معاملے میں اپنا کفیل آپ ﷺ کو کیا ہے کیونکہ آپ ﷺ کی میں مدح کرنے والا ہوں چنانچہ قصیدہ میمیہ المعروف بقصیدہ بردہ میں فرماتے ہیں:

و منذ الزمت افکاری مدائحه

و جدته لخلاص خیر ملتزم

ترجمہ: ''اور جب سے میں نے اپنے افکار کو حضور نبی کریم ﷺ کی مدح کے ساتھ لازم کیا تو میں نے آپ ﷺ کو اپنی خلاصی کے لئے بہترین کفیل پایا۔''

صاحب دیوان امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت، نام اور وطن:

علامہ کا نام محمد بن سعید بن حماد بن محسن بن عبداللہ بن صنہاج بن ملال والصنہاجی ہے۔ کنیت ابوعبداللہ اور لقب شرف الدین ہے۔ آبائی شہر بوصیر کی وجہ سے بوصیری کہلاتے ہیں۔ چونکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ننھیال کا تعلق دلاص سے تھا اس لئے آپ رحمۃ اللہ علیہ کو دلاصی بھی کہتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کو صنہاجی اور حبنونی بھی کہتے ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی ولادت یکم شوال ۶۰۸ ہجری یا ۶۱۰ ہجری (مطابق ۷ مارچ ۱۲۱۲ء) کو بروز بدھ قصبہ دلاص میں اپنے ننھیال کے ہاں ہوئی، دلاصی بھی صعید مصر میں دریائے نیل کے مغربی کنارے پر ایک ضلع تھا لیکن خود شہر دلاص دوسرے ضلع بہنسا میں شمار ہوتا تھا۔ بوصیر بھی نیل کے کنارے الغربیہ صوبہ میں واقع ہے۔

نام اور نام سے محبت:

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے والد نے از راہِ عقیدت بیٹے کا نام محمد رکھا۔ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اس مبارک نسبت پر بجا طور پر فخر کرتے اور اسی کو داورِ محشر ﷺ کی بارگاہ میں سرمایۂ نجات گردانتے۔ خود فرماتے ہیں:

فَإِنَّ لِيْ ذِمَّةً مِنْهُ بِتَسْمِيَتِي

مُحَمَّدًا وَ هُوَ اَوْفَى الْخَلْقِ بِالذِّمَمِ

ترجمہ: ''میرا آپ کے ساتھ یہی عہد (نسبت) ہے کہ میرا نام بھی محمد ہے اور آپ اپنی ذمہ داریوں کو تمام مخلوق میں سب سے زیادہ وفا کرنے والے ہیں۔''

ابتدائی تعلیم:

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے پرورش اور ابتدائی تعلیم بوصیر میں ہی پائی۔ تیرہ سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا۔ پھر جامع شیخ عبدالظاہر سے ملحق ہو گئے جیسا کہ دیوان میں آپ نے ذکر بھی کیا ہے۔

وہاں سے علومِ دینیہ حاصل کئے اور علومِ لغت، صرف و نحو، علم عروض، ادب و تاریخ، سیرتِ نبویہ ﷺ اور تقابل ادیان کا حصول کیا۔ پھر اسرارِ تصوف اور اس کے آداب اور تصوف کے طرق سے باخبر ہوئے۔

علامہ شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ کی فصاحت و بلاغت کے بارے میں علامہ عمر بن احمد الخرپوتی عصیدۃ الشہدۃ شرح قصیدہ البردۃ کے مقدمہ میں فرماتے ہیں کہ:

"کان قدس الله سره علاما بلعلوم العربیه فصیحا فی غایة الفصاحة و بلیغا فی نهایة البلاغة بل لا یوجد اے مثل و لا نظیر فی الفصاحة و البلاغة فی الجم الغفیر"

ترجمہ: ''آپ رحمۃ اللہ علیہ علوم عربیہ کے ماہر عالم اور فصاحت کے کمال درجہ پر تھے اور بلاغت کی انتہاء پر تھے بلکہ جم غفیر میں فصاحت اور بلاغت کے اعتبار سے کوئی آپ کا ثانی اور مثل نہ تھا۔''

(عصیدۃ الشہدۃ الرپوتی ص:۳)

شرفِ بیعت:

آپ تصوف میں حضرت ابوالعباس احمد المرسی ؒ م ۶۸۶ھ کے مرید تھے جو ابوالحسن شاذلی ؒ کے مرید تھے۔ آپ ؒ نے اپنے اس دیوان میں حضرت ابوالعباس المرسی ؒ کی تعریف پر بھی قصیدہ کہا ہے اور ابوالحسن شاذلی ؒ کے وصال پر تعزیت بھی کی اور اُن کی بھی مدح فرمائی۔ بوصیری ؒ کو ابواعباس المرسی ؒ سے فیض تھا ان کا فرمان تھا کہ

"لو حجب رؤیة النبی ﷺ طرفة عین ما اوعدنا انفسنا من زمرة المؤمنین."

ترجمہ: ''اگر ایک لحہ بھی رسول اللہ ﷺ ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو جائیں تو ہم خود کو مؤمنین میں سے شمار نہیں کرتے۔''

جب صاحب فیض کی عظمت اور مرتبہ ولایت کی انتہا یہ ہو تو بوصیری ؒ کو اکتسابِ فیض کے بعد مقامِ قرب کے بحرِ بے کنار میں غوطہ زن ہونے والوں میں شمار کرنا ضروری ہو گیا۔

تعریفِ مرشد میں یوں لکھتے ہیں:

قطب الزمان و غوثه و امامه
عین الوجود لسان سرالموجد

ترجمہ: ''وہ قطب زماں ہیں زمانہ کے غوث اور امام ہیں وجود کا چشمہ ہیں اور زمانے کو ایجاد کرنے والے کے راز کی زبان ہیں۔''

ذریعہ معاش:

امام بوصیری ؒ بڑے غریب گھرانے میں پیدا ہوئے۔ اس لئے بچپن سے ہی

طلب رزق کا مقدمہ درمیان رہا۔ چنانچہ آپ نے ابتداء میں قبروں کے کتبے لکھنے کا کام شروع کیا۔ پھر آپ ؒ کو امراء اور وزراء کا قرب ملا کثیر تعداد میں افرادِ خاندان ہونے کی وجہ سے بوصیری کے ذمۂ کفالت نے ان کو مجبور کیا کہ وہ امراء و وزراء کے قصائد لکھیں اور عطیہ وصول کریں۔ بادشاہ بلبیس کی بارگاہ سے آپ ؒ کو حساب دانی کی وجہ سے اور اس شعبہ میں حکومت کی اعانت کی وجہ سے وظیفہ ملتا۔ چنانچہ آپ ؒ نے اس پر والی مصر کا قصیدہ لکھا۔ اس وظیفہ پر گزران ناکافی ہوا تو آپ ؒ محلہ مقام کی طرف آئے اور اس کے والی سے کافی اعانت وصول کی یہاں آپ ؒ نے نصاریٰ کی کتب کا بھی مطالعہ فرمایا ہمیشہ کلمۂ حق کہا، یہود و نصاریٰ کا ردّ بلیغ اپنے دیوان میں کیا اور کسی لومۃ لائم کی پرواہ نہ کی۔

بادشاہوں کی تعریف کی وجہ:

امام شرف الدین بوصیری ؒ کے بارے میں شہرہ اسی بات کا ہے کہ شاہان وعقت اور امراء وزراء کے قصائد کہا کرتے تھے پھر قصیدہ بردہ شریف تب تصنیف فرمایا جب فالج کے مرض میں مبتلا ہوئے مگر یہ بات حقیقت کے برعکس ہے آپ نے سب سے زیادہ قصائد حضور نبی کریم ﷺ کی مدح میں کہے ہیں۔ قصیدہ بردہ کے علاوہ آپ نے قافیہ ﴿ہمزہ﴾ پر ساڑھے چار سو سے زیادہ اشعار پر مشتمل حضور نبی کریم ﷺ کا قصیدہ کہا، اسے قصیدہ ہمزیہ بھی کہتے ہیں۔ پھر قصیدہ ﴿حا﴾ حضور نبی کریم ﷺ کی مدح میں مشہور ہے اور ''قصیدہ مصریہ فی الصلوۃ علی خیر البریہ'' آپ نے کمال فصاحت و بلاغت سے بارگاہِ مصطفی ﷺ میں کہا ہے۔ پھر وہ قصیدہ جو حضور نبی کریم ﷺ کی مدح بھی ہے اور یہودی و نصاریٰ کی ہجو بھی قافیہ ﴿لام﴾ کے اوپر جہاں آپ نے اپنے نظمیہ اشعار کے ساتھ نثری جواہر پاروں کے وہ گل بکھیرے ہیں کہ آپ ؒ کے علمی مقام اور کتب مذاہب باطلہ پر آپ ؒ کی نظرِ عمیق پر دال ہیں۔ اس قصیدہ کا عنوان ''المخرج المردود علی النصاریٰ

والیہود'' ہے۔ سابقہ کتب سے تاجدار مدینہ ﷺ کی کمال مدح کا یہ مجموعہ ہے اور نظم ونثر کا حسین گلدستہ ہے، جو ۲۸۴ اشعار پر مشتمل ہے۔ پھر صحابی رسول ﷺ حضرت کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ نے جو حضور نبی کریم ﷺ کی مدح میں قصیدہ کہا تھا اور جس پر آپ رضی اللہ عنہ کو حضور نبی کریم ﷺ نے چادر عنایت فرمائی تھی اس قصیدہ کا نام ﴿بانت سعاد﴾ تھا اسی وزن پر بوصیری نے حضور نبی کریم ﷺ کی مدح میں ﴿ذخر المعاد﴾ قصیدہ لکھا جو دوسو سے زائد اشعار پر مشتمل ہے۔ اس کے علاوہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے چھوٹے بڑے کئی قصائد آپ ﷺ کی بارگاہ میں کہے جو اس دیوان کا حصہ ہیں۔ مذکورہ بالا تمام قصائد جن کا ذکر ہوا اس خوبصورت فصیح وبلیغ دیوان میں شامل ہیں۔ اب یہ بات تو رفع ہوگئی کہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ بادشاہوں کی تعریف کی اور پھر قصیدہ بردہ لکھا نہیں بلکہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ہمیشہ سے عاشق رسول ﷺ رہے۔ ہاں یہ بات درست ہے کہ سب سے زیادہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے جس قصیدہ کو پذیرائی ملی وہ قصیدہ بردہ شریف ہے۔

رہی یہ بات کہ امراء و وزراء کی تعریف کیوں کی تو ہر صاحب علم پر یہ بات تاریخ کے مشاہدہ سے عیاں ہوگی کہ آپ کا دور صلیبیوں کی یلغاروں کا دور تھا جب اسلام کے خلاف صلیبی طاقتیں مل کر حملہ آور ہو رہی تھیں۔ کم سن عیسائی فدا کار بھی جنونی بن کر اسلام پر حملہ آور ہو رہے تھے۔ مسلمان سپہ سالار اور حکمران جوان کے خلاف سیسہ پلائی دیوار بن کر کھڑے ہوئے بوصیری رحمۃ اللہ علیہ ان کی تعریف کرتے اور ان کے حوصلے بڑھاتے گویا یہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ اعلائے کلمۃ اللہ اور خدمت اسلام کے لئے سرانجام دیتے تھے اور ان تمام قصائد میں ان حکام اور سالاروں کی تعریف کرتے جو اسلام کے ناصر تھے اور ان کی ہجو کرتے جو عدل وانصاف سے دور اور مذہب وملت سے بے گانہ تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس دیوان میں موجود آپ کے تمام قصائد کو بغور پڑھنے والا میرے اس قول کی تصدیق کرے گا۔ بلاشبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے کلام کو پڑھ کر شہنشاہِ ہندوستان محی الدین اورنگزیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ کی

شہزادی زیب النساء کا یہ شعر یاد آتا ہے کہ:

بلبل از گل بگذرد گر در چمن بیند مرا
بت پرستی کے کند گر برہمن بیند مرا

در سخن مخفی منم چوں بوئے گل در برگ گل
ہر کہ دیدن می دارد در سخن بیند مرا

ترجمہ: ''بلبل اگر چمن میں مجھے دیکھ لے تو پھول کو بھول جائے۔ اگر برہمن مجھے دیکھ لے تو بت پرستی چھوڑ دے۔ میں اپنے کلام میں یوں چھپی ہوں جیسے گلاب کی پنکھڑیوں میں اس کی خوشبو چھپی ہوتی ہے۔ جو مجھے ملنا چاہے وہ میرے کلام کو دیکھ لے۔''

فقہی مذہب ومشرب:

آپ رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ شافعی المذہب تھے مگر چاروں ائمہ کو برحق مانتے اور چاروں فقہاء کی آراء کا ادب کرتے چنانچہ اپنے قصیدہ منظومہ جس کا عنوان ''الدین واحد'' ہے یہ اس وقت آپ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جب سلطان ظاہر بیبرس نے چاروں مذاہب فقیہ کے لئے چار فقہاء اور قاضی الگ الگ مقرر کئے تو اس فعل کی تعریف کرتے ہوئے آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قصیدہ کہا جس میں فقہی اختلاف کو رحمت کہتے ہیں اور فرماتے ہیں:

فهذا اختلاف جر للخلق راحة
كما اختلفت فى الراحتين الاصابع

ترجمہ: ''یہ اختلاف تو مخلوق کے لئے راحت بن کر جاری ہوا جیسے کہ دونوں ہاتھوں میں اُنگلیاں مختلف ہیں۔''

آپ رحمۃ اللہ علیہ مداح حبیب کبریاء ﷺ تھے اسی طرح اہل سنت کے طریقہ پر

اصحاب وآل رسول ﷺ کی بھی مدح سرائی فرماتے۔ چنانچہ جس طرح دورِ حاضر میں اہل بیت کے مداح کو رافضی اور اصحاب رسول ﷺ کے مداح کو خارجی ہونے کا الزام دیا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بھی جب آل رسول ﷺ کی مدح فرماتے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو رافضی اور شیعہ کہا جانے لگا اور جب اصحاب رسول ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت لئے لوگوں کو بوصیری رحمۃ اللہ علیہ رطب اللسان نظر آئے تو آپ رحمۃ اللہ علیہ کو خارجی کہا جانے لگا۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے ہمیشہ کلمہ حق بلند کیا اسی لئے اہل حق کی نظر میں قدر ومنزلت اور علم وفضل میں اولوالعزم امام کی نگاہ سے دیکھے جانے لگے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ ابوالحسن شاذلی اور ابوالعباس المرسی رحمۃ اللہ علیہما کے طریقہ پر تھے دونوں کی مدح فرماتے اور ابوالعباس المرسی کے دستِ مبارک پر طریقہ شاذلیہ میں داخل ہوئے۔

محاسن کلام:

علامہ بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نابغہ روزگار ہستی تھے۔ ان کے دیوان کا ایک ایک شعر ان کی سحر بیانی وہ کچھ اس انداز سے کرتے ہیں کہ کلام پڑھنے والا کسی ایک شعر کی عمدگی میں ہی محو ہو جاتا ہے اور گھنٹوں اس کی چاشنی اپنی ذات میں محسوس کرتا رہتا ہے۔ مثلاً حضور نبی کریم ﷺ کی مدح کرتے ہوئے آپ ﷺ کی عاجزی پر اپنے قصیدہ المخرج والمردود علی النصاریٰ والیہود میں کیا خوب لکھتے ہیں اس شعر کو پڑھئے اور لطف حاصل کیجئے۔

رکب الحمار تواضعا من بعدما
رکب البراق السابق الھذلولا

ترجمہ: ''آپ ﷺ عاجزی کے ساتھ دراز گوش پر سوار ہوئے بعد اس کے کہ پہلے (معراج کی رات) طویل پشت والے براق پر سوار ہوئے

تھے۔''

حضور نبی کریم ﷺ کی نبوت کی ابتداء وانتہاء ہونا کس خوبی کے ساتھ اس ایک شعر میں جمع کر دیا جو آپ رحمۃ اللہ علیہ کے قصیدہ ''ذخر المعاد'' میں ہے کہ:

فللنبوۃ اتمام و مبتداء
بہ و الفخر تعجیل و تأجیل

ترجمہ: ''نبوت کی انتہاء اور ابتداء آپ ﷺ سے ہے اور آپ ﷺ کے افتخار کے لئے یہ ابتداء وانتہاء ہے۔''

سیّدہ خاتونِ جنت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا چونکہ سیرتِ رسول پاک ﷺ کا مظہر تھیں۔ اس لئے قافیہ ﴿دال﴾ پر لکھے گئے اہل بیت کی مدح میں ''المنھل الندب'' کے نام سے مشہور قصیدہ میں سیّدہ کو یوں مخاطب ہیں۔

ورثت صفات المصطفیٰ و علومہ
ففضلکما لولا النبوۃ واحد

ترجمہ: ''اے سیّدہ آپ رضی اللہ عنہا صفاتِ مصطفیٰ ﷺ اور اُن کے علوم کی وارث ہوئیں اگر نبوت نہ ہوتی تو دونوں کے فضائل ایک سے ہوتے۔''

یہاں تک کہ قصیدہ ہمزیہ میں اہل بیت کی مدح میں اور واقعہ کربلا کے غم میں یوں لکھتے ہیں:

کل یوم و کل ارض لکربی
منھم کربلا و عاشوراء

ترجمہ: ''ہر دن اور ہر زمین (کا ٹکڑا) اُن پر ٹوٹنے والے کرب کی وجہ سے میرے لئے کربلا کی زمین اور عاشورہ کا دن ہے۔''

بارگاہِ صحابہ اور افضل البشر بعد از انبیاء ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بارگاہ میں کیا ادب

پیش کرتے ہیں اسی قصیدہ ہمزیہ میں دیکھئے:

مالموسی ولا لعیسی حواریو
ن فی فضلهم و لانقباء

ترجمہ: ''نہ موسیٰ علیہ السلام اور نہ عیسیٰ علیہ السلام کے حواری ایسے تھے کہ فضیلت میں اور لیاقت میں آپ ﷺ کے صحابہ رضی اللہ عنہم کے برابر ہوں اور نہ نقباء۔''

کابی بکر الذی صح للنا
س به فی حیاتك الاقتداء

ترجمہ: ''جیسے افضل البشر بعد از انبیاء حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کہ اے اللہ کے نبی ﷺ آپ ﷺ کی حیات میں صرف ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی اقتداء ہی لوگوں کے لئے جائز ہوئی۔''

یہ خوبصورت دیوان اسی طرح کے عمدہ محبت والفت کے میووں سے بھرا ہوا حسین باغ ہے۔ اس گلستان میں گلگشت کرتے جائیے اور یہ دُعا کیجئے کہ:

فاغفر لناشدها واغفر لقارئها
سألتك الخير یا ذا الجود والكرم

بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں مقبولی:

صاحب دیوان علامہ شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو حضور نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں وہ مقبولیت تھی کہ جب آپ رحمۃ اللہ علیہ پر فالج کا دورہ پڑا اور جسم کا نصف حصہ مفلوج ہوگیا تو اپنی زندگی کے سارے منظوم کلاموں کی جان ''قصیدہ الکوکب الدریہ فی مدح خیر البریہ'' لکھا جس کو رسول اللہ ﷺ کی عطا کردہ چادر مبارک کی وجہ سے بُردہ کا نام دیا گیا۔ حضور نبی کریم ﷺ کی رداء مبارک نے اصل نام کو ڈھانپ لیا اور بردہ یعنی چادر

نام مشہور ہوگیا۔ جب قصیدہ مکمل ہوا تو رات کو بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سوئے تو خواب میں حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے دست مبارک مفلوج شدہ حصہ پر پھیرا تو بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو شفا ملی۔ حضور نبی کریم ﷺ نے جیسے کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کو چادر عطا فرمائی یوں ہی بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کو چادر عطا فرمائی صبح بوصیری رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہوئے تو چادر سرہانے موجود تھی۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے اس قصیدہ کو اسی وجہ سے قصیدہ بردہ کہا گیا اور اب تک یہی مشہور ہے۔ فرماتے ہیں کہ صبح جب میں باہر آیا تو ابوالرجاء نامی ولی اللہ ملے مجھ سے کہا کہ قصیدہ سناؤ میں نے کہا کون سا؟ میں نے تو کئی قصائد لکھے ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ وہی قصیدہ جس کا پہلے شعر یہ ہے:

امن تذکر جیران بذی سلم
مزجت دمعا جری من مقلة بدم

بوصیری فرماتے ہیں کہ میں نے کہا آپ رحمۃ اللہ علیہ کو کیسے پتہ چلا جب کہ یہ قصیدہ میں نے تو ابھی تک کسی کو نہیں بتایا ابولرجاء رحمۃ اللہ علیہ بولے کہ جب یہ ناشد اس قصیدہ کو بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں پڑھ رہے تھے تو میں بھی موجود تھا۔ اور حضور نبی کریم ﷺ لہلہاتی پھل دار ٹہنی کی طرح اس کو سن کر دائیں بائیں جھوم رہے تھے۔

(شرح شیخ زادہ، شرح الخرپوتی ص ۳)

سبحان اللہ! جب یہ بارگاہِ رسالت مآب ﷺ میں پذیرائی بوصیری کے کلام کو حاصل ہوئی تو کروڑوں صاحبانِ علم ودانش ان کے مقدر پر ناز کریں گے تو بجا کریں گے۔

وصال:

آپ رحمۃ اللہ علیہ کا وصال باکمال اسکندریہ کے مقام پر ہوا بعض کے نزدیک اسکندریہ

میں ہی مدفون ہوئے۔ انسائیکلو پیڈیا، برٹانیکا کے نزدیک گوان کا وصال اسکندریہ میں ہوا
مگر تدفین فسطاط (قاہرہ مصر) میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار کے قریب ہوئی۔ امام
سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کے مطابق ۶۹۵ھ میں وصال ہوا۔ بعض نے ۶۹۴ھ بھی لکھا ہے۔

عرضِ مترجم:

اس ہیچمدان کو بچپن سے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے محبت رہی ہے جب سے قصیدہ کے
اشعار سنے تب سے صاحب قصیدہ سے محبت دل میں گھر کئے رہی ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے
دیوان کا ترجمہ کرنے سے فقیر کا ایک ہی مقصد تھا کہ جس طرح رسول اللہ ﷺ نے
بوصیری رحمۃ اللہ علیہ پر چشم کرم فرمائی اس ترجمہ کے سبب اس گنہگار کی روزِ محشر شفاعت فرما دیں اور
ان بخششوں اور رحمتوں سے اس حقیر پر تقصیر کو بھی نواز دیں جن کے بارے میں بوصیری رحمۃ اللہ علیہ
نے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت جب تقسیم ہوگی تو یوں ہوگی کہ:

لعل رحمة ربی حین یقسمها
تاتی علی حسب العصیان فی القسم

ترجمہ: ''امید ہے کہ جب ربّ کی رحمت تقسیم ہوگی تو موافق گناہوں کے ہو
گی جس کے گناہ بہت ہوں گے اُس پر رحمت بہت ہوگی۔''

اس کے سبب میری میرے والدین، اساتذہ، اعزّہ واقرباء، دوست اور تمام اہل
اسلام کی مغفرت فرمائے۔ جنہوں نے اس ترجمہ کو شائع کیا ان کو بھی جزائے خیر عطا فرمائے
اور یہ ترجمہ حقیر کے لئے توشۂ آخرت بنائے۔ آمین!!!

علامہ حافظ محمد ذکاء اللہ سعیدی
ایم اے علوم اسلامیہ، اردو، تاریخ، بی ایڈ

قافية ﴿الهمزة﴾

الشیخ فقیہ عالم علامہ، رحلۃ الفہامہ، تاج الادباء، واحد الفضلاء، مفید الطالبین، عمدۃ
المحققین، شرف الدین ابوعبداللہ محمد بن سعید بن حماد بن محسن بن عبداللہ بن حیّانی بن
صنہاج بن ملاک الصنہاجی الحبنونی البویصیری یا الابوصیری یا البوصیری وثم
الدلاصی رحمۃ اللہ علیہ نے سیّد الکونین، حشر تک کے نبی، صاحب شفاعت صاحب مقامِ محمود
اور پیاسوں کے پلٹنے کی جگہ حوضِ کوثر کے مالک سیّدنا محمد ﷺ بن عبداللہ کی مدح
میں کہا:

یاسماء

اے بلند مرتبہ نبی ﷺ

كيف ترقى رُقِيَّكَ الأنبياءُ
يا سماءً ماطاولتها سماءُ

۱۔ کیسے آپ ﷺ کی بلندی تک انبیاء علیہم السلام ترقی کر سکتے ہیں اے بلند
مرتبہ (نبی ﷺ)! جب تک کہ آسمان گردش کرے۔

لَمْ يُساوُوكَ فی عُلَاكَ وَ قَدْحا
لَ سناً مِنك دونَهم و سَناءُ

٢۔ کوئی آپ ﷺ کی بلندیوں میں اُن انبیاء علیہم السلام میں سے آپ ﷺ کے برابر نہ ہوا۔ اُن کو جو روشنی اور بلندی ملی وہ آپ ﷺ ہی سے ملی۔

انما مثّلُوا صِفاتِك للنا
سِ كما مثّلَ النجومَ الماءُ

٣۔ انہوں نے لوگوں کے لئے آپ ﷺ کی صفات سے ہی جلوہ کیا جیسے کہ ستاروں سے پانی چھلکتا ہے۔

انتَ مِصباحُ كلّ فضلٍ فما تَص
دُرُ الا عن ضوئِكَ الْاَضْوَاءُ

٤۔ آپ ﷺ تو ہر فضیلت کا چراغ ہیں چنانچہ ہر ایک روشنی آپ ﷺ کی روشنی سے ہی صادر ہو رہی ہے۔

لكَ ذاتُ العلومِ من عالِمِ الغَيْ
بِ و منها لآدمَ الاَسماءُ

٥۔ عالمِ غیب (اللہ تعالیٰ) کی بارگاہ سے آپ ﷺ کی جناب میں ہی علوم کی اصل ہے اور (حضرت) آدم علیہ السلام (کے لئے جو قرآن میں آیا ہے کہ اُن) کو چیزوں کے نام سکھائے گئے وہ بھی انہی علوم کا ایک حصہ ہے۔

لم تزَلْ فی ضمائرِ الكونِ تختا
رُ لك الاُمهاتُ والآباءُ

٦۔ عالم وجود میں ہمیشہ خاص آپ ﷺ (کے اُن کی پشتوں اور رحموں میں ہونے کی وجہ سے) آپ ﷺ کی اُمہات اور آباء کو (خصوصیات سے) چُنا گیا۔

ما مضت فترةٌ من الرُّسلِ اِلّا
بَشَّرَت قومَها بِكَ الاَنبياءُ

٧۔ رسولوں میں سے جب بھی فترت کا دَور گزرا۔ تمام انبیاء کرام علیہ السلام نے اپنی اپنی قوموں کو آپ ﷺ کی آمد کی ہی بشارت دی۔

تتباهیَ بكَ العصورُ وَ تَسمو
بكَ علياءُ بعدَها علياءُ

٨۔ ہر زمانہ میں آپ ﷺ کے طفیل ہی خوشحالی ہوئی۔ ہر بلندی کو آپ ﷺ کے سبب ہی بلندی ملی جس کے بعد اور بلندی ہے۔

و بَدا للوجودِ منك كريمٌ
من كريمٍ آباؤُه كُرَماءُ

٩۔ وجود کے لئے ظاہر ہوا ہر عزت والا آپ ﷺ کے سبب سے ہی۔ ایسے عزت والے سے کہ اُس کے آباء بھی عزت والے تھے (یعنی ہر ایک کو عزت آپ ﷺ کے سبب ملی)

نَسَبٌ تحسِبُ العُلَا بِحُلَاهُ
قَلّدَتهَا نجومَها الجَوزاءُ

١٠۔ نسب وہ کہ خاندانی شرف کی بلندیوں پر آپ ﷺ (کے وجود پاک) کی چمک سے ہوا۔ اس کے ستاروں کو جوزا (آسمانی برج) نے زیور بخشا۔ (یعنی جیسے آسمان کے ستاروں کو جوزا نے حسن دیا اسی طرح آپ ﷺ کے حسن نے آپ ﷺ کے خاندان کو رفعت دی)

حبذا عِقدُ سُؤدُدٍ وَفَخارٍ
انتَ فيه اليتيمةُ العَصماءُ

١١۔ کیا خوب ہے سرداری اور افتخار کے موتیوں کا ہار، آپ ﷺ اس میں نایاب سفید موتی ہیں۔

ومُحَيّا كالشمس منكَ مُضِيءٌ
اسفرَت عنه ليلةٌ غرّاءُ

۱۲۔ اور زندگی بخشنے والے ہیں جیسے سورج آپ ﷺ سے روشن ہوتا ہے کہ رات اس سے سفید روشنی میں بدل جاتی ہے۔

ليلةُ المولدِ الذى كان للدّ
ينِ سرورٌ بيومِهِ و ازدِهاءُ

۱۳۔ میلاد کی رات کہ دین کے لئے سرور ہے اس دن کے ساتھ (جب آپ ﷺ پیدا ہوئے) اور خوشی کا باعث ہے۔

و توالَت بُشرَى الهواتفِ ان قد
وُلِدَ المصطفٰى او حُقّ الهَناءُ

۱۴۔ ہواتف غیب سے یہ خوش خبریاں آئیں کہ مصطفیٰ ﷺ کی ولادت ہوگئی ہے اور خوشی منانا لازم ہوگیا ہے۔

و تَدَاعَى ايوانُ كِسرَى و لَوَلَا
آيَةٌ مِنكَ ما تَدَاعَى البناءُ

۱۵۔ اور کسریٰ کے ایوان گر گئے اگر یہ آپ ﷺ کی آمد کی نشانی نہ ہوتی تو بنیادیں نہ گرتیں۔

و غَدَا كُلُّ بيتِ نارٍ و فيهِ
كُربَةٌ مِن خُمودِها و بَلاءُ

۱۶۔ ہر آگ والی جگہ (جس کو مجوسی پوجتے تھے) وہ ٹھنڈی پڑ گئی اور اس کے بجھنے میں بڑی مشقت اور امتحان تھا۔

و عيونٌ لِلفُرسِ غارَت فهل كا
نَ لنِيرانِهِم بها اِطفاءُ

۱۷۔ اور فارسیوں کے چشمے خوب پانی سے بھر گئے کیا ان کے ساتھ اُن کی آگ کو بُجھایا جانے والا تھا۔ (یعنی اسی سبب پانی زیادہ ہوا)

مَولِدٌ كان منهُ فى طالعِ الكُف
رِ وَ بالٌ عليهِمُ و وَباءُ

۱۸۔ ایسی ولادت کی گھڑی کہ جس سے کفار کے طالع (وہ ستارے جن سے شگون پکڑے جاتے ہیں) اُن پر وبال بن گئے اور وباء لائے۔

فهنيئاً به لآمِنَةَ الفَض
لُ الذى شُرِّفَت به حوّاءُ

۱۹۔ آپ ﷺ کی ماں ہونے پر (حضرت) آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کو یہ فضیلت مبارک ہو کہ (حضرت) حواء علیہا السلام کو بھی آپ ﷺ کے سبب ہی شرف بخشا گیا۔

مَن لحوّاءُ انها حملَت اح
مَدَ او انها به نُفَسَاءُ

۲۰۔ (حضرت) حواء علیہا السلام (سے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کی والدات سب کو فضیلت دی گئی) کہ انہوں نے احمد ﷺ کو اُٹھایا (رحم میں) اور انہی کے سبب وہ پاک ہوئیں۔

يوم نَالت بِوَضعِهِ ابنَةُ وَهبٍ
مِن فَخَارٍ ما لم تَنَله النِّساءُ

۲۱۔ وہ دن کہ جب (حضرت) آمنہ بنت وہب رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کی ولادت کی وجہ سے شرف حاصل ہوا ایسا شرف کہ جس کو کوئی عورت نہ پا سکی۔

وَ اَتَت قومَها بافضل مما
حمَلَت قبلُ مریمُ العذراءُ

۲۲۔ وہ اپنی قوم کے پاس سب سے افضل (رسول ﷺ) کے ساتھ آئیں کہ جو اُن (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) سے بھی افضل ہیں کہ جن سے پہلے کنواری پاک مریم علیہا السلام حاملہ ہوئی تھیں۔

شمَّتَته الاَملاك اذ وضَعَتهُ
و شَفَتنَا بِقولِهَا الشَّفّاءُ

۲۳۔ املاک نے آپ علیہا السلام کو حضور نبی کریم ﷺ کی پیدائش کے وقت آپ علیہا السلام کو جواباً یرحمک اللہ کہا اور ہمیں تو اُن علیہا السلام کے قول کے ساتھ حضرت شفا رضی اللہ عنہا (اُم عبدالرحمن) نے شفا دی۔

رفعاً راسَه و فی ذلك الرّف
ع اِلی کل سُودُدٍ ایماءُ

۲۴۔ سر اُٹھاتے تشریف لائے اور اس سر اُٹھانے کی کیفیت میں ہر ہر سرداری کی طرف اشارہ تھا۔

رامِقاً طَرفُه السماءَ و مَرمَی
عینِ مَن شانُهُ العُلُوُّ العَلاَءُ

۲۵۔ ایسے تشریف لائے کہ آنکھ میں موجود نقطہ مبارک کو ایک لحظہ کے لئے آسمان کی طرف اُٹھایا وہ آنکھ مبارک کا تیر مارا (کہ آسمان تک گیا) اُس ہستی نے جن کی شان یہ ہے کہ ہر بلندی پر فائض ہیں۔

و تَدَلَّت زُهرُ النُّجومِ اِلیهِ
فاضاء ت بِضوئها الاَرجاءُ

۲۶۔ ستاروں کی خوبصورتی نے آپ ﷺ سے ہی راہنمائی لی۔ پس انہی کی چمک سے ماند پڑے ہوئے ستارے چمک اُٹھے۔

و تراء ت قصورُ قیصَر بالرُّو
مِ یَرَاهَا مَن دَارُهُ البَطحَاءُ

۲۷۔ روم میں قیصر کے محلات اس طرح دیکھے گئے کہ ان محلات کو اُس نے بھی دیکھ لیا جس کا گھر بطحا (مکۃ المکرمہ) میں تھا۔

وَ بَدَت فی رَضَاعِهِ مُعجِزَاتٌ
لَیس فیها عنِ العیونِ خَفاءُ

۲۸۔ اور آپ ﷺ کے رضاعت کے ایام میں ایسے معجزات کا ظہور ہوا کہ اُن معجزات کی آنکھوں سے کوئی پوشیدگی نہیں۔

اذ اَبَتهُ لِیُتمِهِ مُرضِعاتٌ
قُلنَ ما فی الیتیمِ عَنَّا غَنَاءُ

۲۹۔ جب دودھ پلانے والیوں نے آپ ﷺ کی یتیمی کی وجہ سے آپ ﷺ کو لینے سے انکار کر دیا کہنے لگیں یتیم سے ہم کو کیا فائدہ ہوگا۔

فاتتهُ من آلِ سعدٍ فتاةٌ
قد ابَتهَا لِفقرِهَا الرُّضَعاءُ

۳۰۔ قبیلہ بنی سعد سے ایک جوان دائیہ آپ ﷺ کو لینے آئیں۔ تمام دائیاں آپ (حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا) کے فقر کی وجہ سے آپ رضی اللہ عنہا کی حقارت کرتیں۔

ارضَعتهُ لِبَانَهَا فَسَقتهَا
وَ بنیها البانَهنَّ الشَّاهُ

۳۱۔ دائی (حضرت) حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو دودھ پلایا اور آپ ﷺ

کی برکت سے اُن کو اور اُن کی اولاد کو بکریوں وغیرہ کے دودھ نے خوب سیراب کیا۔

اَصبَحَت شُوَّلَا عِجافا و امسَت
ما بِها شائلٌ ولا عَجفاءُ

۳۲۔ صبح کے وقت تو وہ کم دودھ والی تھیں اور بالکل بے فائدہ تھیں اور شام ایسی کی کہ نہ کم دودھ والی تھیں اور نہ ہی کم قیمت۔

اخصَبَ العَیشُ عِندَها بعدَ مَحلٍ
اذ غَدَا للنبیِّ منها غِذاءُ

۳۳۔ دائی (حضرت) حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کے پاس آپ ﷺ کے تشریف لانے کے بعد خوب عیش وخوشحالی آئی قحط زدہ ہونے کے بعد اسلئے کہ اُن کے بطنِ اقدس سے حضور نبی کریم ﷺ کے لئے غذا کا ساماں ہوا۔

یالَها مِنَّۃٌلقد ضُوعِفَ الاَج
رُ علیها من جِنسِها والجزَا

۳۴۔ واہ کیا ہی اُن پر خاص احسان تھا (احسان کے بدلے) اُن پر اسی دودھ کی جنس سے اجر وجزا کو دوگنا کیا گیا۔

و اذا سَخَّرَ الاِلٰہُ اُناساً
لسعیدٍ فاِنهم سُعَداءُ

۳۵۔ جب معبودِ برحق نے لوگوں کو سعید (نبی ﷺ) کے لئے مسخر کیا تو وہ ہی بنی سعد والے سعادت مند ہوئے۔

حَبَّۃ اَنبَتَت سَنَابِلَ والعَصفُ
لَدَیهِ یَستَشرِفُ الضُّعَفاءُ

۳۶۔ دانہ اُگا بالی میں کہ جس کے گرد پتے ہیں (صحابہ رضی اللہ عنہم) ہاں کمزوروں کو آپ ﷺ سے ہی شرف حاصل ہوتا ہے۔

وَ اَتَت جَدَّہُ و قَد فَصَلَتهُ
و بِهَا مِن فِصَالِهِ البُرَحَاءُ

۳۷۔ وہ آپ ﷺ کے دادا (حضرت) عبدالمطلب کے پاس آئیں آپ ﷺ سے جدائی ہونے والی تھی آپ ﷺ کی جدائی سے اُن پر بڑی شدت ہوئی (دائی حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کی جدائی کا صدمہ تھا) (انہوں نے شق صدر والے واقعے کی تفصیل بتائی)

اذ احاطت به ملائکۃُ اللّٰهِ
فظنَّت بانهم قُرَناءُ

۳۸۔ جبکہ آپ ﷺ کا اللہ تعالیٰ کے ملائکہ نے احاطہ کر لیا۔ (حضرت) حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے یہ گمان کیا کہ یہ شیاطین ہیں (لاعلمی کی وجہ سے)

ورای وَجدَها به و مِنَ الوَجدِ
لهیبٌ تصلَی بِهِ الاَحشاءُ

۳۹۔ انہوں نے فرشتوں کو آپ ﷺ پر وجد کناں دیکھا اور وجد سے آگ کی ایسی حدت اُٹھی کہ جس سے خس وخاشاک جل جائیں۔

فَارَقَتهُ کُرهاً و کان لَدَیهَا
ثاوِیاً لا یُمَلُّ مِنهُ الثَّواءُ

۴۰۔ انہوں نے نہ چاہتے ہوئے آپ ﷺ سے جُدائی کی کہ اُن کے پاس ایسی قیام گاہ تھی کہ جس کو قیام کرنا نہیں اکتا تا۔ (بہت بڑی قیام گاہ تھی)

شُقَّ عَن قَلبِهِ وَ اُخرِجَ مِنهُ

مُضغَةٌ عِندَ غَسلِهِ سوداءُ

۴۱۔ آپ ﷺ کے دل کو شق کیا گیا اور دل کو دھونے کے وقت اس سے سیاہ نقطہ کا حصہ نکال دیا گیا۔

خَتَمَتهُ یُمنَی الاَمِینِ و قد اُو

دِعَ ما لم تذَع له اَنبَاءُ

۴۲۔ امانت لانے والے جبریل امین علیہ السلام نے آپ ﷺ کو مہر لگائی اور وہ کچھ آپ ﷺ کو ودیعت کیا گیا جو کچھ پہلے غیب کی خبروں سے آپ ﷺ کو ودیعت نہ تھا۔

صانَ اسرارَہ الخِتَامُ فلا الفَض

ضُ مُلِمٌّ بِهِ وَلَا الاِفضاءُ

۴۳۔ آپ ﷺ کے رازوں کو مہر کی جگہ نے بچا کے رکھا نہ کوئی مصیبت اس کو توڑ سکتی ہے اور نہ ہی اشاعت کو روک سکتی ہے۔

اَلِفَ النُّسكَ والعبادةَ وَالخَل

وَةَ طِفلاً و هكذا النُّجَبَاءُ

۴۴۔ آپ ﷺ کو اُلفت تھی پاکی سے، عبادت سے، تنہائی سے بچپن میں ہی اور یہی کریم ہوتا ہے۔

و اذا حَلَّتِ الهِدَايَةُ قَلباً

نَشِطَت فی العبادةِ الاعضاءُ

۴۵۔ اور جب ہدایت قلب میں گھر کرے تو اعضاء کو عبادت میں خوشی ملتی ہے۔

بعَثَ اللهُ عندَ مَبعَثِهِ الشُّهبَ

حِراساً و ضاقَ عنها الفضاءُ

۴۶۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کی بعثت کے وقت روشن ستارے نگران کئے ان کے سبب فضا بھی تنگ پڑ گئی۔

تَطرُدُ الجِنَّ عن مقاعدَ للسَّمع

كما تطرُدُ الذِّئابَ الرِّعاءُ

۴۷۔ جن اپنے ٹھکانوں سے یوں دیوانہ وار دوڑتے تھے (اس منظر اور کیفیت کو سنتے ہی) جیسے بھیڑیئے ریوڑ کے شکار کے لئے دوڑتے ہیں۔

فَمحَت آيَةُ الكَهانَةِ آيا

تٌ مِنَ الوحيِ مالَهنَّ امّحاءُ

۴۸۔ کاہنوں کی نشانیوں کو وحی کی آیات نے مٹا دیا کیونکہ یہ آیات (باطل کو) مٹانے کے لئے تھیں۔

وراتهُ خديجةٌ وَالتُّقَى والز

هدُ فيه سجيَّةٌ والحياءُ

۵۹۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے آپ ﷺ کو دیکھا اس حال میں کہ تقویٰ والے، زہد والے، اچھی طبیعت اور حیاء والے تھے۔

واتاها انَّ الغَمَامَةَ والسر

حَ اَظَلَّتهُ منهما افياءُ

۵۰۔ (میسرہ کے ذریعے) اُن تک (حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا) یہ خبر پہنچی کہ بادل نے اور بڑے درخت نے آپ ﷺ پر (شام کے سفر کے دوران) گھنا سایہ کر رکھا تھا۔

واحادیثُ اَنَّ وَعدَ رسولِ اللہ
بالبعثِ حانَ منه الوفاءُ

۵۱۔ اور یہ باتیں بھی اُن تک پہنچیں کہ (تجارت کے لئے جاتے وقت) رسول اللہ ﷺ نے جو وعدہ فرمایا تھا خوش اسلوبی سے اُس کو پورا کر دیا۔

فدَعَتهُ الی الزواج وما اَحْ
سنَ ما یبلغُ المُنَی الاَذکیاءُ

۵۲۔ پس انہوں نے (حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا) آپ ﷺ کو شادی کی دعوت دی۔ پاک دامن (نبی ﷺ) کیا ہی عمدگی سے آزمائش میں پورے اُترے تھے۔

واتاهُ فی بیتها جبرَئیلٌ
ولِذِی اللُّبِّ فی الأُمورِ ارتیاءُ

۵۳۔ (اللہ اللہ) اُنہی کے گھر میں حضرت جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کی بارگاہ میں آئے۔ عقلِ سلیم والے کے لئے ان اُمور میں تفکر ہے۔

فاماطت عنها الخِمارَ لتَدرِی
اَهُوَ الوحیُ ام هو الاغماءُ

۵۴۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے اپنا دوپٹہ مبارک اُتار دیا تا کہ جان لیں کہ یہ وحی ہے یا کچھ اور غشی وغیرہ ہے۔

فاختفی عند کشفِها الراسَ جُبریلُ
فما عادَ او اُعیدَ الغِطاءُ

۵۵۔ جب حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کا سر مبارک سے ڈوپٹہ ہٹ گیا تو حضرت جبرائیل علیہ السلام چھپ گئے پھر تب تک نہ لوٹے کہ جب تک (زوجۂ نبی ﷺ کا) دوپٹہ سر پر نہ آ گیا۔

فاستبانت خدیجةٌ انه الکَن
زُ الذِی حاوَلَته والکِیمِیَاءُ

۵۶۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا پر یہ بات ظاہر ہو گئی کہ یہی تو وہ خزانہ اور کیمیا ہے کہ وہ جس کی تلاش میں تھیں۔

ثم قامَ النبیُّ یدعو الی اللہ
و فی الکُفرِ نَجدَةٌ و اباءُ

۵۷۔ پھر نبی ﷺ اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے کے لئے کھڑے ہوئے اور کافر سختی اور (شدت سے) انکار میں پڑ گئے۔

اممًا اُشرِبَت قلوبُهُم الکُف
رَ فَدَاءُ الضَّلالِ فیهم عیاءُ

۵۸۔ اُس قوم کو بلانے اُٹھے کہ جن کے دلوں میں کفر سرایت کر چکا تھا اور گمراہی کے لاعلاج مرض نے اُن میں گھر کر لیا تھا۔

ورَاینا آیاتِه فاهتدَینا
و اذا الحقُّ جاء زالَ المِراءُ

۵۹۔ ہم نے اُن کی آیات (نشانیوں) کو دیکھا اور ہم نے ہدایت پائی۔ جب حق آیا تو شک زائل ہو گیا۔

رَبِّ اِنَّ الهُدی هُداكَ وَ آیا
تُكَ نورٌ تَهدِی بها من تشاءُ

۶۰۔ خدایا ہدایت صرف تیری ہی ہدایت ہے اور تیری آیات نور ہیں جو چاہے اُن کے ذریعے ہدایت پا سکتا ہے۔

کم راینَا مالیس یَعقِلُ قد اُل

ھم ما لیسَ یُلھَمُ العُقلاءُ

۶۱۔ کتنی ہی ہم نے ایسی نشانیاں دیکھیں جو عقل سے ماوراء ہیں ایسا الہام کیا گیا جو عقلاء کو الہام نہیں کیا جاتا (صرف اہل دل کو ہوتا ہے)

اذ ابی الفیلُ ما اتی صاحبُ الفیلِ

ولم ینفع الحِجا والذکاءُ

۶۲۔ جب ہاتھی والے (ابرہہ) نے (کعبہ) کا رُخ کیا تو ہاتھی (جس کا نام محمود تھا) نے حملہ نہ کیا عقل اور ذہانت والے بے فائدہ رہے۔

والجماداتُ افصحت بالذی اُخرِ

سَ عنہ لاَحمدَ الفُصَحاءُ

۶۳۔ جمادات جو کہ گونگے ہیں انہوں نے احمد ﷺ کے لئے فصحاء کی طرح فصاحت والا کلام کیا۔

ویحَ قومٍ جَفَوانَبِیّا بارضٍ

اَلِفَتہُ ضِبابُھا و الظّبَاءُ

۶۴۔ ہلاکت ہو اس قوم کی جنہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی اُس زمین میں مخالفت کی کہ جس زمین کے بھیڑیئے اور ہرنیاں بھی آپ ﷺ سے اُلفت کرتے تھے۔

وَسَلَوہُ وَ حَنّ جِذعٌ اِلیہ

وَ قَلَوہُ وَوَدّہُ الغرَباءُ

۶۵۔ (اہل مدینہ نے) آپ ﷺ کو وسیلہ بنایا کھجور کا تنا آپ ﷺ کے لئے رویا کفار نے آپ ﷺ کو چھوڑ دیا اور مدینہ کے غرباء نے آپ ﷺ سے محبت کی۔

اخرَجوہ منھا و آوَاہُ غارٌ

وَ حَمَتہُ حَمامۃٌ وَرقاءُ

۶۶۔ مکہ سے کفار نے آپ ﷺ کو نکلنے پر مجبور کیا۔ غار نے آپ ﷺ کو پناہ دی، اور کبوتری نے (انڈے دے کر) آپ ﷺ کو بچایا۔

وَ کَفَتہ بِنسجھا عنکبوتٌ

ماکفَتہُ الحمامۃُ الحَصدَاءُ

۶۷۔ آپ ﷺ کو مکڑی نے جالا تان کر کفایت کی جب کہ (دوسری طرف) بڑے پروں والی کبوتری نے بھی کفایت کی۔

وَاختفٰی منھم علی قُربِ مَرآ

ہُ وَ من شِدّۃِ الظھورِ الخَفَاءُ

۶۸۔ قریب سے دیکھنے کے باوجود آپ ﷺ اُن سے چُھپے رہے۔ شدّتِ ظہور میں بھی اخفا (پوشیدگی) کا عالم تھا۔

وَ نحَا المصطفٰی المدینۃَ وَاشتا

قت اِلیہ من مکّۃَ الاَنحاءُ

۶۹۔ مصطفٰی ﷺ نے مدینہ کو پڑوس بنایا آپ ﷺ کو مکہ (کی وادی) کو مسکن بنانا زیادہ پسند تھا (کیونکہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ اے مکہ مجھے تجھ سے بہت محبت ہے مگر تیرے باشندے مجھے یہاں رہنے نہیں دیتے)

وَتغنّت بِمَدحِہ الجِنُّ حتّٰی

اَطرَبَ الاِنسَ منہ ذاکَ الغِناءُ

۷۰۔ آپ ﷺ کی مدح میں جن نغمہ سرا ہوئے۔ یہاں تک کہ اس نغمہ کو سُن کر انسان بھی مطروب ہوئے۔

واقتفی اثرَہُ سَراقَۃُ فاستہ

و تہُ فی الارض صافِنٌ جَرْداءُ

۷۱۔ آپ ﷺ کا پیچھا کیا سُراقہ بن مالک نے زمین میں برگشتہ کیا اُس کو اُس کے کم بالوں والے گھوڑے نے۔

ثم زداہُ بعدَ ما سِیمَتِ الخَس

فَ وَ قَد یُنجدُ الغریقَ النِّداءُ

۷۲۔ زمین میں دھنسنے کے بعد (جب اُس نے آپ ﷺ سے معافی مانگی) تو آپ ﷺ نے اُسے پاک کیا اور اُس نے زمین میں غرق ہوجانے سے نجات پائی۔

فطوَی الأرَضَ سائرا والسموا

تِ العُلا فوقَھا لہ اسراءُ

۷۳۔ تمام زمین کو لپیٹ دیا گیا آپ ﷺ کے لئے اور تمام بلند آسمانوں کو بھی کیونکہ آپ ﷺ کو معراج کرائی جارہی تھی۔

فصِف اللیلۃَ التی کان للمُخ

تارِ فیھا علی البُراقِ استواءُ

۷۴۔ اے بوصیری اب اس رات کی تعریف کر کہ نبی مختار ﷺ کے لئے جس میں بُراق پر استواء فرماتا تھا۔

و تَرقی بہ اِلی قابِ قوسَی

ن وَ تلکَ السیادۃُ القَعساءُ

۷۵۔ اس میں قاب قوسین تک ترقی کر گئے اور آپ ﷺ کے لئے ہی یہ سرداری ثابت ہے۔

رُتبٌ تسقُط الاَمانیُّ حسرَی

دونَھا ما وراءَ ھن وَرَاءُ

۷۶۔ وہ رُتبے آپ ﷺ کو ملے کہ تمام خواہشات حسرت سے ساقط ہوگئیں وہ خواہشات کہ جن کے پیچھے اور آرزوئیں ہیں۔

ثم وَ افَی یحَدِّثُ الناسَ شُکرًا

اذ اتتہ من ربِّہ النَّعماءُ

۷۷۔ پھر آپ ﷺ مقررہ وقت پورا کر کے آئے لوگوں کو شکر بجالاتے ہوئے یہ واقعہ بتایا جس میں آپ ﷺ کو ربّ کی نعمتیں ملی تھیں۔

وَتَحدَّی فارتابَ کلُّ مریب

او یبقی مع السیول الغُثَاءُ

۷۸۔ آپ ﷺ نے مقابلہ کیا اور ہر شک والے کے شک کو دور کیا یا جو سیلاب میں کمزور تنکوں کی طرح باقی تھے (اعتراضات کو دُور کیا)

وَ ھوَ یدعو الی الا لہ و اِن شَ

قَّ علیہ کفربہ واز دراءُ

۷۹۔ وہ اللہ کی طرح بلا رہے تھے اگرچہ آپ ﷺ پر اُن کا کفر اور مخالفت کرنا گراں گزر رہا تھا۔

و یدل الوری علی اللہ بالتو

حیدِ وَ ھوَ المحجۃ البیضاءُ

۸۰۔ مخلوق کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر توحید کے ساتھ دلالت قائم کی اور یہی روشن راستہ ہے۔

فَبِمَا رحمةٍ مِنَ اللہ لَانَت

صَخرۃٌ مِن اِبائِھم صَمّاءُ

۸۱۔ اگر اللہ تعالیٰ کی رحمت نہ ہوتی تو اُن کے انکار کے سبب اُن پر چٹان لُوھکا کر ہلاک کیا جاتا۔

واستجابت لہ بنصر و فتح

بعد ذاک الخضراءُ والغبراءُ

۸۲۔ آپ ﷺ کے لئے فتح ونصرت کے ساتھ استجاب دُعا ہوئی (معراج کی رات) زمین وآسماں کوقطع کرنے کے بعد۔

و اطاعت لامرِہِ العَرَبُ العَر

باءُ وَالجاھِلیّۃُ الجھلاءُ

۸۳۔ آپ ﷺ کے حکم کی اطاعت کی عرب کے بدووٗں نے اور جاہلیت کے زمانوں کے جہلاء نے بھی۔

و توالت للمصطفٰی الآیۃُ الکب

رَی علیھم وَالغارۃُ الشعواءُ

۸۴۔ مصطفیٰ ﷺ کے لئے اُن عربوں پر بڑی نشانی والی ہوئی (مددگار ہوئی) اور شاخیں پھیلتی گئیں (اس شجرِ رسالت ﷺ کی)

فاذا ما تلا کتاباً من اللہِ

تلتہُ کتیبۃ خضراءُ

۸۵۔ جب آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کی تلاوت کی تو آپ ﷺ کی (پیروی میں) گھڑسوار دستوں نے کثیر تعداد میں اس کی تلاوت کی۔

و کفاہُ المُستَھزئین و کم ساء

نبیا من قومِہ استھزاءُ

۸۶۔ آپ ﷺ کا مذاق اُڑانے والوں کے خلاف اللہ کافی تھا اور جتنا بھی آپ ﷺ کی قوم نے (آپ ﷺ) نبی کا مذاق اُڑایا گناہ ہی کئے۔

ورما ھم بدعوۃ من فِناء ال

بیت فیھا للظالمین فناءُ

۸۷۔ بیت اللہ کے صحن سے اُنہیں دعوت دی (اس دعوت دینے کے وقت) ظالموں کی اس صحن میں کثرت تھی۔

خمسۃ کلھم اصیبوا بداء

والردَی من جنودہ الادواءُ

۸۸۔ (خاص کر) وہ پانچ کہ جن کو بیماریاں اور ہلاکت نے آلیا بیماریوں کے لشکر نے آگھیرا (ربّ کی طرف سے)

فدَھی الاَسودَ بن مطّلب اَیُّ

عمی میت بہ الاَحیاءُ

۸۹۔ مصیبت پہنچی اسود بن مطلب پر کہ جیتے ہوئے بھی اندھا مردہ ہوگیا۔

و دھی الاسود بن عبدِیغوثِ

ان سقاہ کاس الرَّدَی استسقاءُ

۹۰۔ اور مصیبت پہنچی اسود بن عبدِ یغوث پر کہ جب اُس نے پانی مانگا تو ہلاکت کے پیالے نے اُس کو سیراب کیا۔

واصاب الولید خدشۃ سھم

قصرت عنھا الحیۃ الرقطاءُ

۹۱۔ اور ولید بن مُغیرہ کو زہر کی خراش لگی (ایسی سخت) کہ جس سے چتکبرا سانپ بھی ٹکڑے ہو جائے۔

و قضت شوكة على مُهجَة العا
صى فللّٰه النقعةُ الشوكاءُ

۹۲۔ گناہ گار کی روح پر ہلاکت کا ڈنگ لگا پس اللہ کی طرف سے ہی ہلاکت اور موت کا ڈنگ ہے (عاص بن وائل مراد ہے)

و علا الحارث القُيوحُ و قدسا
لَ بها راسُه وساء الوعاءُ

۹۳۔ حارث کے سر پر ایسی پیپ پڑی کہ جس سے اُسکا سر بہنے لگا اور وہ یاداشت کھو بیٹھا۔

خَمسة طهرت بقطعهم الار
ضُ فَكَفُّ الاذى بهم شَلاءُ

۹۴۔ پانچ وہ کہ جن کو ختم کر کے زمین پاک کی گئی۔ اُن کی اذیت دینے والی ہتھیلیاں ان پانچوں کے جانے کے سبب مفلوج ہو گئیں (یعنی کفار کو صدمہ ہوا)

فديت خمسةُ الصحيفة بالخم
سة ان كان بالكرام فداءُ

۹۵۔ پانچ کے ساتھ پانچ صحائف کو پورا کیا گیا کہ وہ عزت والوں پر فدا ہوئے (یعنی انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے خاندان بنو ہاشم کے ساتھ تعلقات کرنے والے صحائف پر آمادگی نہ کی)

فِتية بيتوا على فعل خير
حمد الصبح امرهم والمساءُ

۹۶۔ وہ جوان کہ نیک کام پر اُنہوں نے رات کی اُن کے اس کام پر صبح بھی اُن کی

تعریف کرتی ہے اور شام بھی۔

يالامر اتاهُ بعد هشام
زمعة انه الفتى الاتاءُ

۹۷۔ کیا ہی عمدہ معاملہ کیا ھشام کے بعد زمعہ نے کہ سعادت مند جوان تھا۔

و زُهير والمطعم بن عدى
و ابو البخترى من حيث شاء وا

۹۸۔ زُہیر اور مُطعم بن عدی اور اَبُو البَختری کہ جو انہوں نے چاہا کیا۔

نقضو مبرم الصحيفة اذ شَ
دّت عليهم من العدا الانداءُ

۹۹۔ (ان پانچوں نے) صحیفۂ قریش کی شق کو توڑ دیا کیونکہ اس صحیفہ (لکھے ہوئے کاغذ) کے ذریعے ہاشمیوں پر عداوت اور دُشمنی میں شدّت کی گئی تھی۔

اذكرتنا باكلها اكل منسا
ةِ سُلَيمانَ الأرضَةُ الغرساءُ

۱۰۰۔ اس کاغذ کو کھا کر (دیمک نے) ہمیں یاد رکھا (ہم پر احسان کیا) کہ جیسے حضرت سلیمان علیہ السلام کی لاٹھی کو دیمک نے کھایا نا قابلِ زراعت زمین (مکہ) میں (بھی ایسے ہی کھایا)

وَبِها اخبرَ النبيُّ و كم اَخ
رَجَ خبئا له الغُيوبُ خِبَاءُ

۱۰۱۔ اور اس کی حضور نبی کریم ﷺ کو خبر کی گئی اور کتنی ہی غیب کی پوشیدہ باتیں تھیں جو آپ ﷺ کے لئے ظاہر کی گئیں۔

لا تخل جانِبَ النبیّ مُضاما

حین مستهُ منهم الاسواءُ

۱۰۲۔ حضور نبی کریم ﷺ کی جانب کو تنگ (بے بس) نہ جان جب کہ کفار کی طرف سے اُن کو تکالیف آئیں۔

كل امر ناب النبيين فالشدةُ

فيه محمودة والرَّخاءُ

۱۰۳۔ ہر وہ معاملہ جو انبیاء کرام علیہم السلام کو پیش آیا اس میں شدّت محمود اور باعثِ فرحت ہے (انبیاء کرام علیہم السلام کو امتحانات میں خوشی تھی)

لو يمسُّ النُّضَارَ هُونٌ من النا

رلما اختير للنُّضَارِ الصِّلاء

۱۰۴۔ اگر سونے کو آگ کا مختصر سا چھونا کافی ہوتا تو سونے کا آگ میں ڈالنا (صفائی کے لئے) نہ اختیار کیا جاتا۔

كم يَد عن نَبِيِّهِ كَفَّهَا الله

و فى الخلق كثرةٌ واجتراءُ

۱۰۵۔ اپنے نبی ﷺ سے کتنی ہی اذیت کی باتیں اللہ تعالیٰ نے دُور فرمائیں۔ مخلوق میں کثرت اور جرأت کرتے ہوئے (آپ ﷺ کی مخالفت کرنے والے تھے)

اذ دعا وحدَهُ العبادَ وَ امسَت

منه فى كلِّ مقلةٍ اقذاءُ

۱۰۶۔ جب آپ ﷺ نے بندوں کو وحدہٗ لاشریک کی طرف بُلایا تو ہر ایک آنکھ کے ڈھیلے میں گندگی گردو غبار پڑا۔

هَمَّ قوم بقتله فابى السيفُ

وَ فاء و فاء تِ الصفواءُ

۱۰۷۔ قوم نے آپ ﷺ کے قتل کا ارادہ کیا۔ لیکن تلواروں نے اس کا انکار کیا اور پتھروں نے اس کام کو پورا کیا (لیکن لوٹ کر انہی کافروں پر آئے)

و ابو جهل اذ راى عُنُقَ الفَحْلِ

اليه كانه العنقاءُ

۱۰۸۔ جب ابوجہل بڑی گردن والے ایک نرحیوان (پرندہ نما) کو دیکھتا جاتا تو لگتا کہ عُنقاء ہے۔

واقتضاهُ النبیُّ دَينَ الاراشى

وَ قد ساء بيعهُ والشِّرَاءُ

۱۰۹۔ حضور نبی کریم ﷺ نے اُس سے اس دین کی تجارت کا تقاضا کیا (کہ اسلام قبول کرلے) لیکن اُس نے اس قیمتی بیع وشراء کو فراموش کردیا (اس کو قبول نہ کیا)

وراى المصطفى اتاه بما لم

يُنج منه دونَ الوفاء النَّجَاءُ

۱۱۰۔ مصطفیٰ ﷺ کو اُس نے (حالانکہ اس طرح دیکھا) کہ وہ اُس کو اس دین کی طرف بلا رہے تھے کہ جس کے تقاضوں کو پورا کئے بغیر نجات نہیں۔

هو ما قد رآهُ مِن قبلُ لكن

ما عَلى مِثلِهِ يُعَدُّ الخَطَاءُ

۱۱۱۔ وہ ابوجہل کہ رسول اللہ ﷺ کو (اعلان نبوت سے) قبل بھی (اچھی سیرت پر) دیکھ چکا تھا۔ لیکن اس کے مثل خطا کاروں کا کوئی شمار نہیں۔

واعدّت حَمَّالَةُ الحَطَبِ الفِهرَ

وَجاء ت كانها الورقاءُ

۱۱۲۔ لکڑیاں اکٹھی کرنے والی (ابولہب کی بیوی) نے مٹھی بھر کنکر اکٹھے کئے (اور آپ ﷺ پر پھینکنے) کے لئے آئی گویا کبوتری ہو۔

يوم جاء ت غَضبَى تقولُ أَفِي مثلي

من احمد يُقالُ الهجاءُ

۱۱۳۔ ایک دن غضب ناک آئی یہ کہتے ہوئے کہ کوئی ایسا بھی ہوگا کہ جسے احمد ﷺ کی مخالفت میں میری طرح (کوئی دکھ پہنچانے میں) بھوک ہو۔

وَ تولت و ما راته وَمِن اينَ

تَرَى الشمسَ مُقلَةٌ عميَاءُ

۱۱۴۔ اس نے زمانہ ضرور پایا مگر آپ ﷺ کو دیکھ نہ سکی کیونکہ اندھی آنکھ والا سورج کو کیسے دیکھ سکتا ہے۔

ثم سَمَّت له اليهوديَّةُ الشاةَ

وَ كم سامَ الشِّقوَةَ الأشقِيَاءُ

۱۱۵۔ پھر ایک یہودیہ نے بکری (کے گوشت میں) آپ ﷺ کو زہر دیا اور ظالموں نے شقاوت کرتے ہوئے آپ ﷺ کو کتنا زہر دیا۔

فاذاعَ الذِّراعُ مَا فيه من شرّ

بِنُطقٍ اخفَاؤهُ ابداءُ

۱۱۶۔ گلا (مبارک) نے اُس کو اُنڈیل دیا اس میں موجود شر کے سبب اور (اُس لقمے نے) چُھپے ہوئے زہر کو ظاہر کر دیا۔

وَ بِخُلقٍ مِنَ النبيّ الكريم

لم تُقَاصَص بِجرحهَا العجماءُ

۱۱۷۔ حضور نبی کریم ﷺ کے خُلق کریم کی وجہ سے چوپائے زخم کا قصاص نہ مانگتے۔

مَنَّ فَضلا عَلَى هوازنَ اذ كانَ

له قبلَ ذاكَ فيهم رِباءُ

۱۱۸۔ قبیلہ ہوازن پر فضل کرتے ہوئے آپ ﷺ نے احسان کیا اس لئے کہ اُن پر (قبیلہ ہوازن پر) آپ ﷺ کی پہلے بھی تربیت تھی۔

واتى السبيُ فيه اختُ رَضَاعٍ

وَضَعَ الكُفرُ قَدرَهَا وَالسِّبَاءُ

۱۱۹۔ آپ ﷺ کے پاس قیدی آئے جن میں آپ ﷺ کی رضاعی بہن (شیما) بھی تھی کفر نے اس کی قدر کو ضائع کر دیا اور قیدی بنوا دیا۔

فَحبَاهَا بِرًّا تَوَهَّمَتِ النَّاسُ

به انَّما السِّبَاءُ هِداءُ

۱۲۰۔ آپ ﷺ نے اُس کو آزاد کر دیا (لوگوں نے یہ منظر دیکھ کر عُمدہ) گمان کیا کہ یہ قیدی بننا (تو شیما کے لئے یوں تھا جیسے) دُلہن دولہا کے گھر بھیجی جاتی ہے۔

بَسَطَ المصطفى لها مِن رِداءٍ

أَيُّ فضلٍ حَوَاهُ ذاكَ الرِّداءُ

۱۲۱۔ مصطفیٰ ﷺ نے اُن کے لئے چادر مبارک بچھائی۔ کیا ہی بڑی فضیلت تھی اُن کی کہ اُن کو اس چادر سے نوازا گیا جس نے آپ ﷺ کو ڈھانپنے کا اعزاز پا رکھا تھا۔

فَغَدَتْ فِيه وَهِيَ سَيِّدَةُ النِّسْ

وَةِ وَالسَّيِّداتُ فيه اماءُ

۱۲۲۔ اُس چادر میں ایسے (شیما) نے شام کی کہ وہ عورتوں کی سردار ہوئی اور تمام سردار عورتیں اُس کی باندیاں ہوئیں۔

فتنَزَّہ فی ذاتِہ وَ مَعَانی
ہِ استماعاً اِنْ عَزَّ مِنَها اجتِلاءُ

۱۲۳۔ اپنی ذات اور رُوح میں اُن کو ہر عیب سے پاک جان۔ سُننے کی حالت میں بھی اور اس سے زیادہ معزز، حالتِ نظر میں۔

وَ املا السّمْعَ مِن مَحاسنَ یُملِی
ھَا علیك الانشَادُ وَالانشَاءُ

۱۲۴۔ سماعت کو محاسن سے پُر رکھ جو محاسنِ (حبیبِ خدا ﷺ) تجھ تک پہنچے ہیں (مصطفیٰ ﷺ جانِ رحمت کی شان میں لکھے گئے) نغموں اور انشاء سے۔

کلُّ وَصْفٍ له ابتَدَأْتَ به استَو
عَبَ اخبَارَ الفضلِ مِنه ابتداءُ

۱۲۵۔ جس وصف کے ساتھ آپ ﷺ متصف ہوئے بس اُس کی آپ ﷺ نے ہی ابتداء فرمائی جتنے صاحبانِ فضیلت گزرے اُن میں سے کسی سے ایسے اوصاف کے ظہور کی اخبار نہ آئیں۔

سَیِّدٌ ضِحکُہُ التَّبَسُّمُ وَالمَش
یُ الھُوَینَا وَ نومُہُ الاِغفَاءُ

۱۲۶۔ وہ سردار (ایسے اوصافِ حمیدہ والے) کہ جن کا ہنسا صرف تبسم تھا اور چلنا درمیانی چال کا تھا اور آپ ﷺ کا سونا صرف اونگھنا تھا۔

ماسِوَی خُلقِہِ النسیمُ وَلا غَ
یْرَ مُحَیَّاہُ الرَّوضَۃُ الغَنَّاءُ

۱۲۷۔ نسیم نے (بادِ نسیم ہوا صبح کی) اور نہ ہی کسی اور چیز نے کثرتِ اژدہام والے باغ کو رونق بخشی سوائے آپ ﷺ کے خلقِ عظیم کے۔

رحمۃٌ کلُّہ وَ حَزمٌ وَ عَزمٌ
وَ وَ قَارٌ وَ عِصمَۃٌ وَ حَیَاءُ

۱۲۸۔ تمام کے تمام۔ رحمت اور معاملہ فہم اور عزم والے، وقار والے، معصوم اور حیاء والے تھے۔

لا تَحُلُّ البأساءُ مِنہ عُرا الصَّ
بْرِ وَ لا تَستَخِفُّہُ السَّرّاءُ

۱۲۹۔ آپ ﷺ کو سختی حائل نہ ہوتی، مگر آپ ﷺ اس میں صبر کرتے اور کوئی بھی پریشانی (تکلیف وغیرہ) آپ ﷺ کو اپنے مقامِ عظمت سے کم نہ کر سکتی تھی۔

کَرُمَت نَفسُہُ فما یخطُرُ السُّو
ءُ عَلَی قَلْبِہِ وَ لا الفحشَاءُ

۱۳۰۔ آپ ﷺ کا نفس مبارک عزت والا تھا۔ آپ ﷺ کے دل انور پر نہ کسی بُرائی اور نہ ہی کسی فحاشی کا کھٹکا گزرتا۔

عَظُمَت نِعمَۃُ الاِلٰہ علیہ
فاشتَقَلَّت لِذِکرِہ العُظَماءُ

۱۳۱۔ اللہ تعالیٰ کی نعمت آپ ﷺ پر بہت بڑی تھی۔ بڑے بڑوں کی (مساعی) آپ ﷺ کے ذکر کے لئے ہی سرگرداں رہی ہیں۔

جَہِلَت قومُہُ علیہ فأغضَی
وَ أخو الحِلم دأبُہ الاِغضَاءُ

۱۳۲۔ آپ ﷺ کی قوم نے آپ ﷺ پر جہالت کا اظہار کیا اور غضب ناک

ہوئے اور صاحب حلم نبی ﷺ نے اُن کے غصہ کو (مخالفت کو) نظر انداز کر دیا۔

وَسِعَ العالَمِین عِلماً وَ حلماً

فهو بحرٌ لم تُعیِهِ الأعبَاءُ

۱۳۳۔ علم اور حلم دونوں اعتبار سے تمام عالمین پر چھا گئے وہ تو ایسے بحر تھے کہ جس کی موجوں کا کوئی مقابلہ نہیں۔

مُستقلٌّ دُنیَاكَ ان یُنسَبَ الِامساكُ

منها الیه والِاعطاءُ

۱۳۴۔ تیری دُنیا میں وہ مستقل (قائم رکھنے والے کہ ان کے طفیل دنیا قائم ہے) ہیں کہ دُنیا کا قائم رہنا بھی اُن ہی کی طرف منسوب ہے اور اُنہی کی عطا ہے۔

شمسُ فضلٍ تَحَقَّقَ الظنُّ فیه

انه الشمسُ رِفعَةً و الضِّیاءُ

۱۳۵۔ وہ فضل کا سورج ہیں گمان یہاں جا کے متحقق ہوا اس میں کہ وہ بلندی اور روشنی کا بھی سورج ہیں۔

فإذا ما ضَحا محا نورُه الظِّ

لَّ و قد اثبَتَ الظِّلالَ الضَّحَاءُ

۱۳۶۔ کہ جب دن کا نصف قریب ہو جائے تو سورج کا نور سائے کو مٹا دیتا ہے جبکہ سایہ اس وقت تک قائم تھا۔

فکانَّ الغَمامَةَ استَو دَعَتهُ

مَن أظلت من ظِلِّهِ الدُّفَفَاءُ

۱۳۷۔ گویا بادل بھی اُن سے فیض مانگتے ہیں کہ جن کے سایۂ عاطفت میں چلنے والے

بآسانی چلتے ہیں۔

خَفِیَت عِندَهُ الفضائلُ و انجا

بَت به عن عقولِنَا الاهواءُ

۱۳۸۔ فضائل آپ ﷺ کی بارگاہ میں ماند پڑ جاتے ہیں (سورج کے آگے ستاروں کا کیا مقام) اور اُنہی کے سبب ہماری عقلیں خواہشات سے پاک ہوتی ہیں۔

أمَعَ الصُّبحِ للنجومِ تجَلٍّ

أم مع الشمسِ للظلامِ بَقاءُ

۱۳۹۔ کیا صبح کے ساتھ ستاروں کی تجلی ہوتی ہے یا سورج کے ساتھ وہ تاریکیوں میں باقی رہتے ہیں۔ (یعنی ستارے سورج کے نکلتے ہی چھپ جاتے ہیں)

معجزُ القَولِ والفِعالِ کریمُ الخَل

قِ وَالخُلُقِ مُقسِطٌ مِعطاءُ

۱۴۰۔ قول و فعل میں سراپا معجزہ تھے کریم الخلق اور خُلق انصاف کرنے والے اور خوب عطا کرنے والے۔

لا تَقِس بالنبیِّ فی الفضلِ خَلقاً

فهو البحر والأنامُ اضاءُ

۱۴۱۔ حضور نبی کریم ﷺ کی فضیلتوں کو مخلوق سے قیاس مت کرو وہ تو سمندر ہیں اور باقی تمام لوگ اسی میں تیرنے والے ہیں۔

کُلُّ فضلٍ فی العَالَمین فمن فَض

لِ النبیِّ استعارَهُ الفُضَلاءُ

۱۴۲۔ عالمین میں جتنے بھی فضائل کسی کو ملے ہیں رسول اللہ ﷺ کی فضائل سے ہی بڑی بڑی فضیلت والوں کو استعارہ کے طور پر ملے ہیں۔

شُقَّ عَن صَدرِہٖ و شُقَّ لَهُ البَد

رُ وَ مِن شَرطِ كلِّ شَرطٍ جَزاءُ

۱۴۳۔ آپ ﷺ کے سینہ مبارک کو چاک کیا گیا تو آپ ﷺ کے لئے چاند دو ٹکڑے ہوا اور ہر شرط کے لئے یہ شرط ہے کہ اُس کی جزاء ہو (اس لئے چاند جزا کے طور پر چاک ہوا۔

وَ رَمَى بالحصَى فأَقصَدَ جَيشاً

ما العَصَا عِندَهُ وَ مَا الإلقاءُ

۱۴۴۔ آپ ﷺ نے کنکریاں اُن کفار کی طرف پھینکیں اور لشکر کا قصد کیا جبکہ پاس لاٹھی بھی نہ تھی اور نہ کوئی تیر وغیرہ (بے سروسامانی میں لڑے لیکن سراپا معجزہ نبی ﷺ نے فتح پائی)

و دعا للأنامِ اذ دَهَمَتهمُ

سَنَةٌ مِن مُحولِها شَهْبَاءُ

۱۴۵۔ آپ ﷺ نے مخلوق کے لئے دُعا فرمائی جب اُن کو نڈھال کر دیا اُس سال کے آنے نے کہ جس میں نہ کوئی سبزہ اُگا اور نہ بارش ہوئی (قحط سالی مراد ہے)

فاستَهَلت بالغَيثِ سَبعَةَ أَيّا

مِ عليهم سحابةٌ وَطفاءُ

۱۴۶۔ سات دن اُن پر بارش خوب برسی (آپ ﷺ کی دُعا کی برکت سے) اور ٹوٹ کر بادل آئے۔

تَتَحرى مَواضِعَ الرَّعي وَ السَّق

يِ و حيثُ العِطاشُ تُو هَي السِّقاءُ

۱۴۷۔ چراگاہیں اور پینے کی جگہیں (چشمے اور کنوئیں وغیرہ) خوب بھر گئے اور سیرابی

نے پیاس کو ختم کر کے رکھ دیا۔

وَ أتى الناسُ يَشتَكُونَ أذاها

وَرَخاءٌ يُوذِى الأنَامَ غَلَاءُ

۱۴۸۔ اب لوگ (آپ ﷺ کی بارگاہ میں) شکایت لے کر آئے بارش کی کثرت اور اُس کے نقصانات کی کہ اُس کی کثرت نے مخلوق کو اذیت دی ہے۔

فَدَعَا فانجَلَى الغَمَامُ فَقُل فى

وَصفِ غَيثٍ إقلاعَه استسقاءُ

۱۴۹۔ پس آپ ﷺ نے دُعا فرمائی تو بادل چھٹ گئے بادل کی تعریف میں اب تیری مرضی جو بھی کہہ چاہے بادل کی چھٹنے کی تعریف کر یا اُس کے برسنے کی تعریف کر۔

ثم أثرَى الثَّرَى فقرَّت عُيون

بقُراهَا وَ أُحيِيَت أحياءُ

۱۵۰۔ پھر خشکی کے بعد خوب تر و تازگی ہوئی اور اس بستی والوں کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں اور مردہ زمین میں نئی جان آ گئی۔

فترى الارضَ غِبَّهُ كسماء

اشرَقَت مِن نُجومِهَا الظَّلمَاءُ

۱۵۱۔ زمین کو تُو دیکھے کہ جیسے سبزہ نے ڈھانپ دیا ہو جیسے آسمان کہ اُس کے ستارے تاریکی کو روشنی میں بدلتے ہیں۔

تُخجِلُ الدُّرَّ واليواقيتَ من نو

رِ رُباها البَيضاءُ والحَمراءُ

۱۵۲۔ سُرخ اور سفید نور جو اس سے پھوٹتا اُس کے سامنے قیمتی موتی اور یواقیت بھی

شرمندہ ہوگئے۔

لَيتَهُ خَصَّنِي بِرُؤيَةِ وَجهِ

زَالَ عن كلِّ من رآه الشقاءُ

۱۵۳۔ کاش کہ وہ مجھے بھی اپنے چہرۂ انور کو دیکھنے کا شرف عطا کرتے جتنے بھی دُشمنی کرنے والوں نے آپ ﷺ کو دیکھا اُن کی جگہ۔

مُسفِرٌ يَلتَقِي الكتيبَةَ بَسَّا

ما اذا اسهَم الوُجُوهَ اللِّقاءُ

۱۵۴۔ (اسی طرح) وہ لشکر میں ہنستے ہوئے ملتے جب بدر و جنگ کے لئے آتے تھے۔

جُعِلَت مَسجِداً له الارضُ فاهتزَّ

به للصلاةِ فيها حِراءُ

۱۵۵۔ اُن کے لئے زمین مسجد بنا دی گئی غارِ حراء میں آپ ﷺ نے نماز پڑھی تو غارِ حرا (کی زمین) مسرور ہوئی۔

مُظهِرٍ شَجةَ الجبِينِ عَلَى البُر

ءِ كما اظهرَ الهلالَ البَرَاءُ

۱۵۶۔ افسردگی میں ماتھے پر خوشی کی کیفیت ظاہر کرنے والے ہیں جیسے ہلال (پہلی رات کا چاند) مہینے کے پہلے دن کو ظاہر کرے۔

سُتِرَ الحُسنُ منه بالحسنِ فاعجَب

لجمالٍ له الجِمالُ وِقاءُ

۱۵۷۔ حُسن اُن سے ہی حُسن کے ساتھ مستور ہوا پس تعجب ہے آپ ﷺ کے جمال پر کہ جمال کی پناہ آپ ﷺ کے پاس ہی ہے۔

فهوَ كالزَّهرِ لاحَ من سَجَفِ الأك

مامِ وَالعودِ شُقَّ عنه اللِّحَاءُ

۱۵۸۔ پس وہ کلی ہیں کہ جو پوشیدہ شگوفے سے پھوٹے اور عود (خوشبودار) ہیں کہ درخت کے چھلکے سے نکلے۔

كَادَ أَن يُغشِيَ العيُونَ سنا مِن

هُ لِسِرٍّ فيه حَكَتهُ ذُكاءُ

۱۵۹۔ قریب ہے کہ آنکھیں وہ ڈھانک دیں اُس راز کے حصہ سے جو فطانت (کا راز) آپ ﷺ تک آیا۔

صانَهُ الحُسنُ وَالسكِينَةُ أَن تُظ

هِرَ فيه آثارها البأساءُ

۱۶۰۔ آپ ﷺ کو حسن اور سکینہ نے بچایا کہ اس میں سے اُس (حسن و سکینہ) کے آثار چھپتے چھپتے ظاہر ہوتے ہیں۔

وَ تخَالُ الوجوهَ اِن قابلَتهُ

أَلبَسَتهَا أَلوانَهَا الحِرباءُ

۱۶۱۔ اگر اُن کو چھو لیں تو چہرے خوبصورتی حاصل کریں۔ مختلف رنگوں میں خوبصورتی اُن کو ملبوس کر دے۔

فإذا شِمتَ بِشرَهُ وَ نَدَاه

أذهَلَتكَ الأنوارُ وَ الأنواءُ

۱۶۲۔ جب تو اُن کے کشادہ چہرے مبارک کو سونگھے اور خوشبو سے (مشام جاں معطر کرے) تو انوار اور مطالع تجھے بے ہوش کر دیں۔

أو بتقبيلِ راحةٍ كانَ الله

و باللهِ اخذها والعطاءُ

۱۶۳۔ یا اُن کی ہتھیلی مبارک کو بوسہ دے تو اللہ جل جلالہ کی قسم اسی خوشبو کو پکڑنا ہوگا اور وہی عطا (تجھے حاصل ہوگی)

تَتَّقِي بَأسَهَا الملوكُ وَ تحظَى

بالغنَى من نَوالها الفُقَراءُ

۱۶۴۔ بادشاہ اسی سبب سے ہی تنگی سے بچتے ہیں اور فقراء غنی کے ساتھ اس کے کرم سے حصہ پاتے ہیں (دستِ مبارک کی برکت سے)

لا تَسَل سَيلَ جُودِها انما يَك

فِيك مِن وَ كْفِ سُحبها الأنداءُ

۱۶۵۔ آپ ﷺ کے دستِ مبارک کے کرم کے بہاؤ کا سوال نہ کر تجھے کافی ہے کہ اُس کرم کے بادل سے خود کو گیلا کرلے۔

دَرَّتِ الشاةُ حينَ مَرَّت عَلَيها

فلها ثَروَةٌ بها وَ نَماءُ

۱۶۶۔ بکری نے خوب دُودھ دیا جب اُس پر سے آپ ﷺ کا دست مبارک گزرا پس اُس میں ثروت تھی اور خوشبو تھی۔

نبَعَ الماءُ أثمَرَ النخلُ فی عا

م بها سَبَّحَت بها الحصباءُ

۱۶۷۔ پانی خوب پھوٹ پڑا اُس سال کھجوریں کافی ہوئیں دستِ مبارک کی برکت سے اسی ہتھیلی مبارک میں کنکریوں نے تسبیح بھی پڑھی۔

أحيَتِ المُرمِلينَ مِن مَوتِ جهد

أعوَزَ القومَ فيه زادٌ و ماءُ

۱۶۸۔ مشقت کی موت سے فقیروں نے زندگی پائی۔ قوم اس میں سامانِ زندگی اور پانی کی وجہ سے بدحال ہوچکی تھی۔

فتغَدَّى باصَّاع ألفٌ جِياعٌ

وَ تَرَوَّى بِالصَّاعِ ألفٌ ظِمَاءُ

۱۶۹۔ اس دستِ مبارک نے ایک ہزار بھوکوں کو ایک صاع (جو) سے غذا دے دی اور ایک پانی کے پیالے کے ساتھ ایک ہزار پیاسوں کو سیراب کیا۔

وَ وَ فیٰ قدرُ بَيضَة مِن نُضار

دَينَ سَلمَانَ حِينَ حانَ الوفاءُ

۱۷۰۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کا قرض اُتارنے کے لئے (جو یہودی کو آپ ﷺ نے دینا تھا) آپ ﷺ کے دستِ مبارک نے چھوٹے سے سونے کے ٹکڑے سے جو انڈے کے برابر تھا سارا قرض پورا ادا کیا جب قرض کا تقاضا ہوا۔

كانَ يُدعَى قِنًّا فأُعتِقَ لَمَّا

أينَعَت مِن نَحيله الأَقناءُ

۱۷۱۔ اس نرم دل (حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ) سے یہ مطالبہ کیا گیا تھا کہ جب کھجوروں کے گوشے پک کر تیار ہوجائیں گے تب اُس کو آزاد کیا جائے گا۔

أفلا تعذُرُون سَلمَانَ لَمَّا

أن عَرَته مِن ذِكرِهِ العُرَوَاءُ

۱۷۲۔ کیا حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو تم معذور نہ کہو گے (کہ کیسے وہ یہ کام کر سکتے تھے) ہاں اُنہوں نے اس ہستی سے سوال کیا کہ جن کے ذکر سے سوال کا قصد

کرنے والے وسیلہ پکڑتے ہیں۔

وَ أَزالَت بِلَمسِهَا كُلّ دَاءٍ
أكبَرَته أَطِبَّةٌ وَ إِسَاءُ

۱۷۳۔ اس دستِ مبارک کے چھوتے ہی ہر بیماری دُور ہو جاتی۔ علاج میں وہ دستِ مبارک اُونچا تھا اور بیماری کو مٹانے نے بھی اس دستِ مبارک کو بڑا کر دیا۔

و عُيُونٌ مَرّت بها وَ هي رُمدٌ
فَأَرَتهَا مَا لَمْ تَرَ الزَّرقاءُ

۱۷۴۔ آشوبِ چشم والی آنکھوں کو دستِ مبارک نے چھوا تو وہ ایسے دیکھنے لگیں کہ نیلگوں آنکھیں بھی ویسا نہ دیکھ پائیں۔

و أعادَت عَلَى قَتَادَةَ عَيناً
فَهيَ حتی مماتِه التَّجلاءُ

۱۷۵۔ حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ لوٹائی تو وہ آنکھ اُن کی موت تک وسیع دیکھنے والی تھی۔

أَوْ بِلَثمِ التُّرابِ مِن قَدَم لَا
نَت حَياءً من مَشيِهَا الصَّفواءُ

۱۷۶۔ یا آپ ﷺ کے قدم مبارک کی مٹی کو چاٹنے سے پتھر نرم ہو گیا یہ حیاء کرتے ہوئے کہ حضور نبی کریم ﷺ مجھ پر سے چل کر گئے ہیں۔

مَوطِئُ الأَخمَصِ الّذِی منه للقل
بِ إذا مَضجَعي أَقَضَّ وِطاءُ

۱۷۷۔ پاؤں مبارک کا تلوا کہ جس کا قلب (عاشق) میں فرش ہے کہ جب آپ ﷺ چلتے تو (دل کو فرش بنا کر) چلتے۔

حَظِيَ المسجدُ الحرامُ بِمَمشَا
هَا ولم يَنسَ حَظه إيلِيَاءُ

۱۷۸۔ قدم مبارک کے چلنے کے سبب مسجدِ حرام کو رُتبہ ملا اور بیت المقدس نے بھی آپ ﷺ کے رُتبہ کو فراموش نہ کیا۔

وَرِمَت إذ رَمَى بها ظُلَمَ اللي
لِ إلى الله خوفُه والرجاءُ

۱۷۹۔ (اللہ اللہ) یہی قدم مبارک سُوجھ گئے اُس وقت جب رات کی تاریکیوں میں آپ ﷺ اللہ کے خوف اور اُمید کے ساتھ ان قدموں پر کھڑے ہوئے (قیام میں)

دَمِيَت فی الوَغَى لِتَكسِبَ طيباً
ما أراقت من الدَّمِ الشُّهداءُ

۱۸۰۔ لڑائی میں (مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ) کو خون مبارک جاری ہوا تا کہ شُھداء کے خون سے جو زمین پر بہے وہ خوشبو حاصل کرے۔

فهيَ قُطبُ المحرابِ وَالحربِ كم دا
رت عليها فی طاعة أَرحاءُ

۱۸۱۔ یہی قدمِ مبارک ہے جو محراب اور حرب (جنگ) کا قطب ہے۔ کتنے ہی لشکر میدانِ جنگ میں اس قدمِ مبارک کی پیروی میں رہے (اور نماز میں بھی)

وأُراهُ لو لم يُسَكِّن بها قب
لُ حِراءً ماجت بِهِ الدَّأمَاءُ

۱۸۲۔ اور آپ ﷺ کو دیکھا گیا کہ اگر آپ ﷺ قدم مبارک کے ساتھ حراء کی طرف پہلے قیام نہ کرتے (یادِ الٰہی میں عبادت کرتے ہوئے) تو سمندر

آپ ﷺ کے ساتھ موجیں مارتے (یعنی آپ ﷺ اگر رو رو کے ربّ سے اُمت کی بخشش نہ مانگتے تو عذاب آتا)

عَجباً للکُفارِ زادوا ضلالاً

بالذی فیه للعقول اهتداءُ

۱۸۳۔ تعجب ہے کفار پر کہ اُنہوں نے گمراہی میں زیادتی کی اس ہستی سے (دور ہوئے) کہ عقول جن کے ساتھ ہدایت پاتی ہیں۔

والذی یسألون منه کِتابٌ

مُنزَلٌ قد أتاهم وارتقاءُ

۱۸۴۔ جس چیز کا وہ آپ ﷺ سے سوال کرتے۔ اللہ کی طرف سے نازل کردہ کتاب اُن کے پاس (وہ جوابات لے کر) آئی اور اس میں بلندی تھی۔

اولم یَکفِهِم من الله ذِکرٌ

فیه للناس رحمةٌ و شفاءُ

۱۸۵۔ کیا اُن کو اللہ کی طرف سے وہ ذکر کافی نہیں جس میں لوگوں کے لئے رحمت اور شفاء ہے۔

أعجَزَ الاِنسَ آیة منه والجنَّ

فَهَلا یأتی بها البُلَغاءُ

۱۸۶۔ لوگ تمام کے تمام اور جن اس کی ایک آیت (کا توڑ) لانے سے عاجز آ گئے اور نہ ہی بلاغت والے اس کا (توڑ) لا سکے۔

کل یومِ تُهدِی الی سامعِیه

مُعجزاتٍ من لفظِه القُرّاءُ

۱۸۷۔ ہر دن جب قرّاء سامعین کو اس کی تلاوت سناتے ہیں تو اس کے الفاظ (نظمِ

قرآن) معجزات بن کر ہدایت دیتے ہیں۔

تَتَحَلَّی به المسامِعُ والأفواهُ

فَهو الحُلِیُّ والحَلوَاءُ

۱۸۸۔ کان اور مُنہ اسی قرآن سے زینت پکڑتے ہیں تو یہ قرآن زیور بھی ہے اور (شہد سے زیادہ) میٹھا بھی ہے۔

رَقَّ لَفظا وراقَ معنی فجاءَ ت

فی حُلاها و حَلیِها الخَنسَاءُ

۱۸۹۔ لفظ، لطیف اور (لفظ کا) معنی اور لطیف تر ہے (قرآن اس حالت میں ہے) لفظِ قرآن زیور میں ملبوس آیا تو معنی نے اسی زینت کی پیروی کی۔

وأرَتنَا فیه غوامضَ فضلٍ

رِقَّةٌ مِن زُلالِهَا وَ صَفاءُ

۱۹۰۔ فضل کے غوطوں نے ہمیں اس قرآن میں فیض یاب کیا جو اس کی مٹھاس اور عُمدگی سے نرمی ہے (اس بحرِ بے کراں سے)

اِنما تُجتَلَی الوُجوه اِذَا ما

جُلِیَت عَن مِرِ آتِهَا الاصداءُ

۱۹۱۔ جب قرآن کے الفاظ چہروں پر تجلّی ڈالتے ہیں تو یہ شیشے چہروں کو خوب چمکا دیتے ہیں نرمی سے۔

سُوَرٌ منه أشبَهَت صُوَرًا مِنَّا

وَ مِثلُ النَّظائر النُّظَراءُ

۱۹۲۔ قرآن کی سورتیں صورتوں سے مشابہت رکھتی ہیں (ہمارے میں ہی بعض صورتوں سے) پس نظارہ دیکھنے والوں پر موقوف ہے۔

والأقاویلُ عندَ هم کالتماثیلِ

فلا یُوهِمنَّكَ الخطباءُ

۱۹۳۔ کافروں کی تمام باتیں مجسموں کی طرح ہیں۔ تجھے اُن (کافروں کے) خطباء کے (اعتراضات) وہم میں نہ ڈالیں۔

کم أبانَت آیاتُهُ من علومٍ

عن حُروف أبانَ عنها الهِجاءُ

۱۹۴۔ قرآنی حروف کے چھپے ہوئے علوم آیات نے ظاہر کئے اور (علوم سے مالا مال) حروف کو تہجی نے ظاہر کیا۔

فهي کالحَبِّ والنَّوی أعجبَ الزُّرَّ

اعَ منهُ سنابلٌ وَ زکاءُ

۱۹۵۔ تو یہ حروف دانہ اور گٹھلی کی طرح ہیں کہ کھیتیاں (اس دانہ یا گٹھلی سے) تعجب سے خوشے نکال کر اُگیں۔

فاطالوا فیه التردُّدَ وَالرَّیْ

بَ فقالوا سِحرٌ و قالوا افتراءُ

۱۹۶۔ کفار نے قرآن میں تردد اور شک بہت زیادہ کیا اور بولے کہ یہ جادو ہے اور بولے کہ گھڑا ہوا ہے۔

و اذا البَیِّنَات لَم تُغنِ شیئاً

فَالتماسُ الهُدَی بهِنَّ عَناءُ

۱۹۷۔ جب واضح آیات (دیکھ کر بھی) ہر قسم کے اعتراض سے بندہ غنی نہ ہو تو ان آیات کے ذریعے ہدایت کی التماس کرنا فضول ہے۔

وَ اذا ضلَّتِ العقُول علی عِلمٍ

فماذا تقوله الفُصَحاءُ

۱۹۸۔ جب عقلیں علم ہوتے ہوئے بھی راہ سے بھٹک جائیں تو فصحاء اس معاملہ میں اب کیا کہہ سکتے ہیں۔

قومَ عیسٰی عاملتم قومَ موسٰی

بالذی عامَلَتکمُ الحُنَفَاءُ

۱۹۹۔ قومِ عیسیٰ علیہ السلام تمہارا معاملہ قومِ موسیٰ علیہ السلام والا ہی ہے (کہ تم دونوں نے) حُنفاء (مسلمانوں سے) ایک ہی معاملہ کیا۔

صَدَّ قوا کُتبَکم و کذَّبتُمُ کُتبَهُمُ

اِنَّ ذا لَبِئس البَواءُ

۲۰۰۔ کہ انہوں نے تمہاری کُتب کی تصدیق کی (مسلمانوں نے) اور تم نے اُن کی کتب کو جھٹلا دیا۔ ان دونوں کا (قرآن کو) ایسا ماننا کتنا بُرا تھا۔

لو جَحدنا جُحُودَکم لا ستوینَا

أوَ للحقِّ بالضَّلَالِ استواءُ

۲۰۱۔ اگر تم ہمارا کھل کر انکار کرو تو ہم سیدھے ہی رہیں گے کہ حق کے لئے گمراہی کے مقابلہ میں دُرست رہنا ہے۔

مَالَکم اِخوَةَ الکِتابِ أُناساً

لیس یُرعَی للحقِّ منکم اِخاءُ

۲۰۲۔ اہل کتاب تمہارے وہ لوگ کہاں گئے کہ تم میں حق کی رعایت کرنے والے صاحبان نہیں رہے۔

یحسُدُ الأولُ الأخیرَ و ما زا

لَ کذا المُحدِّثُونَ وَالقُدَماءُ

۲۰۳۔ اول اخیر سے حسد کرتا ہے اسی طرح محدثین اور قُدماء سے ہوتا رہا ہے۔

قد عَلِمتُم بِظلمِ قابیل ھابیلَ

و مظلومُ الإخوةِ الأَتقِیَاءُ

۲۰۴۔ تم جان چکے کہ قابیل نے ہابیل پر کیا ظلم کیا اور صاحبانِ تقویٰ بھائیوں کے مظلوم کو بھی جانتے ہو (حضرت یوسف علیہ السلام)

و سِمعتم بکَیدِ أبناء یعقو

بَ أخاھم و کُلُّھم صُلَحاءُ

۲۰۵۔ کہ تم نے حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹوں کی چال کے بارے میں سن رکھا ہے کہ وہ سب حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی تھے اور تمام کے تمام نیک تھے۔

حِیْنَ القَوهُ فی غَیابَةِ جُب

وَ رَ مَوهُ بالإِفكِ وَ ھوَا بَراءُ

۲۰۶۔ جب انہوں نے آپ علیہ السلام کو کنوئیں کی گہرائی میں پھینکا اور (حضرت یعقوب علیہ السلام) کے سامنے جھوٹ بولا حالانکہ وہ نیکوکار تھے۔

فتأَسَّوا بِمَن مَضَی إذا ظَلَمتم

فالتَّأَسِّی لِلنَّفسِ فیه عَزَاءُ

۲۰۷۔ جو گزر چکا اُس کی تم نے پیروی کی (مذکورہ واقعات کی) جب تم نے ظلم کیا نفس کی پیروی کی جائے تو اس میں اس کی قوت ہے۔

أتُراکُم وَ فَّیتمُ حینَ خَانُوا

أَم تَرَاکُم أَحسَنتمُ إذ أساءُ وا

۲۰۸۔ کیا جب اُنہوں نے خیانت کی تو تم نے اس کو پورا کیا؟ ایسے دیکھے گئے ہو یا یوں دیکھے گئے ہو کہ انہوں نے نافرمانی کی اور تم نے بھلائی کی؟۔

بَل تَمادَت عَلَی التَّجاھُلِ آبا

ءُ تَقَفَّت آثارَھَا الأَبناءُ

۲۰۹۔ (نہیں) بلکہ (تمہارے) آباء جب تجاہل پر سرکشی کرتے رہے تو (تم) ابناء نے بھی اُنہی کے نقشِ قدم کی پیروی کی۔

بَیَّنَتهُ توراتُھُم وَالأَناجِی

لُ وَ ھم فی جُحُودِهِ شُرَکَاءُ

۲۱۰۔ حضور نبی کریم ﷺ کی نشانیاں تو اُن کی تورات وانجیل دونوں نے بیان کیں۔ مگر وہ انکار (رسالت) میں شریک تھے (ایک دوسرے کے)

إن تقولوا ما بَیَّنَتهُ فما زَا

لَت بھا عن عیونھم غشواءُ

۲۱۱۔ اگر کہیں کہ ایسا کچھ بیان نہیں ہوا (تورات وانجیل میں) تو ابھی تک ان کی آنکھوں سے تاریکی نہ گئی (ہمیشہ اندھے ہی رہیں گے)

أو تقولوا قد بَیَّنَتهُ فما لِلأُ

ذُنِ عما تقوله صَمَّاءُ

۲۱۲۔ یا کہیں کہ ہاں ضرور بیان ہوا ہے تو پھر ان کے کانوں کو کیا ہوا کہ (آپ ﷺ کے فضائل) سُننے سے بہرے ہوگئے ہیں۔

عَرَفُوهُ وَأَنكَرُوهُ وَ ظُلماً

كَتَمَتهُ الشَّهادَةَ الشُّهَدَاءُ

۲۱۳۔ آپ ﷺ کو پہچانتے ہوئے انہوں نے انکار کیا آپ ﷺ کا اور گواہوں نے ظلم کرتے ہوئے آپ ﷺ کی شہادت کو چھپادیا۔

أَوَ نُورُ الإلٰهِ تُطفِئُهُ الأَف

واهُ و هوَ الذی به یُستضاءُ

۲۱۴۔ یا نورِ الٰہی کو پھونکوں سے بُجھایا چاہتے ہیں۔ مگر یہ وہی نور ہے کہ اس سے مزید روشن ہوتا ہے۔

أَوَلا یُنکرُونَ مَن طَحَنَتهُم

بِرَحاها عَن أمرِهِ الهَیجاءُ

۲۱۵۔ ہاں وہ اُس (نبی ﷺ) کا انکار کیوں نہ کریں گے کہ جس نے اللہ کے حکم سے میدانِ جنگ میں اُن کو چکی میں آٹے (کی طرح) پیسا (آپ ﷺ کے غلاموں نے یہود و نصاریٰ کے خلاف جہاد کیا)

وَ کَساهم ثَوبُ الصَّغارِ و قد

طُلَّت دَماً منهم و صِینَت دِمَاءُ

۲۱۶۔ ذلت کے کپڑے نے اُن کو ڈھانکا اُن سے خون ٹپکتا تھا وہ خون کہ (بغضِ رسول ﷺ کی وجہ سے) بدبودار تھا۔

کیف یَهدی الإله منهم قلوباً

حَشوُها من حَبیبِه البَغضاءُ

۲۱۷۔ اللہ کیسے اس قوم کو ہدایت دے کہ جن کے دلوں کے بھرنے کی جگہ اُس کے حبیب ﷺ سے دُشمنی کے ساتھ بھری ہوئی تھی۔

خَبِّرونَا اهلَ الکتابَینِ من أیِّ

ن أَتاکُمُ تثلیثُکم والبَداءُ

۲۱۸۔ ہمیں بتاؤ اے اہل کتاب دونوں (یہود و نصاریٰ) کہ کہاں سے تمہارے پاس یہ تثلیت اور بداء کا عقیدہ آیا ہے۔

ما أتی بالعقِیدَتَینِ کتابٌ

و اعتقادٌ لانَصَّ فیه ادِّعاءُ

۲۱۹۔ ان دونوں عقیدوں پر کتاب سے کوئی دلیل نہیں اور وہ اعتقاد ہیں کہ جن کے دعویٰ پر کوئی نص بھی نہیں ہے۔

والدَّعا وَی مالم تقیموا علیها

بَیِّنَاتٍ أبناؤُها أدعیاءُ

۲۲۰۔ یہ وہ دعویٰ ہیں کہ جن کو قائم کرنے کے لئے مدعیان (یہود و نصاریٰ) کے پاس کوئی (گواہیاں) دلائل نہیں ہیں۔

لیت شِعرِی ذِکرُ الثلاثةِ وَ الوا

حِدِ نَقصٌ فی عَدِّکم أم نَماءُ

۲۲۱۔ کاش تم میری اس بات کو سمجھتے کہ تین کا اور واحد کا اس طرح ذکر کرنا جیسے تم کرتے ہو یہ تمہارے لئے کمی کا باعث ہے یا بڑھنے کا۔ (تثلیث کا قول کر کے شان گھٹاتے ہو بڑھاتے نہیں ہو)

کیف وَ حَّدتُم اِلٰها نَفَی التَّو

حِیدَ عنه الآباءُ والأَبناءُ

۲۲۲۔ تم کیسے معبود کو ایک مان سکتے ہو جبکہ تمہارے آباء و ابناء سب نے توحید کی نفی کی ہے۔

أ اِلٰهٌ مُرَکَّبٌ ما سَمِعنا

بِاِلٰهٍ لذاتِهِ أَجزاءُ

۲۲۳۔ کیا معبود (معاذ اللہ) مرکب ہوسکتا ہے۔ ہم نے معبودِ برحق کے بارے میں یہ نہیں سُنا کہ اُس کی ذات کے اجزاء ہوں۔

أَلِكُلٍّ منهم نَصِيبٌ مِنَ المُل
لِ فَهَلا تميّزُ الأنصِبَاءُ

۲۲۴۔ کیا مُلک میں سے ہر ایک کے لئے حصہ ہے (یعنی وہ سب اللہ کے شریک ہیں) تو جس کا جو حصہ ہے اُس میں جدائی کیوں نہیں کرتے۔

أم هُم حَلّلوا بها شِركَةَ الأب
دَانِ أم هُم لبعضِهِم كُفَلاءُ

۲۲۵۔ یا انہوں نے شرکتِ ابدان کے ساتھ اس میں حُلول کیا ہے یا وہ بعض کے لئے کفیل ہیں۔ (بعض دوسرے بعض کے)

أتراهم لحاجةٍ واضطرارٍ
خَلَطُوهَا وَ مَا بَغَى الخُلطاءُ

۲۲۶۔ یا وہ ایسے ہیں کہ حاجت اور اضطرار کی خاطر اس کے شریک ہیں (اور عجیب شریک ہیں کہ) کبھی ان شریکوں نے سرکشی نہ کی (یعنی اللہ کچھ اور کرنا چاہے اور یہ شریک کچھ اور کرنا چاہیں ایسا کبھی کیوں نہ ہوا حالانکہ اگر ایک سے زائد خدا ہوتے تو ایسے ضرور ہوتا۔)

أهوَ الرَّاكِبُ الحمارَ فيا عَجزَ
الِهِ يَمَسُّهُ الإعياءُ

۲۲۷۔ (معاذ اللہ) کیا وہ دراز گوش پر سوار ہے؟ کیا ہی ربّ کو عاجز بنالیا (انہوں نے) کہ اُسے عاجزی نے چُھو رکھا ہے۔ (وَمَاقَدَرُوا اللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ)

أم جميعٌ عَلَى الحمار لقد جَلَّ
حِمَارٌ بجَمعِهِم مَشَّاءُ

۲۲۸۔ یا تمام (معاذ اللہ) دراز گوش پر ہیں اور ان سب کے جمع ہونے کی وجہ سے وہ دراز گوش چلنے میں بہت اعلیٰ ہوگیا ہے۔ (کیا ایسا کہہ سکتے ہو معاذ اللہ)

أم سِواهم هُو الإِلٰهُ فما نِسبَةُ
عيسٰى اليه والانتِمَاءُ

۲۲۹۔ یا (یہ عمدہ بات کہو گے کہ) وہ معبود ان سب سے سوا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی (خدا ہونے کے معاملہ میں) اُس کی طرف کیا نسبت ہے اور کیا تعلق ہے۔

أم أردتمُ بها الصفاتِ فلم خُصَّت
ثُلاثٌ بوصفِه وَ ثِناءُ

۲۳۰۔ یا (یہ عمدہ بات کہ) تم اس کے ساتھ ایسی صفات مانتے ہو کہ وہ تینوں (حضرت عیسیٰ علیہ السلام، حضرت عزیر علیہ السلام، حضرت مریم علیہا السلام) اس کے وصف اور ثناء میں (ایسی تعریف) سے کسی طرح خاص نہ کئے گئے۔ (یعنی وہ صفات جو اُس کو حاصل ہیں ایسی صفات ان تینوں میں نہیں مانتے۔)

أم هُو ابن الله ما شاركته
فى معانى النُّبُوّةِ الأنبياءُ

۲۳۱۔ یا (یہ بُرا عقیدہ ہی اپنائے رہو گے کہ) وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بیٹے ہیں تو انبیاء علیہم السلام کی نبوت کے معانی میں کوئی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا شریک نہیں۔

قتلَتهُ اليهودُ فيما زَعَمتمُ
وَ لأمواتِكم به إحياءُ

۲۳۲۔ (ایسا خدا کہ) جس کو یہود نے قتل کیا تمہارے گمان میں حالانکہ تمہارے مردوں

کو اُس نے زندہ کیا (اللہ کے حکم سے اور خود یہود کے ہاتھوں قتل ہو گیا تمہارے عقیدہ کے مطابق)

إنَّ قولاً أطلَقتُموهُ عَلَى الله
تعالى ذِكرا لقولٌ هُراءُ

۲۳۳۔ جس قول کا تم نے اللہ تعالیٰ پر اطلاق کیا۔ وہ تم نے نہایت ہی ناپسندیدہ قول کا ذکر کیا (اللہ کی طرف منسوب کیا۔)

مِثلَ مَا قالت اليهودُ و كلّ
لَزِمَتهُ مقالةٌ شَنعاءُ

۲۳۴۔ اسی طرح جیسے کہ یہود نے کہا (حضرت عزیر علیہ السلام کے بارے میں خدا ہونے کا قول کیا) اور جو کچھ اُس کے لئے لازم کیا وہ بہت بُرا مقالہ ہے۔

إذ هم استَقرءُ وا البَداءَ و كم سا
قَ وَ بَالا إليهم استِقراءُ

۲۳۵۔ کیونکہ یہود نے بدأ کا عقیدہ اپنایا اور اُن کے اس عقیدہ کی وجہ سے اُن پر کتنے ہی وبال آئے۔

وَ أراهم لم يَجعلُوا الواحِدَ ال
قَهّارَ فی الخَلقِ فاعلاً ما يشاءُ

۲۳۶۔ وہ ایسے ہیں کہ اُنہوں نے اللہ واحدِ قہار کو مخلوق کے معاملہ میں ایسا مانا کہ جو اپنی مرضی سے کچھ نہ کر سکے۔

جَوّزُوا النَّسخَ مِثلَمَا جَوّزُوا المَسخ
عَلَيهِم لو أنهم فُقهاءُ

۲۳۷۔ انہوں نے حکم کی تبدیلی کا جواز کیا کہ اُن پر ایسے ہی مسخِ صُورت کا جواز ہوا (بارگاہِ

الٰہی سے) اگر وہ جانتے تو ایسا نہ کرتے (تا کہ اُن کو مسخِ صورت کے عذاب کا سامنا بھی نہ کرنا پڑتا)

هُوَ إلّا أن يُرفَعَ الحكمُ بالحكم
وَ خَلقٌ فيه وامرٌ سَواءُ

۲۳۸۔ ہاں نسخ کا یہی عقیدہ درست ہے کہ حکم کوئی اٹھا کر دوسرا حکم نافذ کیا جائے (جیسے قرآن میں بھی ناسخ منسوخ ہے) اس میں خلق اور امر برابر رہتا ہے۔

و لحكم من الزمانِ انتهاءٌ
ولحكم من الزمانِ ابتداءُ

۲۳۹۔ زمانہ میں (اسی کے) حکم کے لئے انتہاء ہے اور زمانہ کی (اسی کے) حکم کے لئے ہی ابتداء ہے۔

فَسلُوهم أكان فی مسخهم نَسخٌ
لآيات الله أم إنشاءُ

۲۴۰۔ اُن سے پوچھئے کہ اُن کی صورتوں کو مسخ کرنے میں اللہ تعالیٰ کی آیات کا نسخ ہے یا انشاء ہے (اُن کا قیام ہے۔)

وَ بَدَاءٌ فی قَولِهم نَدِم الله
عَلَى خَلقِ آدم أم خَطاءُ

۲۴۱۔ اُن کے قولِ (باطل) میں بدأ کے عقیدہ پر اللہ تعالیٰ آدم کی تخلیق پر (معاذ اللہ) یا تو نادم ہوا یا اُس سے بھول ہوئی۔

أم محاالله آيةَ الليلِ ذكراً
بعدَ سَهوٍ ليوجدَ الإمساءُ

۲۴۲۔ یا یوں (معاذ اللہ) کہ اللہ نے رات کو نازل کردہ آیت کو مٹا دیا غلطی یاد آنے

کے بعد یوں توضرور فساد کا وہ موجد ہوا۔ (معاذ اللہ)

أم بدا للإلٰہِ فی ذَبحِ إسحا
قَ و قد کان الامرُ فیہ مَضاءُ

۲۴۳۔ یا اللہ تعالیٰ کے لئے حضرت اسحاق علیہ السلام کے ذبح میں بھی بدأ ہوا (یہود و نصاریٰ حضرت اسحاق علیہ السلام کو ذبیح مانتے ہیں اس لئے اُن کے عقیدہ کے مطابق اعتراض قائم کیا) حالانکہ اس میں جو معاملہ ہوا وہ گزر چکا (تم بھی جانتے ہو)

أو ما حَرَّمَ الإلٰہُ نِکاحَ الأُخ
تِ بعدَ التحلیلِ فَھوَ الزِّناءُ

۲۴۴۔ یا (فطرتاً) حلال ہونے کے بعد اللہ تعالیٰ نے بہن کے ساتھ نکاح کو جو حرام کیا وہ بھی بدأ ہے پھر تو زنا ہوا (اور وہ بھی بہن کے ساتھ)

لا تُکَذِّبْ اِنَّ الیَھُودَ و قد زا
غُوا عن الحقِّ مَعشَرٌ لُؤَماءُ

۲۴۵۔ جھوٹ مت بول (سچ کہہ کہ) یہود ذلیلوں کا گروہ حق کے راستے سے گم کردہ راہ ہے۔

جَحَدُوا المصطفٰی وآمنَ بالطا
غُوتِ قومٌ ھم عندھم شُرَفاءُ

۲۴۶۔ انہوں نے مصطفیٰ ﷺ کا انکار کیا اور طاغوت پر ایمان لائے (یعنی جو شیطان کہتا وہی کرتے تو لامحالہ ان کا طاغوت یعنی شیطان پر ایمان ہوا۔ یہاں طاغوت سے معاذ اللہ انبیاء کرام علیہم السلام مراد نہیں ہیں) یہ وہ قوم تھی جو خود کو شرفاء کہتے تھے۔

قَتلوا الانبیاءَ واتَّخَذُوا العِج
لَ ألا إنھم ھم السُّفھاءُ

۲۴۷۔ اس قوم نے انبیاء کرام علیہم السلام کو قتل کیا اور بچھڑے کی پوجا کی ہاں یہی تو بے وقوف قوم تھی۔

و سَفیہٌ من ساءَہ المنُّ والسَّلوٰی
و أَرضاہُ الفُومُ وَالقِثّاءُ

۲۴۸۔ اور وہ بے وقوف کہ جنہوں نے من و سلویٰ (جیسی نعمت) کو پسِ پشت ڈالا اور لہسن اور ککڑی پر راضی ہوئے۔

مُلِئَت بالخبیثِ منھم بُطُونٌ
فَھِیَ نَارٌ طِباقُھا الأمعاءُ

۲۴۹۔ حقیر چیزوں سے اُن کے پیٹ سیر ہوئے یہ تو ایسی آگ ہے (پیٹ کی) کہ جس کی نچلی سطح ملی ہی رہتی ہے (یعنی پیٹ کا دوزخ کبھی نہیں بھرتا)

لو أُرِیدُوا فی حالِ سَبتٍ بخیرٍ
کان سَبتا لَدَیْھِمُ الأربعاءُ

۲۵۰۔ اگر وہ ہفتہ کے دن (اللہ کے حکم کے مطابق) بھلائی کا معاملہ کرتے تو اُن کا ہفتہ کا دن بھی بدھ کی طرح ہوجاتا اُن کے لئے۔

ھُوَ یومٌ مُبارَکٌ قِیلَ للتص
ریفِ فیہ من الیھود اعتداءُ

۲۵۱۔ وہ دن مبارک تھا۔ کہا گیا یہود سے کہ اس دن شکار سے خود کو روک کے رکھنا۔

فَبِظُلمِ منھم و کفرِ عَدَتھُم
طَیِّبَاتٌ فی تَرکِھِنَّ ابتِلاءُ

۲۵۲۔ تو اُن کے ظلم اور کفر کے سبب پاک چیزوں کو بھی ترک کرنے کے ساتھ اُن کو آزمایا گیا۔

خُدِعوا بالمنافقين و هل يَن
فُقُ اِلّا على السفيهِ الشَّقاءُ

۲۵۳۔ منافقین کے ساتھ دھوکے میں خود اپنے آپ کو انہوں نے ڈالا (کہ اوس وخزرج میں سے منافقین نے یہودیوں کو دھوکا دیا) ہاں ظالموں کا خرچ بے وقوفوں پر ہی چلتا ہے۔

واطمأنُّوا بِقولِ الأحزاب اِخْوَا
نِهِم اننا لكم أولياءُ

۲۵۴۔ اُن کے بھائیوں (منافقین نے) احزاب کے قول کے ساتھ اُن کو اطمینان دلایا کہ ہم تمہارے مددگار ہیں۔

حالَفُوهم و خالفوهم و لم أدْ
رِ لِماذا تخالَفَ الحُلفاءُ

۲۵۵۔ انہوں نے حلف کیا اُن کے ساتھ اور اس کی خلاف ورزی کی۔ نہیں معلوم کہ حلف کھانے والے حلف کی خلاف ورزی کیوں کرتے ہیں۔

أسلَمُوهم لأوّلِ الحَشْرِ لاهى
عادُهم صادقٌ و لا الإيلاءُ

۲۵۶۔ پہلے پہل انہوں نے اس کو تسلیم کیا لیکن نہ اُن کا وعدہ سچا رہا اور نہ ہی قسم۔

سكَنَ الرُّعبُ والخرابُ قلوبا
وَ بُيُوتا منهم نعاها الجلاءُ

۲۵۷۔ رُعب اور ویرانے نے اُن کے دلوں اور گھروں میں ٹھکانہ کیا اور جلاوطنی نے اُن کو ہلاک کیا۔

وَ بيومِ الأحزابِ إذ زاغتِ الأَب
صَارُ فيهم و ضَلَّتِ الآراءُ

۲۵۸۔ احزاب کا دن (غزوۂ احزاب) کہ جب آنکھیں منحرف ہوئی جاتی تھیں اور آراء مختلف ہو رہی تھیں۔

و تَعَدّوا الى النبیّ حدوداً
كان فيها عليهم العُدَوَاءُ

۲۵۹۔ حضور نبی کریم ﷺ سے اپنے لئے حدود مقرر فرمائیں۔ اس (جلاوطنی اور عدمِ دخولِ مدینہ) میں اُن کے لئے ہلاکت تھی۔

وَ نهَتهُم وَ ما انتهت عنه قوم
فأبِيدَ الأَمَّارُ والنَّهاءُ

۲۶۰۔ اس حدبندی نے اُن کو روک رکھا لیکن یہودی قوم آپ ﷺ کی دُشمنی سے نہ رُکے اُن کی برائی اور مخالفت ظاہر ہوئی۔

و تعاطَوا فى احمدِ مُنكَرَ القو
لِ و نُطقُ الاَراذِلِ العَوراءُ

۲۶۱۔ وہ احمد ﷺ کے معاملہ میں یوں مشغول ہوئے کہ قولِ (مبارکِ مصطفیٰ ﷺ) کے منکر رہے اور رذیلوں نے اپنی زبانوں کو ہمیشہ ٹیڑھا رکھا۔

كلُّ رِجس يَزيدُه الخلُقُ السُّو
ءُ سِفاها والمِلَّةُ العَوجاءُ

۲۶۲۔ ہر ناپاکی کو بُرا اخلاق اُن بے وقوفوں کا اور اس گمراہ قوم کا اور زیادہ کرتا۔

فانظروا كيف كان عاقبة القو
مِ وَ ما ساق للبذيّ البَذاءُ

۲۶۳۔ دیکھو اس قوم کا انجام کیا ہوا۔ جس نے (یکتائے روزگار ہستی ﷺ) کے ساتھ جاہلانہ طریقہ سے بھرپور مخالفت کی۔

و جَد السَّبَّ فيه سُمًّا وَ لم يَد
رِ اِذ الميمُ فی مواضِعَ بَاءُ

۲۶۴۔ جو آپ ﷺ کو گالیاں انہوں نے دیں وہ اُن کا زہر تھا جو انہوں نے اُگلا۔ جب میم کو باء کی جگہ لکھا جائے تو (بیوقوفی و) نادانی ہے۔

كان مِن فيه قتله بِيَدَيهِ
فهو فی فِعله الزَّبَّاءُ

۲۶۵۔ کہ اس جلاوطنی میں اس قوم کو ہاتھوں سے قتل کرنا تھا اور آپ ﷺ اپنے اس فعل میں زباء تھے (زباء بنت عمرو بن ظرب بن حسان جو زمانۂ جاہلیت قدیمہ میں خوبصورتی اور عقل میں مشہور تھی۔)

أو هُوَ النحلُ قَرصُهَا يَجلُبُ الحَت
فَ اِليها و مَا له اِنكَاءُ

۲۶۶۔ یا شہد کی مکھی تھے کہ (جلاوطنی دے کر اُن کو مار دیا) کہ اس کا ڈنگ موت کا سبب بھی بن جاتا ہے حالانکہ اس میں کوئی زخم بھی نہیں لگتا۔

صَرَعَت قومَهُ حبائِلُ بَغی
مَدَّها المكرُ منهم والدَّهاءُ

۲۶۷۔ سرکشی کی رسیوں نے اُن کی اُس قوم کو لگام ڈالی کہ مکروفریب اُن کو (جہاں چاہے) کھینچتا گیا۔

فأتَتهُمُ خيلٌ الی الحرب تختا
لُ و للخيلِ فی الوغَی خُيَلاءُ

۲۶۸۔ دھوکہ دہی سے گھوڑے اُن کو میدانِ جنگ کی طرف لے آئے، اور گھوڑے میدان میں اپنے ناز دکھاتے ہیں۔

قَصَدَت فيهم القنا فقَوافی الطَّعنِ
منها ما شأنها الإيطاءُ

۲۶۹۔ قتل و غارت نے اُن کا قصد کیا تو طعن کے قوافی کو (ان بدبختوں کی یہ شان نہیں) کہ اُن کو دوبارہ لایا جائے۔

وَ أثَارَت بأرضِ مَكَّةَ نَقعاً
ظُنَّ ان الغُدُوَّ منها عِشاءُ

۲۷۰۔ مکہ کی زمین میں دُھول اُڑتی نظر آئی تو صبح کا وقت بھی شام لگنے لگا۔

أَحجَمَت عندَهُ الحَجُون و أكدی
عِند إعطائه القليلَ كَدَاءُ

۲۷۱۔ جنگ حجون میں وہ آپ ﷺ کو نقصان پہنچانے سے دُور رہے وہ تو آپ ﷺ کو تھوڑا سا نقصان پہنچانے میں بھی حریص تھے۔ (فتح مکہ مراد ہے)

وَدَهَت أوجُهاً بها و بيوتاً
مُلَّ منها الإكفاءُ والإقواءُ

۲۷۲۔ اُن کے چہروں اور گھروں میں بلا و مصیبت آئی شکست سے اور بالکل خلوت سے اُن کے گھر بھر گئے۔

فَدَعَوا أحلَمَ البَرِيَّةِ والعفوُ
جوابُ الحليمِ والاغضاءُ

۲۷۳۔ مخلوق میں سب سے زیادہ حلیم کو پکارتے (ہوئے آئے) حلیم نبی ﷺ

کا جواب تھا معاف کرتا ہوں اور بخش دیتا ہوں۔

ناشدوه القُربَى التى من قُرَيش
قطعَتهَا التِّراتُ والشَّحناءُ

۲۷۴۔ قریش سے قرابت کا انہوں نے آپ ﷺ کو واسطہ دیا حالانکہ انہوں نے آپ ﷺ سے قطع تعلق کیا تھا جو رحم کو کاٹنے والے کینے تھے۔

فعَفا عَفوَ قَادِرٍ لم يُنغِّصْ
هُ عليهم بما مضى اِغراءُ

۲۷۵۔ قادر مطلق کی بارگاہ سے بخشش اُن کو ملی اور جو پہلے ہلاکت اُن پر ہوئی اُس نے ان کو رُسوا نہ کیا۔

و اِذا كان القطع وَالوصلُ لِلّهِ
تَساوَى التَّقرِيبُ والاِقصاءُ

۲۷۶۔ جب قطع کرنا اور وصل کرنا اللہ کے لئے ہو تو تقریب اور تبعید (قرب و بُعد) برابر ہے۔

و سواءٌ عليه فيما أتاهُ
مِن سِواهُ المَلامُ وَ الاِطراءُ

۲۷۷۔ برابر ہے کہ اُن کے اس فعلِ مبارک پر اُن کی کوئی تعریف نہ کرے یا خوب تعریف کرے (اللہ تعالیٰ اُن کے اس فعلِ مبارک کی رفعت کو خوب جانتا ہے)

وَ لَو أنَّ انتقامَهُ لِهَوَى النَّفسِ
لَدامَت قطيعةٌ وَ جَفاءُ

۲۷۸۔ اگر آپ ﷺ کا انتقام لینا خواہشِ نفسانی کے مطابق ہوتا تو قطع تعلقی ہمیشہ رہتی اور جفا ہمیشہ رہتی۔

قام الله فى الأُمورِ فأَرضَى اللّٰـ
ـه منه تَبايُنٌ وَ وَفاءُ

۲۷۹۔ (آپ ﷺ کے) اُمور کا اللہ والی ہوا۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی طرف سے اس پر راضی ہوا کہ (اُن کی جفاء کے) مخالف اور وفا سے جواب دیں۔

فِعلُهُ كُلُّهُ جَمِيلٌ وَ هل يَنضَحُ
اِلا بما حَوَاه الاِناءُ

۲۸۰۔ آپ ﷺ کا ہر کام عُمدہ تھا اور کیا پکتا ہے صرف وہی جس کو برتن بچائے۔

أطرَبَ السامعينَ ذِكرُ عُلاَهُ
يالرَاح مَالَت بهَا النُّدماءُ

۲۸۱۔ سامعین اُن کے بلند ذکر سے مطروب ہوئے، ندامت والے اس سے مائل ہوئے (حق کی طرف) وہ کیا عمدہ ہے۔

النبىُّ الأُمِّىُّ أعلمُ مَن أسنَدَ
عنه الرُّوَاةُ وَ الحُكماءُ

۲۸۲۔ وہ نبی اُمّی کہ جن سے روایت کرنے والے اور حکماء سند پکڑتے ہیں۔ وہ ان سب سے زیادہ جاننے والے ہیں۔

وَ عَدَتنِى اِزدِيَارَهُ العامَ و جنا
ءُ وَ مَنَّت بِوَعدِهَا الوَجناءُ

۲۸۳۔ اُن کے عام احسان اور اونٹنیوں تک پر لیاقت نے مجھے بھی اُمید میں ڈالا ہے اور اس احسان کے وعدہ سے موٹی اونٹنیوں نے بھی احسان پایا۔

أفلا أنطوِى لها فى اقتضائِه
لِتُطوَى ما بَينَنا الاَفلاءُ

۲۸۴۔ میں آپ ﷺ کی بارگاہ تک آنے کے لئے اس کو کیوں نہ طے کروں گا (اونٹنی پر سوار ہو کر کیوں نہ جاؤں گا) تا کہ ہمارے درمیان جو بڑا میدان ہے (جدائی کا) وہ طے ہو جائے۔

بألوفِ البَطحاءِ يُجفِلُهَا النِّيلُ
و قد شَفَّ جوفَهَا الإظماءُ

۲۸۵۔ وادیٔ بطحا کی محبت میں کہ دریائے نیل بھی اس کو بے قرار کرتا ہے اور اس کا پیٹ پیاس سے بھر گیا (اونٹنی مراد ہے)

أنكَرت مِصرَ فَهِيَ تَنفِرُ ما
لاحَ بِناءٌ لِعَينِهَا أوخَلاءُ

۲۸۶۔ مصر کو یہ فراموش کر گئی یہ بھاگتی ہے اپنی آنکھوں میں چھپی دیدار کی پیاس کی وجہ سے اور دُوری کو ختم کرنے کے لئے۔

فأقَضت عَلَى مبارِكِها بِر
كَتُهَا فالبُوَيبُ فالخضراءُ

۲۸۷۔ وہ تو دیوانہ وار (چھوڑ گئی) پیچھے اپنے کجاوے پر (یعنی اس کے کجاوے پر بیٹھے بیٹھے یہ مقامات گزر گئے) برکہ، بویب اور خضرائ (تینوں مقامات گزر گئے)

فالقِبَابُ التى تَلِيها فبِئرُ النَّخلِ
وَ الرَّكبُ قائِلُونَ رِوَاءُ

۲۸۸۔ جو راستے میں اسے (گنبد نما) قُبے گزرے وہ کھجوروں والے کنویں تھے اور (مسافر) سوار ہونے والا کہتے ہیں کہ اس سے لطف اندوز ہوتا ہے (اس سفر سے اور کنوؤں سے)

وَغَدَت أَيلَةٌ وَ حقلٌ وَقُرٌّ
خَلفَها فَالمغارَةُ الفَيحَاءُ

۲۸۹۔ پیچھے چھوڑا اس اونٹنی نے قبائل کو، کھیتوں کو اور سخت راہیں پیچھے تھیں اس اونٹنی کے اور بڑے چکروں والے غار پیچھے چھوڑ آئی۔

فعيونُ الأقصَابِ يَتبعُها النَّبكُ
وَ يتلو كُفَافَةَ العَوجَاءُ

۲۹۰۔ پانی سے دور آنکھوں والی اونٹنی کو ٹیلے بھی ملے اور وہ ہر چیز کو ترچھے انداز میں دیکھتی (آگے بڑھتی) گئی۔

حاوَرَتهَا الحوراءُ شَوقا فينبو
عٌ فَرَقَّ اليَنبُوعُ وَالحَوراءُ

۲۹۱۔ اُس کو خوب سفید پانیوں نے سیراب کیا (کیونکہ اب وادیٔ بطحا آ گئی تو اُس نے پانی پیا) ہاں بعض چشمے اور پانی کے مقامات دوسروں سے رقیق ہیں۔

لاحَ بالدَّهنَوَينِ بَدرٌ لها بَعدَ
حُنَينٍ وَ حَنَّتِ الصَّفرَاءُ

۲۹۲۔ پانی کے گھاٹ دونوں بدر، حُنین کے بعد اُس کو (سیراب کرنے کو) اشارہ کرتے تھے اور صفراء کی وادی نے بھی اس کو شرف دیا۔

وَ نَضَت بَزوَةٌ فرابغُ فالجُحفَةُ
عنها ما حاكه الإنضاءُ

۲۹۳۔ وہ بالکل بے مثل تنہا تھی جواب خوش حال ہو گئی۔ گھاٹ کے اطراف سے پانی (تھوڑا تھوڑا رس رہا تھا جو) منفرد تھا۔

وَأرَتهَا الغَلاصَ بئرُ عَليّ

فَعِقَابُ السَّوِيقِ فالغَلصاءُ

۲۹۴۔ بئرِ علی رضی اللہ عنہ نے اسے مکمل چھٹکارا دیا پیاس سے، سویق کے پیچھے خمصاء (کے بھی مقام سے گزری۔)

فهيَ من ماء بئرِ عُسفَان أو مِن

بَطنِ مَرٍّ ظمآنةٌ خمصَاءُ

۲۹۵۔ اب وہ بئرِ عسفان کے پانی سے گزری یا بطن مُر سے (جگہ کا نام) ابھی وہی پیاسی اور بھوکی۔

قَرَّبَ الزَّاهِرَ المساجِدُ منها

بخُطاها فالبُطءُ منها وَحاءُ

۲۹۶۔ سجدہ گاہوں کی کلیاں (مقدس مقامات) اب اُس کے قریب آئے اُس کے قدموں کے ساتھ۔ اب اس نے اور تیز دوڑنا شروع کیا۔

هذه عِدَّةُ المنازِلِ لاما

عُدَّ فيه السِماكُ والعَوّاءُ

۲۹۷۔ یہ منازل کا شمار میں نے بتادیا اس سفر میں چاند کی منازل کا کوئی شمار نہیں۔

فكأني بها أُرَحِّلُ من مَكّةَ

شمساً سماؤُها البَيداءُ

۲۹۸۔ گویا اس پر سوار ہو کے میں نے مکہ سے کُوچ کیا سورج کے ساتھ کہ جس کا آسمان جنگل بیابان تھا۔

مَوضِعُ البَيتِ مَهبِطُ الوَحيِ مأوى الرُّ

سلِ حيثُ الأنوارُ حيثُ البَهاءُ

۲۹۹۔ اس گھر کی جگہ کہ جو وحی کے اُترنے کی جگہ رسولوں کی پناہ گاہ ہے انوار کے اعتبار سے یا (آپ ﷺ سے) مانوس ہونے کے اعتبار سے۔

حيثُ فرضُ الطَّوَافِ والسَّعيُ والحَلقُ

وَرَميُ الجمارِ وَالإهداءُ

۳۰۰۔ فرض طواف کا اعتبار کرو، سعی کا، بال کٹوانے کا، رمی جمار کا اور قربانی کے جانوروں کا (یہ سب شعارِ حج ہیں اور مناسکِ حج ہیں)

حَبَّذا حَبَّذَا معاهِدُ منها

لم يُغَيِّر آياتِهِنَّ البلاءُ

۳۰۱۔ واہ واہ لوگوں کے لوٹنے کے مقامات اس وادی میں مبارک والے ہیں۔ زمانہ کی آزمائش ان نشانیوں کو نہ مٹا سکیں۔

حَرَمٌ آمِن وَ بَيتٌ حَرامٌ

وَ مَقامٌ فيه المُقامُ تلاءُ

۳۰۲۔ وہ حرم امن کی جگہ اور بیتِ حرام ہے اور اس میں ہر مقام ہمسائیگی (اپنائیت) دلاتا ہے۔

فقَضَينا بها مَناسكَ لا يُحمَدُ

إلّا في فِعلِهِنَّ القَضاءُ

۳۰۳۔ ہم نے اس مقام میں مناسک ادا کئے۔ یہاں تعریف کیا ہے؟ صرف ان مناسک کے افعال کی ادائیگی کی۔

وَ رَمَينا بها الفِجَاجَ إلَى طَيبَةَ

والسَّيرُ بالمطايا رِماءُ

۳۰۴۔ ہم نے پھر طیبہ کی طرف اس اونٹنی کے ساتھ پہاڑوں کے درّوں کو (کاٹا) تیر

پھینکا اور سواریوں کے ذریعے سفر کرنا تیر پھینکنے جیسا ہے (جلدی اور تیزی سے ایک ہی سمت میں جانا مراد ہے)

فأصبنا عَن قوسِها غرضَ القُر
بِ وَ نِعمَ الخَبِيئَةُ الكَومَاءُ

۳۰۵۔ ہم مکہ کے قوس سے قرب کے مقصد تک پہنچے (تیر کی طرح) اور یہ بڑی کوہان والی پوشیدہ اونٹنی اب کتنی عُمدہ لگ رہی تھی۔

فرأينا أَرضَ الحَبيبِ يَغُضُّ الطَّر
فَ منها الضياءُ وَاللأَ لاَءُ

۳۰۶۔ اب ہم نے محبوب کی زمین کو دیکھا اس پاک مقام کی روشنی اور چمک میں نظر گڑھ کے رہ گئی۔

فكأَنَّ البَيدَاءَ مِن حيثُ قا
بَلَتِ العين رَوضةٌ غَنَّاءُ

۳۰۷۔ گویا وہ بیابان جو آنکھوں کو نظر آ رہا تھا وہ تروتازہ جنت تھی۔

و كأَنَّ البِقاعَ زَرَّت عليها
طَرَفَيها مُلاَءَ ةٌ حمراءُ

۳۰۸۔ گویا اس مقدس مقام کے اطراف کو سونے نے سُرخی سے بھر رکھا تھا۔

و كَأَنَّ الأَرجاءُتَنشُرُ نَشرَ الْ
مِسكِ فيها الجَنُوبُ وَ الجِربياءُ

۳۰۹۔ گویا اس مقدس مقام کی خوشبو کستوری کے پھیلنے کی طرح شمالاً جنوباً پھیل رہی ہے۔

فاذا شِمت أو شَممتَ رُبَاها
لاحَ منها برقٌ و فاحَ كباءُ

۳۱۰۔ جب تو خوشبو سونگھے یا (بادل کی طرح) اُٹھنے کو دیکھے تو اس سے بجلی چمکے اور خوشبو کے ہُلّے اُٹھیں۔

أيُّ نُورٍ وَ أيَّ نورٍ شهدنا
يَومَ اَبدَتْ لَنا القِبابَ قُباءُ

۳۱۱۔ ایسا نور اور پُرکیف نور کہ جس کو ہم نے خوب دیکھا اُس دن کہ جب قُباء نے ہم پر قُبے ظاہر کئے۔

قرَّ منها دَمعي و فَرَّ اصطِبَاري
فدُموعي سَيلٌ و صَبرِي جُفاءُ

۳۱۲۔ اب میرے آنسو چڑھ آئے اور اب میرا صبر ٹوٹ گیا۔ میرے آنسو رواں تھے اور صبر جواب دے گیا تھا۔

فترى الرَّكبَ طائرِينَ من الشَّو
قِ اِلى طَيبَةٍ لَهُم ضَوضاءُ

۳۱۳۔ وہاں تو سوار، یوں نظر آتے ہیں کہ طیبہ کی طرف شوق سے بُھو کے اُڑتے آ رہے ہیں۔

و كأَنَّ الزُّوَّارَ مَا مَسَّتِ البأ
ساءُ منهم خلقا ولا الضَّرَّاءُ

۳۱۴۔ اور زیارت کرنے والے تو وہاں یوں (خوش وخرم) نظر آتے ہیں گویا کبھی مخلوق سے اُن کو کوئی تنگی اور تکلیف نہیں آئی۔

كلُّ نَفسٍ منها ابتهال و سؤلٌ
و دُعاءٌ وَرَغبَة وَابتغاءُ

۳۱۵۔ مدینہ میں تو ہر ذی روح کی خوشی کی انتہاء ہوتی ہے یہاں سوال ہے۔ دُعا ہے،

رغبت اور چاہت ہے۔

وَ زَفيرٌ تَظُنُّ منه صُدُورا
صادحاتٍ يَعْتَادُهُنَّ زُقاءُ

۳۱۶۔ سانس کھینچ کے آواز بلند کرنے سے تو لگتا ہے کہ سینوں سے سُریلی آوازیں (فریاد کرتے ہوئے) بلند ہوتی ہیں کہ پرندوں کی خوبصورت آوازوں سے معتاد ہیں۔

وَ بُكَاءٌ يُغرِيهِ بالعين مَدٌّ
وَ نحيبٌ يَحُثُّه اِستِعلاءُ

۳۱۷۔ آنکھیں اشتیاق سے جہاں کھینچ کے آنسو نکالتی جاتی ہیں اور آنکھوں کو رونے پر (مصطفی ﷺ کی) بلند مقامی اُبھارتی ہے۔

و جُسومٌ كَأَنَّما رَحَضَتهَا
من عظيم المَهَابَةِ الرُّحَضاءُ

۳۱۸۔ جسم کو گویا غسل دے دیا ہے بڑی بیماری بخار کی وجہ سے آنے والے پسینہ نے (یہاں جو جسم آئیں ان کا یہی حال ہے)

وَ وجُوهٌ كأنَّما أَلبَسَتها
مِن حياء الوانها الحِرباءُ

۳۱۹۔ اور چہروں کو گویا حیاء کی وجہ سے مختلف رنگ ملبوس ہوئے جاتے ہیں گرگٹ کی طرح۔

وَ دُمُوعٌ كأَنَّما أَرسَلَتها
من جُفُون سحابةٌ وَ طفاءُ

۳۲۰۔ اور آنسو تو یوں ہیں کہ گھنے بادلوں کے بڑے بڑے ٹکڑوں نے ان کو بھیجا ہو۔

فحَطَطنا الرِّحالَ حيثُ يحطُّ الْـ
وِزْرُ عنّا وَ تُرفَعُ الحَوجاءُ

۳۲۱۔ ہم سواریوں سے اُترے ایسے کہ گناہ بھی ہمارے کندھوں سے اُتر رہے تھے اور حاجات بھی اُٹھتی جاتی تھیں۔

وَ قَرَأنا السلامَ أكرَمَ خَلقِ الله
مِن حيثُ يُسمَعُ الإقراءُ

۳۲۲۔ ہم نے مخلوق میں سب سے زیادہ عزت والے (حضور نبی کریم ﷺ) کو یہ جانتے ہوئے سلام پیش کیا کہ ہمارا سلام سُنا جاتا ہے۔

وَ ذَهِلنا عند اللِّقاءِ و كم أذْ
هَلَ صَبًّا من الحبيبِ لِقاءُ

۳۲۳۔ اس ملاقات میں ہم مدہوش ہو گئے اور ایسے ہوتا ہے کہ جب محب کی محبوب سے ملاقات ہو تو ہوش کھو بیٹھتا ہے۔

وَ وَ جمنا مِن المَهَابَةِ حتّى
لا كلامٌ منا و لا ايماءُ

۳۲۴۔ ہیبت کی وجہ سے ہم گفتگو سے عاجز تھے حتیٰ کہ نہ ہم کلام کر سکتے تھے اور نہ ہی اشارہ۔

وَرَجَعنا وَ للقلُوبِ التفاتا
تٌ إليه و للجُسوم انثِناءُ

۳۲۵۔ ہم لوٹ کر آئے حالانکہ دلوں کا التفات اُسی بارگاہ رسول ﷺ کی طرف تھا اور اجسام ادھر ہی دوبارہ پلٹتے تھے۔

وَ سَمَحنا بما نُحِبُّ و قد یَسمَحُ

عند الضرورةِ البُخلاءُ

۳۲۶۔ ہم اپنی محبت کی وجہ سے سخی و فیاض ہو گئے اور کبھی کبھی بخیل بھی ضرورت کے وقت سخاوت کرتے ہیں۔

یا ابا القاسمِ الذی ضمِنَ اِقسا

مِی علیه مَدحٌ لهُ وَ ثَناءُ

۳۲۷۔ اے ابوالقاسم (یارسول اللہ ﷺ) کہ میری قسمت میں آپ ﷺ کی ہی مدح اور ثناء میری ضامن ہے۔

بالعلومِ التی عَلیكَ مِنَ اللهِ

بلا کاتِبٍ لها اِملاءُ

۳۲۸۔ اُن علوم کے ساتھ کہ جو اللہ نے آپ ﷺ کو عطا کئے بغیر کاتب کے کہ اُن کے لئے کوئی املاء نہیں (اللہ نے ان علوم کے ساتھ آپ ﷺ کو فضیلت دی جو بغیر کسی واسطہ کے ہیں)

و مسیر الصَّبا بنصرِك شَهرا

فکأنَّ الصَّبا لَدَیكَ رُخاءُ

۳۲۹۔ اور ایک ماہ کی مسافت سے صباء نے چل کر آپ ﷺ کی مدد کی گویا وہ صباء نرم ہوئی (آپ ﷺ کے لئے کہ آپ ﷺ کے اختیار میں ہے)

وَ عَلِیٍّ لَمّا تَفلتَ بِعَینَی

هِ و کلتا هما مَعا رَمداءُ

۳۳۰۔ اور حضرت علی المرتضیٰ ؓ کی وہ دونوں آنکھیں جو آشوب زدہ تھیں آپ ﷺ نے جب اُن پر مبارک لُعابِ دہن لگایا۔

فَغَدا ناظراً بِعَینَی عُقابٍ

فی غزاةٍ لها العُقَابُ لِواءُ

۳۳۱۔ (اللہ اللہ) کل (آنے والے دن میں) وہ انہی آنکھوں سے عقابی نظر سے دیکھ رہے تھے اُس غزوۂ خیبر میں کہ جب اُن کے ہاتھ میں عقاب جھنڈا تھا۔ (حضور نبی کریم ﷺ کے عطا کردہ جھنڈے کا نام عقاب تھا)

وَ بریحانَتَینِ طیبُهُما مِن

كَ الذی أوْ دَعَتهُما الزَّهراءُ

۳۳۲۔ اور آپ ﷺ کے دونوں پھولوں حضرت حسن و حضرت حسین ؓ سے جو خوشبو آتی تھی وہ آپ ﷺ کی ہی تھی جو آپ ﷺ نے حضرت سیّدہ فاطمۃ الزہرا ؓ کے ذریعے اُن دونوں کو ودیعت کی تھی۔

كُنتَ تُؤوِیهِمَا اِلیكَ كما آ

وَت من الخَطِ نُقطَتَیهَا الیاءُ

۳۳۳۔ آپ ﷺ اُن دونوں کو اپنی ذات میں یوں پناہ دیئے ہوئے تھے جیسے یاء کے دونوں نقطے اسی میں پناہ لئے ہوتے ہیں۔

مِن شهیدَینِ لیس یُنسِینی الطَّفُّ

مُصابیهما وَ لا كَربَلاءُ

۳۳۴۔ وہ دونوں شہید کہ جن کے اوپر آنے والے مصائب کو طف اور کربلاء نے اب تک نہ بھلایا (کربلا کا اصل نام طف ہے حضرت امام حسن ؓ پر مصائب اس لئے آئے کہ اُن کا بھائی اور ان کے بیٹے، بھتیجے، بھانجے ؓ شہید ہوئے اگرچہ وہ اس مقام پر نہ تھے کیونکہ آپ ۴۹ ؓ ہجری میں شہید ہوئے تھے۔)

مَارَعَی فیھما ذمامَك مرؤُو
سٌ وَ قد خانَ عَھدَك الرُّؤساءُ

۳۳۵۔ (کربلا میں) اُن جنگ کرنے والوں نے آپ ﷺ کے حق کی کوئی رعایت نہ کی۔ سرداروں نے آپ ﷺ (کی خاطر جان دینے کا) جو عہد کیا تھا اُس میں خیانت کردی (بڑے بڑے سرداروں نے)

أبدَلوا الوُدَّ وَالحَفیظَةَ فی القُر
بَی وَ أبدت ضِبَابھا النَّافِقَاءُ

۳۳۶۔ انہوں نے قرابت داروں سے محبت اور محافظت کے عہد کو بدل دیا۔ اُن کے پوشیدہ کفر کا اظہار اُن کے نفاق سے ہُوا (کہ انہوں نے خونِ رسول ﷺ کی قدر نہ کی)

وَ قَسَت منھم قلوبٌ عَلَی مَن
بَکَتِ الاَرضُ فقدَھم والسَّماءُ

۳۳۷۔ اُن کے دل سخت ہوئے اُس ہستی پر کہ جن کے جانے سے (شہید ہونے سے) زمین وآسمان نے گریہ کیا۔

فابکِھم ما استَطعتَ اِنَّ قلیلاً
فی عَظیم مِنَ المُصابِ البُکَاءُ

۳۳۸۔ جتنا ہوسکے تُو اس ظلم پر رولے۔ کیونکہ مصائب میں سے قلیل ترین یہی ہے کہ اُن پر رویا جائے۔

کلُّ یومٍ وَ کلُّ أرض لِکَربی
منھم کَربَلَا وَ عاشورَاءُ

۳۳۹۔ ہر دن اور ہر زمین اُن کی طرف سے آنے والے کرب کی وجہ سے کربلا اور

عاشوراء ہے۔

آلَ بَیتِ النبیّ اِنَّ فؤَادِی
لَیسَ یُسْلِیہِ عَنکم التَّأساءُ

۳۴۰۔ آلِ بیت نبی ﷺ! بے شک میرا دل حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر ہونے والے مظالم پر تم کو تسلی نہیں دے سکتا کیونکہ خود تسلی میں نہیں۔

غیرَ أنّی فَوّضتُ أمرِی اِلَی اللہ
وَ تفوِیضِیَ الأُمورَ بَراءُ

۳۴۱۔ مگر یہی کہ میں اپنے معاملہ کو ربّ کے حوالے کرتا ہوں اور اُمور کو ربّ کے حوالے کرنا بے نیاز ہوجانا ہے۔

رُبَّ یومٍ بِکَربَلَاءَ مُسِی ءِ
خَفَّفَت بعضَ وِزرِہِ الزَّوراءُ

۳۴۲۔ کربلا کے دن ہونے والے مظالم (کے مقابلہ میں عباسیوں نے بغداد میں جن کی مرکزی حکومت تھی) انہوں نے کربلا میں کئے گئے مظالم کے مقابلہ میں بہت کمی کی (اُمویوں سے انتقام میں جو یزید کے حامی اور مددگار تھے قتلِ حسین رضی اللہ عنہ میں)

والأعادِی کأنَّ کلَّ طَریح
منھمُ الزِّقُّ حُلَّ عَنہ الوِکاءُ

۳۴۳۔ اور وہ حد سے بڑھنے والے دُشمن آلِ نبی ﷺ گویا اُن میں سے ہر ایک پھینکنے والا۔ مشکیزہ کی رسی کو کھولنے والا ہے (عہد توڑنے والا ہے)

آلَ بیتِ النبیّ طِبتُم فطابَ الـ
مَدحُ لی فیکمُ و طابَ الرِّثاءُ

۳۴۴۔ اے آل بیت نبی ﷺ آپ ہمیشہ خوش رہیں۔ آپ کی تعریف کرنے سے مجھ کو خوشی ملتی ہے اور (تعریف سے) کمزور کلام عُمدہ ہوجاتا ہے۔

أنا حَسَّانُ مَدحِكم فإذَا نُح
تُ عليكم فإنَّني الخنساءُ

۳۴۵۔ میں آپ کی تعریف میں حضرت حسان رضی اللہ عنہ ہوں (یہ شاعرِ رسول ﷺ تھے جو ۵۴ ہجری میں وصال فرما گئے تھے) جب میں سُریلے انداز میں آپ کی تعریف کروں تو تب میں خنساء ہوں (یہ تماضر بنت عمرو بن حارث شاعرۂ رسول ﷺ تھیں ۲۴ ہجری میں وصال ہوا۔)

سُدتُمُ الناسَ بالتُّقَى وَ سِواكُم
سَوَّدَتهُ البَيضاءُ والصَّفرَاءُ

۳۴۶۔ اے اہل بیت رضی اللہ عنہم تم نے تقویٰ کے ساتھ لوگوں پر سرداری کی سوائے تمہارے (تمہارے دشمن جو ہوئے یا ہیں) سفیدی اور زردی نے اُس کو سیاہ کر دیا۔ (سونا چاندی مراد ہے)

وَ بَأصحابك الذين هم بَع
دَك فينا الهُداةُ وَالأَوصِياءُ

۳۴۷۔ اور اے اللہ کے نبی ﷺ آپ ﷺ کے اصحاب رضی اللہ عنہم سے بھی بہت پیار ہے کہ جنہوں نے آپ ﷺ کے بعد ہمیں ہدایت دی اور وصیت کی۔

أَحسَنوا بعدك الخِلافَةَ فى الدِّ
ينِ وَ كلٌّ لَما تَوَلَّى ازاءُ

۳۴۸۔ انہوں نے آپ ﷺ کے بعد بہت خوب خلافت کی دین میں اور آپ ﷺ نے جس چیز کا اُن کو والی بنایا وہ اس کے اہل تھے۔

أغنياءُ نزاهَةً فُقَرَاءُ
عُلَماءُ أَئمَّةٌ أُمَرَاءُ

۳۴۹۔ وہ ایسے مالدار تھے کہ فقراء نے اُن سے سیر حاصل کی اور ایسے علماء تھے کہ امراء کے بھی امام تھے۔

زَهدُوا فى الدُّنَا فما عُرِفَ المَيلُ
اِلَيهَا منهم وَ لا الرَّغبَاءُ

۳۵۰۔ دنیا میں انہوں نے زُہد کیا۔ نہ اس دنیا کی طرف اُن کی طرف سے کوئی جھکاؤ آیا ہے اور نہ کوئی رغبت۔

أَرخَصُوا فى الوغَى نُفُوسَ مُلُوك
حارَبُوها أسلابُها اِغلاءُ

۳۵۱۔ انہوں نے لڑائی میں اُن بادشاہوں کی جانوں کو بھی سستا کر دیا (جو بڑے ظالم تھے) لڑائی میں اُن کی ننگی تلواریں خوب جوش دیکھاتی تھیں۔

كُلُّهُم فى أحكامه ذو اجتهاد
وَ صَواب وَ كُلُّهم أكفاءُ

۳۵۲۔ وہ تمام احکامِ دین میں اجتہاد والے تھے اور بہتر تھے اور تمام کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم دین کو کافی تھے۔

رَضِىَ اللهُ عَنهُم وَ رَضُوا عَن
هُ فأَنّي يَخطو اليهم خَطاءُ

۳۵۳۔ اللہ اُن سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔ ہرگز اُن کی طرف کسی خطا کو منسوب نہ کیا جائے۔

جاءَ قومٌ مِن بعدِ قوم بِحَقٍّ
وَ علَی المَنهجِ الحَنیفیِّ جاءُ وا

۳۵۴۔ ایک قوم کے بعد دوسری قوم حق کے ساتھ آئی۔ لیکن وہ صحابہ رضی اللہ عنہم اسلامی راستے پر آئے۔

مالموسی وَ لا لِعیسی حَوارِیٌّ
ونَ فی فَضْلِهِمْ وَ لا نُقَباءُ

۳۵۵۔ نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام اور نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حواری ایسے تھے کہ فضیلت میں اور لیاقت میں ان صحابہ رضی اللہ عنہم کے برابر ہوں۔

کأبی بَکرٍ الذی صَحَّ لِلنّا
سِ به فی حیاتك الاِقتِداءُ

۳۵۶۔ جیسے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ، کہ آپ ﷺ کی حیات مبارکہ میں صرف حضرت ابوبکر صدیق کی اقتداء ہی لوگوں کے لئے جائز ہوئی۔

والمُهدِّی یومَ السَّقیفةِ لَمّا
أرجَفَ الناسُ، أنه الدَّأداءُ

۳۵۷۔ سقیفہ کے دن وہی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہدایت دینے والے تھے۔ جب تمام لوگ بھڑک رہے تھے۔ آپ رضی اللہ عنہ ہی سب سے آخر آنے والے تھے۔ (اور اُن کو سہارا آپ رضی اللہ عنہ نے ہی آ کر دیا۔)

أنفذَ الدِّینَ بعدَ ما کان للدِّی
نِ علَی کلِّ کُربَةٍ اشفاءُ

۳۵۸۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اُس وقت دین نافذ کیا کہ جب ہر طرف سے دین پر سے مصائب دور کر کے عزت دینے کی ضرورت تھی۔

أنفقَ المالَ فی رِضاكَ وَ لا مَنٌّ
وَ أعطی جَمّا وَ لا اِکداءُ

۳۵۹۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کی خوشی کے لئے (اے اللہ کے رسول ﷺ) مال خرچ کیا۔ کوئی احسان نہ جتایا جی بھر کر دیا اور دینے سے ہاتھ نہیں روکا۔

و أبی حَفصٍ الذی أظهرَ الله
به الدِّینَ فار عوی الرُّقَباءُ

۳۶۰۔ اور ابوحفص عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہ جن کے ذریعے اللہ نے دین کو ظاہر کیا انہوں نے (دین کے لئے) سب دوست چھوڑ دیئے۔

والذی تَقرُبُ الأباعِدُ فی الله
الیه وَ تبعُدُ القُرَباءُ

۳۶۱۔ وہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کہ اللہ کی ذات کے معاملے میں دُور بھی ان کے قریب ہوئے اور اُس ذاتِ وحدت کے معاملے میں قریبی دُور ہو گئے۔

عَمرَ بنِ الخطاب مَن قولُهُ الفَص
لُ وَ مَن حُکمُهُ السَّوِیُّ السَّواءُ

۳۶۲۔ وہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہ جن کا قول فضیلت رکھتا ہے اور جن کا حکم بالکل سیدھا درست ہے۔

فَرَّ منه الشیطانُ اذ کانَ فارُو
قاً فلِلنّارِ مِن سَناهُ انبِراءُ

۳۶۳۔ اُن سے تو شیطان بھی بھاگتا کیونکہ وہ فاروق تھے۔ آگ بھی فاروقِ اعظم رضی اللہ عنہ کی روشنی سے ماند پڑتی جاتی تھی۔

وَابنِ عفّانَ ذی الأیادی التی طا
لَ الی المصطفٰی بها الإسداءُ

۳۶۴۔ اور حضرت عثمان بن عفان ؓ سخاوت والے تھے کہ مصطفیٰ ﷺ کی طرف اُن کے مال کی وجہ سے راہ راست کی طرف بلانا اور طویل ہو گیا، آسان ہو گیا۔

حَفَر البِئرَ جَهَّزَ الجَیشَ أَهدَی ال
هَدْیَ لما أن صَدَّهُ الأعداءُ

۳۶۵۔ بئرِ رومہ آپ ؓ نے خریدا تھا، غزوۂ تبوک کے موقع پر لشکر تیار کرایا (اسی خلیفہ راشد ؓ نے) ہدات دینے والے نبی ﷺ کی مدد کی اُس وقت کہ جب دُشمنوں نے آپ ﷺ کی راہ میں رکاوٹ ڈالی۔

و أَبَی أَن یَطُوفُ بالبیتِ اذ لم
یَدنُ منه اِلی النبیِّ فِناءُ

۳۶۶۔ اور (ایسی محبت رکھنے والے حضرت عثمان غنی ؓ کہ) انہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کے بغیر طوافِ کعبہ سے انکار کر دیا کہ جب تک صحنِ کعبہ کے قریب حضور نبی کریم ﷺ نہ آئیں گے۔

فَجَزَتهُ عنها بِبَیعَةِ رِضوا
نٍ یَدٌ مِن نَبِیِّهِ بَیضاءُ

۳۶۷۔ اس کی جزاء اُن کی ملی کہ بیعتِ رضوان میں رسول اللہ ﷺ کا گورا گورا ہاتھ حضرت عثمان غنی ؓ کا ہاتھ بنا۔

أَدَبٌ عنده تضاعَفَتِ الأعْ
مَالُ بالتّرکِ حبّذا الأُدباءُ

۳۶۸۔ اُن کی بارگاہ کا ادب ہی تھا کہ جس نے طواف کو ترک کرنے کے باوجود اُن کے

اعمال کی جزاء کو دُگنا کر دیا واہ کیا ہی عُمدہ ادب تھا۔

وَ عَلِیٍّ صِنوِ النبیِّ و مَن دِی
نُ فُؤَادی وِدَادُهُ والوَلاءُ

۳۶۹۔ اور حضرت علی المرتضیٰ ؓ جو حضور نبی کریم ﷺ کے بھائی تھے اُن سے دوستی رکھنا اور اُن سے محبت میرے دل کی جان ہے۔

وَ وَزِیرِ ابن عَمِّه فی المعالی
و مِنَ الاهلِ تُسعَدُ الوُزَراءُ

۳۷۰۔ اور وہ وزیر رسول ﷺ جو آپ ﷺ کے چچا کے بیٹے تھے بلندیوں والے نسب میں اور اہل خانہ (جو بادشاہ کے خاص ہوتے ہیں) اُن میں وزراء ہی سعادت پاتے ہیں۔

لم یَزِدهُ کشفُ الغِطاءِ یَقینًا
بَل هُوَ الشمسُ ما عَلَیهِ غِطاءُ

۳۷۱۔ اُن پر سے پردہ کے ہٹ جانے سے کچھ زیادتی نہ ہوئی (یعنی موت نے حضرت علی المرتضیٰ ؓ کو ہم سے دُور نہ کیا) بلکہ وہ تو ایسا سورج ہیں کہ جن پر پردہ ہے۔

و بباقی أَصحابِكَ المُظهِرِ التّر
تِیبِ فینا تفضِیلُهم والوَلاءُ

۳۷۲۔ یارسول اللہ ﷺ آپ ﷺ کے وہ اصحاب (حضرت ابوبکر صدیق ؓ، حضرت عمر فاروق اعظم ؓ، حضرت عثمان غنی ؓ، حضرت علی المرتضیٰ ؓ) کہ جن کی بالترتیب فضیلت ثابت ہے کے علاوہ باقی اصحاب ؓ کی عظمت اور محبت کو بھی میں مانتا ہوں۔

طَلحَةِ الخَیرِ المُرتَضیهِ رَفِیقًا
وَاحِدًا یومَ فَرَّتِ الرُّفَقَاءُ

۳۷۳۔ حضرت طلحہ ؓ جو بہتر چنے ہوئے۔ جنھوں نے (اُحد) میں اپنے واحد رفیق ﷺ کو راضی کردیا اُس دن کہ جب دوست (بعض) بھاگنے لگے۔

وَ حَوَارِیّكَ الزُّبیرِ أبی القَر
مِ الذی أنجَبَت به أسماءُ

۳۷۴۔ اور آپ ﷺ کے حواری حضرت زبیر ؓ ابوالقرم بھی پیارے ہیں کہ حضرت اسماء ؓا بنت صدیق ؓ نے آپ ؓ سے شرف پایا (آپ ؓ کی زوجہ تھیں حضرت عبداللہ بن زبیر ؓ کی ماں)

وَالصَّفِیَّینِ تَوءَ مِ الفضل سَعد
و سَعِید اِن عُدَّتِ الاصفِیَاءُ

۳۷۵۔ وہ دونوں پاکباز حضرت سعد و سعید ؓ کہ فضیلت میں جڑواں تھے اگر پاکبازوں کا شمار ہو (تو اُن کا بھی ضرور ہے)

وابنِ عَوفٍ مَن هَوَّنَت نفسُه الدُّنْ
یَا بَبَذلٍ یُمِدُّه اِثراءُ

۳۷۶۔ اور حضرت عبدالرحمن بن عوف ؓ کہ جنھوں نے دُنیا کو قبول نہ کرتے ہوئے نفس کو رُسوا کیا کہ کمائے ہوئے مال کو راہِ خدا میں خرچ کیا۔

والمُکَنّی أبا عُبیدَةَ اِذ یَع
زِی اِلیه الأمانَةَ الأُمَنَاءُ

۳۷۷۔ اور حضرت ابوعبیدہ ؓ کنیت رکھنے والے کہ جب اُن کو امانت سونپی گئی تو امانت کو خوب نبھایا (پر نثار جاؤں)

وَ بِعَمَّیكَ نَیِّرَی فَلَكِ المَج
دِ و کُلٌّ أَتَاهُ منك اتاءُ

۳۷۸۔ اور آپ ﷺ کے دونوں چچا (حضرت حمزہ ؓ اور حضرت عباس ؓ) جو بزرگی کے آسمان کے چمکتے تارے ہیں (پر نثار جاؤں) جس کو جو فضیلت ملی آپ ﷺ سے ملی ہے۔

و بأُمِّ السِّبطَینِ زَوجِ عَلِیٍّ
وَ بَنِیها وَ مَن حَوَتهُ العَبَاءُ

۳۷۹۔ اور سبطین (حضرت امام حسن ؓ اور حضرت امام حسین ؓ) کی والدہ ماجدہ پر نثار جاؤں جو حضرت علی المرتضیٰ ؓ کی زوجہ ہیں۔ اُن کے بیٹوں ؓ پر اور اُس حضرت علی المرتضیٰ ؓ پر بھی جس کو چادر نے ڈھانپا۔

و بأزواجِكَ اللّواتی تَشَرَّفْ
نَ بأن صانَهُنَّ منك بِناءُ

۳۸۰۔ اور آپ ﷺ کی ازواج پر بھی نثار جاؤں کہ اُن سب کو آپ ﷺ کی زوجیت کا (اے اللہ کے رسول ﷺ) شرف ملا کہ آپ ﷺ کی زوجیت میں داخل ہوئیں۔

الأمانَ الأمانَ اِنَّ فُؤَادِی
من ذُنُوبٍ أَتَیتُهُنَّ هَوَاءُ

۳۸۱۔ آپ ﷺ کی پناہ، آپ ﷺ کی پناہ۔ بے شک میرا دل گناہوں سے پُر ہوا جن کو میں نے خواہشِ نفسانی سے کیا۔

قد تَمَسَّکتُ مِن وِدَادِكَ بالحَب
لِ الذی استَمسَکَت به الشفعاءُ

۳۸۲۔ (لیکن ہاں) میں نے آپ ﷺ کی محبت سے اُس رسی کو مضبوطی سے پکڑ رکھا ہے کہ شفاعت پکڑنے والے اسی کو مضبوطی سے پکڑتے ہیں۔

وَ أبي الله أن يَمَسَّنِيَ السُّو
ءُ بحال وَلِي اِليك التِجاءُ

۳۸۳۔ اللہ جانتا ہے کہ مجھے کوئی بُری چیز نہ چھوسکتی ہے کیونکہ میری حالت یہ ہے کہ میری التجا یارسول اللہ ﷺ آپ کی بارگاہ میں ہے۔

قد رَجوناكَ للأُمورِ التى أب
رَدُها فى فُؤادِنا رَمضاءُ

۳۸۴۔ ہم نے تو اُمید لگا رکھی ہے یارسول اللہ ﷺ آپ سے اُن تمام اُمور میں کہ جو ہمارے دلوں میں شدت حرارت والی سرزمین پر کھٹکتے ہیں۔

وَ أتَينا اليكَ أنضاء فَقر
حَمَلَتنا الى الغِنَى انضاءُ

۳۸۵۔ ہم آپ ﷺ کی بارگاہ میں فقر کی وجہ سے کمزور آئے ہیں غنیٰ کی طرف پلٹنے کے لئے ہماری غریبی ہمیں یہاں لائی ہے۔

وانطَوَت فى الصُّدُورِ حاجاتُ نفس
مالها عَن نَدَى يَدَيكَ انطِواءُ

۳۸۶۔ سینوں میں نفس کی حاجات چھپی ہوئی ہیں۔ آپ ﷺ کے سخی ہاتھوں کے سامنے ان حاجات کی کیا بساط ہے۔

فأَغِثنا يَامَن هُوَ الغَوثُ والغَي
ثُ اذا أجهَدَ الوَرَى اللأَوَاءُ

۳۸۷۔ ہماری مدد کرو یارسول اللہ ﷺ کہ آپ ﷺ مددگار ہیں اور جب مخلوق خوب

التجا کرے تو بارش شدت سے ہوتی ہے۔

والجَوَادُ الذِى به تُفرَجُ الغُمَّ
ةُ عَنا وَ تُكشَفُ الحَوباءُ

۳۸۸۔ وہ سخاوت والے نبی ﷺ کہ جن کی وجہ سے ہم سے مصیبت دُور کی جاتی ہے اور گناہ دُور کئے جاتے ہیں۔

يا رحيماً بالمؤمنين اذا ما
ذَهِلَت عن أبنائها الرُّحَماءُ

۳۸۹۔ اے مومنوں پر رحم کرنے والے نبی ﷺ اس وقت کہ جب رحم کرنے والی مائیں بھی اپنے بیٹوں (پر رحم نہ کریں گی) کو بے پرواہی سے بھول جائیں گیں۔

يا شفعياً فى المُذنبين اذا أش
فَقَ مِن خَوفِ ذَنبِه البُرَآءُ

۳۹۰۔ اے گناہگاروں کی شفاعت کرنے والے اُس وقت کہ جب نیکوکار بھی گناہ کے خوف سے زرد رُو ہو رہے ہوں گے۔

جُد لعاصٍ وَ ما سِوایَ هُوَ العا
صِى وَ لكن تَنَكُّرِى استِحياءُ

۳۹۱۔ (اے نبی ﷺ) گناہ گار کی طرف نظر فرمایئے اور جو میرے علاوہ گناہگار ہے نظر فرمائیں لیکن مجھ سے عام بندے کو جو گناہگار ہے حیاء آتی ہے (کہ اتنی بڑی بارگاہ میں فریاد کروں)

و تَدَارَكَهُ بالعناية مادا
مَ له بالذِّمامِ منك ذِماءُ

۳۹۲۔ آپ ﷺ خود ہی عنایت کے ساتھ گناہگار کا تدارک کریں جب تک کہ اُس

کے لئے آپ ﷺ کے حق کی وجہ سے رُوح کی بقاء ہے۔

أخَّرتهُ الأعمالُ والمالُ عمّا
قدّمَ الصّالحونَ والأغنياءُ

۳۹۳۔ اس گناہ گار کو اعمالِ (بد) نے اور مال نے اُس سے مؤخر کر دیا کہ جس سے صالحین اور اغنیاء مقدم ہوئے۔ (جنت سے دُور کر دیا کہ صالحین اور اغنیاء نیک اعمال اور صدقہ کے ذریعے جنت حاصل کر گئے اور یہ گناہگار جنت سے دور ہو گیا)

كل يَومٍ ذُنُوبُه صاعداتٌ
و عليها أنفاسُهُ صُعَدَاءُ

۳۹۴۔ ہر دن اس گناہ گار کے گناہ بڑھتے ہی گئے اور ان گناہوں پر اس گناہگار کی سانسیں اور متواتر ہوئی جاتی ہیں۔

أَلِفَ البِطنَةَ المُبَطِّنَةَ السّي
رِ بدار بها البِطانُ بِطَاءُ

۳۹۵۔ رحم فرمایئے اس شکم سیر پر کہ جو کبھی کھانے پینے سے سیر نہیں ہوتا اُس جنت میں داخل فرما کر کہ جس کی وجہ سے غنی آسودہ حالی حاصل کرتا ہے۔

فَبكى ذَنبَهُ بِقسوَةِ قَلبٍ
نَهَتِ الدّ معَ فالبُكاءُ مُكاءُ

۳۹۶۔ اس گناہگار کو گناہ پر رونا آیا لیکن سخت دلی کی وجہ سے آنسو نہ آسکے۔ پس اب رونا چیخ و پکار ہے۔

و غَدَا يَعتِبُ القَضَاءُ ولا عَذ
رَ لعاص فيما يَسُوقُ القَضاءُ

۳۹۷۔ قیامت کے دن یہ گناہگار عدل سے ڈرتا ہے اور عدل جب اعمال میں ہو تو گناہگار کے پاس کوئی عذر نہیں رہتا۔

أوثَقَته مِنَ الذُّنُوبِ دُيُونٌ
شَدَّدَت فى اقتضائها الغُرَمَاءُ

۳۹۸۔ اس کو گناہوں کے قرضوں نے اور مضبوط کیا کہ مقروض قرض کے تقاضا میں شدت کرتے ہیں (اور قرض لیتے رہتے ہیں اگلا ختم نہیں ہوتا)

ما لَهُ حِيلَةٌ سِوَى حِيلَةِ المُو
ثِقِ اِمّا تَوَسُّلٌ أو دُعَاءُ

۳۹۹۔ اس گناہ گار کے پاس کوئی حیلہ نہیں سوائے اس اعتماد کے حیلہ کے کہ وسیلہ پکڑے یا دُعا کرے۔

رَاجِياً أن تعودَ أعمالهُ السُّو
ءُ بِغُفرانِ الله وَ هىَ هَبَاءُ

۴۰۰۔ یہ اُمید کرتے ہوئے کہ آپ ﷺ اس کے بُرے اعمال کو اللہ تعالیٰ کی مغفرت میں بدل دیں اور (اُس کی بخشش کے آگے) یہ غبار (کی طرح) ہیں۔

أو تُرَى سَيِّئاتُهُ حسنَاتٍ
فيقَالُ استحالتِ الصَّهباءُ

۴۰۱۔ یا اس گناہگار کے گناہ نیکیوں میں بدلے دیکھے جائیں۔ پھر کہا جائے یہ کہ شراب (سرکہ میں) بدل گئی ہے۔

كلُّ أمرٍ تُعنَى به تُقلبُ الاع
يانُ فيه و تعجبُ البُصَرَاءُ

۴۰۲۔ ہر وہ حکم کہ جس کی وجہ سے آنکھوں کا پھیرنا مقید ہو جائے اور اس کو دیکھنے والے

اس سے متعجب ہو جائیں (آپ ﷺ ہی اس کے احکام سے روگردانی کرنے والوں کو بچا سکتے ہیں)

رُبَّ عَينٍ تَفَلتَ فى مائها المِل
ج فأَضحَى وَ هُوَ الفُراتُ الرَّ وَاءُ

۴۰۳۔ کتنے ہی چشمے ایسے ہیں کہ آپ ﷺ نے اُن کے (کھاری) پانی میں لعاب دہن ڈالا تو وہ فرات اور زمزم (جیسے میٹھے) ہو گئے۔

آهِ مِما جَنَيتُ اِن كانَ يُغنى
أَلِفٌ مِن عَظيم ذنبٍ وهاءُ

۴۰۴۔ افسوس ہے مجھے اپنے کردہ جرموں پر اگر یہ اُلفت (کل قیامت میں) اس سخت عظیم گناہ (کرنے والے کی شفاعت سے) بے نیاز ہو جائے۔

أَرتَجِى التَّوبَةَ النَّصُوحَ وِ فى القَل
بِ نفاقٌ و فى اللسانِ رِياءُ

۴۰۵۔ میں سچی توبہ کی اُمید کرتا ہوں مگر دل میں میرے نفاق ہے اور زبان میں میرے دکھلاوا ہے۔

و متى يَستَقِيمُ قَلبى و لِلجِس
مِ اعوِجاجٌ مِن كِبرتى وانحناءُ

۴۰۶۔ کب میرا دل سیدھا ہوگا اور کب تک جسم تکبر و غرور سے ٹیڑھا رہے گا۔

كُنتُ فى نَومَةِ الشَّبابِ فما است
يقَظتُ الاَّ وِ لِمَّتى شمطاءُ

۴۰۷۔ میں جوانی کی نیند میں ہی تھا اور ابھی بیدار بھی نہ ہُوا کہ کانوں کے ساتھ ملے ہوئے بال سفیدی مائل ہو گئے۔

و تمادَيتُ أَقتفى أَثَرَ القَو
مِ فطالَت مَسافَةٌ واقتفاءُ

۴۰۸۔ میں نے سرکشی کی اور قوم کے نقشِ قدم کی پیروی کی اور یہ مسافت و پیروی بہت طویل ہوتی گئی (جس طرف میری قوم کے لوگ گئے میں بھی اسی دلدل میں ڈوبتا گیا)

فوَرا السائرينَ و هوَ أمامِى
سُبُلٌ وَ عرَةٌ وأرضٌ عَراءُ

۴۰۹۔ چلنے والوں کے پیچھے رہا اور میرے سامنے کئی راستے تھے اور کھلے میدانوں والی زمین سامنے تھی۔

حَمِدَ المُدلجونَ غِبَّ سُرَاهُم
و كَفى مَن تَخَلَّف الابطاءُ

۴۱۰۔ راتوں کو چلنے والوں کی تعریف ہے جو اپنا کھوج بھی غائب کر دیتے ہیں اور جو ان سے پیچھے رہ جائے اُس کو اب تاخیر پر ہی اکتفا کرنا چاہیے۔

رحلةٌ لَم يَزَل يُفَنِّدني الصَّي
فُ اِذا ما نويتُها والشِّتاء

۴۱۱۔ وہ قافلہ کہ جب میں اس کی نیت کرتا تو گرمی اور سردی میرا انکار کرتی رہیں (یعنی یہ رکاوٹ ڈالتی رہیں)

يَتَّقِي حُرُّ وجهي الحَرَّ والبَر
دَ و قَد عَزَّ مِن لَظى الاتِّقاءُ

۴۱۲۔ میرے چہرے کا ظاہر گرمی اور سردی سے بچتا رہا اور تقویٰ والے (بچنے والے) جلن سے معزز ہوتے ہیں۔ (گرمی سردی کا ان کو کوئی ڈر نہیں ہوتا۔)

ضِقتُ ذَرعا مِمَّا جَنَيتُ فيومي

قَمطَرِيرٌ و ليلتي دَرعاءُ

۴۱۳۔ میں چلنے سے تنگ رہا اپنے قصور کی وجہ سے پس اب میرا دن شدید ہے اور میری رات تاریک ہے۔

وَتَذَكَّرتُ رَحمَةَ الله فالبِش

رُ لِوَجهِي أَنَّي أنتحى تِلقاءُ

۴۱۴۔ میں اللہ کی رحمت کو یاد کرتا ہوں میرے چہرے کی پیشانی گویا رحمت کی ملاقات کے قریب ہے (اُمید رکھے ہوئے ہے)

فألَحَّ الرَّجاءُ الخوفُ بالقَل

بِ و لِلخَوفِ والرَّجا إخفاءُ

۴۱۵۔ اُمید اور خوف دل کے ساتھ اصرار کئے ہوئے ہیں اور خوف واُمید دونوں پوشیدہ چیزیں ہیں (ان کی وجہ سے سوال میں مجھے تردّد ہے)

صاحِ لا تأسَ ان ضَعُفتَ عَنِ الطَّا

عَةِ واستَأثَرَت بها الأقوياءُ

۴۱۶۔ آواز آئی نا اُمید مت ہو اگر اطاعت سے کمزور ہے۔ اگرچہ اسی طاعت کے ساتھ کمزور قوت پکڑتے ہیں۔

اِنَّ الله رحمةٌ وأ حَقُّ النَّ

اسِ منه بالرَّحمةِ الضُّعَفَاءُ

۴۱۷۔ بے شک رحمت اللہ کی ہے اور لوگوں میں سے رحمت کے لئے سب سے زیادہ وہ حقدار ہوتا ہے جو سب سے زیادہ کمزور ہو۔

فابقَ فی العُرج عندَ مُنقَلَبِ الذَّو

دِ ففِي العَودِ تَسبِقُ العَرجاءُ

۴۱۸۔ اُمید قوی رکھنے پر باقی رہ، زادِراہ کے انقلاب کے وقت (یعنی نیکیوں کی بجائے اگر گناہ کر رکھے ہیں) کیونکہ جب لکڑی کٹے تو ٹیڑھی لکڑی پہلے کٹتی ہے (یعنی تجھے ضرور رحمتِ خداوندی سے حصہ ملے گا)

لا تَقُل حاسداً لِغَيرِك هذا

أثمَرَتْ نَخلهُ وَ نَخلِي عَفاءُ

۴۱۹۔ دوسرے سے حسد کرتے ہوئے یہ مت کہہ کہ اس کی کھجور خوب پھل دار ہے اور میری کھجور کا تو نشان ہی مٹ گیا ہے۔

و ائتِ بالمُستطاع مِن عَمَلِ البِرّ

فقد يُسقِطُ الثِّمارَ الإتاءُ

۴۲۰۔ جتنی استطاعت ہو اس قدر نیک اعمال کر لے کھجور کی شاخوں پر آنے والی ہوا پھلوں کو گرا دیتی ہے (نیک اعمال تیرے گناہ بھی گرا دیں گے)

و بِحُبِّ النبيِّ فابغِ رضَى الله

فَفِي حُبّه الرِّضا والحِبَاءُ

۴۲۱۔ حضور نبی کریم ﷺ کی محبت کے ساتھ اللہ کی رضا کو طلب کر اُن کی محبت کے اندر ہی اللہ کی رضا و محبت ہے۔

یانبیَّ الهُدَى استغاثَةَ مَلهو

فٍ أَضَرَّت بحالهِ الحوبَاءُ

۴۲۲۔ اے ہدایت دینے والے نبی ﷺ غمزدہ کی فریاد کو پہنچئے نفس کی غلامی نے اس کے حال کو خراب کر دیا ہے۔

يَدَّعِي الحُبَّ و هوَ يأمُرُ بالسُّو
ءِ و مَن لِي أَن تَصدُقَ الرَّغبَاءُ

۴۲۳۔ یہ گناہگار محبت کا دعویٰ رکھتا ہے جبکہ اس کا نفس بُرائی کا ہی اسے حکم دیتا ہے میرے لئے آپ ﷺ کے علاوہ اور کون ہے کہ جس کی طرف میں رغبت رکھوں۔

أيُّ حُبٍّ يَصِحُّ منه و طَرفی
لِلكَرَی "واصلٌ" و طِيفُكَ راءُ

۴۲۴۔ اس گناہگار کی محبت کون سی صحیح ہوگی کہ آنکھیں نیند میں اونگھتی ہیں واصل (ابن عطاء معتزلی کی طرح راء کا تلفظ نہ کر سکتا تھا) آپ ﷺ کی محبت میں مدہوش ہونا راء جیسا ہے (واصل ابن عطاء معتزلی کی طرح میں ہوں کہ وہ فصاحت و بلاغت کے باوجود راء نہ بول سکتا تھا میں بھی محبت کے دعویٰ میں ایسا ہی ہوں)

ليت شعری أذاكَ مِن عُظمِ ذَنبٍ
أم حُظُوظُ المُتَيَّمِينَ حُظاءُ

۴۲۵۔ کاش میری یہ بات تو جان لے کہ آپ ﷺ کو بڑے گناہ نے اذیت دی ہے یا مضبوط گناہوں کے بڑے بڑے حصوں نے اُن کو اذیت دی۔ (اے میرے نفس، اے میرے وجود)

إن يكن عُظمُ زَلَّتی حجبَ رُؤيَا
كَ فقد عَزَّ داءَ قلبی الدَّواءُ

۴۲۶۔ اگر میری لغزش بڑی ہے اس وجہ سے آپ ﷺ کے دیدار سے دُور ہوں تو پھر دواء نے میرے دل کی بیماری کو بڑا کر دیا۔

کیف يَصدا بالذَّنبِ قلبُ مُحِب
و له ذِكرُكَ الجميلُ جِلاءُ

۴۲۷۔ محب کا دل گناہ کی وجہ سے کب مُردہ ہو سکتا ہے جبکہ اس کے لئے آپ ﷺ کا ذکرِ جمیل زندگی بخش ہے۔

هذه عِلَّتی وأنت طبیبی
ليسَ يَخفَى عليك فی القلب داءُ

۴۲۸۔ یہ میری بیماری ہے جس کا میں نے ذکر کیا اور آپ ﷺ میرے طبیب ہیں میرے دل میں جو بیماری ہے وہ آپ ﷺ پر پوشیدہ نہیں۔

و مِنَ الفوزِ ان أبُثَّكَ شكوَی
هِيَ شكوَی اِلیكَ و هِيَ اقتضاءُ

۴۲۹۔ کامیابی اس میں ہے کہ میری فریاد کو آپ پہنچیں یہی آپ ﷺ کی بارگاہ میں فریاد ہے اور یہی تقاضا ہے۔

ضُمِّنَتها مَدائحٌ مُستطابٌ
فيكَ منها المَدِيحُ والإصغاءُ

۴۳۰۔ اس فریاد کی ضمانت اُن مدائحِ مستطاب کے حوالے ہے جو میں نے آپ ﷺ کی شان میں کہے ہیں اس فریاد میں بھی مدح ہے اور گہری توجہ کی طلب ہے۔

قلما حاوَلت مَدِيحَكَ اِلَّا
سَاعَدَتها مِيمٌ و دالٌ و حاءُ

۴۳۱۔ قلم جب آپ ﷺ کی تعریف میں چلا تو اس کی مدد میم نے دال نے اور حاء نے کی (ان حروف کے ذریعے ہوئی قافیے انہی سے بنائے یعنی مدح سے)

حَقّ لی فیكَ ان أُساجِلَ قومًا
سَلَّمت منهم لدلْوِی الدِّلاءُ

۴۳۲۔ آپ ﷺ کی تعریف کی وجہ سے مجھے حق ہے کہ قوم پر فخر کروں میرے اس ناز کی وجہ سے (محبت کرنے والا جان کر) ناز کرنے والے مجھے بھی قوم میں تسلیم کریں گے۔

اِنَّ لی غیرةً و قد زَاحَمَتنی
فی معانی مَدیحِكَ الشُّعراءُ

۴۳۳۔ میں غیرت مند ہوں ہاں شُعراء نے آپ ﷺ کی تعریف کے معانی میں مزاحمت کی میرے ساتھ (کہ ہر وقت کیوں تعریف کرتے ہو)

و لقلبی فیكَ الغُلوُّ و أنی
لِلِسانی فی مَدحِكَ الغُلَواءُ

۴۳۴۔ میرے دل میں آپ ﷺ کی محبت بہت زیادہ ہے اور میں اپنی زبان سے آپ ﷺ کی تعریف میں زیادتی کرتا ہوں (بہت زیادہ تعریف کرتا ہوں ہر وقت)

فأثِبْ خاطرا یَلَذُّ له مَد
حُكَ عِلماً بأنه اللألاءُ

۴۳۵۔ میرے دل پر نگاہ فرمائیے آپ ﷺ جانتے ہیں کہ یہ آپ ﷺ کی تعریف سے لذت وسُرور پاتا ہے۔

حاكَ مِن صَنعَةِ القَرِیض بُرُوداً
لَكَ لَم تَحكِ و شیَها صَنعَاءُ

۴۳۶۔ اشعار کی صنعت سے لگاتار اشعار آپ ﷺ کے لئے یہ دل حکایت کرتا رہا کہ

اس صنعت سے تعلق والوں نے کبھی ایسی حکایت نہ کی۔

أعجزَ الدُّرَّ نَظمُهُ فاستوت فی
ہِ الیَدان الصناعُ والخَرقَاءُ

۴۳۷۔ پرونے سے لڑی میں موتی اور خوبصورت ہوئے (اشعار مراد ہیں جو نظم میں آئیں) اس میں برابر ہوتے ہیں خوبصورت صنعت والے اور کم صورت بھی (یعنی عمدہ اشعار کے ساتھ دوسرے اشعار بھی خوبصورت لگتے ہیں نظم میں)

فَارضَهُ أفصحَ امرِیءٍ نطقَ الضّا
دَ فقامت تَغارُ منها الظاءُ

۴۳۸۔ لوگوں میں سب سے زیادہ فصیح نبی ﷺ اس (بوصیری) سے راضی ہو جائیں ضاد نے یہی نطق کیا غیرت کھاتے ہوئے اس سے ظاء بھی کھڑی ہوئی (آپ ﷺ کی تعریف میں)

أَبِذِكرِ الآیاتِ أُوفیكَ مَدحاً
أَینَ مِنّی و أَینَ منها الوفَاءُ

۴۳۹۔ کیا میں ذکرِ آیات کے ساتھ آپ ﷺ کی مدح کا مقابلہ کر سکتا ہوں؟ میں کہاں اور کہاں قرآن کی آیات کا تعریف کرنا۔

أم أُمارِی بهنَّ قومَ نَبِیٍّ
ساءَ ما ظَنَّهُ بِیَ الاغبیاءُ

۴۴۰۔ کیا میں نبی ﷺ کی قوم (اُمت) کے ساتھ قرآن کی آیات کے مقابلہ میں جھگڑا کروں گا۔ میرے بارے میں اگر کوئی کم عقل یہ گمان کرے تو اُس نے بہت بُرا سوچا۔

و لَكَ الأُمَّةُ التى غَبَطتها

بكَ لَمّا أتَتها الأنبياءُ

۴۴۱۔ آپ ﷺ کی اُمت تو وہ ہے کہ جب انبیاء کرام علیہم السلام اپنی امتوں کے پاس آئے تو اس اُمت کو آپ ﷺ کی غلامی کا شرف ملا۔

لَم نَخف بعدَكَ الضَّلالَ و فينا

وَارِثُو نُورِ هَديِكَ العُلَماءُ

۴۴۲۔ ہم آپ ﷺ کے بعد گمراہی کا خوف نہیں رکھتے کیونکہ ہمارے درمیان آپ ﷺ کے نورِ ہدایت کے وارث علماء کرام ہیں۔

فانقضَت آیُ الأنبياءِ وَ آيا

تُكَ فى الناس ما لهُنّ انقضاءُ

۴۴۳۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی نشانیاں گزر گئیں مگر لوگوں میں آپ ﷺ کی نشانیاں کبھی ختم نہیں ہوں گی۔

والكراماتُ منهم مُعجزاتٌ

حازَهَا مِن نَوَالِكَ الاولياءُ

۴۴۴۔ آپ ﷺ کی بارگاہ سے فیض پا کر آپ ﷺ کے معجزات سے اولیاء کرام نے کرامات کا حصہ پایا۔

اِنَّ مِن مُعجزاتِكَ العجزَ عَن وَصْ

فِكَ اِذ لا يَحُدُّهُ الاحصاءُ

۴۴۵۔ آپ ﷺ کے عظیم معجزات سے یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کی تعریف سے لوگ عاجز آ جاتے ہیں اس لئے کہ آپ ﷺ کی خوبیوں کا کوئی شمار نہیں۔

كيفَ يَستوعِبُ الكلامُ سَجَايا

كَ وَ هَل تَنزِحُ البحارَ الرِّكاءُ

۴۴۶۔ کلام آپ ﷺ کے مقامات کا کیسے احاطہ کر سکتا ہے اور سمندر سے ایک کوزہ پانی نکالنے سے سمندر کا کیا جاتا ہے۔

ليسَ مِن غايَةٍ لِوصفِكَ أبغِي

ها و للقَولِ غايَةٌ وانتهاءُ

۴۴۷۔ جس وصف کی بھی میں تعریف کرنا چاہوں اس وصف کی کوئی انتہاء نہیں حالانکہ قول کی غایت اور انتہاء ہو جاتی ہے۔

انما فضلُكَ الزّمانُ و آيا

تُكَ فيما نَعُدُّهُ الآناءُ

۴۴۸۔ آپ ﷺ کی فضیلت زمانوں سے اور آپ ﷺ کی نشانیوں سے ہے جب بھی گھڑیاں شمار ہوں گی (وقت گزرے گا) آپ ﷺ کی فضیلت میں ہی گزریں گی۔

لَم أُطِل فى تَعدادِ مَدحِكَ نُطقى

و مُرادِى بذلك استقصاءُ

۴۴۹۔ میرا نطق آپ ﷺ کی تعریف کی تعداد میں طویل نہیں ہوا اور اس سے میری مراد تعریف میں انتہاء کو پہنچنا ہے (کہ کبھی تعریف کی انتہاء کو نہ پہنچ سکا)

غيرَ أنى ظمآن وَجدٍ و مَالى

بِقَليلٍ مِنَ الورودِ ارتِواءُ

۴۵۰۔ مگر میں اس میں وُسعت کا پیاسا ہوں البتہ مجھ پر کلام کا نزول رُک رُک کر نہیں ہوتا (یعنی شعر لگاتار کہتا ہوں پھر بھی پیاسا ہوں)

فسلامٌ علیكَ تَترَی مِنَ اللہ

وَ تَبقَی به لَكَ البَأواءُ

۴۵۱۔ آپ ﷺ پر اللہ کی طرف سے لگاتار سلام ہے اسی لئے آپ ﷺ کا افتخار باقی ہے۔

و سلامٌ علیكَ منكَ فما غَیـ

رُك منه لكَ السلامُ كِفاءُ

۴۵۲۔ آپ ﷺ پر سلام جو آپ ﷺ سے ہے یا آپ ﷺ کے علاوہ کی طرف سے ہے سب اللہ کی طرف سے ہے (آپ ﷺ پر سلام بھیجنا) آپ ﷺ کی عظمت کو کافی ہے (کیونکہ ہر سلام ربّ کی طرف سے ہے)

وَ سَلامٌ مِن كلِّ ما خَلَقَ اللہ

لِتحیا بذِكرِك الاملاءُ

۴۵۳۔ ہر اُس کی طرف سے آپ ﷺ کی بارگاہ میں سلام کہ جس کو بھی اللہ تعالیٰ نے تخلیق فرمایا تاکہ آپ ﷺ کے ذکر سے لوگوں کے گروہ زندگی پائیں۔

وَ صلاةٌ كالمِسكِ تَحمِله مِنی

شمَالٌ اِلیكَ أو نكباءُ

۴۵۴۔ اور درود تو کستوری کی طرح ہے کہ یہ خوشبو شمال کی ہوا (کستوری کی صورت میں) یا مختلف خوشبوؤں کے مرکب کی صورت میں آپ ﷺ کی بارگاہ تک اُٹھا کے لاتی ہے۔

وَ سلامٌ عَلَی ضَریحِكَ تخضَلُّ

به منه تُربَةٌ وَعساءُ

۴۵۵۔ سلام ہو آپ ﷺ کی قبرِ انور پر کہ جس سے مٹی فیض حاصل کرتی ہے اور غُلام

بھی فیض پاتے ہیں۔

وَ ثَنَاءٌ قَدّمتُ بینَ یَدَی نَج

وَایَ اِذ لم یكن لدَیَّ ثَراءُ

۴۵۶۔ میں نے اپنی مناجات سے قبل آپ ﷺ کی تعریف کی اس لئے کہ میرے پاس مال کی کثرت نہیں۔

ما أَقامَ الصلاةَ مَن عَبَدَاللہ

وَ قامت بِربّها الأشیاءُ

۴۵۷۔ جس نے اللہ تعالیٰ کی عبادت کی اُس نے نماز کو کیا قائم کیا ربّ کائنات کے ساتھ ہی تو تمام اشیاء قائم ہیں۔

قافية ﴿ الباء ﴾

أزمعوالبين (المديد)

انہوں نے لمبے فاصلے کو مضبوطی سے (طے کرنے کا) ارادہ کیا

أزمعوا البين وشدوا الركابا
فاطلبِ الصبرَ وخَلِّ العِتابا

۱۔ لمبے فاصلے کو مضبوطی سے طے کرنے کے لئے انہوں نے سواری پکڑی تم صبر کو طلب کرو اور سستی کو چھوڑ دو۔

ودنا التَّوديع مِمَّنْ وَدِدْنا
أنَّهم داموا لدينا غِضابا

۲۔ الوداع کا وقت ان سے قریب آ گیا کہ ہم جن کے بارے میں یہ خواہش رکھتے ہیں کہ ہمارے پاس رہیں ہمیشہ ہمیشہ (اب انہیں رخصت کرنے کا وقت آ گیا ہے) نہ چاہتے ہوئے بھی۔

فاقْرِ ضَيْفَ البَيْنِ دمعاً مُذالاً
يا أخا الوجدة و قلباً مذابا

۳۔ دور کے مہمان کی عزت کر خوب آنسوؤں کے ساتھ اے وجد والے (شوق والے) اور پگھلے ہوئے دل کے ساتھ (آنسوؤں سے عزت دے کر رخصت کر)

فمَنِ اللائِمُ صبّاً مَشُوقاً
أَنْ بَكى أحُبابَهُ والشَّبابا

۴۔ کون ہے ملامت کرنے والا عشق والے مصیبت والے پر کہ جس پر اس کے احباب اور نوجوان آنسو بہائیں۔

إنما أغرى بنا الوجد أنا
ما حسبنا لفراق حسابا

۵۔ اس نے ہمیں شوق (محبوب) میں غیرت دلائی کہ ہم نے جدائی کا کوئی حساب نہ رکھا۔

وَعُرَيْبٌ جَعَلُوا بالمَصَلَّى
كل قلب يوم ساروا نهابا

۶۔ جب مخالفین لوٹنے کے لئے آئے تو اس دن ان دیہاتی اعرابیوں نے ہر دل کو مصلّٰی بنایا۔

عَجَباً كيف رضُوا أنْ يَحلُّوا
مِنْ قلوبٍ أحرقوها قِبابا

۷۔ تعجب ہے ان پر کہ کیسے انہوں نے ان دلوں سے اترنے پر رضامندی کی کہ جنہوں نے ان کی تعمیرات کو جلا دیا تھا۔ (عشق کی آتش سے ان کے وجود ختم ہو گئے)

أضْحَتِ الأرضُ التى جاوَرُوها
يَحْسُدُ العَنْبَرُ منها الترابا

۸۔ جس زمین کو انہوں نے پڑوسی بنایا وہ ایسی تھی کہ اس کی مٹی سے عنبر (خوشبو) حسد کرتی ہے۔

لاتكذب خبراً أن سلمى
سَحَبَتْ بالتُّرْبِ ذَيْلاً فَطابا

۹۔ اس خبر کو نہ جھٹلا کہ سلمٰی کپڑا مٹی کے ساتھ گھسیٹتے ہوئے متکبرانہ انداز میں چلی اور اس سے خوش ہوئی۔

وَكَسَتْهُ حُلَلَ الرَّوْضِ حتى
تَوَّجَتْ منها الرُّبَا وَالهِضابا

۱۰۔ اور حسین باغات کی پوشاکوں نے اس کو ملبوس کیا حتیٰ کہ اس کی طرف اور زیادہ توجہ آئی اور (خوب نگاہیں) برسیں۔

ابْتَسَمَتْ عَنْ مِثْلِ كأْسِ الحُمَيَّا
نَظَمَ الماءُ عليها حَبابا

۱۱۔ اس نے تبسم کیا گرم پیالے کی مثل کہ پانی جس میں جمع ہو کر گرم ہو تو بلبلے ظاہر ہوں۔ (بلبلے کو تبسم سے تشبیہ دی ہے)

سُمْتُها لَثْمَ الثنايا فقالت
إنَّ مِنْ دُونِكَ سُبْلاً صِعابا

۱۲۔ میں نے سلمٰی کو نام دیا لَثْمُ الثَّنایا کا سامنے کے چار دانتوں کو چھپانے والی کا تو وہ بولی کہ تیرے لئے یہ بہت مشکل راستے ہیں۔ (کہ تو میرے عشق کو پائے یا میرا قرب پائے)

حرست عقرب صدغى خدى
وَحَمَتْ حَيَّةُ شَعْرِى الرُّضابا

۱۳۔ میرے رُخسار کی کنپٹی کے بالوں کے بچھو نے نگرانی کی اور میرے بالوں کے سانپوں نے بچایا لعابِ دھن کو۔ (سلمٰی ناز کرتے ہوئے بولی)

وَيْحَ مَنْ يَطْلُبُ مِنْ وَجْنَتَيَّ ال
وَرْدَ أَوْ مِنْ شَفَتَيَّ الشَّرابا

۱۴۔ دور ہو وہ جو میرے رخساروں کے گلاب کا طالب ہو یا میرے ہونٹوں کی شراب چاہتا ہو۔

حق من كان له حب سلمى
شُغُلاً أَنْ يَسْتَلِذَّ العذابا

۱۵۔ جو سلمٰی سے محبت رکھتا ہو اسے حق ہونا چاہیے کہ وہ مٹھاس سے لذت حاصل کرے۔ (سلمٰی کے قرب کی لذت پائے مگر ایسا ممکن نہیں)

ولمن يمدح خير البرايا
أَنْ يَرَى الفَقْرَ عَطاء حِسابا

۱۶۔ اور جو مخلوق میں سے سب سے بہتر ﷺ کی تعریف کرے اس کے لئے یہ ہے کہ وہ فقر دیکھے عطاءِ حساب پائے (کیونکہ جامع ترمذی میں ہے حضور ﷺ سے صحابی نے محبت کا دعویٰ کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ اب فقر و غربت تجھ پر آئے گی)۔

وَكفانى باتِّباعى طَرِيقاً
رغب المختار فيها رغابا

۱۷۔ مجھے تو اسی طریق کا اتباع کافی ہے اختیار اس میں رغبت رکھتا ہے جدھر اس کی

رغبت ہو۔(جس راہ پر چلے اسے اختیار ہے)

كلما أُوتِيتُ منها نَصِيباً

قُلْتُ إني قدْ مَلكْتُ النِّصابا

۱۸۔ جب بھی میں نے ان کی مدح میں سے کچھ حصہ پایا تو میں نے کہا کہ میں بہت بڑے حصوں کا مالک ہوگیا۔

يا حَبِيباً وَشَفِيعاً مُطاعاً

حَسْبُنَا أنَّ إليك الإيابا

۱۹۔ اے حبیب و شفیع ﷺ اور وہ جن کی اطاعت کی گئی ہمارے لئے یہی کافی ہے کہ (ہمارا) رجوع آپ ﷺ کی طرف ہے۔

لم نقل فيك مقال النصارى

إذ أضلوا في المسيح الصوابا

۲۰۔ ہم آپ ﷺ کی ذات کے بارے میں نصاریٰ والا قول نہیں کرتے اس لئے کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی ذات کے بارے میں درست رائے سے گمراہ ہوگئے۔

إنما أنت نذير مبين

أنزل الله عليك الكتابا

۲۱۔ آپ ﷺ ڈرانے والے واضح نبی ﷺ ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر کتاب نازل فرمائی۔

بلسان عربي بليغ

أفحم العرب فعيَّت جوابا

۲۲۔ بلاغت والی عربی زبان میں کہ جس نے عربوں کو لاجواب کر دیا اور وہ جواب سے عاجز آگئے۔

يطمع الأسماع فيه بياناً

وسنا طبه على العقل يابا

۲۳۔ کان اس کے بیان کو سننے کی طمع رکھتے ہیں اور اس کی عمدہ آیات کی روشنی عقل کو عاجز کرتی ہے۔

حَوَتِ الكُتْبُ لُباباً وَقِشْراً

وهو حاو من اللباب لبابا

۲۴۔ اگلی کتابیں خالص نہ رہیں اور ان کی اصلیت نہ رہی اور یہ کتاب (مقدس) خالص حالت میں آج تک حاوی ہے۔

يَجْلِبُ الدُّرَّ إلى سامِعِيه

كلمٌ لم ير فيه اجتلابا

۲۵۔ اس کے کلمات اس کو سننے والوں کی طرف سچے موتی لاتے ہیں جمع کر کے وہ موتی کہ جن کا توڑ آج تک نہ دیکھا گیا۔

أشرقت أنواره فرأينا الرأ

سَ رَأساً وَالذُّنابى ذُنابا

۲۶۔ اس قرآن کے انوار خوب روشن ہوئے یہاں تک کہ ہم نے اصل کو اصل دیکھا (یعنی نیکی کو نیکی دیکھا) اور گناہوں کو گناہ دیکھا۔

وَرأَى الكُفَّارُ ظِلاًّ فَضَلُّوا

وَيْحَهُمْ ظَنُّوا السَّرابَ الشَّرابا

۲۷۔ کفار نے تاریکی ہی دیکھی تو گمراہ ہوئے ہلاکت ہو ان کی جنھوں نے سراب کو شراب سمجھ لیا۔

وإذا لم يصح باعلم ذوق
وجد الشهد من الجهل صابا

۲۸۔ جب قوتِ ذائقہ کا ہی صحیح علم نہ ہو تو جہالت کی وجہ سے شہد بھی زہر لگے گا۔

كيف يهدى الله منهم عنيداً
كلما أَبْصَرَ حقاً تَغَابى

۲۹۔ اللہ تعالیٰ ان کو کیسے ہدایت دیتا کہ جنہوں نے عِناد کیا (دیدہ دانستہ حق کی مخالفت کی) جب بھی حق کو دیکھا (آنکھیں چرا کر) غائب ہو گئے۔

وَإذا جِئْتَ بآياتِ صدْقٍ
لم تَزِدْهم بِكَ إلاَّ ارْتيابا

۳۰۔ جب سچی آیات کے ساتھ (اے اللہ کے نبی ﷺ) آپ ﷺ آئے انہوں نے کسی چیز میں زیادتی نہ کہ سوائے دھوکا دہی کے۔

أنت سِرُّ الله فى الخَلْقِ وَالسِّـ
ـرُ على العمى أشد احتجابا

۳۱۔ آپ مخلوق میں اللہ تعالیٰ کا راز ہیں اور راز والی چیز اندھوں سے بہت زیادہ پوشیدہ رہتی ہے۔

عاقب ماج محا الله عنك
بك ما نحذر منه العقابا

۳۲۔ آپ ﷺ نائب (خدا) ہیں مٹانے والے ہیں آپ ﷺ کے سبب سے اللہ تعالیٰ ہم سے وہ گناہ مٹائے گا کہ جن کہ وجہ سے ہم اس کے عذاب سے ڈرتے ہیں۔

خصه الله بخلق كريم
ودعا الفضل له فاستجابا

۳۳۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو خُلقِ کریم کے ساتھ چن لیا اور فضیلت کی دعا آپ ﷺ کے حق میں ہی قبول ہوئی۔

وله من قاب قوسين ما شر
ف قوسين بذكر وقابا

۳۴۔ دو کمانوں کے ملنے کے مقام پر (قاب قوسین پر) ان کو عزت ملی کہ قوسین کے ذکر کے ساتھ اور قرب کی منزل پر عزت ملی۔

مِنْ دُنُوٍّ وَشُهُودٍ وَسِرٍّ
بانَ عنه كلُّ وَاشٍ وغابا

۳۵۔ اس قرب سے اس شہود سے اور اس راز سے ہر پردہ اور ہر غیب ان پر سے ہٹ گیا۔ (ان پر ظاہر ہو گیا)

وَعلومٍ كَشَفَتْ كلَّ لَبْسٍ
وجلتْ عن كل شمسٍ ضبابا

۳۶۔ ہر لباس (پردہ) کے منکشف ہونے سے علوم ظاہر ہوئے (آپ ﷺ پر جیسے) ہر روز آنے والے سورج (پر سے جب پردہ بادل کا ہٹے) تو وہ خوب روشن چمکتا ہے بے پردہ ہو کر۔

لم ينلها باكتسابٍ وفضلُ الله
ـهِ ماليس ينالُ اكتسابا

۳۷۔ آپ ﷺ نے کسی سے علم کا اکتساب نہ کیا اور اللہ کا فضل ایسا ہی ہوتا ہے کہ وہ اکتساب سے نہیں ملتا۔ (جسے چاہے عطا کرے)

وإذا زار حبيبٌ محباً
لاتسل عن زائر كيف آبا

۳۸۔ جب محبت کرنے والا اپنے محبوب کو دیکھے تو مت پوچھ اس دیکھنے والے سے کہ کیسے محبوب سے جدا ہو کر ہوٹے گا۔

كل من تابعه نال منه
نَسَباً مِنْ كلِّ فضل قِرابا

۳۹۔ جس نے بھی آپ ﷺ سے وابستگی اختیار کی اس نے قرابت داروں میں آپ ﷺ کی نسبت کی وجہ سے عمدہ نسب حاصل کیا۔ (یعنی وہ خاندان میں ممتاز ہوا جیسے صدیقی، فاروقی، عثمانی، علوی ممتاز ہیں)

شرف الأنساب طوبى لأصلٍ
وَلِفَرْعٍ حازَ منه انتسابا

۴۰۔ تمام انساب انکی نسبت کی وجہ سے ممتاز ہوئے مبارک ہے اس اصل (مصطفیٰ ﷺ) کے لئے اور ہر فرع کے لئے بھی کہ جس نے آپ ﷺ سے نسبت پائی۔

دِينه الحقُّ فدَعْ ما سِواه
وخذ الماء وخلِّ السرابا

۴۱۔ آپ ﷺ کا دین حق ہے ان کے دین کے علاوہ سب چھوڑ دے اس خالص پانی کو حاصل کرلے اور (باقی سب) سراب چھوڑ دے۔

جعل الزهد له والعطايا
والتقى والبأسَ والبرَّ دَابا

۴۲۔ انہوں نے اپنے لئے زُھد اختیار کیا عطائیں، تقویٰ، تنگی اور نیکی سب کچھ آپ ﷺ کے ماتحت تھیں۔

أنقذَ الهلكى وربى اليتامى
وفَدَى الأسرَى وفَكَّ الرِّقابا

۴۳۔ ہلاکت میں پڑے ہوئے لوگوں کو آپ ﷺ نے نجات دی یتیموں کو پالا، قیدیوں کو فدیہ دے کر (آزاد کرایا) اور غلاموں کو آزاد کرایا۔

بصر العمي فياليت عيني
مُلِئَتْ مِنْ أَخمَصيه تُرابا

۴۴۔ آپ ﷺ نے اندھوں کو بصارت دی کاش کہ میری آنکھیں (بھی روشن ہوں) جن کے ڈھیلوں میں مٹی پڑی ہے۔

أسمَعَ الصُّمَّ فمَنْ لی بِسَمْعِي
لو تَلَقَّى لفْظَهُ المُستطابا

۴۵۔ آپ ﷺ نے بہروں کو سماعت دی کہ میرے کان بھی اُن کے ایک لفظِ مستطاب کی سماعت کرتے۔

ودعا الهيجاء فارتاحت السـ
ـمر اهتزازاً والسيوف انتدابا

۴۶۔ آپ ﷺ نے جنگ میں دعا کی تو تیروں نے صحیح ٹھکانوں پر جا کر راحت کی اور تلواریں بھی عمدگی کے ساتھ چلیں۔

تطربُ الخيلُ بوقع فتختا
لُ إلى الحربِ وتَعْدوا طِرابا

۴۷۔ (آپ ﷺ کی دُعا کی وجہ سے) گھوڑے جنگ میں مطروب رہتے جنگ کی طرف آکے وہ دوسرے گھوڑوں کو فریب زدہ کرتے (تاکہ دشمنوں کے گھوڑے بھاگ جائیں) اور خوشی سے تیز دوڑتے۔

مِنْ عِتَاقٍ رَكِبْتَها كُماةٌ

لم يخافوا للمنون ارتكابا

۴۸۔ وہ آزاد کہ جن پر اسلحہ سے لیس سوار ہوئے (انہیں میدانِ جنگ میں) مکمل اسلحہ سے لیس ہونے کی وجہ سے موت کا خوف نہ تھا۔

كُلُّ نَدْبٍ لوْ حَكَى غَرْبَهُ السَّيْـ

فُ لَمَا اسْتصحبَ سَيْفٌ قِرَابا

۴۹۔ ہر کمزور حاجت والا کہ اگر اس کی ناداری کی حکایت تلوار کرے تو تلوار کبھی بھی قرابت والوں سے مصاحبت نہ کرتی۔

قاطعَ الأهلِينَ في الله جَهْراً

لَمْ يَخَفْ لَوْماً ولم يَخْشَ عتابا

۵۰۔ آپ ﷺ نے تو اللہ تعالیٰ کے معاملے میں اپنے قریبی گھر والوں سے برملا قطع تعلق کیا نہ آپ ﷺ کو ملامت کا خوف اور نہ ہی کسی عتاب کا ڈر تھا۔

لم يبالِ حين يغدو مصيباً

في الوغى أو حِين يَغْدوا مُصابا

۵۱۔ انہیں کوئی خوف نہ ہوا جب جنگ میں آپ ﷺ ٹھیک رہے اور نہ اس وقت کہ جب کوئی مصیبت آپ ﷺ پر آئی۔

مِنْ حُمَاةٍ نَصَروا الدِّينَ حتى

أصبح الإسلام أحمى جنابا

۵۲۔ ان صحابہ کرام ؓ کی وجہ سے کہ جنہوں نے دین کی مدد کی (ان کی مدد کی وجہ سے) اسلام ایسا ہو گیا کہ اس نے ہر درد سے محفوظ رکھا۔ (مسلمانوں کو اسلام پر چلنے والوں کو)

رَفعُوا الإسلامَ مِنْ فوقِ خيْلٍ

أَرْكَبَتْ كلَّ عُقَابٍ عُقابا

۵۳۔ صحابہ کرام ؓ نے اسلام کو ہر بلندی سے بلند اٹھایا ایسی بلندی سے بھی بلند کہ جس پر عقاب (پرندہ اونچی پرواز والا) پرواز کرے۔

خضبوا البيض من الهام حمراً

ما تَزالُ البِيضُ تهْوَى الخِضابا

۵۴۔ بڑے بڑے سرداروں کے سر کاٹ کر انہوں نے اپنی تلواروں کو سرخ رنگ کیا جیسے کہ ہمیشہ (بالوں کی) سفیدی پر خضاب چڑھا (کر انہیں کالا کیا جاتا ہے)

لم يريدوا بذكورٍ جلوها

لِلحُرُوبِ العُونِ إلاّ الضِّرَابا

۵۵۔ انہوں نے جوانوں کے ساتھ مل کر میدانِ جنگ کا ارادہ صرف دشمن کو خوب ضرب لگانے کے لئے کیا۔

أَرْغَمَ الهادي أُنُوفَ الأعادي

برضاهم وأذلَّ الرقابا

۵۶۔ ہدایت والے نبی ﷺ نے صحابہ کرام ؓ کی رضا کے ساتھ دشمنوں کی ناکوں کو خاک آلود کیا اور مخالفین کو ذلیل کیا۔

فأطاعته الملوك اضطراراً

وأجابته الحصونُ اضطرابا

۵۷۔ نہ چاہتے ہوئے بھی بادشاہوں نے آپ ﷺ کی اطاعت کی۔ بڑے بڑے قلعوں نے اضطراباً آپ ﷺ کے لئے (فتوحات کے دروازے کھولتے ہوئے) جواب دیا۔

وصنادیدُ قُرَیْش سَقاها
حَتْفَها سَقْیُ اللِّقاحِ السِّقابا

۵۸۔ قریش کے سرداروں کو ان کی اونٹنیوں نے سیراب کیا کہ جن کو اونٹوں نے (اونٹنی کے بچوں نے ہی) سیراب کیا۔

حَلَبُوا شَطْرَیْهِ فی الجودِ والبَأْ
سِ فأَحْلَی وأَمَرَّ الحِلابا

۵۹۔ انہوں نے خوشحالی اور تنگی کی دونوں اطراف میں آپ ﷺ سے فیض حاصل کیا تو حالت (ان کی) عمدہ ہوئی اور معاملہ درست ہوا۔

وجَدُوا أَخلاَفَ أَخلاَقِهِ فی الخِصْ
بِ والجدبِ تعاف الخصابا

۶۰۔ انہوں نے آسودگی اور تنگ دستی میں آپ ﷺ کے اخلاق کا ہی فیض پایا تو آسودگی نے عافیت پائی۔ (کہ ہمیشہ آسودہ رہے)

درُّها أطیبُ درٍّ فإن أم
کنك الحلبُ فراعِ العِطابا

۶۱۔ (ان کی) اونٹنیوں کا دودھ بھی عمدہ پاک ہی ہوا اگر تجھے ممکن ہو دودھ دوہنا تو نرمی کی رعایت کر۔

جَیَّشَ الجَیْشَ وسری السرایا
ودعا الخیلَ عتاقا عرابا

۶۲۔ آپ ﷺ نے لشکر تیار کیا اور سریہ (جتنے کیے) اس طرف لشکر بھیجے اور آپ ﷺ نے آزاد اور عمدہ (تیز دوڑنے والے) گھوڑے ہی (ان سرایا کے لئے) روانہ کئے۔

وهُوَ المَنْصُورُ بالرُّعْبِ لو شا
ءَ لأغنی الرعب عنها ونابا

۶۳۔ رعب کے ساتھ آپ ﷺ کی مدد کی گئی (اگر آپ ﷺ کے ساتھ رب نہ ہوتا) تو اگر وہ چاہتا تو رعب سے وہ قوم بے نیاز ہو جاتی اور وہ کامیاب ہو جاتے۔ (لیکن اللہ نے ایسا نہ چاہا اور اپنے نبی ﷺ کی مدد فرمائی)

لو تَرَی الأَحزابَ طاروا فِراراً
خلتهم بین یدیه ذبابا

۶۴۔ اگر وہ دشمن جنگ میں آپ ﷺ کو دیکھ لیں تو ان پر فرار طاری ہو جائے آپ ﷺ کے سامنے ان کے دوستوں کا (بڑا گروہ) مکھی بن جائے۔

أَوَلَمْ تعجبْ له وهوَ بَحْرٌ
کیف یَسْتَسْقِی نَدَاهُ السَّحابا

۶۵۔ آپ ﷺ سے دشمن تعجب کیوں نہ کریں کیونکہ وہ تو سمندر ہیں سمندر کو کیا ضرورت ہے کہ اس کا ظاہر بادل سے پانی طلب کرے۔ (جسکے پاس خود اتنا پانی ہے)

کانتِ الأرض مواتاً فأحیا
بالحیا منها المواتَ انسکابا

۶۶۔ وہ بادل کہ زمین گویا مردہ تھی تو بادل نے برس کر اس مردہ زمین کو زندہ کر دیا۔

نزعتْ عنها من المحلِ ثوباً
وکَسْتُها مِنْ ریاضٍ ثیابا

۶۷۔ اسی بادل سے کپڑے ایک مقام سے ہٹے (بوسیدہ لباس، مراد ویرانہ اور بے سبزہ ہوتا ہے) اور پھر باغوں نے عمدہ لباس کے کپڑے پہن لئے۔ (یعنی سبزہ آ گیا)

سَيِّدٌ كيف تأمَّلْتَ معنا

هُ رَأتْ عَيْناكَ أمراً عُجابا

۶۸۔ وہ نبی ﷺ سردار ہیں تو ان کے اسرار میں کیسے غور کرسکتا ہے تیری آنکھیں (ان کی عظمتوں کے معاملہ میں) عجیب معاملہ دیکھیں گی۔

من يزرهُ مثقلاً بالخطايا

عادَ مَغْفُورَ الخطايا مُثابا

۶۹۔ جو بھی آپ ﷺ کی زیارت کرے بڑے بڑے گناہوں کے بوجھ کے ساتھ تو وہ ایسے لوٹے گا کہ اس کے گناہ بخشے ہوں گے ثواب میں بدل کر۔

ذكره في الناسِ ذكرٌ جميلٌ

قال للكونينِ طيبا فطابا

۷۰۔ ان کا لوگوں میں ذکر ذکرِ جمیل ہے انہوں نے کونین کے لئے عمدہ باتیں کہی ہیں اس لئے (آپ ﷺ کا ہی ذکر ہے) آپ ﷺ کی ہی خوشبو ہے۔

وسِعَ العالمَ عِلْماً وجُوداً

فدعا كلاً وأرضى خطابا

۷۱۔ آپ ﷺ عالم اور علم اور سخاوت کے اعتبار سے وسیع تھے آپ ﷺ نے سب کو دعوت دی اور خوشی سے (سب کو) مخاطب کیا۔

فَتَحَلَّتْ منه قَوْمٌ عُقُوداً

وتحلّت منه قومٌ سِخابا

۷۲۔ قوم نے آپ ﷺ کے ساتھ ہار کو خوبصوری دی اور قوم نے آپ ﷺ کے ساتھ ہی قلادہ کو زیور دیا۔ (یعنی آپ ﷺ کی موجودگی سے ہی قوم کو عزت ملی)

ليتني كنتُ فيمن رآهُ

أتقي عنه لأذى والسِّبابا

۷۳۔ کاش کہ میں بھی آپ ﷺ کو دیکھنے والوں میں شامل ہوتا تو آپ ﷺ سے ہر قسم کی تکلیف اور دشنام دور کرتا۔

يومَ نالتهُ بإفكٍ يهودٌ

مثلما استنبحَ بدرٌ كِلابا

۷۴۔ وہ دن کہ جب یہود نے آپ ﷺ پر جھوٹ بکا ایسے کہ جس طرح اونچی آواز میں کتے بھونکتے ہیں۔ (میں دفاع کرتا آپ ﷺ کا)

فادْعُني حَسَّانَ مَدْحٍ وزِدْني

إنني أحسنت منه المنابا

۷۵۔ حسان بن ثابت ؓ جو حسانِ مدح ہیں کہ نیابت پر آپ ﷺ مجھے بلائیں اور مجھے اور شرف دیں تو میں سیدنا حسان بن ثابت ؓ کی نیابت کا خوب حق ادا کروں گا۔

يارسول الله عذراً إذا هِبْـ

ـتُ مقاماً حقه أن يهابا

۷۶۔ یارسول اللہ ﷺ اپنی معذوری (کم ہمتی) کو مانتے ہوئے کہتا ہوں کہ جب کوئی مقام مجھے ہبہ کیا جائے تو میں اس کے حق کو پورا کرنا اس کا حق سمجھتا ہوں۔

إنني قُمْتُ خطيباً بِمَدْحِ

لك ومن يملك منه الخطابا

۷۷۔ میں آپ ﷺ کی مدح کے لئے خطیب بن کے کھڑا ہوتا اور جو خطاب کا ملکہ رکھتا ہے آپ ﷺ کی مدح میں اس کی نیابت پر کھڑا ہوتا۔

وترَامَيتُ به فى بِحارٍ

مُكْثِراً أمواجها والعُبابا

۷۸۔ میں مدح کے ٹھاٹھیں مارتے موجیں مارتے کثیر بہنے والے سمندروں میں حسان کے ساتھ ساتھ تیر چلاتا۔ (ان کے ساتھ ساتھ دفاع کرتے ہوئے تعریف کرتا)

بقوافٍ شُرِعتْ لأعادى

وجَدُوها فى نفوسٍ حِرَابا

۷۹۔ ان قافیوں کے تیر چلاتا جو دشمنوں کے لئے مشروع ہوئے میدان جنگ میں وہ تیر صحابہ رضی اللہ عنہم دشمنوں کی جانوں میں پیوست پاتے۔

هى أمضى من ظبى البيض حداً

فى أعادِيكَ وأنكَى ذُبابا

۸۰۔ آپ ﷺ کے دشمنوں میں یہ چمکدار تلواروں سے بھی زیادہ مقررہ حد تک جلد کارگر ہوتے (قافیوں کے تیر) اوران مکھیوں کو (دشمنوں کو) میں ذلیل کرتا۔

فارضه جهدَ محبٍ مقلٍّ

صانهُ حبك من أن يُعابا

۸۱۔ محبت کرنے والے عاجز کے جھد سے آپ ﷺ راضی ہوتے کہ جس کو عیب سے آپ ﷺ کی محبت نے محفوظ رکھا۔

شابَ فى الإسلام لكن له فيـ

ـكَ فؤادٌ حبه لن يُشابا

۸۲۔ وہ جو اسلام میں جوان ہوا لیکن جوانی کی محبت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے اس نے صرف دل میں آپ ﷺ کی محبت رکھی۔

يَتهَنَّى بالأمانِيِّ إنَّهُ

قبلَ مماتٍ أنابا

۸۳۔ آرزوئیں اس کی پوری ہوئیں کہ اس نے مرنے سے پہلے ہی توبہ کرلی۔

كلما أوسعه الشيبُ وعظا

ضيَّقَ الخوفُ عليه الرحابا

۸۴۔ جب اس پر بڑھاپے نے وعظ کیا (موت کا) ادھیڑ عمر تک تو کردہ اعمال پر اس کا خوف تنگ ہوا۔ (یعنی بڑھاپا وسیع ہوا تو اس کا خوف وسیع ہوا)

ضَيَّعَ الحَزْمَ وفيه شباب

وأتى معتذرا حين شابا

۸۵۔ جوانی میں ہی اس کا غم ختم ہوا (کیونکہ) جوانی میں ہی اس نے گناہوں سے عذر خواہی کی تھی۔

وغدا من سوءِ ماقد جناهُ

نادِماً يَقْرَعُ سِنّاً وَنابا

۸۶۔ کل اس نے برائی سے کی جو جرم وہ پہلے کرچکا تھا (ویسے ہی) ندامت کے ساتھ وہ بلندی سے گرتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے۔

أفلا أرجو لذنبى شفيعاً

مارجاه قط راجٍ فخابا

۸۷۔ کیا (اب اس کے بعد بھی) میں اپنے گناہ پر شفاعت کی امید نہ کروں جب کبھی بھی امید رکھنے والے نے آپ ﷺ سے امید رکھی ہے تو امید بھر آئی ہے۔

أحمد الهادى الذى كلما جئـ

ـتُ إليه مُسْتَثِيباً أثابا

۸۸۔ احمد ہدایت والے نبی ﷺ کہ جب بھی میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں امید کے ساتھ حاضر ہوا ہوں تو (میری امید پوری ہوئی ہے) میں کامیاب ہوا ہوں۔

فاعذِروا فی حُبِّ خیرِ البرایا

إن غبطنا أو حسدنا الصحابا

۸۹۔ مخلوق میں سب سے بہترین نبی ﷺ کی محبت میں معذور ہو جاؤ ہر اس بات سے کہ دوست ہم پر رشک کریں یا ہم سے حسد کریں۔

إن بدا شمساً وصاروا نجوماً

وطمی بحراً وفروا ثغابا

۹۰۔ اگر نبی ﷺ سورج بن کے ظاہر ہوئے تو صحابہ ستارے ہو گئے اور اگر آپ ﷺ (علم کا) سمندر ٹھاٹھیں مارتا بنے تو یہ بھرے ہوئے جل تھل تالاب بن گئے۔

أقلَعَتْ سُحُبُ سُفُنِهِمُ سِجالا

من علوم ووردنا انصبابا

۹۱۔ ان کے سفینوں کے بادلوں نے علوم سے بھرے ہوئے ڈول نکالے ہم اس میں سے حصہ لینے کے لئے (درِ صحابہ رضی اللہ عنہم) پر وارد ہوئے۔

وَغَدَوْنا بینَ وَجْدٍ وَفَقْدٍ

یَعْظُم البُشْرَی به وَالمُصابا

۹۲۔ ہم نے پانے اور گم کرنے کی درمیانی حالت میں صبح کی (ان علوم کے حصول کو) اس کے ساتھ خوشخبری مزید عظیم اور درست ہوگئی۔ (بخشش کی)

وَتَبَارَأْنَا من النَّصْبِ وَالرَّفْ

ضِ وأوجبنا لکل جنابا

۹۳۔ ہم نصب اور رفض دونوں سے بری ہیں (ناصبی اہل بیت کے دشمن اور رافضی صحابہ کے دشمن میں) ہر ایک صحابی کی عزت کرنا ہم نے خود پر واجب کیا ہے۔

إن قوماً رضی الله عنهم

مالنا نلقی علیهم غضابا

۹۴۔ یہ قوم وہ ہے کہ جس سے اللہ راضی ہوا (رضی اللہ عنہم) ہمارے لئے درست نہیں ہم اُن کی (معاذ اللہ) مخالفت کریں۔

إننی فی حُبّهم لا أُحابی

أحداً قط ومن ذا یُحابی

۹۵۔ میں تو صحابہ رضی اللہ عنہم کی محبت میں سرشار ہوں نہ میں ان میں سے کسی ایک صحابی کی کبھی بھی توہین کروں گا نہ ہی ان سے محبت رکھنے والوں کی۔

صلوات الله تَتْرَی علیه

وعلیهم طیباتٌ عذابا

۹۶۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے لگاتار درود ہو آپ ﷺ پر اور تمام کے تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر پاک صاف میٹھا درود۔

یفتحُ اللهُ علینا بها من

جودهِ والفضلِ بابا فبابا

۹۷۔ اسی محبت کے سبب اللہ تعالیٰ ہم پر نبی ﷺ کی سخاوت (کے دروازے) کھولے گا اور فضل کے بھی دروازے کھولے گا پھر اور دروازہ کھولے گا۔ (پے در پے)

ماانتضی الشرقُ من الصبح سیفاً

وَفَرَی مِنْ جُنْحِ لَیلٍ إهابا

۹۸۔ جب تک کہ مشرق سے صبح تلوار کی طرح چمک کے (نکلے گی) اور رات کے کنارے سے پھٹ کے نکلے گی۔ (صحابی رضی اللہ عنہ کی محبت کے سبب فیض وکرم مجھ پر برسے گا)

اسی طرح امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے نبی کریم ﷺ کی تعریف میں قافیہ ﴿ب﴾ پر مزید فرمایا:

بمدحہ تحیا القلوب

آپ ﷺ کی مدح، قلوب کی حیات

بِمَدْحِ المصطفى تَحيا القلوبُ
وتُغْتَفَرُ الخطايا والذُّنُوبُ

۹۹۔ مصطفیٰ ﷺ کی تعریف کے ساتھ دل زندہ ہوتے ہیں خطائیں اور گناہ ان کی تعریف کے سبب بخشے جاتے ہیں۔

وأرجو أن أعيشَ بهِ سعيداً
وَألقاهُ وَليس عَلَيّ حُوبُ

۱۰۰۔ میں امید کرتا ہوں کہ ان کی تعریف کے سبب خوشی کی زندگی جیوں گا اور ان سے ضرور ملوں گا اور مجھ پر ہلاکت نہ ہوگی۔ (وبال یا پریشانی سے)

نبی كامل الأوصافِ تمت
محاسنه فقيل له الحبيبُ

۱۰۱۔ وہ نبی ﷺ جو اوصاف میں کامل ہیں ان کے محاسن مکمل ہوئے تو ان کو حبیب ﷺ کہا گیا۔

يُفَرِّجُ ذِكْرُهُ الكُرُباتِ عنا
إذا نَزَلَتْ بساحَتِنا الكُروبُ

۱۰۲۔ ان کا ذکر ہم سے مشکلات کو دور کرتا ہے جب (ہم پر) ہمارے آنگن میں کوئی مصیبت نازل ہو۔

مدائحه تَزِيدُ القَلْبَ شَوْقاً
إليه كأنها حَلْيٌ وَطيبُ

۱۰۳۔ ان کی تعریفات دل میں ان کے شوق کو اور بڑھاتی ہیں گویا وہ تعریفات زیور اور خوشبو ہیں۔

وأذكرهُ وليلُ الخطبِ داجٍ
عَلَيّ فَتَنْجلِي عنى الخُطوبُ

۱۰۴۔ میں جب ان کو یاد کرتا ہوں ایسے کہ رات مجھ پر تاریکی سے چھائی ہوتی ہے تمام معاملات ان کے ذکر کے سبب مجھ پر ظاہر ہو جاتے ہیں۔ (تاریکیاں دور ہو جاتی ہیں)

وَصَفْتُ شمائلاً منه حِساناً
فما أدري أمدحٌ أمْ نسيبُ

۱۰۵۔ میں عمدگی کے ساتھ آپ ﷺ کے شمائل کی تعریف کرتا ہوں میں نہیں جانتا کہ کیا میں آپ ﷺ کی مدح کرتا ہوں یا مناسب سی تعریف کرتا ہوں۔ (لیکن اپنی طرف سے سب سے بہتر تعریف کی کوشش کرتا ہوں)

وَمَنْ لى أنْ أرى منه مُحَيّاً
يُسَرُّ بحسنِهِ القلبُ الكئِيبُ

۱۰۶۔ کون ہے ایسا کہ جس کے چہرہ کو میں آپ ﷺ کے برابر دیکھوں تو دہ ریت کی

طرح (نازک) دل کو جس سے خوشی ہوتی ہے (وہ صرف آپ ﷺ کا چہرہ ہے)

كأنَّ حديثه زَهْرٌ نَضِيرٌ
وحاملَ زهرهِ غصنٌ رطيبُ

۱۰۷۔ آپ ﷺ کی حدیث تو گویا تروتازہ کلی ہے اور ان کی اس کلی کو تروتازہ شاخ اٹھانے والی ہے۔

ولی طرفٌ لمرآهُ مشوقٌ
وَلِی قلب لِذِكراهُ طَروبُ

۱۰۸۔ میری آنکھ وہ ہے جو ان کے دیدار کا شوق رکھتی ہے اور میرا دل وہ ہے جو ان کے ذکر سے مطروب ہے۔

تبوأ قاب قوسين اختصاصاً
ولا واشٍ هناك ولا رقيبُ

۱۰۹۔ آپ ﷺ قاب قوسین کے قرب پر خاص ہوئے اس مقام پر نہ کوئی (دشمن تھا) چغل خور اور نہ کوئی دشمن۔

مناصبهُ السنيّة ليس فيها
لإنسانٍ وَلاَ مَلَكٍ نَصِيبُ

۱۱۰۔ یہ بلندی آپ ﷺ کے ہی مناسب ہے اس میں نہ کسی انسان کا اور نہ ہی کسی فرشتہ کا کوئی حصہ ہے۔

رَحِيبُ الصَّدْرِ ضاقَ الكَوْنُ عما
تَضَمَّنَ ذلك الصَّدْرُ الرحيبُ

۱۱۱۔ کشادہ سینہ والے ہیں جو کچھ آپ ﷺ کا کشادہ سینہ اپنے اندر رکھتا ہے اس

میں ساری کائنات (سماسکتی ہے) تنگ ہے۔

يجدد فی قعودٍ أو قيامٍ
له شوقی المدرس والخطيبُ

۱۱۲۔ قعود یا قیام میں آپ ﷺ کے لئے مدرس اور خطیب میرے لئے شوق اور زیادہ تروتازہ کر دیتا ہے۔

علی قدرٍ يمد الناس علماً
كما يُعْطِيك أدْوِيَة طبيبُ

۱۱۳۔ اس قدر پر کہ جب لوگوں کو علم (خطیب یا مدرس) دیتا ہے جیسے کہ (اے پڑھنے والے کسے باشد) تجھے طبیب دوا دیتا ہے۔ (مجھے بھی خطیب و مدرس آپ ﷺ کے ذکر کی دوا دیتا ہے اور شوق بڑھاتا ہے)

وَتَسْتَهْدِی القلوبُ النُّورَ منه
كما استهدی من البحر القليبُ

۱۱۴۔ دل تو آپ ﷺ سے ہدایت کا نور طلب کرتے ہیں جیسے کنویں سمندر سے پانی پاتے ہیں۔

بدت للناس منه شموسُ علمٍ
طَوالِعَ ما تَزُولُ وَلا تَغِيبُ

۱۱۵۔ آپ ﷺ کے اس نور سے ہی علم کے سورج ظاہر ہوئے ایسے طوالع (طالع کی جمع روشن ستارے) نہ ان کو زوال ہے اور نہ غائب ہوتے ہیں۔

وألهمنا به التقوی فشقت
لنا عمّا أكَنَّتْهُ الغُيُوبُ

۱۱۶۔ ہم نے اس کے ساتھ تقوی کا الہام کیا (اختیار کیا) تو آپ ﷺ کے پوشیدہ

غیوب سے ہمارے لئے بھی ظہور ہوا۔ (ہمیں بھی حصہ ملا)

خلائِقُهُ مَوَاهِبُ دُونَ كَسْبٍ
وشَتَّانَ المَوَاهِبُ والكُسُوبُ

۱۱۷۔ آپ ﷺ کے اخلاق اللہ کی عطا ہیں بغیر اکتساب کے (اللہ تعالیٰ کی) بخشش کردہ اور کسب شدہ چیز میں بڑا فرق ہے۔

مهذبةٌ بنور الله ليست
كأخلاق يهذبها اللبيبُ

۱۱۸۔ وہ اخلاق جو اللہ کے نور سے مہذب ہوئے ہوں وہ ان اخلاق کی طرح نہیں جن کو ایک عقل مند مہذب بنائے۔

وَآدابُ النُّبُوَّةِ مُعجزاتٌ
فكيف يَنالُها الرجلُ الأديبُ

۱۱۹۔ اور نبوت کے آداب معجزات ہیں ان کو ایک ادیب آدمی کیسے پا سکتا ہے۔

أَبَيْنَ مِنَ الطِّباعِ دَماً وَفَرْثاً
وجاءت مثلَ ما جاء الحليبُ

۱۲۰۔ جیسے خون اور گوبر کے درمیان سے دودھ آتا ہے (واضح صاف) اسی طرح آپ ﷺ طبیعت کے اعتبار سے سب سے زیادہ صاف تھے۔

سَمِعْنا الوَحْيَ مِنْ فِيهِ صريحاً
كغادية عزاليها تصوبُ

۱۲۱۔ ہم نے آپ ﷺ کے ذہن مبارک سے صراحتاً وحی کو سنا جیسے گھنا بادل (عمدگی) درستگی پر بارش اتارتا ہے۔

فلا قَوْلٌ وَلا عَمَلٌ لَدَيْها
بفاحِشَةٍ وَلا بِهَوىً مَشُوبُ

۱۲۲۔ آپ ﷺ کی طرف سے کوئی فعل اور کوئی عمل فاحشہ نہ آیا اور نہ کوئی مخلوط خواہش کا۔ (آپ ﷺ نے اظہار کیا)

وَبالأهواءِ تَختَلِفُ المساعي
وتَفْتَرِقُ المذاهبُ وَالشُّعوبُ

۱۲۳۔ خواہشات کی وجہ سے ہی مساعی مختلف ہوتی ہیں اور مذاہب وراستے جدا جدا ہوتے ہیں۔

ولما صار ذاك الغيث سيلاً
علاهُ من الثرى الزبدُ الغريبُ

۱۲۴۔ جب یہ بادل سیلاب کی صورت ہو جائے تو اس کی گہرائی سے نادر سی جھاگ بلندی پر نمودار ہوتی ہے۔

فلاتنسبْ لقول الله ريباً
فما في قولِ رَبِّكَ ما يَرِيبُ

۱۲۵۔ اللہ تعالیٰ کے قول کی طرف دھوکا کو منسوب مت کر تیرے رب کے قول میں کیا دھوکا دہی سے کچھ ہوگا۔

فإن تَخْلُقْ له الأعداءُ عَيْباً
فَقَوْلُ العَائِبِينَ هو المَعِيبُ

۱۲۶۔ اگر دشمن نبی ﷺ کے لئے کوئی عیب گھڑیں تو عیب لگانے والوں کا اپنا قول عیب والا ہے۔

فَخالِفُ أُمَّتَيْ موسى وَعيسى

فما فيهم لخالقه منيبُ

۱۲۷۔ موسیٰ اور عیسیٰ علیہم السلام دونوں کی امتوں کی مخالفت کر ان کے خالق کی بارگاہ سے ان کے لئے کوئی نیابت نہیں۔ (خلافت یا قائم مقامی ان کے لئے نہیں)

فَقَوْمٌ منهم فُتِنُوا بِعِجْلٍ

وَقَوْماً منهمُ فَتَنَ الصَّليبُ

۱۲۸۔ ان میں سے ایک قوم بچھڑے کے ساتھ فتنہ میں مبتلا ہوئے اور ایک قوم نے ان میں سے صلیب کا فتنہ کیا۔

وَأحبارٌ تَقُولُ لَهُ شَبِيهٌ

وَرُهْبَانٌ تَقُولُ لَهُ ضَرِيبُ

۱۲۹۔ (یہودیوں کے) احبار (اگر) اللہ کے لئے شبیہ کا قول کرتے ہیں تو (عیسائیوں کے) رھبان (راھب کی جمع) اس کے لئے مثیل کا قول کرتے ہیں۔

وَإنَّ محمداً لرَسولُ حَقٍّ

حسيبٌ في نبوته نسيبُ

۱۳۰۔ اور محمد ﷺ (اللہ کی طرف سے) ضرور برحق رسول ہیں اپنی نبوت میں بزرگ ہیں اور عالی نسب ہیں۔

أمين صادقٌ برٌّ تقيٌّ

عليمٌ ماجِدٌ هادٍ وَهُوبُ

۱۳۱۔ آپ ﷺ امین، صادق، نیک، متقی، علیم، بزرگی والے، ہدایت دینے والے اور ہیبت والے ہیں۔ (دشمنوں پر میدانِ جنگ میں)

يريك على الرضا والسخط وجهاً

تَرُوقُ به البَشَاشَة وَالقُطوبُ

۱۳۲۔ خوشی اور خفگی دونوں حالتوں میں آپ ﷺ کے چہرۂ انور کو دیکھا گیا خوشی اور خفگی میں چہرے سے خوشی اور ترش روئی کے آثار نظر آتے ہیں۔

يُضِيءُ بِوَجْهِهِ المِحْرابُ لَيْلاً

وَتُظْلِمُ في النهارِ به الحُروبُ

۱۳۳۔ آپ ﷺ کے چہرہ کی ضیاء سے رات کو محراب بھی روشن ہو جاتا ہے اور آپ ﷺ کے سبب ہی دن میں (دشمنوں پر) لڑائیاں تاریک ہوتی ہیں۔

تقدمَ من تقدمَ من نبيٍّ

نماهُ وهكذا البطلُ النجيبُ

۱۳۴۔ وہ نبی ﷺ کے دفاع کے لئے نبی ﷺ کے آگے ہوا جس کو آپ ﷺ نے پروان چڑھایا اور اسی طرح مردِ میدان بہادر کرتا ہے۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ)

وصَدَّقَهُ وحَكَّمَهُ صَبِيّاً

من الكفار شبانٌ وشيبُ

۱۳۵۔ آپ ﷺ کی تصدیق کی اور آپ ﷺ کو حاکم مانا کفار کے جوانوں نے اور بوڑھوں نے جب کہ آپ ﷺ ابھی بچپن میں تھے۔

فلما جاءَهم بالحقِّ صَدُّوا

وصد أولئك العجب العجيبُ

۱۳۶۔ جب آپ ﷺ ان کے پاس حق لے کر آئے تو (اب) وہ پھر گئے ان عجیب لوگوں (کافروں) کا آپ ﷺ پر ایمان لانے سے پھر جانا بڑا عجیب ہے۔

شریعتُهُ صراطٌ مُستقیمٌ

فلیس یمسنا فیها لغوبُ

۱۳۷۔ آپ ﷺ کی شریعت صراطِ مستقیم ہے اس شریعت میں ہمیں سستی نے نہیں چھوا۔

علیك بها فإن لها كتاباً

علیه تحسد الحدق القلوبُ

۱۳۸۔ تجھ پر اس شریعت کا ساتھ لازم ہے اس شریعت کے لئے آپ ﷺ پر کتاب (نازل ہوئی) (گمراہیوں کے) دل (اس شریعت کے) گھیرے سے حسد کرتے ہیں۔

ینوب لها عن الكتب المواضی

ولیست عنه فی حال تنوبُ

۱۳۹۔ ماضی کی الہامی کتب سے اسی کتاب (قرآن) نے نیابت کی اور اب تک اس کتاب کی نائب کوئی کتاب نہیں۔

ألم تره ینادی بالتحدی

عن الحسن البدیع به جیوبُ

۱۴۰۔ کیا تم نے اس کتاب کو نہ دیکھا کہ سچے لوگوں نے اس کے حسن بدیع کے مقابل کچھ لانے کا اعلان کیا۔ (چیلنج کیا)

وَدَانَ البَدْرُ مُنْشَقاً إلیه

وأفْصَحَ ناطِقاً عَیْرٌ وَذِیبُ

۱۴۱۔ چودھویں کا چاند بھی آپ ﷺ کے لئے پھٹ کر پھر جڑ گیا اور (آپ ﷺ سے) فصیح نطق کیا دراز گوشوں اور بھیڑیوں نے۔

وجذع النخلِ حنَّ حنینَ ثكلی

لهُ فأجابهُ نِعْمَ النَّجِیبُ

۱۴۲۔ کھجور کا سوکھا تنا یوں آپ ﷺ کے فراق میں رویا جیسے عورت مرے ہوئے بیٹے پر روئے آپ ﷺ نے بھی اسے کیا خوب جواب دیا تھا۔

وَقد سَجَدَتْ لهُ أغصانُ سَرْحٍ

فلِمَ لا یؤْمِنُ الظَّبیُ الرَّبیبُ

۱۴۳۔ جب بے کانٹا ٹہنیوں (والے درخت) نے آپ ﷺ کو سجدہ کیا تو وعدہ کر کے لوٹنے والی ہرنی آپ ﷺ پر ایمان کیوں نہ لاتی۔

وكم من دعوة فی المحلِ منها

رَبَتْ وَاهْتَزَّتِ الأرضُ الجَدِیبُ

۱۴۴۔ آپ ﷺ نے کتنی مرتبہ دُعا کی ابھی اسی جگہ ہی تھے کہ خشک زمین پر بارش ہوئی اور وہ تروتازہ ہوگئی۔

وَرَوَّی عَسْكراً بحلیبِ شاةٍ

فعاودهم به العیش الخصیبُ

۱۴۵۔ پورے لشکر کو آپ ﷺ نے ایک بکری کے دودھ سے سیراب کیا آپ ﷺ نے اس دودھ کے ساتھ ان پر عیش اور آسودگی کو لوٹا دیا۔

ومخبولٌ أتاهُ فثاب عقلٌ

إلیه ولم نخلهُ له یثوب

۱۴۶۔ پاگل آپ ﷺ کی بارگاہ میں آیا (تو آپ ﷺ نے اس کی عقل درست کر دی) اس کی عقل اس کی طرف لوٹ آئی ہم نے ان کو نہ چھوڑا کہ جن کی وجہ سے (عقل) درست ہوئی ہے۔

وما ماءٌ تلقّی وھو ملحٌ

أُجاجٌ طَعْمُہُ إلاّ یَطِیبُ

۱۴۷۔ ہر وہ پانی کہ جس کا ذائقہ کڑوا کھاری تھا جب آپ ﷺ کے (لعابِ دھن) سے ملا تو وہ میٹھا ہو گیا۔

وعینٌ فارقَتْ نظراً فعادت

کما کانت ورُدّ لھا السلیبُ

۱۴۸۔ اور وہ آنکھ جس سے نظر جاتی رہی تو جیسے وہ تھی اسی طرح لوٹ آئی (لعابِ دھن کی برکت سے) اور سلب شدہ بینائی اس آنکھ کو لوٹا دی گئی۔

ومَیْتٌ مُؤذِنٌ بِفراقِ رُوحٍ

أقام وسرّیَتْ عنه شعوبُ

۱۴۹۔ اور مردہ روح سے جدائی کا فسانہ بیان کرنے لگا تو (آپ ﷺ کے اشارے سے) وہ کھڑا ہو گیا اور اس سے موت کو خوشی میں بدلا گیا۔ (چھوٹے لڑکے کو زندہ کیا)

وثَغْرُ مُعَمّرٍ عُمراً طویلاً

تُوفّی وھو منضودٌ شنیب

۱۵۰۔ بوڑھا ہو کے عمرِ طویل اس نے پائی اور تب وہ مَرا (زندگی اس کی یوں طویل تھی گویا) تہ بہ تہ گنبد ہوں۔

ونخلٌ أثمرتْ فی دون عامٍ

فغارَ بھا علی القنوِ العسیبُ

۱۵۱۔ جس سال کھجوروں نے نہ پکنا تھا اس سال بھی کھجوروں نے پھل دیا اس سے خوشہ پر کھجور کی سوکھی ٹہنی نے غیرت کھائی۔ (یعنی اس پر بھی پھل آیا)

ووفّی منه سلمانٌ دیوناً

علیه ما یوفیھا جریب

۱۵۲۔ سلمان رضی اللہ عنہ پر جو قرض تھے وہ انہی سے انہوں نے پورے کئے جن سے صرف چند کیل ہی پورے ہوتے۔ (اگر آپ ﷺ کی برکت و رحمت نہ ہوتی)

وجردَ من جریدِ النخلِ سیفاً

فقیل بذاك للسیفِ القضیب

۱۵۳۔ آپ ﷺ نے کھجور کی ٹہنی کو تلوار بنا دیا اسی وجہ سے اس کٹی ہوئی ٹہنی کو اب تلوار کہا جانے لگا۔

وھَزَّ ثَبِیرُ عِطْفَیْهِ سُروراً

به کالغصنِ ھبتهُ الجنوبُ

۱۵۴۔ ثبیر پہاڑ (آپ ﷺ کے اوپر ہونے کی وجہ سے) خوشی میں دائیں بائیں جھومنے لگا جیسے جنوب کی ہوا ٹہنی کو ہلاتی ہے۔

ورَدَّ الفیلَ والأحزابَ طَیْرٌ

وریحٌ مایطاقُ لھا ھبوبُ

۱۵۵۔ ہاتھی اور لشکر کو پرندے اور ہوا نے پلٹا دیا جتنی تیزی سے وہ چل سکتی تھی (ہوا) اتنی تیز چلی۔ (ابرہہ والے واقعے اور غزوۂ احزاب دونوں کی طرف اشارہ ہے)

وفارسُ خانھا ماءٌ ونارٌ

فغیضَ الماءُ وانطفأَ اللّھیبُ

۱۵۶۔ فارس میں (آپ ﷺ کی آمد پر) پانی اور آگ نے خیانت کی فارسیوں سے کہ پانی کم پڑ گیا اور آگ بجھ گئی۔

وَقد هَزَّ الحسامَ عليه عادٍ
بِيَومٍ نَوْمُه فيه هُبوبُ

۱۵۷۔ دشمن نے آپ ﷺ پر ایک دن اس حالت میں تلوار لہرائی کہ آپ ﷺ سو رہے تھے وہ اپنی دشمنی میں بہت تیز تھا۔

فقام المصطفى بالسيفِ يسطو
على الساطي به وله وثوبُ

۱۵۸۔ مصطفیٰ ﷺ اس حال میں کھڑے ہوئے کہ حملہ کرنے والے کی تلوار (اب آپ ﷺ کے ہاتھ میں تھی اور اس کے ساتھ) حملہ کر سکتے تھے اور اس پر جھپٹ سکتے تھے۔ (مگر آپ ﷺ نے اسے معاف کر دیا)

وريعَ له أبو جهلٍ بفحلٍ
ينوبُ عن الهزبرِله نيوبُ

۱۵۹۔ ابو جہل آپ ﷺ پر حملہ کرتے ہوئے آیا ایک بہت بڑا سانڈ نما شیر (آپ ﷺ کے دفاع کے لئے) آپ ﷺ کی نیابت کر رہا تھا۔

وشهبٌ أرسلتْ حرساً فخطتْ
على طرسِ الظلامِ بها شطوبُ

۱۶۰۔ شہاب نگہانی پر بھیجے گئے (شاخوں کے اقلام) نے ان کے ساتھ تاریکی کے صحائف پر لکھا۔ (آپ ﷺ کی ولادت پر شہابِ ثاقب چمکتے تھے تاریکی میں)

ولم أرَ معجزاتٍ مثل ذكرٍ
إليه كلُّ ذِي لُبٍّ يُنيبُ

۱۶۱۔ میں نے معجزات ایسے کسی کے نہ دیکھے جس طرح کہ آپ ﷺ کے معجزات سے

ہر ایک صاحبِ عقل نے ذکر کیا۔

وما آياته تحصى بعدٍّ
فَيُدْرِكَ شَأْوَها منى طَلوبُ

۱۶۲۔ آپ ﷺ کی نشانیاں احاطۂ شمار میں نہیں آسکتیں جو ان کے بارے میں علم چاہتا ہے وہ مجھ سے طلب کرے۔

طفقتُ اعدُّ منها موجَ بحرٍ
وَقَطْراً غَيْثُهُ أَبداً يَصُوبُ

۱۶۳۔ میں نے ان نشانیوں کے سمندر کی موج کو شمار کرنا شروع کیا قطرۂ بادل کو بادل ہمیشہ بہالاتا ہے۔ (قطرہ کی سیلاب میں کیا حیثیت ہے)

يَجُودُ سَحابُهُنَّ وَلا انْقِشَاعٌ
وَيَزْخَرُ بَحْرُهُنَّ ولا نُضُوبُ

۱۶۴۔ ان آیات کے بادل فیض دیتے ہیں خشک نہیں ہوتے ان آیات کے سمندر کی موجیں ٹھاٹھیں مارتی ہیں اور یہ پانی اترتا نہیں ہے۔

فراقك من بوارقها وميضٌ
وشاقك من جواهرها رسوبُ

۱۶۵۔ ان کی آہستہ آہستہ چمک کی کرنیں تجھے مدہوش کر دیں اور تہ بہ تہ لڑی میں پروئے ہوئے ان آیات کے جواہر تجھے شائق کریں۔

هدانا للإله بها نبيٌّ
فضائله إذا تحكى ضروبُ

۱۶۶۔ ان آیات کے ذریعے نبی ﷺ نے ہمیں اللہ کی طرف ہدایت دی ان کے فضائل جب حکایت کئے جائیں تو نشانات لگاتار باقی رہنے والے ہیں۔

وأَخبَرَ تابِعِیه بِغائِباتٍ

ولیس بکائن عنه مَغیبُ

۱۶۷۔ ان کی اتباع کرنے والوں نے غائبات کی ہمیں خبر دی کہیں بھی ہو آپ ﷺ سے غائب کوئی نہیں۔

ولا كتبَ الكتابَ ولا تلاه

فیلحدَ فی رسالته المریبُ

۱۶۸۔ کسی نے آپ ﷺ کے خلاف کتاب لکھی اور اس کو پڑھا تو دھوکا دینے والے نے خود اپنی تحریر سے لادینی حاصل کی۔

وقد نالوا علی الأمم المواضی

به شرفاً فکلهم حسیبُ

۱۶۹۔ ماضی کی امتوں نے بھی آپ ﷺ کی وجہ سے شرف حاصل کیا تھا تو خاندانی شرف والے آپ ﷺ کے سبب ہوئے۔

وما کأمیرِنا فیهم أمیرٌ

ولا کنقِیبنا لهُم نقیبُ

۱۷۰۔ ان امتوں میں ہمارے امیر کی طرح کا کوئی امیر نہیں اور نہ ہی ہمارے نقیب کی طرح کا کوئی نقیب ہے۔

کأن علیمنا لهم نبیٌّ

لدعوتِهِ الخلائقُ تستجیبُ

۱۷۱۔ گویا ہم میں سے زیادہ جاننے والا ان کے لئے نبی تھا کہ وہ بھی مخلوق کو حق کی دعوت دیتا ہے اور اس کی دعوت قبول کی جاتی ہے۔ (حضور ﷺ کا فرمان ہے کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے انبیاء کی طرح ہیں)

وقد کتبتْ علینا واجباتٌ

أشَدُّ علیهمُ منها النُّدوبُ

۱۷۲۔ ہم پر ایسے واجبات لازم کئے گئے کہ ان سے زیادہ سخت تو ان کے مستحبات تھے۔ (ہم سے اللہ نے وہ بوجھ نبی ﷺ کے طفیل اتار دیا)

وما تتضاعفُ الأغلالُ إلاَّ

إذا قستِ الرقابُ أو القلوبُ

۱۷۳۔ ان پر طوق اس وقت ہی زیادہ تنگ ہوئے جب گردنیں یا دل سخت ہو گئے۔

ولما قیلَ للکفارِ خُشْبٌ

تحکَّمَ فیهم السیفُ الخشیبُ

۱۷۴۔ جب کفار سے کہا گیا کہ مل جائیں (حق کے ساتھ اور وہ نہ مانے) تو ان میں پھر صیقل ہوئی تلوار نے فیصلہ کیا۔

حَکَوْا فی ضَرْبِ أمثلةٍ حَمِیراً

فوَاحِدُنا لألْفِهِمُ ضَرُوبُ

۱۷۵۔ ان کی حکایت کی گئی گدھے کی مثال کے ساتھ مقابلہ میں ہمارا ایک ان کے ہزار پر بھاری ہے۔

وما علماؤنا إلا سیوفٌ

مواضٍ لاتفلُّ لها غروبُ

۱۷۶۔ ہمارے علماء کھچی ہوئی تلواریں ہیں چمکدار ایسی کہ ان پر کبھی غروب نہیں آنے والا۔

سَراةٌ لم یَقُلْ منهم سَرِیٌّ

لِیَومِ کَریهَةٍ یَوْمٌ عَصِیبُ

۱۷۷۔ ایسے شریف ہیں یہ علماء کہ ان میں سے کسی شریف نے کریہہ (ناپسندیدہ) دن کے لئے آج تک سخت گرم ترین دن بھی نہ کہا۔ (بڑے صبر والے شریف ہیں)

ولم يفتنهمُ ماءٌ نميرٌ
من الدنيا ولا مرعىً خصيبُ

۱۷۸۔ دنیا کے کسی میٹھے پانی نے ان کو آزمائش میں مبتلا نہ کیا اور نہ ہی سرسبز وشاداب چراگاہوں نے۔

ولم تغمضْ لهم ليلاً جفونٌ
ولا ألفتْ مضاجعها جنوبُ

۱۷۹۔ ان کی آنکھوں کے پپوٹوں نے رات کو بھی ان کے لئے اغماض نہ کیا (ایک لمحہ کے لئے بھی آنکھیں بند نہ ہوئیں) اور ان کے پہلوؤں کو رخ بدلنے (یعنی آرام سے سوتے میں پہلو بدلنے) سے الفت نہ تھی۔

يشوقكَ منهم كل ابنِ هيجا
على اللأواء محبوبٌ مهيبُ

۱۸۰۔ آپ ﷺ سے محبت کرتا ہے ان میں سے ہر ایک صاحبِ محراب وہ شدت پر محبوب اور مہیب) ہیبت ناک ہے۔

له مِنْ نَقْعِها طَرْفٌ كَحِيلٌ
ومِنْ دَمِ أُسْدِها كَفٌّ خَضِيبُ

۱۸۱۔ ان کے لئے تو سرمہ والی آنکھ آنسوؤں سے پر ہے اور ان (آنکھوں) کے شیروں (حملوں) کے خون سے ہتھیلی رنگین ہے۔ (یعنی آنکھیں خون بہاتی ہیں)

وتنهالُ الكتائبُ حين يهوى
إليها مثلَ ما انهال الكثيبُ

۱۸۲۔ جب ان آنکھوں کی طرف خواہش رکھیں تو ریوڑوں کے ریوڑ ان کے پانیوں سے سیراب ہو سکتے ہیں ان کی کثرت اگرچہ ریت کے ذرات سے زیادہ ہو۔

على طرق القنا للموتِ منه
إلى مهجِ العدا أبداً دبيبُ

۱۸۳۔ ہمیشہ پیاسا قتل کے طریقوں پر دشمن کی موت کے لئے بے قرار رہتا ہے کہ دشمن کا خون کیسے بہایا جائے۔

يُقَصِّدُ فى العِدا سُمْرَ العَوالى
فيَرْجِعُ وهُوَ مسلوبٌ سَلوبُ

۱۸۴۔ دشمنی میں وہ ہر تیر پھینکتا ہے مگر وہ اسی کی طرف ناکام ہو کے لوٹ کر آتا ہے۔

ذوابلُ كالعقودِ لها اطرادٌ
فليس يشوقها إلا التريبُ

۱۸۵۔ تیر بھی ہاروں کی طرح ہیں ان کو کون اپناتا ہے سوائے اس کے جس کا سینہ فراخ ہو۔

يخرُّ لرمحهِ الرُّوميُّ أنى
تيقنَ أنه العودُ الصليبُ

۱۸۶۔ رومی ان پر نیزے کا وار کرنے کو جھکا ایسے کہ اسے یقین تھا کہ سختی سے اس کی طرف یہ لوٹ آئے گا۔

ويَخْضِبُ سَيفَهُ بِدَمِ النَّواصى
مخافةَ أن يقالَ به مشيبُ

۱۸۷۔ وہ رومی جو اپنی تلوار کو پیشانیوں کے خون سے رنگتا ہے اس خوف سے کہ اس کے ساتھ اسے بوڑھا نہ کہا جائے۔ (بلکہ جوان کہا جائے)

له فی اللیل دمعٌ لیس یرقا
وقلبٌ ما یَغِبُّ له وجیبُ

۱۸۸۔ رسول اللہ ﷺ (سوتے کب ہیں) رات کو ان کے آنسو کبھی زم نہیں پڑتے (رونے سے) اوران کا دل وہ ہے کہ جس کی دھڑکن سے (سونا) غائب ہے۔
(آپ ﷺ کا دل نہیں سوتا)

رسول الله دعوةَ مستقیلٍ
من التقصیرِ خاطرهُ هبوبُ

۱۸۹۔ اس کے قصور (کو معاف کر کے) رسول اللہ ﷺ نے اسے مضبوط دعوت اسلام دی اس کا دل ہیبت زدہ تھا۔

تعذَّر فی المشیبِ وکان عیاً
وبُردُ شبابه ضافٍ قشیبُ

۱۹۰۔ اس نے اب بڑھاپے میں توبہ کی اور وہ اب عاجز آ گیا تھا اس کی جوانی کی چادر صاف سفید نئی تھی۔

ولا عَتْب علی مَنْ قامَ یَجْلو
محاسِنَ لا تُرَی معها عیوبُ

۱۹۱۔ اس لئے کہ اس پر کوئی عتاب نہیں جو محاسن کی صفائی کے لئے کھڑا ہوا اب اس کے ساتھ تجھے کوئی عیب نظر نہیں آئے گا۔

دعاك لکلِّ مُعْضِلةٍ أَلَمَّتْ
به ولکلِّ نائبةٍ تَنُوبُ

۱۹۲۔ اب اسی مسلمان نے ہر مصیبت میں آپ ﷺ کو پکارا جو اس کو پہنچی اور ہر ایک کام کو خوب نبھایا جس کا آپ ﷺ نے اس کو نائب بنایا۔

وللذَّنْبِ الذی ضاقَتْ علیه
به الدنیا وجانبُها رَحیبُ

۱۹۳۔ وہ گناہ جس کی وجہ سے یہ دنیا اس پر تنگ تھی اس کا کنارا اس کے لئے عمدہ ہو گیا۔
(یعنی بڑھاپا عمدہ ہو گیا یا دوسرا کنارا آخرت کا عمدہ ہو گیا)

یراقبُ منه ما کسبت یداه
فیبکیه کما یبکی الرقوبُ

۱۹۴۔ وہ اپنے ہاتھوں کے اعمال پر نقد کرتا اور اس طرح روتا اپنے اعمال پر جیسے وہ عورت روتی ہے جس کا بچہ مر گیا ہو۔

وأنی یهتدی للرشدِ عاصٍ
لغاربِ کل معصیةٍ رکوبُ

۱۹۵۔ گناہ گار کیسے راہنمائی حاصل کرے ہدایت کے لئے جب کہ ہر ایک گناہ سواری کئے ہوئے ہے اس گناہ گار کے کندھے پر۔

یَتُوبُ لسانُهُ عَنْ کلِّ ذَنْبٍ
وَلم یَرَ قلبَهُ منه یَتُوبُ

۱۹۶۔ وہ زبان سے تو ہر گناہ سے توبہ کرتا ہے لیکن اس کے دل کو نہ دیکھا گیا کہ توبہ کرتا ہو۔

تقاضتهُ مواهبكَ امتداحاً
وَأَوْلَی الناسِ بالمَدْحِ الوَهوبُ

۱۹۷۔ (پھر بھی آپ ﷺ کے انعامات ہیں) آپ ﷺ کے یہ انعامات مدائح کا تقاضا کرتے ہیں اور لوگوں میں مدح کے لائق زیادہ وہ ہوتا ہے جس پر زیادہ انعامات ہوں۔

وأغرانی به داعی اقتراجِ
عليَّ لأمرِهِ أبداً وجوبُ

۱۹۸۔ اس سے مجھے بھی غیرت آئی کہ سوال کروں ان سے کہ جن کا حکم ہمیشہ مجھ پر واجب ہے۔ (اس طرف مجھے سوال کرنے والوں نے دعوت دی)

فقلتُ لِمَنْ يَحُضُّ عَلَيْهِ فيه
لعلَّكَ فی هواهُ لی نَسيبُ

۱۹۹۔ جس نے مجھے اس طرف ابھارا تھا میں نے اس سے کہا کہ ہوسکتا ہے کہ (جن کی طرف گناہگار لوٹتے ہیں) میرے لئے بھی ان کی خواہش کرنا مناسب ہو۔

دَلَلْتَ عَلَى الهَوَى قلبی فَسَهْمِی
وَسَهْمُكَ فی الهَوَى كلٌّ مُصيبُ

۲۰۰۔ اس خواہش پر میرے دل نے دلیل پکڑ لی (میں نے اس سے کہا) اس خواہش پر (گناہ سے بخشش طلب کرنے کے لئے) تیرا حصہ اور میرا حصہ بالکل درست (برابر ہے)

لجودِ المصطفی مُدَّت يدانا
وما مدتْ له أيدٍ تخيبُ

۲۰۱۔ مصطفیٰ ﷺ کی سخاوت کے لئے (کو پانے کے لئے) ہم نے ہاتھ پھیلا دیئے جب بھی آپ ﷺ کی بارگاہ میں ہاتھ دراز ہوئے تو ناکام نہ ہوئے۔

شفاعَتهُ لنا ولكلِّ عاصٍ
بقدرِ ذنوبه منها ذنوبُ

۲۰۲۔ ان کی شفاعت ہمارے لئے اور ہر گناہگار کے لئے ہے ہر ایک کے گناہ کی مقدار پر اس کے لئے حصہ ہے۔

هُوَ الغَيْثُ السَّكُوبُ نَدًى وَعِلْماً
جَهِلْتُ وما هُوَ الغَيْثُ السَّكوبُ

۲۰۳۔ وہ تو خوب پانی بہانے والا بادل ہیں سیرابی اور علم کے اعتبار سے میں تو اس سے جاہل ہی رہا تھا کہ وہ خوب برسنے والا بادل ہیں۔

صلاةُ اللهِ ما سارت سَحابٌ
عليه ومارسا وثوى عسيبُ

۲۰۴۔ جب تک بادل چلیں اللہ کی طرف سے درود ہو آپ ﷺ پر اور جب تک جبلِ عسیب (پہاڑ مجد) قائم دائم رہے۔ (آپ ﷺ پر درود ہو)

قافیہ ﴿ب﴾ پر امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ مزید کہتے ہیں:

المصطفٰی الماحی

مصطفیٰ ﷺ گناہوں کو مٹانے والے

وافاك بالذنبِ العظيمِ المذنبُ
خجلاً يعنفُ نفسهُ ويؤنبُ

۲۰۵۔ گناہگار بڑا گناہ کر کے آپ ﷺ کی بارگاہ میں شرمندہ آیا کہ وہ اپنے آپ کو پاک کرنا چاہتا ہے اور پاکیزگی حاصل کرنا چاہتا ہے۔

لم لا يشوبُ دموعهُ بدمائه
ذو شيبةٍ عوراتها ماتخضبُ

۲۰۶۔ اس کے آنسو خون کے ساتھ کیوں خلط ملط نہ ہوں وہ بزرگی (کی عمر والا) ہے کہ جس کے پردہ کے مقامات کو مصنوعی خضاب نہیں کیا جاسکتا۔

لَعِبَتْ به الدنیا ولولا جَهْلُه
ما کان فی الدنیا یخوضُ ویَلعَبُ

۲۰۷۔ دنیا اس کے ساتھ کھیل کرتی رہی اگر اس کی جہالت نہ ہوتی تو وہ دنیا میں غرق نہ ہوتا اور نہ ہی کھیل کود کرتا۔

لَزِمَ التَّقَلُّبَ فی مَعاصی رَبِّهِ
إذْ باتَ فی نَعْمائِه یَتَقلَّبُ

۲۰۸۔ اس نے اپنے رب کی نافرمانی میں پھرتے رہنے کو لازم کر لیا حالانکہ اس نے رات (زندگی) اپنے رب کی نعمتوں سے لطف اٹھانے میں گزاری۔

یستغفرُ اللهَ الذنوبَ وقلبه
شرهاً علی أمثالها یتوثبُ

۲۰۹۔ وہ اللہ تعالیٰ سے گناہوں کی بخشش چاہتا ہے اور اس کا دل تو انہی گناہوں پر قائم رہنے کی لالچ رکھتا ہے۔

یُغْرِی جَوارِحَهُ عَلَی شَهَواتِهِ
فکأنَّه فیما استبَاحَ مُکلِّبُ

۲۱۰۔ اس کے اعضاء اس کی خواہشات (کو پورا کرنے) پر ابھارتے ہیں گویا وہ جس کا قصد کرتا ہے اس کا مُکلّب ہے۔ (کتے کو شکار سکھانے والے کو مُکلّب کہتے ہیں)

أضْحَی بِمُعْتَرَكِ المَنایا لاهِیاً
فکأنَّ مُعْتَرَك المنایا مَلْعَبُ

۲۱۱۔ اس نے چاشت کی خواہشات سے جنگ کرتے ہوئے محض کھیل کود میں گویا آرزوؤں سے جھگڑا کرنا کھیل کا میدان ہے۔

ضاقت مذاهبه علیه فما له
إلاّ إلی حرمٍ بطیبةَ مهربُ

۲۱۲۔ جب اس پر سب راستے تنگ ہو گئے تو اس کے لئے ایک ہی راستہ تھا کہ مدینہ طیبہ کے حرم کی طرف بھاگے۔

مُتقَطِعُ الأسبابِ مِنْ أعمالِهِ
لکنه برجائه متسببُ

۲۱۳۔ اپنے اعمال کے تمام اسباب کے ختم ہوتے ہوئے لیکن اپنی امید کو سبب بناتے ہوئے۔ (وہ درِ مصطفیٰ ﷺ پر آیا)

وقفت بجاه المصطفی آماله
فکأنه بذُنوبه یَتقرَّبُ

۲۱۴۔ اس کی امیدیں مصطفیٰ ﷺ کی بارگاہ میں کھڑی تھیں گویا وہ اپنے گناہوں کے ساتھ تقرب چاہتا ہو۔

وَبدا له أنَّ الوُقُوفَ بِبابِهِ
بابٌ لِغُفْرانِ الذُّنوبِ مُجَرَّبُ

۲۱۵۔ اس کے لئے یہ ظاہر ہوا کہ آپ ﷺ کے درِ اقدس پر کھڑا ہونا گناہون کی بخشش کے لئے مجرب دروازہ ہے۔

صلَّی علیه الله إنَّ مَطامِعی
فی جُودِهِ قد غارَ منها أشعَبُ

۲۱۶۔ اللہ کی طرف سے آپ ﷺ پر درود ہو بے شک آپ ﷺ کی سخاوت میں میری طمع نے دور جانے کو دھوکا دیا۔ (کہ اس در سے دور نہ جاؤں گا جب تک دل کو تسلی نہ ہو)

لِمَ لا یغار وقد رآنی دونه

أدركتُ مِنْ خَيْرِ الوَرَى ما أَطلُبُ

۲۱۷۔ دور جانا کیوں نہ دھوکا کھاتا (ہار مانتا) کیونکہ وہ مجھ کو دیکھ رہا تھا کہ میں خیرالوریٰ ﷺ سے ہر وہ حاصل کرلوں جس کو میں طلب کرتا ہوں۔

ماذا أخافُ إذا وَقَفْتُ بِبابِهِ

وصَحائِفِي سُودٌ ورَأْسِي أشْيَبُ

۲۱۸۔ میں جب آپ ﷺ کے درِ اقدس پر کھڑا ہوں تو مجھے کیا خوف ہے حالانکہ میرے نامۂ اعمال سیاہ ہیں اور میرے سر کے بال سفید ہیں۔

والمصطفى الماحي الذي يمحو الذي

يحصي الرقيبُ على المسيء ويكتبُ

۲۱۹۔ مصطفیٰ ﷺ (گناہوں کو) مٹانے والے ہیں وہ گناہ کہ جن پر رقیب شمار کرنے کے لئے مقرر ہے اور جن کو وہ لکھتا ہے ان کو آپ ﷺ مٹانے والے ہیں۔

بشرٌ سعيدٌ فی النفوسِ معظمٌ

مِقْدارُه وإلى القلوبِ مُحبَّبُ

۲۲۰۔ بشارت دینے والے ہیں نفوس سے سعادت والے ہیں ان کا مقام بہت عظیم ہے اور دلوں کی طرف محبت والے ہیں۔ (ہر دل میں محبوب ہیں)

بجمالِ صُورَتِهِ تمَدَّحَ آدمٌ

و بيانِ منطقهِ تشرَّفَ يعربُ

۲۲۱۔ آپ ﷺ کی صورت کے جمال کی وجہ سے آدم علیہ السلام کی مدح ہے اور آپ ﷺ کی منطق کے بیان کی وجہ سے عرب والوں کو شرف ملا ہے۔

مصباحُ كلِّ فضيلةٍ إمامها

وَلِفَضْلِهِ فَضْلُ الخَلائِقِ يُنسَبُ

۲۲۲۔ ہر فضیلت کے چراغ ہیں اور امام ہیں اور آپ ﷺ کے فضل کی وجہ سے مخلوقات کی طرف فضیلت کی نسبت ہوتی ہے۔

رِدْ واقتبِسْ من فضلهِ فبحارهُ

ما تَنْتَهي وشُموسُهُ ما تَغرُبُ

۲۲۳۔ آپ ﷺ کی فضیلت سے جوشمار اور اقتباس کر ان فضیلتوں کے سمندروں کی کوئی انتہا نہیں اور ان فضیلتوں کے سورج ڈوبنے والے نہیں ہیں۔

فلكلِّ سارٍ مِنْ هُداهُ هِدَايَةٌ

ولكل عافٍ من نداهُ مشربُ

۲۲۴۔ آپ ﷺ کی ہدایت سے ہر ایک چلنے والے کے لئے ہدایت ہے اور ہر ایک رزق طلب کرنے والے کے لئے آپ ﷺ کے گھاٹ سے ہی مشرب ہے۔

وَلكلِّ عَيْنٍ منه بَدْرٌ طالعٌ

ولكلِّ قلبٍ منه لَيْثٌ أَغْلَبُ

۲۲۵۔ ہر آنکھ کے لئے ان کی طرف سے بدر طالع ہے اور ہر ایک دل کے لئے ان کی طرف سے غالب آنے والا شیر ہے۔

مَلأَ العوالِمَ عِلْمُهُ وثَنَاؤُهُ

فيه الوجودُ منوّرٌ ومُطَيَّبُ

۲۲۶۔ تمام جہانوں کو ان کے علم نے اور ان کی ثناء نے بھر دیا عالم میں ان کا وجود مبارک منور اور خوشبو والا ہے۔

وهبَ الإلهُ لهُ الكمالَ وإنهُ
فى غيرهِ من جنسٍ مالا يوهبُ

٢٢٧۔ معبودِ برحق نے آپ ﷺ کو کمال عطا کئے ان کے علاوہ جو بھی ہے وہ اس جنس سے نہیں جس کو یہ کمالات عطا کئے جائیں۔

كُشِفَ الغِطاءُ لهُ وقد أُسرِىَ به
فعُلومُهُ لا شيء عنها يَعْزُبُ

٢٢٨۔ آپ ﷺ کے لئے پردے اٹھا دیئے گئے اور آپ ﷺ کو معراج کروائی گئی پس آپ ﷺ کے علوم سے کوئی چیز دور نہیں۔

ولقاب قوسين انتهى فمحلهُ
من قاب قوسين المحل الأقربُ

٢٢٩۔ قَابَ قوسَینِ (دو کمانوں کے قرب کا فاصلہ) کے مقام پر آپ ﷺ کی انتہاء ہوئی لیکن آپ ﷺ کا ٹھکانا تو قابَ قوسَینِ سے بھی زیادہ قریب کا ٹھکانا ہے۔

ودَنَا دُنُوّاً لا يُزَاحِمُ مَنْكِباً
فيه كما زَعَمَ المكيِّفُ مَنْكِبُ

٢٣٠۔ وہ بہت زیادہ قریب ہوئے لیکن یہاں مشابہت پر ملنا نہیں ہے اس مقام قرب میں (کیونکہ اللہ جسم سے پاک ہے) جیسے کہ بعض نے ایسا گمان کیا ہے جو اللہ تعالیٰ کے لئے جسم کے قائل ہیں مشابہت اللہ کے لئے ٹھہراتے ہیں۔

فاتَ العبارَةَ والإشارَةَ فضلُهُ
فعليكَ منه بما يُقالُ ويُكْتَبُ

٢٣١۔ آپ ﷺ کے فضائل نے عبارت اور اشارت کو یہاں ختم کر دیا پس تجھے لازم ہے کہ اسی کو تھام لے جو کہا گیا اور جو لکھا گیا ہے۔ (واقعہ معراج میں مقام قاب قوسین تک کے لئے)

صدق بما حدثت عنه ففي الورى
بالغيب عنه مصدق و مكذب

٢٣٢۔ جو آپ ﷺ کی طرف سے بیان ہوا اس کی تصدیق کر کیونکہ کائنات میں ان سے غیب ہونے کی وجہ سے کوئی آپ ﷺ کی تصدیق کرنے والا ہے اور کوئی تکذیب کرنے والا ہے۔

واسمع مناقب للحبيبِ فإنها
فى الحسنِ من عنقاءَ مُغربَ أغرب

٢٣٣۔ حبیب ﷺ کے مناقب کو سن اس لئے کہ یہ مناقب اپنے حسن میں عنقاء پرندے کی طرح عجیب نادر ہیں۔ (کسی اور سے نہیں آسکتے)

مُتَمَكِّنُ الأخلاقِ إلاَّ أنه
فى الحكم يرضى للإله ويغضبُ

٢٣٤۔ عمدہ اخلاق پر آپ ﷺ متمکن ہیں ہاں آپ ﷺ اللہ کی ذات کے معاملہ میں راضی بھی رہتے اور ناراض بھی ہوتے۔ (البتہ اپنی ذات کے معاملہ میں معاف ہی فرماتے تھے)

يشفي الصدورَ كلامهُ فدواءهُ
طَوْراً يَمُرُّ لها وطَوراً يَعْذُبُ

٢٣٥۔ آپ ﷺ کا کلام سینوں کو شفا دیتا ہے تو اس کی دواء بعض سینوں کے لئے کڑوی تھی اور بعض سینوں کے لئے میٹھی۔

فاطْرَبْ لتَسْبيح الحَصَى فى كَفِّهِ

فمن السماع لذكره ما يطرب

۱۳۶۔ خوش ہو جا اس تسبیح سے جو کنکریوں نے آپ ﷺ کی مٹھی میں کی اس کے ذکر کو سننے سے (روح کو) خوشی حاصل ہوتی ہے۔

والجِذْعُ حَنَّ لهُ وباتَ كمُغرَمٍ

قَلِقٍ بِفَقْدِ حَبيبِهِ يَتَكَرَّبُ

۲۳۷۔ کھجور کا سوکھا تنا آپ ﷺ کے لئے رویا سخت مضطرب پریشان ہو کے اس نے رات گزاری اپنے حبیب ﷺ کی جدائی کی وجہ سے وہ کرب میں مبتلا ہو گیا۔

وسعتْ له الأحجارُ فهى لأمرِهِ

تأتى إليه كما يشاءُ وتذهبُ

۲۳۸۔ پتھر ان کے قبضے میں تھے ان کے حکم کے تابع تھے جب آپ ﷺ بلاتے وہ آجاتے اور جب چاہتے وہ چلے جاتے۔

واهْتَزَّ مِنْ فَرَحٍ ثَبِيرٌ تَحْتَهُ

وَمِنَ الجِبالِ مُسَبِّحٌ ومُؤَوِّبُ

۲۳۹۔ آپ ﷺ کی موجودگی میں آپ ﷺ کے نیچے ثبیر (پہاڑ) جھومنے لگا اور پہاڑوں میں تسبیح کرنے والے اور توبہ کرنے والے ہیں۔

والنَّخلُ أَثْمَرَ غَرْسُهُ فى عامِهِ

وَبَدا مُعَنْدَمُ زَهْوِهِ والمَذْهَبُ

۲۴۰۔ آپ ﷺ نے کھجوروں کو گاڑھا تو وہ اسی سال اُگ آئیں سرخ کھجوریں پکنا شروع ہوگئیں (اسی سال) اور اسی سال اٹھالی گئیں۔

وَبَنانُهُ بالماءِ أَرْوَى عَسْكراً

فكأنه من ديمةٍ يتصببُ

۲۴۱۔ آپ ﷺ کی انگلیوں کے پوروں سے نکلتے ہوئے پانی نے لشکر کو سیراب کردیا گویا وہ آپ ﷺ کے خون مبارک سے پھٹ کر نکل رہا ہے۔

والشَّاةُ إذْ عَطَشَ الرَّعِيلُ سَقَتْهُمُ

وهم ثلاثُ مئينَ مما يحلبُ

۲۴۲۔ جب قافلہ پیاسا ہوا (صحابہ رضی اللہ عنہم کا) تو بکری نے ان کو سیراب کیا اور وہ دودھ پینے والے تین سو تھے۔

وشَفى جميعَ المُؤْلِمات بريقه

يا طِيبَ ما يَرْقى به ويُطَيِّبُ

۲۴۳۔ تمام دردوں کے ماروں نے آپ ﷺ کے لعابِ دھن سے شفا پائی کیا خوشی کا عالم ہوگا ان کا جنہوں نے آپ ﷺ کے لعابِ دھن کو پایا اور خوشبو پائی۔

ومشى تظلله الغمامُ لظلها

ذَيْلٌ عليه فى الهواجِرِ يُسْحَبُ

۲۴۴۔ آپ ﷺ پر سایہ کرنے کے لئے گھنے بادل آپ ﷺ پر سایہ فگن ہو کے چلے مرجھا دینے والی سخت گرمی میں وہ آپ ﷺ پر برستے۔

وتكَلَّم الأطفالُ والمَوْتى لَهُ

بعجائبٍ فليعجب المتعجبُ

۲۴۵۔ دودھ پیتے بچوں اور مُردوں نے عجائب کے ساتھ آپ ﷺ سے کلام کیا تعجب کرنے والا اس پر ضرور تعجب کرے۔

والجذلُ مِنْ حَطَبٍ غَدا لِعُكاشَةٍ
سیفا ولیس السیف مما یُحطبُ

۲۴۶۔ عُکاشہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں لکڑی کی چھڑی تلوار بن گئی (لکڑی تلوار کب بنتی ہے) تلوار اس جنس سے نہیں جس کو جلایا جاتا ہے۔

وعَسِيبُ نَخْلٍ صارَ عَضْباً صارِماً
يَومَ الوَغَى إذْ كل عَيْنٍ تُقلَبُ

۲۴۷۔ اب وہ کھجور کی ٹہنی خوب حملہ کرنے والی غضب ناک بن گئی تب میدان جنگ میں ہر آنکھ (اس کے ذریعہ) پلٹ جاتی۔

وأضاءَ عُرْجُونٌ وسَوْطٌ فی الدُّجی
عنْ أمرِهِ فكأنَّ كُلاًّ كَوْكَبُ

۲۴۸۔ کھجور کی ٹیڑھی شاخ اور چابک آپ ﷺ کے حکم مبارک سے تاریک رات میں روشن ہوگئی گویا وہ تمام روشن ستارا ہے۔

وكأن دعوته طليعة قول كنْ
ما بَعْدَها إلا الإجابةَ مَوْكِبُ

۲۴۹۔ گویا آپ ﷺ کی دعوت قولِ کن کا کرشمہ ہے کہ اس کے بعد اجابت پر مداوت کے علاوہ کوئی چارا نہیں۔

تَحْظَى بها أبناءُ مَنْ يدعو لَهُ
فكأنها وقْفٌ عَلَى مَنْ يُعْقِبُ

۲۵۰۔ (جنہوں نے اس وقت انکار کیا آپ ﷺ کی دعوت کا) ان کے بیٹوں نے آپ ﷺ کی دعوت سے حصہ پایا گویا یہ دعوت وقف تھی ان کے بعد آنے والوں کے لئے۔

للناس فيها وابلٌ وصواعقٌ
نفسٌ بها تحيا ونفسٌ تعطبُ

۲۵۱۔ لوگوں کے لئے اس دعوت میں تیز بارش اور بجلی کی چمک ہے جس میں کسی جان کی زندگی اور کسی جان کی موت ہے۔

والمحلُ إذْ عمَّ البلادَ بلاؤهُ
والريحُ يُشْمِلُ بالسَّمُومِ ويُجْنِبُ

۲۵۲۔ جب قحط کی وجہ سے شہروں میں مصائب زیادہ ہوئے اور بادِ سموم کبھی شمالاً کبھی جنوباً آتی۔

واستسلمَ الوحشُ المروعُ لصيدهِ
جُوعاً وصَرَّ مِنَ الحَرورِ الجُنْدبُ

۲۵۳۔ درندوں نے جو ڈر کے مارے تھے بھوک کی حالت میں شکار نہ ہونے کی وجہ سے سر جھکالیا گرمی کی شدت کی وجہ سے ٹڈیاں بھی فغاں کر رہی تھیں۔

والذئبُ من طولِ الطوى يبكي على
رِمَمِ المَواشي وابنُ دايَة ينعبُ

۲۵۴۔ بھیڑیوں کی یہ حالت تھی کہ بھوک کے طویل ہونے کی وجہ سے مویشیوں کی ہڈیوں پر وہ رو رہے تھے اور کوا اپنی پیاس کی وجہ سے چونچ مار رہا تھا۔

والناسُ قد ظنُّوا الظُّنونَ كأنَّما
سَلَبَتْ قلوبَهم الرياحُ القُلَّبُ

۲۵۵۔ لوگوں کو یہ گمان ہو چلا تھا کہ چلنے والی گرم ہوا نے ان کے دلوں کو سلب کرلیا ہے۔

لم تبكِ للأرضِ السماءُ بِهِ ولا
رقتْ لشائمها البروق الخلبُ

۲۵۶۔ زمین کے لئے آسمان نے آنسو نہ بہائے (بارش نہ ہوئی) اس قحط پر بے بارش

کے بادلوں نے بھی زمین کو اپنے سائے سے نہ مہکایا۔

فدعوك مخبوءاً لكل كريهةٍ

جَلَّتْ كما يُخبا الحُسامُ ويُنْدَبُ

۲۵۷۔ ہر مشکل میں آپ ﷺ کو انہوں نے پکارا ہر مشکل سے بچنے کے لئے مشکل دور ہوئی (آپ ﷺ کے سبب) جیسے تلوار کو چھپایا جاتا ہے اور اس سے زخم بھی لگایا جاتا ہے۔

فَرَفَعْتَ عَشْراً مِنْ أنامِلَ داعياً

فانهلَّ أسبوعاً سحابٌ صببُ

۲۵۸۔ آپ ﷺ نے دسوں انگلیوں کو دُعا کے لئے بلند کیا پورا ہفتہ جل تھل بادل برستے رہے۔

فطغى على بنيانِ مكةَ ماؤهُ

أو كادَ يَنْبُتُ في البيُوتِ الطُّحلبُ

۲۵۹۔ مکہ المکرمہ (کعبہ مراد ہے) کی دیواروں پر پانی چڑھ آیا اتنا پانی ہوا کہ گھروں میں سبزہ پانی کی سطح پر نمودار ہو۔ (اتنا پانی جمع ہوا گھروں میں)

لولاَ سألتَ الله سُقيا رَحْمَةٍ

ماتت به الأحياءُ مما يشربوا

۲۶۰۔ اگر اے اللہ کے نبی ﷺ آپ اللہ تعالیٰ سے رحمت کی سیرابی کا سوال نہ کرتے تو زندہ لوگ جو بھی پیتے اس سے ان کی موت واقع ہو جاتی۔

فإذا البلاد وكل دارٍ روضةٌ

فيما يَرُوقُ وكلُّ وادٍ مُعْشِبُ

۲۶۱۔ پھر تو شہر اور ہر گھر جنت کا نقشہ پیش کر رہا تھا اور ہر وادی ہری بھری گھاس سے

لہلہا رہی تھی۔

قد جئتُ أستسقي مكارمكَ التي

يحيا بها القلب المواتُ ويخصبُ

۲۶۲۔ میں بھی آپ ﷺ کی بارگاہ سے وہ مکارم مانگنے آیا ہوں کہ جن کہ وجہ سے مردہ دل زندہ ہو جاتا ہے اور تازگی حاصل کرتا ہے۔

يا مَنْ يُرجّى في القيامةِ حيث لا

أمٌّ تُرجّى للنَّجاةِ ولا أبُ

۲۶۳۔ اے وہ ذات کہ قیامت میں جس سے امید کی جائے گی وہ دن کہ جس دن نہ ماں اور نہ ہی باپ نجات کی امید بنے گا۔

يا فارجَ الكُرَبِ العِظامِ وَوَاهِبَ ال

مِنَنِ الجِسامِ إليكَ منك المهربُ

۲۶۴۔ اے بڑی بڑی مصیبتیں دور کرنے والے اور بڑے بڑے انعامات کرنے والے آپ ﷺ کی بارگاہ میں ہی بھاگ کر آنا ہے اور آپ ﷺ کی بارگاہ سے ہی گناہوں سے چھٹکارا ہے۔

هَبْ لي مِنَ الغُفْرانِ رَبِّ سعادةً

ما تستعادُ ونعمةً ماتسلبُ

۲۶۵۔ مجھے بخشش دلوا دیجئے وہ سعادت جو واپس لوٹ گئی وہ عطا فرمائیں اور جو نعمت مجھ سے سلب ہوئی وہ عطا فرمائیں۔

أيَضيقُ بي أمرٌ وبابُ المصطفى

في الأرض أوسَعُ للعُفاةِ وأرحَبُ

۲۶۶۔ کیا مجھ پر معاملہ تنگ ہوگا جب کہ درِ مصطفیٰ ﷺ رزق طلب کرنے والوں کے

لئے وسیع ہے اور ہر مانگنے والے کو خوش آمدید کہا جاتا ہے۔

لاتقنطی یانفسُ إنَّ توسلی
بالمصطفی المختارِ لیس یُخیّبُ

۲۶۷۔ اے میری جان تو مایوس مت ہو مصطفیٰ مختار ﷺ سے وسیلہ مانگنا کبھی رائیگاں نہیں جاتا۔

أنّی یَخِیبُ وقد تَعَطّرَ مَشْرِقٌ
بِمَدائِحِی خیرَ الأنامِ ومَغرِبُ

۲۶۸۔ میں کیوں ناکام رہوں جب کہ مشرق و مغرب ان (تعریفات پر مبنی) مدائح سے معطر ہیں جو میں نے آپ ﷺ کے لئے کہے ہیں۔

آلَ النبی ومن لهم بالمصطفی
مجدٌ علی السبعِ الطباقِ مطنبُ

۲۶۹۔ آلِ نبی ﷺ اور جن کا بھی مصطفیٰ ﷺ سے تعلق ہے وہ ساتوں آسمانوں میں بزرگی پر قائم ہے۔

حزتمُ عظیماً من تراثِ نبوةٍ
ما کان دونکم لها مَنْ یَحجُبُ

۲۷۰۔ تم نے نبوت کی میراث سے عظیم حصہ پایا جو تمہارے علاوہ دوسروں کے لئے محجوب ہے۔ (اے آلِ نبی ﷺ)

الله حَسْبُکُمُ وَحَسْبی إننی
فی کلِّ مُعْضِلَةٍ بِکُم أتحَسَّبُ

۲۷۱۔ اللہ تمہیں کافی ہے اور مجھے یہ کافی ہے کہ میں ہر لغزش میں تمہیں کافی (سہارا) سمجھتا ہوں۔

یاسادتی حبی لکم ما تنقضی
أعماره وحبالهُ ما تقضبُ

۲۷۲۔ اے میرے سردارو! میری تمہارے ساتھ محبت ٹوٹنے والی نہیں اس محبت کی آبادیاں اور پہاڑ منقطع ہونے والے نہیں۔

مِنْ مَعْشَرٍ نَزَلوا الفَلا فُحصونُهُمْ
بیدٌ بأطرافِ الرماحِ توَشَّبُ

۲۷۳۔ اس گروہ سے جو جنگل میں نازل ہوئے پس ان کا قلعہ تو ایک جنگل ہے نیزوں کی اطراف سے اس کو ڈھانکا گیا ہے۔ (صحابہ و آلِ نبی ﷺ شریعت کے قلعہ میں آئے)

ما فیهمُ لسنانِ عَیْبٍ مَطْعَنٌ
کلّاً ولا لحسامِ ریبٍ مضرب

۲۷۴۔ ان میں وہ نہیں کہ سنانِ نیزہ میں عیب سے ان پر طعن کیا گیا ہو ہرگز ایسا کبھی نہ ہوا اور نہ ہی وہ ہیں کہ جن کی تلوار کو فریب کی مثال دی گئی ہو۔

وعلی الخصاصةِ یؤثرونَ بزادهم
ویلذ من کرمٍ لهم أن یسغبوا

۲۷۵۔ فقیری پر ہی وہ ترجیح رکھتے ہیں مال رکھنے کے باوجود کرم کی بجائے انہیں یہ بات لذت دیتی ہے کہ وہ بھوکے رہیں۔

لا تَنْزع اللُّوّامُ أثْوابَ النَّدی
عنهم ویُخْصِبُ جُودُهم أنْ یُجْدِبوا

۲۷۶۔ ملامت کرنے والے ان سے پاکیزگی کے آنسوؤں کی تری والے لباس نہیں اتار سکتے اور ان کی سخاوت بے بارش کی زمینوں کو سیراب کرتی ہے۔

جُبِلوا علی سِحْرِ البَیان فجاءھم
حَقُّ البیانِ عَنِ الرّسالۃِ یُعْرِبُ

۲۷۷۔ سحر بیانی پر ان کو کثرت دی گئی خالص عربی زبان میں رسالت کی طرف سے ان کی طرف حق البیان آیا۔

فاستسلَموا للعَجْزِ عنه وذو النُّھَی
تأبی نھاہ قتالَ من لا یغلبُ

۲۷۸۔ انہوں نے اس (قرآن) کے معجزہ کو دیکھ کر سر جھکا دیئے کیونکہ عقل منداس کے ساتھ قتال کرنے سے رک جاتا ہے جس پر غالب نہ آسکے۔

جاءت عجائبھم أمامَ عجائبٍ
أمِّ الزّمانِ بِھِنَّ حُبلَی مُقْرِبُ

۲۷۹۔ ان کے عجائب ہر عجائب سے آگے مقدم ہو کر آئے جب کہ تمام کے تمام زمانے انہی عجائب کی دوڑ میں بندھے ہوئے۔ (نظر آتے ہیں)

مابال من غضبَ الإلهُ علیھم
حادوا عن الحق المبینِ ونکبوا

۲۸۰۔ (دوسری طرف) ان کا کیا بنے گا جن پر معبودِ برحق کا غضب ہوا جو حق مبین سے پھر گئے اور انہوں نے تکبر کیا۔ (موسیٰ وعیسیٰ علیہما السلام کے امتی مراد ہیں جنہوں نے کتابوں میں تبدیلی کی)

کَفَرَتْ عَلَی عِلمٍ بھم علماؤھم
جَرِبَ الصَّحیحُ ولَمْ یَصِحَّ الأجربُ

۲۸۱۔ ان کی ہلاکت کا علم رکھنے کے باوجود ان کے علماء نے کفر کیا تجربہ صحیح تھا مگر تجربہ صحیح کرایا نہ گیا۔

ھَلاَّ تَمَنَّی المَوتَ منھمْ معشرٌ
جحدُوہ فامتحنوا الدواء وجرَّبوا!

۲۸۲۔ موت کی آرزو کیوں نہ کرے وہ گروہ ان میں سے کہ جس نے اس حقِ مبین کا انکار کیا دواء کے معاملے میں ابھی وہ امتحان میں تھے کہ انہوں نے اس کا تجربہ کر دیا۔

أفیؤمنون به ومن جاءھم
بالبَیِّناتِ مُقَتَّلٌ ومُصلَّبُ

۲۸۳۔ کیا وہ اس حق پر ایمان رکھتے ہیں؟ حالانکہ جو ان کے پاس واضح نشانیاں لے کر آئے (انبیاء و رسل) ان میں سے کسی کو یہ قتل کرنے والے اور کسی کو سولی پر چڑھانے والے۔ (عیسیٰ علیہ السلام سولی پر چڑھائے نہ گئے اگرچہ انہوں نے اس کا قصد کیا تھا البتہ مگر اللہ نے آپ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر اٹھالیا)

عَبَدوا وموسی فیھمُ العجلَ الذی
ذُبحوا به ذبحَ العجولِ وعُذِّبوا!

۲۸۴۔ ابھی موسیٰ علیہ السلام ان میں تھے کہ انہوں نے بچھڑے کی عبادت (شروع) کر دی اسی سبب سے وہ بچھڑوں کی طرح ذبح کئے گئے اور عذاب میں ڈالے گئے۔

وصبوا إلی الأوثانِ بعد وفاتِهِ
والرُّسُلُ مِنْ أَسَفٍ علیھم تَنْدُبُ

۲۸۵۔ موسیٰ علیہ السلام کے وصال کے بعد وہ بتوں کی پوجا میں مشغول ہو گئے اور رسول تأسف سے ان پر گریہ کناں تھے۔

وَإذا القلوبُ قَسَتْ فلیس یُلینھا
خلٌّ یلومُ ولا عدوٌّ یعتبُ

۲۸۶۔ جب دل ہی پتھر ہو جائیں تو نہ کوئی قریبی دوست انہیں ملامت کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی دشمن عتاب کر سکتا ہے۔(ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا)

وَأخو الضَّلالَةِ قالَ عيسى ربُّه

وَنَبِيُّهُ فأخو الضَّلالِ مُذَبْذَبُ

۲۸۷۔ گمراہیوں میں (ان کی طرح کے عیسائی ہیں کہ) عیسیٰ علیہ السلام کو رب بھی انہوں نے کہا اور نبی بھی کہا گمراہی والا ہمیشہ تردد میں ہوتا ہے۔

ويقول خالقهُ أبوهُ وإنهُ

ربٌّ وانسانٌ ألا فتعجبوا

۲۸۸۔ عیسیٰ علیہ السلام کے خالق کو انہوں نے عیسیٰ علیہ السلام کا باپ کہا حالانکہ وہ رب ہے اور یہ انسان کیا ان پر تعجب نہ کیا جائے۔

أبِهَذه العَوراتِ جاءَتْ كُتبُهُم

أم حرفوا منها الصواب ووربوا

۲۸۹۔ کیا اس بے شرمی کے لئے ان کی کتابیں آئی تھیں کہ وہ ان میں سے درست چیزوں کی تحریف کر دیں اور اصلی حالت سے ان کو بدل دیں۔

فاعوجَّ منها مااستقامَ طلوعهُ

فكأنها بين النجومِ العقربُ

۲۹۰۔ جن کا طلوع سیدھا تھا بعد میں اس کو ٹیڑھا انہوں نے اس طرح کر دیا گویا وہ عقرب ستارے کے درمیان ہو۔

عجباً لهم ماباهلوه ولم أبتْ

أحْبارُ نَجرانَ الذينَ تَرَهَّبُوا

۲۹۱۔ تعجب ہے ان پر کہ جنہوں نے آپ ﷺ سے مباہلہ کیا لیکن نجران کے وہ

بڑے بڑے عیسائی راہب نہ آئے جنہوں نے ترکِ دنیا اختیار کیا تھا۔

ولقد تَحَدَّى بالبيانِ لِقومِهِ

واليهمُ يُعزى البيانُ وينسبُ

۲۹۲۔ آپ ﷺ نے اپنی قوم کو اس بیان (قرآن) کے مقابل لانے کو کہا (ایک آیت بھی نہ لا سکے) جب کہ ان میں صاحب بیان بھی تھے اور اس کی نسبت ان کی طرف ہوتی تھی۔

فتهيبوهُ وما أتوهُ بسورةٍ

مِنْ مِثله وبيانُهم يُتَهيَّبُ

۲۹۳۔ وہ اس سے عاجز آ گئے اور اس کی مثل ایک سورت نہ لا سکے اور ان کا بیان بھی قرآن کے سامنے ہیبت زدہ ہو گیا۔

مَنْ لم يؤهلهُ الإلهُ لحالةٍ

فاتَتْهُ وهوَ لِنَيْلِها مُتأَهِبُ

۲۹۴۔ جو کسی حالت کے آنے کے لئے اللہ سے نہ ڈرے تو وہ حالت جب اس پر آ جائے تو وہ اس کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ (پہلے قرآن کے مخالف تھے جب ان کو چیلنج کیا گیا تو کچھ بھی مقابل نہ لا سکے)

عجباً لهم شهدوا له بأمانةٍ

حتى إذا أَدّى الأمانة كذّبوا

۲۹۵۔ تعجب ہے ان پر کہ وہ اس امانت پر آپ ﷺ کے شاہد تھے مگر جس وقت امانت کی ادائیگی کا وقت آیا تو انہوں نے جھٹلا دیا۔

وارتابَ فيه المشركون و لم يزل

بالصِّدْقِ عند المشركينَ يُلَقَّبُ

۲۹۶۔ مشرکین نے اس میں فریب کی اور صدق کے ساتھ مشرکین کی طرف سے ہمیشہ کسی کو لقب نہ دیا گیا۔ (سوائے آپ ﷺ کے پھر بھی انکار کر دیا)

جحدوا النبي وقد أتاهم بالهدى
لَوْلا القضاءُ سأَلتَهُمْ ما المُوجَبُ

۲۹۷۔ انہوں نے نبی ﷺ کا انکار کیا حالانکہ وہ ان کے پاس ہدایت لے کر آئے اگر قضاء ایسے نہ ہوتی تو آپ ﷺ ان سے پوچھتے کہ اس کا موجب کیا ہے۔

لله يومُ خروجِه من مكةٍ
كخروج موسى خائفاً يترقبُ

۲۹۸۔ اللہ کے لئے آپ ﷺ جب مکہ سے نکلے تو وہ دن ایسا تھا جیسے موسیٰ علیہ السلام خوفزدہ نکلے اس انتظار میں کہ اب کیا ہوتا ہے۔

والجنُّ تنشدُ وحشةً لفراقهِ
شِعراً تَفيضُ به الدُّموعُ وتُسْكَبُ

۲۹۹۔ جن آپ ﷺ سے جدائی کی وجہ سے (جو مکہ میں تھے) وہ وحشت کے گیت گا رہے تھے جن سے آنسو امڈ آتے اور بہنے لگتے۔

والغارُ قد شنَّتْ عليه غارةً
أعْداؤُه حِرْصاً عليه وأجلبُوا

۳۰۰۔ غار ناز و ادا دکھا رہا تھا کہ اس میں رسول اللہ ﷺ کے قدم لگے ہیں دشمن آپ ﷺ کے قتل پر حریص اور بھوکے ہو گئے تھے۔

أرأيت مَنْ يَجْفو عليه قَوْمُه
تحنو عليه العنكبوتُ وتحدبُ

۳۰۱۔ کیا تو نے دیکھا انہیں کہ کیسے ان کی قوم نے آپ ﷺ سے جفا کی وہ ذات کہ

جن پر مکڑی نے جالا تنا اور کیسی مہربانی کی۔

إن يكفروا بكتابهِ فكتابهُ
فلكٌ يدورُ على الوجودِ مكوكبُ

۳۰۲۔ اگر وہ ان کی کتاب کا انکار کریں تو (کوئی فرق نہیں) ان کی کتاب تو آسمان ہے جو ستاروں کے ساتھ وجود پر گردش کرتا ہے۔

قامت لنا وعليهمُ حُجَجٌ به
فبدا الصباحُ وجنَّ منه الغيهبُ

۳۰۳۔ قائم ہوئیں (یعنی) ہمارے لئے لائی اور ان پر لائی گئیں اس قرآن کے ساتھ حجتیں پس صبح ظاہر ہو گئی اور اس قرآن کے ساتھ تاریکی چھٹ گئی۔

فتصادمَ الحقُّ المبينُ وإفكهمْ
فإذا النُّفُوسُ عَلَى الرَّدَى تتشَعَّبُ

۳۰۴۔ حق مبین اور ان کے جھوٹ کے درمیان تصادم ہوا جب کہ جانیں موت پر ہی جدا ہوں گی۔ (جیسے روح اور جسم میں جدائی ہوتی ہے اسی طرح حق و باطل میں احقاقِ حق کے وقت جدائی ہو جاتی ہے)

فدعوا نزالِ فأوقدتْ نيرانها
سمرُ القنا والعادياتُ الشذب

۳۰۵۔ جب انہوں نے جنگ آپ ﷺ پر مسلط کی تو قاتل تیروں نے اپنی آگ جلائی اور تیز دوڑنے والے گھوڑوں نے۔ (ان پر حملہ کیا)

فإذا بِدِينِ الكُفرِ يَنْدُبُ فَقْدهُ
ذُرِيَّة تُسْبى ومالٌ يُنْهَبُ

۳۰۶۔ تب کفر کے دین کو ماننے والوں نے گریہ کیا اپنی اس ذریت پر جن کو کاٹ کے

رکھ دیا گیا اور اس مال کے اوپر روئے جو لُوٹ گیا۔

غَالَت بُغاثَهُمْ بُزَاةُ كَرِيهَةِ
أظفارها فى كلِ صيدٍ تنشبُ

۳۰۷۔ ان کے گندگی والے اجسام پر گدھ ٹوٹ کر آئے ان کے ناخن ہر ایک شکار پر پھنسے جا رہے تھے۔

حتى بكى عَمْراً هِشامٌ فى الثَّرَى
من ذلةٍ ونعى حيياً أخطبُ

۳۰۸۔ حتی کہ ابوجہل ذلت سے مٹی میں روئے جا رہا تھا اور حیی ابن اخطب نے موت کی خبر دی۔ (کافروں کو)

لاتنكروا بغضى عدو المصطفى
إنى ببغضهم له أتحببُ

۳۰۹۔ مصطفی ﷺ کے دشمنوں کے ساتھ میرے بغض کا تم انکار نہ کرو اس لئے کہ میں ان کے ساتھ بغض رکھتے ہوئے آپ ﷺ سے محبت کا اظہار کرتا ہوں۔

أَقْسَمْتُ لا تَنْفَكُّ نارُ قَرِيحتى
أبداً عَلَى أعدائه تَتَلَهَّبُ

۳۱۰۔ میں نے قسم کھائی ہے میری طبیعت کی آگ جدا نہیں ہو سکتی وہ ہمیشہ آپ ﷺ کے دشمنوں پر بھڑکتی رہے گی۔

هذا وَنُطْقِى دائماً بمدِيحِهِ
أذكى من الوردِ الجنىّ وأطيبُ

۳۱۱۔ یہ میری طبیعت اور میرا نطق ہمیشہ آپ ﷺ کی مدح کے ساتھ تازہ گلاب کے پھول سے زیادہ صاف اور زیادہ خوشبودار ہے۔

أُهْدِي له طِيبَ الثَّناءِ وإنه
ليحبُّ أن يهدى إليه الطيبُ

۳۱۲۔ میں آپ ﷺ کے لئے تعریف کی خوشبو کا ہدیہ بھیجتا ہوں اور آپ ﷺ کو یہ محبوب ہے کہ آپ ﷺ کو خوشبو کا ہدیہ بھیجا جائے۔

أثنى عليه تشوقاً وتعبداً
لا أننى لصفاته أستوعبُ

۳۱۳۔ میں آپ ﷺ کی تعریف کرتا ہوں شوق کے ساتھ اور عبادت کے ساتھ میں آپ ﷺ کی صفات کا احاطہ نہیں کر سکتا۔

مُسْتَصْحِباً حُبِّى وإيمانى لهُ
وكلاَهُما مِنْ خَيْرِ ما يُسْتَصْحَبُ

۳۱۴۔ میری محبت اور میرا ایمان آپ ﷺ سے صحبت حاصل کرتا ہے اور یہ دونوں وہ بہتر ہیں کہ جن سے صحبت حاصل کرنا (بہتر ہے)

أشتاقُ للحرمِ الشريفِ بلوعةٍ
فى القلبِ تحدو بى إليه وتجذبُ

۳۱۵۔ میں دل میں عشق کی جلن کے ساتھ حرم شریف کے لئے مشتاق ہوں میری اسی طرف ہی کشش اور طلب ہے۔

ما لى سِوَى ذِكْرِى لهُ فى رِحْلَتى
زَادٌ وَلا غَيرُ اشتياقى مَرْكَبُ

۳۱۶۔ میری سواری کے کجاوے میں سوائے ان کے ذکر کے کوئی زادِ راہ نہیں ہے اور ان کے اشتیاق کے علاوہ کوئی میری سواری نہیں۔

وتحيةٍ منى إليهِ يردها
منه علىَّ مُسَلِّمٌ ومُرَحِّبُ

۳۱۷۔ آپ ﷺ کی بارگاہ میں میری طرف سے سلام ہو مجھ پر آپ ﷺ کی طرف سے اس سلام کو سلام دینے والا اور مرحبا کہنے والا (فرشتہ) لوٹاتا ہے۔

صلَّى عليه الله إنَّ صلاتَهُ
فَرْضٌ عَلَى كلِّ الأنامِ مُرَتَّبُ

۳۱۸۔ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ پر درود بھیجے بے شک آپ ﷺ پر درود بھیجنا ہر مخلوق پر ترتیب شدہ فرض ہے۔

ما حنَّ مشتاقٌ إلى أوطانهِ
مثلي وراحَ بوصفها يتشببُ

۳۱۹۔ میری مثل ان کے اُوطان کی طرف کون زیادہ مشتاق ہوگا اور کون ہوگا جو ان کے اُوطان کے وصف کے ساتھ خوشی کو بڑھانے والا ہوگا۔

اسی طرح امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فخر الدین عثمانی کے آنے پر خوشی مناتے ہوئے اور بعض نصاریٰ کی مذمت کرتے ہوئے کہا:

يا فرحة الدنيا

اے دُنیا کی خوشی

أريحُ الصبا هبتْ على زهرِ الربا
فأصبح منها كل قطرٍ مطيبا

۳۲۰۔ کیا خوبصورت کلی کے اوپر صبا کی ہوا چلی ہے کہ جس سے ہر طرف خوشبو سے

معطر ہو رہی ہے۔

أم الرَّاحُ أهدَتْ للرِّياحِ خُمارَها
فأشكرَ مسراها الوجودَ وطيبا

۳۲۱۔ یا ہواؤں کے لئے شراب کے نشہ کو ہدیہ کیا گیا کہ جہاں سے وہ ہوائیں چلی ہیں وجود کو نشیلا اور خوشبودار کر دیا ہے۔

ألَمْ تَرَني هِزَّ التَّصابي مَعاطِفي
وراجَعَني ما راقَ مِنْ رَوْنَقِ الصِّبا

۳۲۲۔ کیا تم مجھے نہیں دیکھتے کہ اپنی چادروں کو حرکت دیئے جا رہا ہوں (اس مدہوشی کے عالم میں) اور رونقِ صبا سے جو بھی باریکی سے چلا ہے وہ میری طرف باہم لوٹا ہے۔

فمن مخبري ماذا السرور الذي سرى
فلا بد حتماً أن يكون له نبا

۳۲۳۔ کون مجھے خبر دے گا کہ یہ سرور کیسا چل رہا ہے اس کے لئے آخر کار یہی بات ہے کہ (کوئی) خبر دے۔ (مجھے اس کے بارے میں)

فقالوا: أَعاد الله للناسِ فَخْرَهُمْ
ولياً إلى كل القلوب محببا

۳۲۴۔ وہ بولے کہ اللہ نے لوگوں کے لئے ان کے فخر کو پھر لوٹا دیا ہے دوست بنا کر ہر دل کی طرف محبوب بنا کر۔ (فخر الدین عثمان کو)

فقلت: أَفَخْرُ الدينِ عثمانُ؟ قال لي:
بَلَى !؟ قُلْ له أهْلاً وَسَهْلاً ومَرْحبا

۳۲۵۔ میں نے کہا کہ کیا فخر الدین عثمانی؟ مجھے جواب ملا ہاں اسے کہو کہ اهلاً وسهلاً

ومرحبا۔

وقال الوَرى لله دَرُّكَ قادِماً

سُقينا به من رحمة الله صيبًا

۳۲۶۔ مخلوق نے کہا کہ اللہ کی بارگاہ میں یہی حاجت کے لئے پیش قدمی ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت سے ہمیں اس کے سبب خوب سیراب کیا گیا ہے بارش کے بہنے کے ساتھ۔

ونادى منادٍ بينهم بقدومه

فَرَهَّبَ منهم سامعين ورَغَّبا

۳۲۷۔ کسی منادی نے فخر الدین کے آنے کا اعلان کیا تو سننے والے استقبال کے لئے بھاگے جا رہے تھے اور ادھر رغبت رکھتے تھے۔

فأوسعهم فضلاً فآمن خائفاً

وأنصفَ مظلوماً وأخصبَ مجدبا

۳۲۸۔ پس ان پر فضل زیادہ ہو گیا اس کی طرف سے اور اس نے خوف زدہ کو امن دیا مظلوم کو انصاف دلایا اور بھوکے کو سیراب کیا۔

وقد أخَذَتْ منه البسيطةُ زِينَةً

فَفَضَّضَ منها الزهرَ حَلْياً وذَهَّبا

۳۲۹۔ اس سے زمین نے زینت حاصل کی کلی نے اس سے زیور اور خوبصورتی کا فیض حاصل کیا۔

فيا فرحَةَ الدُّنيا وَفرحَةَ أهلها

بِيَومٍ له مِنْ وَجْهِ عثمانَ أعربا

۳۳۰۔ اے دنیا کی فرحت اور دنیا والوں کی خوشی تیرا اس دن کیا عالم تھا جب عثمان

(فخر الدین عثمان) کا چہرہ ظاہر ہوا۔

وشاهد منهُ صُورةً يُوسُفِيَّةً

تباهَى بها في الحُسنِ وَالبَأْسِ مَوْكِبا

۳۳۱۔ اس سے صورت یوسفی جھلک رہی تھی حسن میں ناز پر اور خوب بھیڑ میں جلوس کے ساتھ ساتھ آہستہ آہستہ وہ چل رہا تھا۔

مفوضُ أمرِ العالمين لرأيه

فكان بهم أولى وأدرى وأذربا

۳۳۲۔ عالمین کے معاملہ کو تفویض کرنے والا ہے اپنے بلند جھنڈے کی وجہ سے (جو ہر جگہ قائم ہے) گویا وہ ان میں اولیٰ ہے زیادہ جاننے والا ہے اور زیادہ تیز تلوار والا ہے۔

أعيدوا على أسماعِنا طيبَ ذِكْرِهِ

لِيُطْفِيءَ وجْداً في القلوب تَلَهَّبا

۳۳۳۔ ہماری سماعتوں پر اس کے خوشگوار ذکر کو دوبارہ لاؤ تاکہ دلوں میں جو عشق کی آگ بھڑک رہی ہے وہ کچھ ماند پڑے۔ (طلب وشوق کی آگ کو کم کرنے کے لئے ذکر چھیڑ دو)

ولا تحجبوا الأبصار عن حسن وجهه

فقد كان عنها بالبعاد محجبا

۳۳۴۔ اس کے چہرے کے حسن سے آنکھوں کو مت چھپاؤ جو اس کے چہرے سے دور رہا وہ حجاب میں ہی رہا۔

وَلِيٌّ إذا ضاقتْ يَدِي وَذكَرْتُه

مَلَكْتُ نِصَاباً أَوْ تَوَلَّيْتُ مَنْصِبا

۳۳۵۔ وہ ایسا ولی ہے کہ جب میرا ہاتھ تنگ ہوا اور میں نے اس کا ذکر کیا تو میں نصاب کا مالک ہو گیا اور منصب کا والی ہو گیا۔

تَوَسَّلْ به في كلِّ ما أنتَ طالبٌ
فكم نلتُ منه بالتوسُّلِ مَطْلَبا

۳۳۶۔ تو جس چیز کو بھی طلب کرتا ہے اس میں فخر الدین عثمان کو وسیلہ بنا میں نے اس کے توسل سے کتنے ہی مطلب پائے ہیں۔

وعِشْ آمِناً في جاهِهِ إنَّ جاهَهُ
لقصّاده راضَ الزمانَ وهذَّبا

۳۳۷۔ اس کی بادشاہت میں تو امن سے زندگی گزار اس کی عوام پر بادشاہت نے زمانہ کو خوشحال کر دیا اور مہذب بنا دیا۔

تَغَرَّبْتُ يَوْماً عَنْ بِلادي وزُرْتُه
فنلت غنىً ماناله من تغربا

۳۳۸۔ میں اپنے دیس سے دور پردیسی تھا کہ اس کی زیارت کی پردیس میں بندہ جس دولت کو حاصل کرنے جاتا ہے اس سے مل کر میں نے وہ دولت حاصل کی۔

على أنني ما زِلْتُ مِنْ بَرَكاتِه
غنيا وفي نعمائه متقلبا

۳۳۹۔ اس لئے کہ میں اس کی برکات سے ہی غنی رہا ہوں اور اس کی نعمتوں میں ہی زندگی گزارتا رہا ہوں۔

و كُنْتُ لِمَا يَرْضاه بالغيبِ فاعِلاً
وكُنتُ لما لَمْ يَرْضَهُ مُتجنِّبا

۳۴۰۔ میں اس کی عدم موجودگی میں وہ کام کرتا ہوں جو اسے راضی رکھے اور جو اسے

راضی نہ کرے اس سے اجتناب کرتا ہوں۔

ولا كان ديناري مِنَ النُّصح بَهرَجاً
يديه ولا برقي من الودِّ خلبا

۳۴۱۔ اس کے ہاتھوں سے جو چھو کے آئے وہ خالص دینار میرا کبھی کھوٹا نہیں ہوتا اور میری محبت بے بارش کی چمکتی بجلی نہیں ہے۔

أمولاي أنسيت الورى ذكرَ من مضى
وأغنى نداك المادحين وأتعبا

۳۴۲۔ کیا میرے مولیٰ تو مخلوق میں سے اس کے ذکر کو بھول جائے گا جو گزر چکا جب کہ تو نے اپنی تعریف کرنے والوں کو خوب مال دار کر دیا اور خوشحال کر دیا۔

ولِي أدبٌ حُرٌّ أُحرِّمُ بَيْعَه
وما كان بيع الحرِّ للحُرِّ مذهبا

۳۴۳۔ میرے لئے آزاد ادب ہے میں اس کی بیع کو حرام کرتا ہوں آزاد کی آزاد کے لئے بیع کا کوئی مذہب نہیں ہے۔

وقد أهجرُ العذبَ الزلالَ على الصدى
إذَا كَدَّرَتْ لي السَّمْهَرِيَّةُ مَشْرَبا

۳۴۴۔ میں پیاس پر میٹھے لعاب کو پیاس بجھانے کا ذریعہ بناتا ہوں جب مضبوط نیزے میرے لئے گھاٹ کو مکدر کر لیں۔

وأنْصِبُ أحياناً شِباك قَناعَةٍ
أصيدُ بها نوناً وضباً وجندبا

۳۴۵۔ کبھی میں تمہارے جال کو پھینکتا ہوں شکار کے لئے تو پھر میں شکار کرتا ہوں مچھلی کا گوہ کا اور ٹڈی کا۔ (تمہارے نام سے شکار میں کامیاب ہوتا ہوں)

وَمَهْما رآني شَاعِرٌ مُتَأَسِّدٌ

تَذأبَ منها خِيفَةً وتَثَعْلَبا

۳۴۶۔ جب بھی اس نے مجھے دیکھا تو میں ایسا شاعر ہوا کہ شیر کی طرح ہوا کہ جس سے بھیڑیا خوف کھا کے لومڑی بن جائے۔

أراقب من عاشرت منهم كأنني

أراقبُ كلباً أو أراقبُ عقربا

۳۴۷۔ میری اس قرب کی وجہ سے معاشرہ میں لوگوں نے خوب مخالفت کی ہے گویا میری دشمنی کتے نے کی یا بچھونے کی۔

كأني إذَا أَهديهمُ عَنْ ضَلالِهِمُ

أُبصِّرُ أعمًى أَوْ أُقَوِّمُ أَحْدَبا

۳۴۸۔ گویا جب میں ان کی گمراہی پر ان کو ہدایت دیتا ہوں تو لگتا ہے کہ اندھوں کو بصارت دینے اور کُبڑوں کو سیدھا کرنے کی ناکام کوشش کرتا ہوں۔

فلا بُورك المُسْتَخْدَمون عِصابَةً

فكم ظالِمٍ منهم عليَّ تعصبا

۳۴۹۔ امیر لوگوں سے تعصب دور نہ ہوا برکت نہ ہوئی، کتنے ہی ان میں سے ظالم ایسے ہیں کہ مجھ پر تعصب رکھتے ہیں۔

اذا ما بَرَى أقلامَهُ خِلْتُ أَنه

يَسُنُّ لَهُ ظُفْراً ونابا ومِخْلَبا

۳۵۰۔ جب اس کے اُقلام کو تراشا گیا تو میں نے خیال کیا کہ (اس بادشاہ کی تعریف ومخالفت میں لکھے گئے اُقلام کو) ناخنوں پوروں اور درانتیوں سے برابر کیا گیا ہے۔

يغالِطُني بعضُ النَّصارى جَهالَةً

إذ أوجب الملغى وألغى الموجبا

۳۵۱۔ مجھے بعض نصاریٰ جہالت کے ساتھ مغالطہ میں ڈالتے ہیں جب وہ غلط کو واجب اور واجب کو غلط قرار دیتے ہیں۔

ومَا كانَ مَنْ عَدَّ الثَّلاثَةَ وَاحداً

بأعلمَ مني بالحساب وأكتبا

۳۵۲۔ وہ جنہوں نے تین کو ایک شمار کیا وہ حساب کتاب کو مجھ سے زیادہ جاننے والے نہیں۔

وما الحقُّ في أفواهِ قومٍ كأنها

أوَانٍ حوَتْ ماءً خبيثاً مُطَحْلَبا

۳۵۳۔ اس قوم کے منہ میں حق کہاں ہوسکتا ہے گویا وہ ایسا برتن ہیں کہ جن میں خباثت اور گندگی بھری ہوئی ہے۔

مُفَلَّجَةٍ أسنانُها فكأنها

أصاب بها الزنجار أحجارَ كهربا

۳۵۴۔ وہ پانی تو دانتوں سے بھی دور کرنے والا ہے گویا اس سے ایسی چھینک آئے کہ بجلی کے پتھر برسیں۔

كأن ثناياهم من الخبث الذي

تحَضْرَمَ في نِيَّاتِهِمْ وتَزَبَّبا

۳۵۵۔ گویا ان کے سامنے کے دانت ان کی نیتوں کی وجہ سے گھٹیا ہو گئے ہیں اور ان سے جھاگ نکلتی ہے۔

عجبتُ لأمرٍ آل بالشيخِ مخلصاً
إلى أن يُعرّى كاللصوصِ ويُضربا

۳۵۶۔ میں تعجب کرتا ہوں شیخ کے معاملہ پر مخلص ہو کے وہ چور کی طرح خوفزدہ تھا اور مار کھائے جا رہا تھا۔

بَكَيْتُ لهُ لَمّا كَشَفتُ ثيابَه
وَأبْصرتُ جسماً بالدِّماءِ مُخَضَّبا

۳۵۷۔ میں اس پر رویا جب میں نے اس کے کپڑے اتارے اور جب میں نے اس کے جسم کو دیکھا کہ خون میں رنگا ہوا ہے۔

وَحلَّفتُهُ باللهِ ما كانَ ذَنْبُه
فأقْسَمَ لى باللهِ ما كانَ مُذْنبا

۳۵۸۔ میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں کہ اس کا کوئی گناہ نہیں (اس نے مجھ سے قسم لی کہ کیا واقعی اس کا گناہ نہیں یہ سن کر) اس نے میری وجہ سے قسم کھائی کہ اللہ کی قسم اس کا کوئی گناہ نہ تھا۔

ولكن حبيبٌ راح فِيَّ مصدقاً
كلام عدوٍ مايزال مكذبا

۳۵۹۔ لیکن حبیب میرے مصدق کلام میں راحت پاتا ہے جب تک کہ دشمن کا کلام ہمیشہ جھوٹا رہا ہے۔

فقلت: ومن كان الأميرُ حبيبَه
فلابد أن يرضى عليه ويغضبا

۳۶۰۔ میں نے کہا کہ جس کا امیر حبیب ہوا ہے اسے چاہیے کہ اس کو راضی رکھے اور اس کے لئے ناراض ہو۔

فصبراً جميلاً فالمقدر كائنٌ
فقد كان أمراً لم تجد منه مهربا

۳۶۱۔ پس صبر خوبصورت ہے مقدر جیسے ہے ویسا ہوگا جیسا بھی معاملہ مقدر ہو چکا اس سے بھاگنے کی راہ نہیں ہے۔

فإبليسُ لَمّا كانَ ضِدّاً لِآدمٍ
تَخَتَّلَ فى عِصْيانهِ وَتَسَبَّبا

۳۶۲۔ شیطان نے جب آدم علیہ السلام کی مخالفت کی اپنی نافرمانی میں اس نے دھوکا کھایا اور راندہ درگاہ ہوا۔

وقد كانت العقبى لآدم دونه
فتاب عليه الله مِنْ بعدُ وَاجتبى

۳۶۳۔ شیطان کی بجائے آخرت تو آدم علیہ السلام کے لئے ہے آدم علیہ السلام سے جو کچھ سرزد ہوا اس کے بعد اللہ نے ان کی توبہ قبول فرمائی۔

وَمِنْ قبلِ ذَا قد كنتُ إذ كنت ذاكِراً
نَهَيْتُكَ أنْ تَلْقَى الأميرَ مُقَطِّبا

۳۶۴۔ اس سے قبل جب بھی تو ذکر کرتا تو میں منع کرتا تجھ کو کہ تو پلٹ کر امیر سے ملے۔

دَعاكَ الى أمرٍ مُهِم فجِئتَهُ
كأنَّكَ فى عُرْسٍ أتَيْتَ مُشَبِّبا

۳۶۵۔ تجھے اس نے ایک اہم معاملہ میں بلایا تو اس کے پاس آیا گویا تو شادی میں جوان ہو کر آیا ہے۔

فلا تَنْسَ فينا للأمير قضِيَّةً
فَتَفتَحَ باباً لِلعِتابِ مُجَرَّبا

۳۶۶۔ تو ہم میں امیر والے معاملہ کو نہ بھلانا ورنہ تو عتاب کے مجرب دروازہ کو کھولے گا۔

وَ اِياكَ أَنْ تُبْطِی عَلَیّ بِرَاتِبِی
فَيَبْقَى عليكَ اللومُ منه مُرَتَّبا

۳۶۷۔ تجھے اس سے باز رہنا چاہئے کہ تو میرے مراتب میں دیر کرے (اس کے سامنے بیان نہ کرے) ورنہ اس کی طرف سے تجھ پر مرتب ملامت آئے گی۔

وَ خَفْ صارِماً هَزَّ المَدِيْحُ فِرِنْدَهُ
حَبِيْبٌ اِليه أَن يُهَزَّ و يُنْدَبا

۳۶۸۔ تیز تلوار سے ڈر مدح کرنے والا حرکت دیتا ہے اپنی چمکدار تلوار کو (اس انتظار میں کہ) حبیب اس تلوار کے بارے میں کیا حکم کرتا ہے کہ تلوار کو حرکت دی جائے اور مرنے والے پر رویا جائے۔

فلا فارَقَتْ منه السَّعادَةُ قائما
و لا فَلَّتَتْ منه والحَوادِثُ مَضْرِبا

۳۶۹۔ اس سے سعادت قائم ہو کہ جدا نہ ہوئی اور حوادث زمانہ کی ماریں اچانک اس پر نہ پڑیں۔

و لا زالَ دينُ الله يَرْضَى الذی قَضَى
به فی بَنِی الغالِی وَ يأبى الذی أَبَى

۳۷۰۔ اور ہمیشہ اللہ کا دین راضی ہوتا ہے اس سے جس نے حد سے بڑھنے والوں میں اس کو قائم کیا اور ہمیشہ انکار کرتا ہے اس کا جس نے اس دین کا انکار کیا۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے بعض امراء کی تعریف کرتے ہوئے اسی قافیہ ﴿ب﴾ پر مزید کہا:

لاتظلمونی

مجھ پر تم ظلم نہ کرو

لاتظلمونی وتظلموا الحسبه
فليس بينى وبينها نسبه

۳۷۱۔ مجھ پر تم ظلم نہ کرو تم نے حسبہ (شہر) پر ظلم کیا میری اور اس شہر کی آپس میں کوئی نسبت نہیں۔

غيْرِیَ فی البَيْعِ وَالشِّرَادَرِبٌ
وَليس فی الحالتيْنِ لی دُرْبَهٌ

۳۷۲۔ خرید و فروخت میں میرے علاوہ ماہر کاریگر ہے دونوں حالتوں میں (خرید وفروخت میں) میں کوئی خاص عقل مند نہیں ہوں۔

فهو أبو حبّةٍ كما ذكروا
لا يَتغاضَى للناسِ فی حَبهٌ

۳۷۳۔ وہ تو ابو حبہ (دانے کا باپ یعنی صاحبِ مال) مشہور ہے جیسے کہ اس کے بارے میں لوگوں نے ذکر کیا اس کے دانے کی قدر و قیمت سے لوگ چشم پوشی نہیں کرتے۔

وقام فی قومِهِ لينذرهم
فهُوَ بإنذارِ قومِهِ أشْبَهٌ

۳۷۴۔ وہ اپنی قوم میں کھڑا ہوا تا کہ انہیں ڈرائے وہ اپنی قوم کو ڈرانے میں زیادہ مشہور ہے۔

والناسُ كالزَّرْعِ فى منابِتِهِ

هذا له تربةٌ وذا تربه

۳۷۵۔ لوگ اس کے اگنے کے مقامات میں کھیتی کی طرح ہیں یہ اس کی مٹی ہے اور یہ اس زمین والے ہیں۔

تاللّٰه لا يَرْضَى فضلى وَلا أدَبى

وَلا طِباعِى فى هذهِ السُّبَّهْ

۳۷۶۔ اللہ کی قسم میرے فضل اور میرے ادب اور میری عادات سے اس مقام میں کوئی راضی نہ ہوگا۔

أجلسُ والناسُ يهرعونِ إلى

فعلى فى السوقِ عصبةٌ عصبه

۳۷۷۔ میں بیٹھتا ہوں جب کہ لوگ میرے فعل کے لئے گروہ در گروہ بازار میں دوڑتے آتے ہیں۔

أُوجِعُ زيْداً ضَرْباً وَأُشْبِعُهُ

سَبًّا كأنى مُرَقِّصُ الدُّبَّهْ

۳۷۸۔ میں زید کو مارتے ہوئے درد دیتا ہوں اور اسے برا بھلا کہنے پر ابھارتا ہوں گویا میں ریچھ کو نچانے والا ہوں۔

ويُكسبُ الغيظُ مقلتىَّ وخدّى

احمرارٌ كزامرِ القربه

۳۷۹۔ میری آنکھ کے ڈھیلے کے لئے غیظ کسب کرتا ہے (آنسوؤں کو جو خون کے ہیں) جس سے میرے رخسار سرخ ہو گئے جیسے مشکیزہ بھر کے لانے والا ہو۔

وآمُرُ الناسَ بالصَّلاحِ ولاَ

أصلحُ نفسى ، حرمتها حسْبَه

۳۸۰۔ میں لوگوں کو اصلاح کا حکم دیتا ہوں جب کہ اپنے نفس کی اصلاح نہیں کر سکتا میں حسبہ مقام کو عزت گاہ بنائے ہوئے ہوں۔

لم أر فى قبح فعلها حسناً

كالكلبِ فى السوقِ يلقح الكلبه

۳۸۱۔ میں اپنے نفس کے قبیح فعل میں کوئی اچھائی نہیں دیکھتا جیسے بازار میں کتا کتیا کو حاملہ کرے۔

وما كفاها حتى يخيل لى

أنَّ اتِّبَاعَ أهْوائها قُرْبَهُ

۳۸۲۔ اسے کچھ بھی کافی نہیں حتی کہ مجھے خیال آتا ہے کہ شاید اب اس کی خواہشات کی اتباع اختتام کے قریب ہوں۔ (مگر ایسا نہیں ہوتا)

اعوذ بالله أن أكون كمن

تغلبه فى الرقاعةِ الرغبه

۳۸۳۔ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ میں اس شخص کی طرح ہو جاؤں جس کی بے وقوفی میں غلبہ پر رغبت ہو۔

يمشى بها والصغارُ تنشده:

أمِيرُنا زارَنا بِلا رِكْبَهْ

۳۸۴۔ اس کے ساتھ (وہ امیر جب چاہتا ہے) تو بچے اس کے گیت گاتے ہیں کہ ہمارا امیر بغیر سواری کے ہمیں دیکھنے آیا ہے۔

وما یزال الغلام یتبعه

بِدِرَّةٍ مثلَ رَأْسِهِ صُلْبَهُ

۳۸۵۔ ہمیشہ غلام اس کی اتباع کرتے ہیں کوڑے کے ساتھ اس کے سر کی طرح جو رسی میں بندھا ہو۔ (سر جھکاتے ہیں)

وَهُوَ یقولُ: افْسَحوا لمحتسب

قد جاءكم مِنْ دِمَشْقَ فی عُلْبَهْ

۳۸۶۔ وہ کہتا ہے کہ محتسب کی تلاش کرو دمشق سے تمہارے پاس وہ علبہ میں آیا ہے۔

لاتنقفلُ یافلانُ فی بلدٍ

لم تنقفل منك بینهم ضبه

۳۸۷۔ شہر کے اندر اے فلاں تو تلوار میان میں مت رکھ تیری طرف (تیرے لئے) ان کے درمیان حسد کم نہیں ہوا ہے۔

فمن تباھی بأنه وتدٌ

فلیحتمل دق كل مرزبه

۳۸۸۔ جسے کیل ہونا پسند ہو اسے ہر لوہے کے ہتھوڑے سے کوٹے جانے کو ضرور برداشت کرنا چاہئے۔

ماباله خایل الزمان بها

كم كان للیل فیك من صبه

۳۸۹۔ اس کا کیا نقصان ہے زمانوں نے اسی سے فخر کیا ہے کتنے ہی رات کو تیری آرزو میں آنسو بہانے والے ہیں۔

وقائلٍ لم یقل أتاه كذا

یسفه فی قولهِ،ولایجبه

۳۹۰۔ کہنے والے نے یہ نہ کہا کہ وہ اس غرض سے اس کے پاس آیا ہے اس نے اپنے قول میں جب بے وقوفی دیکھائی تو اسے کوئی جواب نہ دیا گیا۔

معناه مَنْ لَمْ یكنْ كوالدِهِ

فَهُوَ لَقِیطٌ رَمَتْ به قَحْبَهْ

۳۹۱۔ معنی اس کا یہ ہے کہ وہ ایسے ہے کہ جس کے والد کا پتہ نہ چلے تو وہ لقیط ہے (گم شدہ) اس کے ساتھ عورت کو بدکار کہا جاتا ہے۔

قلتُ لهم عند صاحبی حمقٌ

فی كُلِّ حینٍ یُلْقِیهِ فی نَكْبَه

۳۹۲۔ میں نے ان سے کہا حماقت والوں کے درمیان کہ ہر لمحہ اسے مصیبت گھیرے رکھتی ہے۔

حصَّلَ مالاً جماً وعدَّده

مِنْ أَصْلِ مَالِ الزَّكاةِ والوَهْبَهْ

۳۹۳۔ اس نے بہت زیادہ مال حاصل کیا اور اسے شمار کیا زکوۃ اور بخشش کے مال سے اصل مال۔

وَصارَ عَدْلاً وعاقِداً وَأَمِینَ الْـ

حُكْمِ مِنْ دون الْعدول فی حِقْبَه

۳۹۴۔ وہ عادل ہو گیا اور معاملہ فہم ہو گیا اور حکم کا امین ہو گیا کسی بھی معاملہ میں عدل سے پھرنے کے بغیر۔ (کسی فیصلہ کو پسِ پشت نہیں ڈالتا عدل کرتے ہوئے)

منبهٌ قومه علی شغلٍ

وساعدَ الوقْتُ سَعْدَ مَنْ نَبَّه

۳۹۵۔ وہ قوم کو تنبیہ کرنے والا ہے ہر وقت مصروف رہنے کی اور وقت نے (ہمیشہ) مدد

کی ہے اس سعادت مند کی جس نے تنبیہ کی ہے۔(خودکو)

وخفتُ من عتبهم عليَّ كما
خافَ العَتاهِي العَتْبَ مِنْ عُتُبَه

۳۹۶۔ میں ان کے اس عتاب سے ڈرتا ہوں جو وہ مجھ پر کریں جیسے مدہوش لنگڑا وادی کے موڑ سے ڈرتا ہے۔

فطار، برغوثُهُ لخفتهِ
ورامَ يحكي الأسودَ في الوثبه

۳۹۷۔ پس اس کا پسوا اپنی کمزوری (ہلکاپن) کی وجہ سے اڑ گیا اور اس نے قصد کیا کہ ایک ہی جھپٹ میں کالے سانپ کا کام تمام کردے۔(ناکام کوشش مراد ہے)

فلم يرمُ إذ رمته بفطنتهِ
إلى وهودِ الخمولِ من هضبه

۳۹۸۔ جب اس نے کمزوری کی زردی کی طرف اپنے ادراک کے ساتھ اونچے پہاڑ سے اسے پھینکا تو نہ پھینک سکا۔(تیر کو گمنام ہدف کی طرف نہ پھینک سکا)

أَغْرَقَهُ جَهْلُهُ وَما سُتِرَتْ
قط له سُرَّةٌ ولا رُكبَه

۳۹۹۔ اس کی جہالت نے اسے غرق کردیا اور کوئی بھی اسے ڈھانک نہ سکا نہ ناف اور نہ گھٹنا۔(اسے ڈھانک سکا ہے)

وَعادَ تَنْوِيهُهُ عليه وكَمْ
أخجلَ شيبُ الذقونِ من خضبه

۴۰۰۔ جو اس نے چاہا تھا اس کے برخلاف اس کی طرف لوٹ کر آیا اور جو داڑھی پر خضاب لگاتا ہے وہ ٹھوڑی کے گڑھے کو خضاب سے شرمندہ کرتا ہے۔(یعنی

قصد داڑھی کا کیا لیکن ٹھوڑی بھی رنگ دی)

وراحَ مثل النواتِ في سفنٍ
خيرٌ له من سلافةٍ عطبه

۴۰۱۔ کشتیوں میں ملاح جیسے ہوں ایسے وہ آرام میں ہوا کہ موت کی زردی سے اس کے لئے یہ بہتر ہے۔

وساءني ما جرى عليه من النسـ
وةِ يومَ الخميس في التربه

۴۰۲۔ تربہ میں جمعرات کے دن عورتوں نے جو اس کے ساتھ کیا اس نے مجھے سب بھلا دیا۔

فلا تسلني فما حضرت لها
لكنْ سمعتُ الصياحَ والندبه

۴۰۳۔ مجھ سے مت پوچھ کہ میں نے کیا اس شہر میں حاضر ہو کے کیا بس چیخوں اور رونے کی آواز کو ہی سنا۔

وقالتِ الناسُ عند ما وردتْ
لعزلهِ الكتبُ هانت الوجبه

۴۰۴۔ جب کتابیں اس کے الگ ہونے پر وارد ہوئیں تو لوگوں نے کہا کہ اب فرائض پر عمل آسان ہو گیا۔

فالحمدُ لله فاحْمِدُوهُ مَعِي
على خلاصي من هذه النسبه

۴۰۵۔ اللہ کی ہی حمد ہے تم بھی اللہ کی حمد کرو میرے ساتھ کہ اس کی حکمرانی سے خلاصی ہو گئی ہے۔

اليومَ حقَّقْتُ أنَّ أمْرَكَ بالحِسْ

بَةِ لِي ليسَ كان لِي لُعْبَهْ

۴۰۶۔ آج مجھ پر حقیقت کھلی ہے کہ حسبہ شہر پر تیرا حکم جو میرے لئے ہوا وہ کھیل کود نہ تھا کہ میں اس کو کھیل کود میں اڑا دوں۔

ياماجداً مايزال ينقذُ من

رماه ريبُ الزمانِ فی كربه

۴۰۷۔ اے بزرگی والے جس کو زمانے کے دھوکے مصائب میں پھینکیں وہ ہمیشہ اس پر نافذ کرتا رہے گا۔

إنی امروٌ حرفتی الحساب فلا

يدخل ريبٌ علیَّ فی حسبَه

۴۰۸۔ میں وہ شخص ہوں جس کا پیشہ حساب ہے حسبہ میں مجھ پر (دھوکا) شک داخل نہ ہو گا۔

ولا تردُّ الكتابُ جائزةً

علی حسابِ منی ولا شطبه

۴۰۹۔ جانچ پڑتال کرنے والا میرے کئے ہوئے حساب کے جائزہ کو رد نہیں کر سکتا اور نہ اس سے اعراض کر سکتا ہے۔

يَشْرَقُ منی بريقِهِ رَجُلٌ

يَشرَبُ مالَ العُمالِ فی شَرْبَه

۴۱۰۔ مجھ سے آدمی اپنے آپ کو چمکاتا ہے اس کے لعاب کے ساتھ اس شراب سے پھر عمال کے مال کو پینے کے لئے ملتا ہے جس کو وہ پی لے۔

وَالشِّعْرُ مِيزَانُهُ أُقَوِّمُه

وليس تَنقامُ منه لی حَدْبَه

۴۱۱۔ شعر اس کا میزان ہے جس کو میں قائم کرتا ہوں میرے علاوہ کون اس کے کُبڑے (شعر) کو سیدھا کرے گا۔

فإننی لا أرَی المدِيحَ به

للمال بل للوداد والصحبه

۴۱۲۔ میں مال کے لئے کسی کو بھی اس کی تعریف کرتے نہیں دیکھتا بلکہ محبت اور صحبت کے لئے ہی تعریف کرتے دیکھا ہے۔

وَالشِّعْرُ عندی أَخُو العَدَالَةِ لا أحـ

ـسِبُ أَقْوالَهُ ولا كَسْبَه

۴۱۳۔ شعر میرے نزدیک عدالت والا ہے اس کے مقابل نہ میں اس کے اقوال کو اور نہ ہی کسب (اعمال) کو سمجھتا ہوں۔

فَلَمْ أَكُنْ أَتْبَعُ العَذُولَ إلَی

عَقْدٍ إذا ما دُعاؤُهُ خُطْبَه

۴۱۴۔ میں اس گرہ کو کھولنے کی اتباع کرنے والا نہیں ہوں جب اس کی طرف خطبہ دینے والے بلائیں۔

مِنْ كلِّ مَنْ لا يخافُ عاقِبَةً

كأنه فی ذهابِه عُقْبَه

۴۱۵۔ ہر اس کی (اتباع کرنے والا نہیں) جو سزا دینے والے سے نہیں ڈرتا گویا وہ اپنے جانے میں انجام کرنے والا ہے۔

يذبحه ظلمهُ وينحرهُ ال

جهل بلا شفرةٍ ولا حربَه

۴۱۶۔ اس کا ظلم اسے ذبح کرتا ہے اور جہالت اس کو نحر کرتی ہے بغیر خون بہائے اور بغیر زخم لگائے۔

كَمْ غَيّةٍ قدْ أتاكَ بها الشا

هِدُ فى سَلَمٍ وَفى كِذبَه

۴۱۷۔ اس کو تسلیم کرنے میں اور اس کو جھٹلانے میں دیکھنے والے نے تیرے ساتھ کتنی گمراہی کی ہے۔

يُنِيلُ نيلَ الفُسوقِ مِنْ فمِهِ

لا باركَ الله فيهِ مِنْ جُعْبَه

۴۱۸۔ وہ اس کے منہ سے فسق وفجور کے (دریائے) نیل کو پاتا ہے جو اس کو حاصل کرے اللہ اس میں برکت نہ دے۔

فليسَ لى فى الشُّهودِ مِنْ أرَبٍ

إذ وصفو كاليهودِ بالأربه

۴۱۹۔ شہود میں میرے لئے عقل نہیں ہے جب ان کی عقول کے ساتھ تعریف کی جائے یہود کی طرح۔

فارْحَمْ لبيباً يَوماً دَعاكَ وَقد

بَلَّغَتِ الجوعُ رُوحَهُ اللَّبَه

۴۲۰۔ اس عقل مند پر رحم کر جس نے تجھے ایک دن پکارا کہ بھوک کی وجہ سے روح اس کے (لبوں) حلق کے برابر آ گئی تھی۔

لوْ عُيّرَ ابنُ المعمار خَوَّلهُ

نِيابَةَ الخِدْمَتيْنِ والخُطْبَه

۴۲۱۔ اگر معمار کا بیٹا آباد ہو بھی جائے تو خدمت گزاروں کے نائب کی حیثیت سے غلام بنایا جائے گا اور حاکم کے خطبے پڑھنے پر غلام ہوگا۔

ولم يدعهُ كلاً على أحدٍ

بغيْرِ نَفْعٍ كأنَّه وَلْبَه

۴۲۲۔ اگر کوئی اسے چھوڑے بھی تو بغیر نفع کے نہ چھوڑے گا گویا وہ ان کی ملکیت میں داخل ہے۔

حاشاك يامن أبوابُه وطنى

تَخْتارُ لِي أَنْ أموتَ فى الغُرْبَه

۴۲۳۔ اے وہ شخصیت جس کے دروازے میرا وطن ہیں کیا تو میرے لئے ایسے اختیار کرے گا کہ میں بے وطنی میں مرجاؤں۔

وَأَنَّ حالِي وَحالَ عائِلتي

لا يَحْمِلونَ النَّوَى ولا الغُرْبَه

۴۲۴۔ جب کہ میرا حال اور میرے خاندان کا حال ایسا ہے کہ وہ ہلاکت اور بے وطنی کے حامل نہیں ہیں۔ (برداشت نہیں کر سکتے)

إن كان أرضىٰ الزمانَ فُرقَتُنا

فاغضَبْ على صَرْفِه لنا غَضْبَه

۴۲۵۔ اگر زمانہ ہماری جدائی پر راضی ہو تو اس کے اس غضب پر غضب کر جو اس نے ہمیں چھوڑ کر غضب کیا۔

فأنت من معشرٍ تُطيعهم ال
أيامُ عن رغبةٍ ولا رهبه

۴۲۶۔ تو ان کے گروہ سے تعلق رکھتا ہے کہ جن کی دن بھی رغبت سے اطاعت کرتے ہیں نہ کہ ڈر سے۔

مِنْ مَلِيكٍ ما فَوْقَ رُتْبَتِه
على عظيمِ اتِّضاعِهِ رُتُبَه

۴۲۷۔ اس بادشاہ سے (تعلق ہے) کہ جس مقام پر وہ ہے اس کے رتبہ سے اوپر کوئی رتبہ نہیں ہے۔

ما ملكُ الرومِ فى جلالتِهِ
أحقَّ منه بالطيرِ والقبه

۴۲۸۔ روم کا بادشاہ بھی اس کی جلالت میں یہ حق نہیں رکھتا کہ اس کے برابر پرواز کرے اور نہ اس کے گنبد۔ (کی اونچائی کے مقابل آسکتا ہے)

أنْتَ الأميرُ المُعِيدُ ألْسُنَنا
كالعُودِ منه بِذكْرِهِ رَطْبَه

۴۲۹۔ تو تو تجربہ کار امیر ہے ہماری زبانیں تو اس امیر کے ذکر سے عود کی طرح (خوشبودار) رہتی ہیں۔

والسابقَ الأولينَ فى كرمٍ
لَمّا جرَى والكِرامُ فى حَلْبَه

۴۳۰۔ کرم میں پہلے پہل آنے والے جو بھی ہیں جب ان سے کرم جاری ہو تو یہ پہل کرنے والا ہے اور عزت تو اس کی مدد میں ہی ہے۔

والهازمُ الجيشَ والكتائبَ بالطع
نةِ يومَ الوغى وبالضربه

۴۳۱۔ یہ لشکر کو ابھارنے والا ہے جنگ کے دن وہ سواروں کے دستوں کو خوب سزا دیتا ہے اور خوب ضرب لگاتا ہے۔ (دشمنوں کے دستوں کو)

والطاهرُ الذَّيْلِ والطَّوِيَّةِ أَوْ
يكفِي السعيدَ الحراكَ والنصبه

۴۳۲۔ یہ اپنے دامن اور بستر کو پاک رکھنے والا ہے سعادت مند کو تیز حرکت کرنا اور تھکنا کافی ہے۔ (خود کو مصروف رکھنا)

مَنْ خُلْقُهُ كالنَّسِيمِ يَنْشُرُ إنْ
هبَّ عليه من نشرِهِ هبَّه

۴۳۳۔ اس کا اخلاق بادِ نسیم کی طرح ہے کہ جب صبح کی ہوا اس کو پھیلائے تو وہ خوب پھیلتی ہے۔

وَمنْ إذا ذَكَرْتَ سُؤْدَدَه
يهزُّني عند ذكره طربه

۴۳۴۔ یہ وہ ہے کہ جب تو اس کی سرداری کا ذکر کرے تو اس کے ذکر کے وقت خوشی مجھے جھومنے پر مجبور کرتی ہے۔

صلاحهُ استخدم الزمانَ لهُ
فصارَ يمشي قُدّامَه حَجَبه

۴۳۵۔ اس کے ساتھ جس نے صلح کی اس کی وجہ سے زمانہ نے اس کی خدمت کی گویا وہ اس کے آگے حاجب بن کے چلتا ہے۔

قافية ﴿التاء﴾

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا قافیہ ﴿ت﴾ کے اوپر قصیدہ

قصیدہ ھائیہ

الصُّبحُ بدَا مِنْ طَلْعَتِهِ
والليلُ دجا من وَفْرَتِهِ

۱۔ آپ ﷺ کے چہرہ کے ظہور سے صبح ظاہر ہوئی اور آپ ﷺ کی زلفوں سے تاریک رات (اور) تاریک ہوگئی۔

فاقَ الرُّسلا فضلاً وعُلا
أَهْدَى السُّبُلاَ لِدَلالَتِهِ

۲۔ آپ ﷺ تمام رسولوں پر فضیلت اور بلندی کے اعتبار سے فائق ہو گئے آپ ﷺ نے اپنے دلائل سے گمراہوں کو ہدایت دی۔

كَنْزُ الْكَرَمِ مَوْلِي النِّعَمِ
هادى الأممِ لشريعتهِ

۳۔ وہ کرم کا خزانہ ہیں نعمتوں کے مولیٰ ہیں اپنی شریعت کے سبب تمام امتوں کو ہدایت دینے والے ہیں۔

أذكى النسبِ أعلى الحسبِ
كُلُّ العَرَبِ فى خِدمَتِهِ

۴۔ تمام نسبوں میں سے پاکیزہ نسب والے ہیں اعلیٰ حسب والے ہیں تمام عرب ان کے خدمت گزار ہیں۔

سَعَتِ الشَّجَرُ نَطَقَ الحَجَرُ
شُقَّ القَمَرُ بِإشَارَتِهِ

۵۔ درخت آپ ﷺ کی طرف دوڑتا آیا پتھر نے نطق کیا اور آپ ﷺ نے انگلی کے اشارے سے چاند کو دو ٹکڑے کر دیا۔

جِبْرِيلُ أَتَى لَيْلَةَ أَسْرَى
والرَّبُّ دعاهُ لحضرتهِ

۶۔ جبریل علیہ السلام آپ ﷺ کی بارگاہ میں معراج کی رات آئے اور رب نے آپ ﷺ کو بارگاہ ایزدی میں لانے کے لئے جبریل کو بھیجا۔

نالَ الشَّرَفَا والله عَفَا
عما سلفا من أمتهِ

۷۔ آپ ﷺ نے شرف پایا اور اللہ نے آپ ﷺ کی امت سے جو کچھ گزرا اسے معاف فرمایا۔

فمحمدنا هوَ سيدنا
فالعِزُّ لَنا لإجَابتِهِ

۸۔ پس محمد ﷺ ہمارے وہ ہیں جو ہمارے سردار ہیں ہماری عزت اس وجہ سے ہے کہ ہم نے آپ ﷺ کی دعوت کو قبول کیا ہے۔

قافية «الجيم»

شیخ زین الدین رعاد کے بارے میں کہا:

شعری بحرٌ

میرا شعر سمندر ہے

لقد عاب شِعری فی البَریّةِ شاعرٌ
ومن عابَ أشعاری فلا بدَّ أن يُهجا

۱۔ شاعر نے مخلوق میں میرے شعر کو عیب دار کیا اور جو میرے اشعار کے اندر عیب لائے اس کی ہجو ضروری ہے۔

وشعری بحرٌ لا یوافیهِ ضفدعٌ
وَلا يَقْطَعُ الرَّعَادُ يَوْمًا لَهُ لُجَّا

۲۔ میرا شعر تو سمندر ہے مینڈک اس کی حدود کو کہاں پورا کرے اور رعاد (محمد رضوان بن ابراہیم بن عبد الرحمن مراد ہے جو درزی تھا اور ادیب تھا) آج تک اس کی منجدھار وسعتوں کو عبور نہ کر سکا ہے۔

قافية «الحاء»

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے آپ ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔ یہ مدح کامل مدائح سے ہے۔

مدائحی کفارہ

میری لکھی تعریفات کفارہ کا سبب ہیں

أمدائحٌ لی فیكَ أمْ تسبیحُ
لولاكَ ما غفرَ الذنوبَ مدیحُ

۱۔ کیا یہ میری آپ ﷺ کے لئے مدائح ہیں یا تسبیح ہے اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو تعریف کرنے والے کے گناہوں کی بخشش نہ ہوتی۔

حُدِّثْتُ أنَّ مَدائِحی فی المُصطفَی
كَفَّارةٌ لِیَ وَالحَدِیثُ صَحِیحُ

۲۔ میں نے حدیث کہی ہے کہ میں مصطفیٰ ﷺ کی جو تعریف کرتا ہوں وہ میرے لئے کفارہ ہے اور یہ حدیث صحیح ہے۔ (حدیث سے بات مراد ہے)

أربِحْ بمن أهدی إلیه ثناؤه
إن الكریمَ لرابحٌ مربوحُ

۳۔ جب میں آپ ﷺ کی بارگاہ میں تعریف کا تحفہ بھیجتا ہوں تو خوب نفع کماتا ہوں کریم ہمیشہ اس کو نفع دیتا ہے (جس کو نفع کسی نے نہ دیا ہو) جس سے نفع لیتا ہے۔

يا نَفْسُ دُونَكِ مَدْحَ أحمدَ إنَّهُ
مسكٌ تمسَّكَ ريحُه والروحُ

۴۔ اے نفس تو بس احمد ﷺ کی مدح کر کیونکہ یہ مشک ہے جو ان کی خوشبو سے اور روح سے تمسک کرتی ہے۔

ونصيبكِ الأوفى من الذكرِ الذى
منه العَبيرُ لِسامِعِيهِ يَفوحُ

۵۔ تیرا اس ذکر سے پورا حصہ ہے جو زعفران کی خوشبو کی مانند (سماعتوں کو) سامعین کو پھونکتا ہے۔

إنَّ النبى مُحَمَّدًا مِن ربّهِ
كرماً بكلّ فضيلةٍ ممنوحُ

۶۔ بے شک نبی محمد ﷺ اپنے رب کی طرف سے ہر فضیلت، عطیہ شدہ کا کرم ہیں۔

الله فضَّلهُ ورجَّحَ قدْرَهُ
فَلْيَهْنِهِ التَّفضيلُ وَالتَّرْجِيحُ

۷۔ اللہ نے آپ ﷺ کو فضیلت دی اور آپ ﷺ کی عزت کو ترجیح دی پس آپ ﷺ کو اس تفضیل اور ترجیح کی مبارک ہو۔

إن جاء بعد المرسلينَ ففضلهُ
من بعده جاء المسيح ونوحُ

۸۔ اگر چہ وہ مرسلین کے بعد آئے ہیں لیکن فضیلت میں آپ ﷺ کے بعد مسیح اور نوح علیہ السلام آئے ہیں۔

جاءوا بوحيهم وجاء بوحيه
فكأنه بين الكواكِبِ يُوحُ

۹۔ وہ اپنی وحی کے ساتھ آئے اور آپ ﷺ اپنی وحی کے ساتھ آئے گویا وہ ستاروں کے درمیان سورج ہیں۔

حارَتْ عقولُ الناسِ فى أوْصافِهِ
وَتَبَلّدَتْ وَلها بها تَنْقِيحُ

۱۰۔ آپ ﷺ کے اوصاف میں عقول حیران ہو گئیں اور نابلد ہو گئیں (سمجھنے سے) اور آپ ﷺ کے اوصاف اسی سبب صاف ستھرے ہیں۔

أنَّى يُكَيّفُها اِمرؤٌ وَيَحُدُّها
بالقولِ وهْىَ لِذَا الوُجودِ الرُّوحُ

۱۱۔ کیا ان اوصاف کی کوئی مرد کیفیت بیان کر سکتا ہے اور قول کے ساتھ ان کی حد بندی کر سکتا ہے یہ اوصاف تو وجود والے کے لئے روح ہیں۔

رَدتْ شهادَتَه أُناسٌ ما لهمُ
طَعْنٌ عليه بها ولا تَجْرِيحُ

۱۲۔ لوگوں نے آپ ﷺ کی شہادت کو رد کر دیا تو اس شہادت کے رد کرنے سے آپ ﷺ پر کوئی طعن نہیں اور قبول کرنے سے آپ ﷺ کو انہوں نے کوئی ترجیح نہ دی۔ (یعنی دونون صورتوں میں آپ ﷺ کے مراتب میں فرق کوئی نہیں آئے گا اللہ نے آپ ﷺ کے فضائل بڑھا دیئے)

ولقد أتى بالبيناتِ صحيحة

لو أن ناظر من عصاه صحيحُ

۱۳۔ تحقیق آپ ﷺ صحیح واضح آیات کے ساتھ آئے اگر آپ ﷺ کی نافرمانی کرنے والوں کی نگاہیں صحیح ہوتیں۔ (تو نافرمانی نہ کرتے)

عَرَفوهُ مَعْرِفَةَ اليَقِينِ وأنْكَرُوا

إن الشقيّ إلى الشقاء جموحُ

۱۴۔ وہ آپ ﷺ کو یقین کی معرفت پر پہچانتے تھے اور انہوں نے آپ ﷺ کا انکار کر دیا کیونکہ شقی شقاوت کی طرف جلدی کرنے والا ہے۔

فأَبادَ مَنْ أَبْدى مُخالَفَةً لهُ

فالسَّيفُ مِنْ تعبِ الخِلَافِ قَرِيحُ

۱۵۔ جو آپ ﷺ سے مخالفت رکھتا تھا اس نے اپنی مخالفت کو ظاہر کیا تلوار مخالفت کی مشقت سے زخم لگانے والی ہے۔

وجلا ظلامَ الظلمِ لما أ

وَمَضَتْ لديْه صحائفٌ وَصَفِيح

۱۶۔ ظلم کی تاریکیاں آپ ﷺ نے دور کر دیں جب آپ ﷺ نے اپنا نور چمکایا آپ ﷺ کے لئے صحائف اور تختیاں لکھی ہوئی روشن ہو گئیں۔

شيئانِ لا يَنْفِي الضَّلالَ سِواهُما

نورٌ مفاضٌ أو دمٌ مسفوحُ

۱۷۔ دو چیزوں کے علاوہ گمراہی کی نفی نہیں ہو سکتی یا تو نور کا فیض لے کر یا خون بہا کر۔

عجباً لهم ينكرون نبوّةً

ثَبَتَتْ ولم يُنْفَخْ بآدَمَ رُوح

۱۸۔ ان پر تعجب ہے جنہوں نے نبوت کا انکار کیا یہ نبوت آپ ﷺ کے لئے اس وقت ثابت تھی جب آدم علیہ السلام میں روح بھی نہ پھونکی گئی تھی۔

مالی اشتغلتُ بزجرهمْ فكأنني

بين الطوائفِ طارقٌ منبوحُ

۱۹۔ میں کیوں ان کی مذمت کرنے میں مشغول نہ ہوں (کافروں کی) گویا میں گروہوں کے درمیان ایسا گرا ہوا ہوں کہ جس پر کتے بھونکیں۔

لاتتعبنَّ بذكرهم قلباً غدا

ولهُ بِذِكْرِ مُحَمَّدٍ تَرْوِيحُ

۲۰۔ تو اپنے دل کو کبھی ان کے ذکر سے نہ تھکا اس دل کی ذکرِ محمد ﷺ سے ہی راحت ہے۔

وانشرْ أحاديثَ النبيّ فكلُّ ما

ترويهِ من خبرِ الحبيبِ مليحُ

۲۱۔ احادیث نبی ﷺ کو پھیلا جو کچھ بھی خبرِ حبیب ﷺ سے اس دل کو سیراب کرے وہ نمکین خوبصورت ہے۔

واذكر مناقبهُ التي ألفاظها

ضاقَ الفضاءُ بذكرها وَاللُّوح

۲۲۔ آپ ﷺ کے مناقب کا ذکر کر کہ جن کے الفاظ (اتنے کثرت سے ہیں) کہ فضاء اور ہوا بھی ان مناقب کے ذکر سے تنگ پڑ گئی ہے۔

أعجبت أن غدت الغمامةُ آيةً

لِمُحَمَّدٍ يَغْدُو بهَا و يَرُوحُ

۲۳۔ کیا تو نے اس سے تعجب کیا کہ بادل محمد ﷺ کے لئے نشانی بن کر سایہ کرتے

آپ ﷺ اس کے سایہ میں چلتے اور راحت پاتے۔

أو أن أتت سرحٌ إليه مطيعةٌ
فكأنما أتتِ الرياضَ سروحُ

۲۴۔ یا اس سے تعجب کیا کہ ریوڑ آپ ﷺ کی طرف اطاعت کرتے ہوئے آئے گویا ریوڑ چراگاہوں کی طرف دوڑتے آئے ہوں۔

ولِمَنْبَعِ الماءِ المَعِينِ براحةٍ
راح الحصى وله بها تسبيحُ

۲۵۔ صاف پانی کے نکلنے کی جگہ جہاں سے راحت سے پانی نکلتا انہی انگلیوں میں کنکریوں نے راحت پائی اور انہی کنکریوں نے آپ ﷺ کی اسی مٹھی میں تسبیح پڑھی۔ (کیا اس سے بھی تعجب کرو گے)

أوْ أن يَحِنَّ إليه جِذْعٌ يابِسٌ
شَوْقا وَيَشْكُو بَثَّهُ وَيَنُوح

۲۶۔ یا اس پر تعجب کرو گے کہ کھجور کا سوکھا تنا آپ ﷺ کے لئے روئے آپ ﷺ کے عشق میں وہ اپنے غم کی شکایت کرے اور نوحہ کرے۔

حتى دَنا منه النبيُّ وَمَنْ دَنا
منه نأىٰ عن قلبه التبريحُ

۲۷۔ یہاں تک کہ نبی ﷺ اس سے قریب ہوئے اور جو آپ ﷺ کے قریب ہوا اس کے دل سے تکلیف دور ہوگئی۔

وَبأَنْ يُكَلِّمَهُ الذِّراعُ وكيفَ لا
يُفْضِي إليه بِسِرِّهِ وَيَبوح

۲۸۔ یا اس پر تعجب کرو گے کہ گائے کے بچے آپ ﷺ سے کلام کریں یہ کیسے نہ ہو

جب کہ آپ ﷺ کی بارگاہ سے مکمل فیض حاصل کرتا ہے اور آپ ﷺ کو ہی آواز دیتا۔

وَبأَنْ يَرَى الأَعْمَى وَتَنْقلِبَ العَصا
سيفاً ويحيا الميتُ وهو طريحُ

۲۹۔ یا اس پر تعجب کرو گے کہ اندھے (کو دیکھیں تو) وہ دیکھنے لگ جائے اور لاٹھی کو تلوار میں بدل دیں مردے کو زندہ کریں جب کہ وہ ایک زمانہ کا قبر میں ڈالا گیا ہو۔

وَبأَنْ يُغاثَ الناسُ فيه وقد شكَوْا
محلاً لوجه الأرضِ منهُ كُلُوحُ

۳۰۔ یا اس پر تعجب کرو گے کہ لوگ آپ ﷺ کے وسیلہ سے بارش حاصل کریں جب کہ انہوں نے پہلے شکوہ کیا روئے زمین کے لئے قحط کا جو بالکل خشک ہو چکی تھی۔

وَبأَنْ يَفِيضَ لهُ وَيَعْذُبَ مَنْهَلٌ
قد كانَ مُرًّا ماؤُه المَنْزُوحُ

۳۱۔ یا اس سے تعجب کرو کہ آپ ﷺ نے فیض دیا تو کنوؤں کا پانی بالکل میٹھا ہو گیا جب کہ وہ اس سے پہلے ایسے تھے کہ ان کا پانی کڑوا اور گدلا تھا۔

يابردَ أكبادٍ أصابَ عطاشها
ماءٌ بِرِيقِ مُحَمَّدٍ مَجْدُوحُ

۳۲۔ اے جگروں کی ٹھنڈک آپ ﷺ نے ان کی پیاس کو بجھا دیا لعابِ دھن مبارک کے پانی سے جو نہ زیادہ ٹھنڈا تھا نہ زیادہ گرم۔

صَلّی علیه الله إنّ صَلاتَهُ
غَیْثٌ لِعِلاَّتِ الذُّنوبِ مُزِیحُ

۳۳۔ اللہ آپ ﷺ پر درود بھیجے بے شک آپ ﷺ پر پڑھا ہوا درود تو گناہوں کی گندی بیماریوں کے لئے بادل ہے۔

أسرَی الإله بِجِسْمِهِ فکأنَّه
بَطَلٌ علی مَتن البُراق مُشِیحُ

۳۴۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو جسم کے ساتھ معراج کروائی گویا وہ ایسا جسمِ مبارک ہے جو بہادر ہے خوفزدہ براق کی پشت کے اوپر۔

وَدَنَا فلا یَدُ آمِلٍ مُمْتَدَّةٌ
طَمَعاً وَلا طَرْفٌ إلیهِ طَموحُ

۳۵۔ وہ قرب کی منازل پر آئے یہاں تو آرزو کی طمع کے ہاتھ بندھے ہوئے نہیں (جو چاہا پالیا) اور نہ ہی رب کی طرف سے آپ ﷺ نے نگاہوں کو پھیرا۔

حتی إذا أوْحَی إلیه الله ما
أوحی وحان إلی الرجوع جنوحُ

۳۶۔ یہاں تک کہ اللہ نے آپ ﷺ کی طرف وہ وحی کی جو وحی کی اور آن واحد میں آپ ﷺ نے ادھر رجوع فرمایا۔

عاد البُراقُ به وثوبُ أدیمهِ
لیلاً بماء حیائه منضوحُ

۳۷۔ براق آپ ﷺ کے ساتھ واپس لوٹا جب کہ آپ ﷺ کے جسم مبارک کا لباس رات کے وقت آپ ﷺ کے حیاء کے پانی سے تر تھا۔

فَذَرُوا شَیاطِینَ الأُلی کَفَرُوا به
یوحوا إلیهم ما عسی أن یوحوا

۳۸۔ فرشتوں نے اوپر کے شیاطین کو دیکھا جنہوں نے آپ ﷺ کا انکار کیا ان کی طرف وہ وحی کی جائے گی جو عنقریب کی جائے گی۔

تاللہ ما الشبهاتُ من أقوالهم
إلا کما یتحركُ المذبوح

۳۹۔ اللہ کی قسم ان کے اقوال سے جو شبہات ہیں وہ ایسے ہیں کہ جیسے مذبوح حرکت کرتا ہے۔

کم بین جسمٍ عدَّلَتْ حرکاتِه
روحٌ وعودٍ میَّلته الریحُ

۴۰۔ جسم کی حرکات کے درمیان روح کتنا عدل کئے ہے اور عود بھی جس کو ہوا مائل کئے ہے۔ (ہوا لے کر چلتی ہے)

وَلاَ النَّبِیُّ مُحَمَّدٌ وَعُلُومُه
لَمْ یُعْرَفِ التَّحْسِینُ وَالتَّقْبِیْحُ

۴۱۔ نبی محمد ﷺ اور ان کے علوم ایسے نہیں کہ تحسین وتقبیح کے محتاج ہوں۔

عَقَدَ الإلهُ به الأمورَ فَلَمْ یَکُنْ
لسِواهُ إمْساكٌ وَلا تسریحُ

۴۲۔ امور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ساتھ جوڑ دیئے ہیں آپ ﷺ کے علاوہ امور کے ساتھ جڑ نہیں جا سکتا اور نہ ہی ان سے چھٹکارا ہے۔

ضلَّ الذینَ تألهوا أحبارهم
لیَحَرِّموا ویحللوا ویبیحوا

۴۳۔ وہ گمراہ ہوئے جنہوں نے اپنے احبار کو خدا بنالیا تاکہ وہ ان کے لئے حرام کریں اور حلال کریں اور مباح کریں۔

يا أُمَّةَ المُختارِ قد عُوفِيتُمُ
مما ابْتُلُوا وَالمُبْتَلَى مَفضوح

۴۴۔ اے مختار نبی ﷺ کی امت تم اس سے عافیت میں ہوئے جن کے ساتھ پہلوں کو آزمایا گیا وہ آزمائش میں ڈوبے ہوئے بداعمال تھے۔

فاسْتَبْشِرُوا بِشرا الإله وَبَيْعِكُمْ
منه فميزانُ الوفاء رجيحُ

۴۵۔ تم کو رب کی طرف سے بشارت مبارک ہو اور تمہیں اس سے یہ بیع مبارک ہو پس وفاء کا میزان تمہاری طرف جھکا ہے۔

وَتعوّضوا ثَمَنَ النُّفوسِ مِنَ الهُدَى
فِمِنَ الهُدَى ثَمَنُ النُّفُوسِ رَبِيحُ

۴۶۔ تم نے جانوں کی قیمت کے بدلے ہدایت حاصل کی اگر جانوں کی قیمت دے کر بھی ہدایت لی جائے تو نفع ہے۔

يامن خزائنُ جُودِهِ مملوءةٌ
كَرَماً وبابُ عطائِه مَفْتُوحُ

۴۷۔ اے وہ ہستی جن کے کرم کے خزائن سخاوت سے بھرے ہوئے ہیں اور جن کی عطا کا دروازہ کھلا ہوا ہے۔

نَدْعُوكَ عَنْ فَقْرٍ إليكَ وحاجَةٍ
ومجالُ فضلكِ للعفاةِ فسيحُ

۴۸۔ ہم فقر وحاجت میں تیری بارگاہ میں دعا کرتے ہیں تیرے فضل کا میدان بخشش

کے لئے وسیع ہے۔

فاصفح عن العبدِ المُسيءِ تكرُّماً
إن الكريمَ عن المُسيءِ صفوحُ

۴۹۔ گناہ گار بندے کے گناہوں کو کرم کرتے ہوئے معاف فرما کریم (ہمیشہ) گناہگار سے صرف نظر کرنے والا ہے۔

وَاقبلْ رسولَ الله عُذْرَ مُقَصِّرٍ
هُوَ إنْ قَبِلْتَ بِمَدْحِكَ المَمْدُوحُ

۵۰۔ کوتاہی کرنے والے کے عذر کو اے اللہ میرے رسول ﷺ کے سبب قبول فرما وہ ایسے ہیں کہ اگر تو ان کا وسیلہ قبول کرے (تو تیرا کرم ہے کیونکہ) تیری تعریف کے ساتھ ان کی تعریف ہوئی ہے۔

فی كلِّ وَادٍ مِنْ صِفاتِكَ هائمٌ
وَبِكلِّ بَحْرٍ مِنْ نَدَاكَ سَبُوح

۵۱۔ ہر وادی میں اے اللہ تیری تعریف کی ہی گونج ہے اور ہر سمندر میں تیری عظمت سے ہی تسبیح ہے۔

يَرْتاحُ إنْ ذُكِرَ الْحِمي وعَقِيقه
وأراكُه وثُمامُه والشِّيح

۵۲۔ وہ گرم پانی اور سیلاب والا پانی اگر اس کا ذکر کرے تو عمدہ ہو جائے اسی طرح اُراک (درخت کا نام) اور ثمام اور شیح (جڑی بوٹیاں) بھی عمدہ ہو جائیں۔

شوقاً إلى حرمٍ بطيبةَ آمنٍ
طابَتْ بذلك رَوْضَةٌ وضريحُ

۵۳۔ حرم کی طرف شوق رکھتے ہوئے جو امن والی جگہ طیبہ ہے کہ جس سے روضہ

مبارک اور قبرِ مبارک نے خوشی حاصل کی ہے۔ (میں آنا چاہتا ہوں)

إني لأرجو أن تقرَّ بقُرْبه
عيني ويؤسى قلبي المجروح

۵۴۔ میں امید کرتا ہوں کہ میری آنکھیں بھی آپ ﷺ کے قرب سے قرار حاصل کریں اور میرا زخمی دل بھی مندمل ہو جائے۔

فاكحل بطيفٍ منه طرفاً جفنُه
بدموعِهِ حتى يراهُ قريحُ

۵۵۔ میں ان کے فراق میں خون کے آنسوؤں سے آنکھوں کے پیالوں کو سرمہ لگاتا ہوں یہاں تک کہ وہ زخمی نظر آتی ہیں۔

فلقد حباني الله فيك محبةً
قلبي بها إلا عليك شحيحُ

۵۶۔ اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں آپ ﷺ کی محبت کو اگایا ہے میرا دل اسی محبت کے ساتھ قائم ہے مگر آپ ﷺ کی محبت پر میں حریص ہوں۔

دَامَتْ عَلَيْكَ صلاتُه وسلامُه
يَتْلُو غَبُوقَهُمَا لَدَيْكَ صَبُوحُ

۵۷۔ آپ ﷺ پر ہمیشہ درود وسلام ہو صبح وشام آپ ﷺ پر درود وسلام پڑھا جاتا ہے۔

ما افْتَرَّ ثغرٌ للأزاهِرِ أَشْنَبُ
وانْهَلَّ دَمْعٌ للسَّحَابِ سَفُوحُ

۵۸۔ جب تک کہ خوبصورت دھن رکھنے والے جو رقت اور برودت سے دور ہوں سلامت رہیں اور جب تک آنکھیں خون کے آنسو بہاتی ہیں۔ (آپ ﷺ پر درود وسلام ہو)

قافیة ﴿الدال﴾

اہل بیت کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی تعریف میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا ہے:

المَنْهَلُ العَذْبُ

میٹھے پانی کا گھاٹ

جَنابكِ منه تُستَفَادُ الفوائدُ
ولِلناسِ بالإحسانِ منكِ عوائدُ

۱۔ آپ ﷺ کی بارگاہ کے قریب سے ہی آلِ پاک سے فوائد حاصل کئے جاتے ہیں اور لوگ احسان کے لئے آپ (فاطمہ رضی اللہ عنہا) کی بارگاہ کی طرف لوٹتے ہیں۔

فَطُوبَى لِمَن يَسْعَى لِمَشْهَدِكِ الذى
تكَادُ إلى مَغْنَاهُ تَسْعَى المَشَاهِدُ

۲۔ اے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا خوشخبری ہے اس کے لئے جو تمہارے مشہد کی طرف کوشش کرے ان کی منزل کی طرف زیارت کرنے والے ہمت کریں (تو ان کے لئے خوشخبری ہے کہ) قریب پائیں گے منزل کو۔

إذَا يَمَّمَتْهُ القاصِدُونَ تَيَسَّرَتْ

عليهمْ وإنْ لم يسألوكَ المقَاصدُ

۳۔ جب قصد کرنے والے اس مٹی سے تیمم کریں تو ان پر آسانیاں آئیں اگرچہ تم سے وہ اپنے مقاصد کا سوال نہ کریں۔

تَحَقَّقَتِ البُشْرَى لِمَن هُوَ رَاكِع

يُرَجّى به فضلاً وَمَنْ هُوَ ساجِدُ

۴۔ بشارت اس کے لئے ثابت ہوگئی جوان کے لئے جھکنے والا ہے فضل کی اس سے امید کی جاتی ہے تو سجدہ کرنے والی کا کیا عالم ہوگا۔

فعفَّرَتِ الشبانُ والشيبُ أوجهاً

بهِ والعَذارَى حُسَّرٌ والقَواعِدُ

۵۔ تم نے جوانوں اور بوڑھوں کو وجاہت مصطفی ﷺ کی وجہ سے بخشش کا ساماں دیا اور عذر کرنے والوں کی گناہوں کی قائم کردہ عمارات کو گرایا۔

هُوَ المَنْهَلُ العَذْبُ الكَثِيرُ زِحَامُهُ

فرِدْهُ فما من دون وردك ذائدُ

۶۔ وہ میٹھے پانی کثرت والے کا گھاٹ ہیں ٹھاٹھیں مارتا ہوا اس پر تو حاضر ہو اس طرف تیرے حاضر ہونے کے بغیر تجھے کچھ زائد نہ ملے گا۔

أتيتُ إليه والرجاءُ مُحلاًّ

فما عدتُ إلاَّ والمحلاَّ واردُ

۷۔ میں ان کی بارگاہ میں آیا مکمل امید کے بوجھ کو اٹھائے میں اس بارگاہ سے واپس اس حال میں لوٹا کہ یہ بوجھ اتر چکا تھا۔

فيالكَ من يأس بلغتُ به المنى

وعُسْرٍ لأَقْفَالِ اليَسارِ مَقالِدُ

۸۔ اے وہ ہستی کہ میں ناامیدی میں جن کی بارگاہ میں آیا ہلاکت اور تنگی کے ساتھ تا کہ خوشحالی کے قفل کی چابی حاصل کروں۔

ألذُّ من الماءِ الزلالِ مواقعاً

عَلَى كَبِدِ الظَّمْآنِ وَالماءُ باردُ

۹۔ میں لذت پاتا ہوں میٹھے پانی سے پیاسے جگر کی پیاس کو ختم کرتا ہوں ذکرِ مبارک سے جو ٹھنڈا پانی ہے۔

سَلِيلَةَ خَيْرِ العالَمِينَ »نَفيسَةٌ «

سَمَتْ بِكِ أعراقٌ وطابَتْ مَحاتِدِ

۱۰۔ عالمین میں سے سب سے بہتر نبی ﷺ کے جگر کا ٹکڑا فاطمہ رضی اللہ عنہا پاک ہیں اے سیدہ آپ رضی اللہ عنہا کی وجہ سے بادل بلند ہوئے اور (اصل) طبع خوشگوار ہوئی۔

إذا جحدتْ شمس النهارِ ضياءها

فَفَضْلُكِ لم يَجْحَدْهُ فی الناسِ جاحِدُ

۱۱۔ جب سورج نے دن کی کرنیں پھیلانے سے انکار کیا تو آپ رضی اللہ عنہا کی فضیلت سے لوگوں میں سے کسی نے انکار نہ کیا۔ (سورج اس لئے نہ نکلا کیونکہ آپ رضی اللہ عنہا کے سر مبارک سے کپڑا ہٹ گیا تھا)

بآبائِكِ الأطهارِ زُيِّنَتِ العُلاَ

فحبَّاتُ عقدِ المجدِ منهم فرائدُ

۱۲۔ آپ رضی اللہ عنہا کے پاک آباء کی وجہ سے بلندی کو زینت دی گئی بزرگی کے ہار کے دانے انہی کی لڑی میں پروئے ہوئے ہیں۔

ورثتِ صفاتِ المصطفى وعلومهُ
فَفضْلُكُمَا لولاَ النُّبُوَّةُ وَاحِدُ

۱۳۔ آپ ؓ صفاتِ مصطفیٰ اور ان کے علوم کی وارث ہوئیں اگر نبوت نہ ہوتی تو دونوں کے فضائل ایک سے ہوتے۔

فلم ينبسط إلا بعلمك عالم
وَلَمْ يَنْقَبِضْ إلاَّ بِزُهْدِكِ زاهِدُ

۱۴۔ عالم علم تک رسائی آپ ؓ کے علم کے ساتھ ہی حاصل کرسکتا ہے اور زاہد زہد پر آپ ؓ کے واسطے سے ہی قبضہ کرسکتا ہے۔

مَعارِفُ ما يَنْفَكُّ يفضي بِسِرِّها
إلى ماجدٍ من آل أحمدَ ماجدُ

۱۵۔ ان کے معارف جدا نہیں ہوسکتے عزت والے رب کی طرف سے جو فیض آتا ہے وہ آل احمد کی طرف سے ہی سارے کا سارا وصول کرنے والے تک آتا ہے۔

يُضئُ محياهُ كأنَّ ثناءه
إلى الصُّبْحِ سارٍ أَوْ إلى النَّجْم صاعدُ

۱۶۔ ان کا چہرہ روشن ہوتا ہے گویا ان کی ثناء صبح تک جاری ہونے والی ہے یا ستاروں کی بلندی تک بلند ہونے والی ہے۔

إذا ما مضى منهم إمامُ هدىً أتى
إمامُ هدىً يدعو إلى الله راشدُ

۱۷۔ جب ان میں سے امام ہدایت گزر جائے تو پھر امام ہدایت اور آیا جو اللہ کی طرف بلاتا ہے راہنمائی کرتے ہوئے۔

تَبَلَّجَ مِنْ نورِ النُّبُوَّةِ وَجْهُهُ
فمنه عليه للعُيُونِ شوَاهِدُ

۱۸۔ نورِ نبوت کے فیض سے ان کا چہرہ چمکا آپ ﷺ کی نبوت پر ان کی آنکھوں کے لئے گواہیاں ہیں۔ (علی شیر خدا ؓ کے لئے)

وفاضَتْ بِحَارُ العِلْمِ مِنْ قَطْرِ سُحْبِها
عليه فطابَتْ لِلْوِرادِ المَوارِدُ

۱۹۔ ان کے فیض کے بادلوں سے علم کے سمندر پھوٹے زمین پر پس علم کے گھاٹ وارد ہونے والوں کے لئے خوشگوار ہوئے۔

رأى زينة الدنيا غروراً فعافها
فليس له إلا على الفضل حاسدُ

۲۰۔ انہوں نے زینتِ دنیا کو فریب دیکھا اور اس سے محفوظ رہے ان کا حاسد صرف فضیلت پر ہی حسد کرتا ہے۔ (حضرت علی ؓ سے)

كأنَّ المعالى الآهلات بِغيْرِهِ
ربوعٌ خلتْ من أهلها ومعاهدُ

۲۱۔ گویا اہلِ بیت جتنے بھی ہیں ان کی بلندیاں آپ ؓ کے بغیر گھر کا ارد گرد ہی ہیں (گھر نہیں ہیں) وہ آپ ﷺ کے بغیر اہل سے نکل جائیں گے کیونکہ وہ عہد کی جگہ ہیں۔

إذَا ذُكِرَت أعمالُه وَعُلومُه
أقرَّ لها زيدٌ وبكرٌ وخالدُ

۲۲۔ جب آپ ؓ کے اعمال اور علوم کا ذکر کیا جائے تو زید، عمرو، بکر، خالد سب ان کا اقرار کریں گے۔

وما يستوى فى الفضلِ حالٍ وعاطلٌ
وَلا قاعِدٌ يومَ الوغَى وَمجاهِدُ

۲۳۔ برابر نہیں ہیں فضائل میں امیر وغریب اور نہ ہی جنگ کے دوران بیٹھنے والا اور مجاہد برابر ہیں۔

فقل لبنى الزهراء والقول قربةٌ
يَكلُّ لسانٌ فيهِمُ أوْ حصائدُ

۲۴۔ بنی زہرا سے کہہ دو! اور اقوال میں سے یہ قول زبانوں کو تھکا چکا ہے یہ کہتے کہ:

أحبَّكُمُ قلبى فأصبحَ مَنْطِقِى
يُجَادِلُ عنكم حِسْبَةً ويُجالدُ

۲۵۔ میرا دل تم سے محبت رکھتا ہے تو میرا نطق یوں ہوا کہ تمہارے دفاع میں لڑتا ہے حسبہ (خارجیوں سے) اور انہیں خوب ضرب مارتا ہے۔ (میرا کلام)

وَهل حُبُّكُمْ لِلنَّاسِ إلاَّ عَقِيدةٌ
عَلَى أُسِّهَا فى الله تُبْنَى القَواعِدُ

۲۶۔ تمہارے ساتھ لوگوں کی محبت کیا ہے سوائے اس کے کہ وہ عقیدہ ہے اللہ کی ذات میں اسی پر بنیاد ہے جس پر عمارت بنائی جاتی ہے۔ (دین کی)

وإنَّ اعتقاداً خالياً منْ مَحبَّةٍ
ووِدٍّ لكم آل النبى لفاسدُ

۲۷۔ اور بے شک وہ اعتقاد جو خالی ہو محبت سے اور آلِ نبی ﷺ تمہاری دوستی سے خالی ہو وہ اعتقادِ فاسد ہی ہے۔

وإنى لأَرْجُو أن سَيُلْحِقُنِى بِكُمْ
وَلائى فيَدْنُو المَطْلَبُ المُتَبَاعِدُ

۲۸۔ عنقریب مجھے امید ہے کہ میرا یہ عقیدہ مجھے تمہارے ساتھ ملا دے گا اور میری یہ دوستی دور کے مطلب کو قریب کر دے گی۔

فإنَّ سَرَاةَ القَوْمِ منهم عَبيدُهمْ
وإن حروف النطق منها الزوائد

۲۹۔ بے شک عرب کی قوم کے بڑے بڑے سردار ان کے غلام ہیں اور نطق کے حروف اسی محبت سے توشہ لیتے ہیں۔

فدتكم أناس نازعوكم سيادةً
فلم أدْرِ ساداتٌ هُمُ أمْ أسَاوِدُ

۳۰۔ لوگ تم پر فدا ہوئے اور انہوں نے اپنی سرداری کو تمہارے لئے چھوڑ دیا اب میں کیا جانوں کہ وہ سادات تھے یا سیاہ فام۔

أرادوا بكم كيداً فكادوا نفوسهم
بكم وعَلَى الأَشْقَى تَعودُ المكايِدُ

۳۱۔ جن لوگوں نے تم سے دھوکا دہی کی تو ان کی جانوں نے تمہارے سبب ان سے دھوکا کیا اور ظالم کے فریب اسی کی طرف لوٹتے ہیں۔

فإنْ حِيزَتِ الدُّنيا إليهم فإنَّ مَنْ
نَفَى زَيْفَهَا سَلْماً إليهم لناقِدُ

۳۲۔ دنیا اپنے اصل میں انہی کی طرف آتی ہے جو ان کی محبت کے زینہ کو چھوڑ دے (ان کی سیڑھی سے) تو وہ ضرور ان سے دشمنی کرنے والا ہے۔

ولو أنكم أبناؤها ما أبتْكُمْ
وَما كانَ مَوْلُودٌ ليَأْباهُ وَالِدُ

۳۳۔ اگر تم اپنی ماؤں کے بیٹے ہو تو وہ کب تمہارا انکار کریں گی اور مولود اس لئے نہیں ہوتا کہ والد اس کا انکار کرے۔

إذا ما تذَكَّرتُ القضايا التى جرتْ
أُقِضَّتْ عَلى جَنْبَيَّ منها المَراقِدُ

۳۴۔ جب میں ان قضایا کا تذکرہ کروں جو جاری ہوئے تو مراقد میں جو میرے دونوں پہلوؤں میں آرام کرتے ہیں وہ بھی تڑپ اٹھیں۔

وجَدَّدَتِ الذِّكْرَى عَلَّى بَلاَبِلاً
أكابد منها فى الدجى ما أكابدُ

۳۵۔ مصائب کو ان کے ذکر نے اور تازہ کیا تاریکی میں مصائب کو وہی برداشت کر سکتا ہے جو برداشت والا ہے۔

أفى مثلِ ذاك الخطب ما سُلَّ مغمدٌ
ولا قامَ فى نَصْرِ القرابَةِ قاعَدُ

۳۶۔ کیا اس شان والوں کے حق میں غلاف دار تلوار بے نیام نہ ہوئی اور قرابت داروں کی مدد میں کوئی بیٹھنے والا نہ اٹھا۔

تعاظمَ رزءاً فالعيون شواخصٌ
له دهشةً والثاكلات سوامدُ

۳۷۔ مصیبت بہت بڑی تھی (کربلا کی) آنکھیں امام حسین رضی اللہ عنہ کو دہشت کی وجہ سے بے قرار کرتی تھیں اور مائیں بچوں پر غم کر رہی تھیں۔

وطُفِّفَ يومَ الطَّفِ كَيْلُ دِمائكم
إذ الدم جار فيه والدمع جامدُ

۳۸۔ طف (کربلا) کے دن تمہارے خون کی ہنڈیا خوب ابل رہی تھی اس لئے کہ اس میں خون جاری تھا اور آنسو رکے ہوئے تھے۔

فيا فِتْنَةً بَعدَ النبيّ بها غَدَا
يهدم إيمانٌ وتبنى مساجدُ

۳۹۔ افسوس اس فتنہ پر جو نبی ﷺ کے بعد (قتل عثمان غنی رضی اللہ عنہ) سے ایسا نکلا کہ ایمان کی دیواریں اور مساجد کی بنیادیں گر گئیں۔

وما فتنتْ بعد ابن عمران قومهُ
بما عبدوا إلا ليهلكَ عابد

۴۰۔ ابن عمران کے بعد ان کی قوم نے جو عبادت کے ساتھ فتنہ کیا (غیرِ خدا کی) وہ صرف اس لئے تھا کہ عابد کو ہلاک کر دیں۔

كذاكَ أَرادَ الله منكُمْ ومِنهمُ
وليس له فيما يريدُ معاندُ

۴۱۔ اسی طرح کا اللہ نے اے اہلِ بیت تم سے اور تمہارے مخالفوں سے ارادہ کیا تھا وہ اللہ جس کا ارادہ کرے کوئی اس کی مخالفت نہیں کر سکتا۔

ولو لم يكن فى ذاك محض سعادةٍ
لكم دونهم لم يغمدِ السيفَ غامدُ

۴۲۔ اگر اس واقعہ میں تمہارے لئے محض سعادت نہ ہوتی تو ان میں سے کوئی اپنی غلاف دار تلوار کو غلاف میں نہ کرتا۔

وأنتم أناسٌ أذهبَ الرجسُ عنهمُ

فليسَ لهم خَطْبٌ وإنْ جلّ جاهِدُ

۴۳۔ اے اہلِ بیت تم تو وہ لوگ ہو جن سے ناپاکی کو دور کیا گیا مگر ان کو کون خطبہ دینا چاہے کوشش کرنے والا کتنا ہی بزرگ کیوں نہ ہو اان کے۔ (مخالفین پر کوئی اثر نہیں ہے)

إذا ما رَضُوا الله أوْ غَضِبُوا لهُ

تساوى الأداني عندهم والأباعدُ

۴۴۔ جب وہ اللہ کے لئے راضی ہوں یا اس کے لئے ناراض ہوں تو ان کے نزدیک (نزدیکیاں) کانوں کا قریب ہونا اور دور ہونا برابر ہے۔

وسيّانِ من جمرِ العدا متوقدٌ

عَلَى بَهْرَمَانِ الصِدْقِ منكم وخَامِدُ

۴۵۔ مخالفین کی چنگاریوں کے پھل جلنے والے ہیں تمہارے سچائی کے سرخ یاقوت پر اور خود ہی بجھنے والے ہیں۔

وفدت عليكم بالمديح وكلكم

عليه كتابُ الله بالمَدْح وَافِدُ

۴۶۔ تمہاری طرف میں نے مدح کو وفد بنایا اور تم سب کے لئے کتاب اللہ خود مدح کا وفد کافی ہے۔

وقد بينت لى هل أتى كم أتى بها

مكارِمُ أخْلاَقَ لكم وَمَحَامِدُ

۴۷۔ میرے لئے ھَلْ اَتیٰ (سورۃ دھر) واضح بیان ہے (تمہاری شان میں) تمہارے لئے کتنے مکارم اخلاق آئے ہیں اور تمہاری تعریفات آئی ہیں۔

فلَوْلا تَغاضِيكم لنا فى مديحِكم

لَرُدَّتْ علينا بالعيوبِ القصائدُ

۴۸۔ اگر تمہاری تعریف میں ہم سرگرم نہ ہوتے تو ہم پر عیوب کے ساتھ عقائد لوٹ کر آتے۔

وَلَمْ أرْتَزِقْ مِنْ غيركم بِتِجارَةٍ

بضائعها عند الأنام كواسدُ

۴۹۔ میں تمہارے علاوہ تجارت کی پونجی سے رزق نہیں بناتا لوگوں کے درمیان جیسے تکیہ بنانے والا ہوتا ہے۔ (میں تمہیں تکیہ گاہ بناتا ہوں)

عمدتُ لقومٍ منهم فكأنني

عَلَى عَمَدٍ لا يرْجِعُ القَوْلَ عَامِدُ

۵۰۔ میں نے قوم کے لئے ان کو ہی سہارا بنایا گویا میں اسی ستون پر قائم ہوں قصد کرنے والا قول کی طرف کہاں رجوع کرتا ہے۔

أأَطْلُبُ مِنْ قَوْمٍ سِواكُمْ مُساعِداً

وقد صَدَّهم حِرْمانُهم أنْ يُساعِدُوا

۵۱۔ کیا میں تمہارے علاوہ کسی قوم سے مدد طلب کروں گا اس قوم کی محرومیوں نے اس قوم کو مدد سے پھیر دیا۔

ومن وجدالزند الذى هو ثاقبٌ

فلنْ يَقْدَحَ الزَّنْدَ الذى هوَ صالِدُ

۵۲۔ جو چنگاری حاصل کر لے وہ چمکدار روشنی ہے (اس کے لئے) جس چنگاری میں چمک نہ ہو وہ آگ نہیں جلا سکتی۔

وحسبی إذا مدح ابنة الحسن التی
لها کرمٌ: مجدٌ طریفٌ وتالدٌ

۵۳۔ میرے لئے کافی ہے کہ آلِ حسن کی تعریف سے ہی کرم حاصل کروں قدیم موروثی مال (سے حصہ حاصل کروں) سیدزادی رضی اللہ عنہا سے۔

وإنی لمهد من ثنائی قلائداً
إلیها حلالٌ هَدْیُها والقلائدُ

۵۴۔ میں اس سیدزادی حسن رضی اللہ عنہ کی بیٹی کی طرف اپنی لکھی ہوئی تعریفات سے غلامی کا پٹہ بنا کر ہدایت پکڑتا ہوں اس تعریف کو اور اسی پٹے کو میں اس سیدہ کی بارگاہ میں ہدیہ کرتا ہوں۔

هی العروة الوثقی هی الرتبُ العلا
هی الغایة القصوی لمن هو قاصدُ

۵۵۔ یہ تو مضبوط دستہ ہے یہ بلندی کا رتبہ ہے یہ تو دور کی غایت ہے اس کے لئے جو قصد کرنے والا ہو۔

کأنی إذا أنشدتُ فی الناسِ مَدْحَها
لما ضلَّ من ذکر المکارمِ ناشدُ

۵۶۔ گویا جب میں لوگوں میں اس سیدہ کی تعریف کروں گنگناتے ہوئے تو مکارم کے ذکر سے گنگنانے والا کبھی گمراہ نہ ہو۔

أَسَیِّدَتی ها قد رَجَوْتُكِ مُعْلِناً
بما أنا مِنْ در المناقبِ ناضدُ

۵۷۔ کیا میری سردار سیدہ (مجھے خیرات نہ دے گی) میں تمہاری بارگاہ میں ملامت کرتے آیا ہوں اپنے آپ پر کہ میں مناقب کے موتی دوسروں کے لئے (جو

نااہل تھے) پروتا رہا ہوں۔

وأعینُ آمالی إلیكِ نواظرٌ
لما أنا من عادات فضلك عائدُ

۵۸۔ میں اپنی آرزوؤں کی مدد تمہاری طرف نگاہ رکھتے ہوئے تم سے مانگتا ہوں کیونکہ میں اے سیدہ آپ رضی اللہ عنہا کے فضائل کو جانتے ہوئے آپ کی طرف پلٹتا ہوں

وما أجدبتْ قومٌ أتی من لدنهمُ
لمرعی الأمانی من جنابكِ رائدُ

۵۹۔ قوم پر بارش نہ ہوئی تو ان کی طرف سے قاصد بارش طلب کرنے کے لئے آپ رضی اللہ عنہا کی بارگاہ میں آیا تا کہ وہ آرزوؤں کی چراگاہوں کو سیراب کریں۔

ولولا ندی کفیكِ ماخضر یابسٌ
ولا اهتز من أرض المکارمِ هامدُ

۶۰۔ اگر بارش اترنے کا آپ رضی اللہ عنہا سبب نہ بنتیں تو بے جڑی بوٹیوں والی زمین کبھی حرکت میں نہ آتی۔

إلَی الله أَشْکُو یابنَةَ الحَسَنِ الذی
لَقِیتُ وَإِنی إنْ شکَوْتُ لَحامدُ

۶۱۔ اے حسن رضی اللہ عنہ کی بیٹی جس کی بارگاہ میں یہ فقیر آیا اللہ کی طرف (تمہارے وسیلہ سے) میں شکایت کرتا ہوں اور جب میں شکوہ کرتا ہوں تو اس کی حمد کرتا ہوں۔

وَمَالِی لا أَشْکُو لآلِ مُحمَّدٍ
خطوباً بها ضاقت علیَّ المراصدُ

۶۲۔ مجھے کیا ہوا کہ میں ہر معاملہ میں آلِ محمد ﷺ سے شکایت نہ کروں جس وقت مجھ پر راستے تنگ ہو جائیں۔

ومَنْ لصُرُوفِ الدَّهْرِ عَنِّيَ صارفٌ
ومن لهموم القلب عنی طاردُ

۶۳۔ کون ہے جو زمانے کے مصائب مجھ سے پھیرنے والا ہو اور کون ہے جو مجھ سے میرے دل کے غم مٹانے والا ہو۔

تسلط شیطانٌ من النفسِ غالبٌ
عَلَيَّ وَشَيْطانٌ مِنَ البُؤْسِ ماردُ

۶۴۔ شیطان نے مجھ پر غالب ہو کے نفس سے قبضہ کیا ہے اور شیطان تو شدت سے سرکشی کرنے والا ہے۔

فیا وَيْحَ قَلْبٍ ما تَزَالُ سماؤُهُ
بهالِشَيَاطِينِ الخُطوبِ مَقاعِدُ

۶۵۔ کیا ہلاکت ہے دل کی کہ ہمیشہ اس پر شیاطین کے نقوش کا ٹھکانا رہا ہے۔

فیا سامعَ الشَّكْوَى وَيَا كاشفَ البَلا
إذَا نَزَلَتْ فی العالَمِينَ الشَّدائدُ

۶۶۔ اے شکایت کو سننے والے اور مصیبت کو دور کرنے والے اس وقت جب جہانوں میں سختیاں نازل ہوں۔

ویامن هدی الطفل الرضیع ولم تؤب
إليهِ قُوَى عَقْلٍ وَلا اشْتَدَّ ساعدُ

۶۷۔ اے وہ جس نے دودھ پیتے بچے کو ہدایت دی جب کہ اس کے عقل کے قویٰ ابھی کارگر تھے اور نہ ہی پنڈلیاں اس کی مضبوط تھیں۔

ویامن سقی الوحش الظماء وقد حمت
مَوَارِدَهَا مِنْ أنْ تُنالَ المَصَايدُ

۶۸۔ اے وہ جس نے پیاسے جانوروں کو پلایا اور اس کے گھاٹ خشک ہونے سے محفوظ رہے۔

ویامن يُزجي الفلك فی البحر لطفه
وهنَّ جِوَارٍ بَلْ وَهُنَّ رَوَاكِدُ

۶۹۔ اے وہ جس کے لطف کے سمندر میں کشتیاں شوق سے چلتی ہیں وہ تو پناہ میں آگئیں بلکہ اس کے ساتھ ہی وہ ٹھہری ہوئی ہیں (ڈوبتی نہیں ہیں)

ویامن هو السبعَ الطوابقَ رافعٌ
ومن هو للأرضِ البسيطةِ ماهدُ

۷۰۔ اے وہ جس نے سات طبق کو اٹھایا اور وہ جس نے زمین کا فرش بچھایا۔

ويا مَنْ تُنَادِينا خَزَائِنُ فضلِهِ
إلی رفدِهِ إن أمسك الفضلَ رافدُ

۷۱۔ اے وہ ذات جس کے فضل کے خزانوں نے ہمیں عطا کی طرف بلایا کہ اس فضل کی عطا کو پکڑا جائے۔

فلا البَابُ من تِلْكَ الخزائن مُغْلَقٌ
ولاخیرَ من تلك الخزائنِ نافدُ

۷۲۔ ان خزائن کا دروازہ بند نہیں ہے اور ان خزائن میں سے کوئی بھلائی ختم ہونے والی نہیں۔

دعوناكَ من فقرٍ إليكَ وحاجةٍ
وَكلٌّ بما يَلْقَاهُ لِلصَّبْرِ فاقِدُ

۷۳۔ ہم نے فقر و حاجت میں تیری طرف ہی دعا کی اور ہر اس مصیبت میں کہ جس سے صبر جواب دے جائے۔

وأفضت بمافيها إليك ضمائرٌ
وأنت على مافى الضمائرِ شاهدُ

۷۴۔ دلوں میں جو چھپی ہوئی چیزیں ہیں وہ تیری طرف لے جانے والی ہیں اور ضمائر میں جو کچھ ہے تو اس پر شاہد ہے۔

دعوناكَ مضطرينَ ياربِّ فاستجب
فإنكَ لم تُخلف لَدَيْكَ المواعِدُ

۷۵۔ اے رب ہم نے پریشان ہو کے تجھے پکارا ہے ہماری دعا قبول فرما اس لئے کہ تو اپنے وعدوں کا خلاف نہیں کرتا۔

فليس لنا غوثٌ سواكَ وملجأً
نُراجِعُهُ فى كَرْبِنَا وَنُعاوِدُ

۷۶۔ ہمارے لئے تیرے علاوہ کون مددگار حقیقی ہے اور کون ایسا ہے کہ ہم اپنی مصیبتوں میں پلٹ کر اسے پناہ گاہ بنائیں اور اس کی بارگاہ میں لوٹیں۔

فقدر لنا الخيرَ الذى أنت أهلهُ
فما أحدٌ عما تُقَدِّرُ حائدُ

۷۷۔ ہمارے لئے وہ بھلائی مقدر فرما جس کا تو اہل ہے کوئی بھی ایسا نہیں کہ تیرے مقدر کئے ہوئے پر حد بندی کرنے والا ہو۔

وَصفحاً عنِ الذَّنبِ الذى هوَ سائقٌ
لِنارك إلاَّ إنْ عَفَوْتَ وَقائد

۷۸۔ اس گناہ کو معاف کرتے ہوئے (کرم فرما) جو تیری آگ کو خوب چلانے والا ہے مگر اس وقت نہیں کہ جب تو معاف کر دے کیونکہ تو حاکم ہے۔

وَصِلْ حَبْلَنَا بالمصطفى إنَّ حَبْلَهُ
لنا صِلَةٌ يَا رَبِّ منكَ وعَائدُ

۷۹۔ اور ہماری رسی کو مصطفیٰ ﷺ سے جوڑ دے اس لئے کہ ان کی رسی اے رب تیری بارگاہ سے ہمارے لئے صلہ ہے اور ان تک لوٹانے والی ہے۔

عليه صلاةُ الله ما أُحمِدَ السُّرَى
إليه وذلت للمطى فدافدُ

۸۰۔ ان پر اللہ کی طرف سے درود ہو جن احمد ﷺ کو رات میں معراج کروائی گئی اور وسیع میدان آپ ﷺ کے سفر کے طے کے لئے چھوٹے ہو گئے۔

اسی قافیہ پر محمد مصطفیٰ ﷺ کی تعریف میں امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے مزید کہا اور اس میں اس آگ سے حفاظت چاہی جو حجازِ مقدس کی زمین میں ظاہر ہوئی۔ یہ وہ آگ تھی جس سے حرم شریف جل گیا اور یہود و نصاریٰ کا بھی اس نظم میں رد کیا ہے۔ اس کو "تقدیس الحرم، من تدنیس الضرم" (یعنی حرم کو پاک کرنا آگ کی انگیٹھی کے میل سے) اور اس کو کنایہ کیا "ام النارین" سے (دو آگوں کی ماں، دو آگ اس لئے کہا کہ حرم شریف کے ساتھ ساتھ ۴۵۶ھ میں مسجد نبوی میں بھی آگ لگی تھی)

الٰہی لک الامر

الٰہی تو ہی حاکم ہے

إلهي عَلَى كلِّ الأمورِ لَكَ الحمْدُ
فليس لما أوليت من نعمٍ حدُّ

۸۱۔ الٰہی ہر ہر امور پر تیرے لئے ہی حمد ہے نعمتوں میں سے جن جن کا تو والی ہوا اس

کی کوئی حد نہیں۔

لكَ الأمرُ من قبل الزمانِ وبعدهِ
ومالكَ قبلٌ كالزمانِ ولا بعدُ

۸۲۔ زمانہ سے قبل اور بعد تیرے لئے ہی امر ہے اور تیرے لئے زمانہ کی طرح کا قبل اور بعد نہیں ہے۔

وحُكمكَ ماضٍ في الخلائقِ نافذٌ
إذا شئتَ أمراً ليس من كونِه بُدٌّ

۸۳۔ اور تیرا حکم مخلوقات میں نافذ ہو کے گزر رہا ہے جب تو کسی امر کا ارادہ کرے تو اس کے ہونے کے علاوہ چارہ نہیں۔

تُضلُّ وتهدي مَنْ تشاءُ منَ الورَى
وما بيدِ الإنسانِ غَيٌّ ولا رُشْدُ

۸۴۔ مخلوق میں سے تو جس کو چاہے گمراہ کرے اور ہدایت دے اور انسان کی سرشت میں گمراہی اور ہدایت نہیں۔ (مگر اللہ کی طرف سے)

دعوا معشر الضلال عنا حديثكم
فلا خطأٌ منه يجابُ ولا عمدُ

۸۵۔ گمراہی کے گروہ کو ہم سے تمہاری حدیث نے دور کر دیا تو کوئی خطا اور عمد اس سے ایسا نہیں جس کا جواب دیا جائے۔ (یہود و نصاریٰ کا رد ہے)

فلو أنكم خلقٌ كريمٌ مُسختمُ
بقَوْلِكُم لكن بمَنْ يُمْسَخُ القِرْدُ؟

۸۶۔ اگرچہ تمہارے اخلاق اچھے ہوں لیکن تم نے اپنے قول کے ساتھ خود کو مسخ کر دیا لیکن ایسے جیسے بندر کی صورت میں مسخ ہوئے تھے۔

أتانا حديثٌ ما كرهنا بمثلِهِ
لكُمْ فِتْنَةٌ فيها لمِثلِكُمْ حَصْدُ

۸۷۔ ہم تک وہ بات آئی تمہاری طرف سے جس کی مثل ہم کسی کو ناپسند نہ کریں تمہارا اس میں فتنہ ہے تمہاری مثل ہی کھیتی کاٹی گئی۔

غَنِيتُمْ عَنِ التأويلِ فيه بظاهرٍ
وَمَن تركَ الصَمْصَامَ لم يُغْنِهِ الغِمْدُ

۸۸۔ تم نے ظاہر کے ساتھ اس میں تاویل سے غنیمت کی اور جو تلوار کو ترک کر دے اس کو میان نہیں بچا سکتی۔

وَأَعْشَى ضياءُ الحقِ ضَعْفُ عُقُولِكُمْ
وشمسُ الضُّحَى تَعْشَى بها الأَعيُنُ الرُّمْدُ

۸۹۔ تمہاری عقول کی کمزوری نے حق کی روشنی کو چھپا دیا اور آشوب چشم والا چاشت کے سورج سے بھی پردے میں رہتا ہے۔

ولن تدركوا بالجهل رشداً وإنما
يُفرقُ بين الزيفِ والجيد النقدُ

۹۰۔ تم نے جہالت کی وجہ سے ہدایت کا ادراک نہ کیا اور نقد کھوٹے کھرے کے درمیان فرق کر دیتا ہے۔

وعظتم فزدتمْ بالمواعظِ نسوةً
وليسَ يفيدُ القَدْحُ إن أَصْلَدَ الزَّنْدُ

۹۱۔ تمہیں وعظ کیا گیا مگر تم نے مواعظ سن کر اور بھول کی اگر چنگاری بجھی ہو تو اس سے جلانے کا فائدہ نہ ہوگا۔

وما لَيَّنتْ نار الحجازِ قلوبكمْ
وَقد ذابَ مِن حرٍّ بها الحَجَرُ الصَّلْدُ

۹۲۔ حجاز کی آگ نے بھی تمہارے دلوں کو نرم نہ کیا کہ سخت اور صاف پتھر بھی اس آگ کی تپش سے پگھل گیا۔

وَما هِيَ إلا عينُ نارِ جهنَّم
تَرَدَّدَ مِنْ أنفاسِها الحرُّ وَالبَرْدُ

۹۳۔ یہ کیا تھی بس جہنم کی آگ کا چشمہ کہ جس کی لو سے گرمی اور سردی بھی متردد ہو جائے۔

أتت بشواظٍ مُكفَهِرٍ نحاسهُ
فلوَّحَ منها للضحى والدجى جلد

۹۴۔ وہ آگ سے بھڑکتے شعلوں کو بکھیرتی آئی اس کے ساتھ چاشت کے وقت (دن) اور تاریکی (رات) میں جلد چمکنے لگی۔

فما اسودَّ من ليلٍ غدا وهو أبيضٌ
وَما ابيضَّ منْ صبْحٍ غَدا وَهُوَ مُسْوَدُّ

۹۵۔ کوئی بھی کالا (اس آگ کی وجہ سے) رات میں ایسا نہ تھا جو سفید نہ نظر آتا ہو اور کوئی بھی سفید ایسا نہ تھا جس نے صبح (اس آگ کی وجہ سے) کالے ہو کے نہ کی ہو۔

تُدَمِّرُ ما تأتي عليه كعاصفٍ
منَ الرِّيح ما إن يُستطاعُ لهُ رَدُّ

۹۶۔ جو چیز اس آگ پر آئی ہلاکت میں پڑ گئی جیسے سخت آندھی والی ہوا ہو کہ اس کو رد کرنے کی کوئی استطاعت نہیں رکھتا۔

تَمُرُّ عَلَى الأرض الشديد اختلافُها
فَتُنْجِدُ غَوْراً أوْ يغورُ بها نَجْدُ

۹۷۔ شدید زمین پر سے اس آگ کے شعلے گزرے ریت کے صحرا میں اس کی بھڑک جا کے بجھی یا نجد کے صحرا میں ریت پر بجھی۔

وَتَرْمِي إلى الجوِّ الصُّخورَ كأنما
بِباطِنِها غيظٌ على الجوِّ أوْ حِقْدُ

۹۸۔ وہ تو چٹانوں کی بلندیوں کی طرف چلتی گویا اس کے باطن میں فضا پر غیظ و غضب ہے یا کینہ ہے۔

وتخشى بيوتُ النارِ حرَّ دُخانها
وَيَزْدادُ طُغيانا بها الفُرسُ والهِندُ

۹۹۔ آگ کے گھر اس کے دھوئیں کی گرمی سے ڈرتے ہیں اور اس کی طغیانی اتنی زائد ہے کہ یہ فارسی اور ہندی سب اس میں جل جائیں۔

فلو قَرُبَتْ مِنْ سَدِّ يأجوجَ بَعْدَما
بَنَى منه ذُو القَرْنَيْنِ دُكَّ بها السَّدُّ

۱۰۰۔ اگر یہ آگ یاجوج کی اس دیوار کے قریب ہو جائے کہ جس کو ذوالقرنین علیہ السلام بنا لیں تو اس آگ سے وہ دیوار گر جائے۔

وَلَمَّا أساء النّاسُ جِيرةَ ربِّهِمْ
ولمْ يَرْعَها منهم رئيسٌ وَلا وَغْدُ

۱۰۱۔ جب لوگوں نے رب کی اطاعت کو بھلا دیا اور ان میں سے اسکی اطاعت کی نہ کسی سردار اور نہ کسی غلام نے رعایت کی۔

أراهم مَقاماً ليسَ يُرْعَى لِجَارِهِ

ذمامٌ ولم يحفظ لساكنه عهدُ

۱۰۲۔ توانہوں نے وہ مقام دیکھا کہ کوئی میثاق اپنے حلیف کی رعایت نہیں کرتا اور کوئی عہد اپنے ساکن کی حفاظت نہیں کرتا۔

مدينة نارٍ أحكمت شرفاتها

وأبراجها والسورُ إذ أبدع الوقدُ

۱۰۳۔ مدینہ والی آگ نے تو کنگرے، برج اور فصیل سب کو گرا دیا جب وہ خوب بھڑکی۔

وقد أبصرتها أهل بصرى كأنما

هي البصرة الجاري بها الجزر والمدُّ

۱۰۴۔ اس آگ کو تو بصرہ والوں نے دیکھ لیا گویا یہ بصرہ ہے جس کے ساتھ مد وجزر جاری ہے۔

أضاءت على بعد المزار لأهلها

من الإبلِ الأعناقُ والليلُ مربدُ

۱۰۵۔ مزار مبارک سے دور والوں کے اوپر اونٹوں کی گردنیں اور تاریک رات روشن ہو گئیں۔

أشارت إلى أن المدينة قصدُها

قرائن مِنها ليس يخفى بها القصد

۱۰۶۔ اس نے اشارہ کیا کہ مدینہ کی طرف قرائن سے اس کا قصد ہوا وہ قرائن ایسے ہیں کہ جن سے قصد چھپا نہیں ہے۔

يروحُ ويغدو كلُّ هولٍ وكربةٍ

على الناس منها إذ تروح وإذ تغدو

۱۰۷۔ لوگوں کو مدینہ میں ہر مصیبت اور مشکل راحت اور چین دیتی ہے کیونکہ مدینہ راحت اور سکون کی جگہ ہے۔

فلمّا التَجَوْا للمصطفى وتحرَّمُوا

بساحتهِ والأمرُ بالناسِ مشتدُّ

۱۰۸۔ جب لوگوں نے مصطفیٰ ﷺ کے لئے التجا کی اور صحنِ مبارک سے اس کو دور کرنا چاہا اور لوگوں پر معاملہ سخت ہو گیا۔

أتوا بشفيعٍ لا يردُّ ولم يكن

بِخَلْقٍ سوَاهُ ذلك الهَوْلُ يَرْتَدُّ

۱۰۹۔ تو وہ ان سے شفاعت مانگنے آئے جن کی شفاعت رد نہیں ہوتی، مخلوق میں ان کے علاوہ کون ہے جو مشکلات کو ٹالنے والا ہو۔

فأُطْفِئَتِ النارُ التي وَقَفَ الوَرَى

حيارى لديها لم يعيدوا ولم يبدوا

۱۱۰۔ وہ آگ کہ جس کے بارے میں مخلوق حیران زدہ اس کے پاس تھی نہ انہوں نے اس کو واپس لوٹایا اور نہ کوئی بجھانے کے لئے آگے بڑھتا تھا (کہ وہ آگ شفاعتِ مصطفیٰ ﷺ) سے بجھ گئی۔

فإنْ حَدَثَتْ مِنْ بَعْدِها نارُ فِريَةٍ

فما ذلك الشيءُ الفَرِيُّ ولا الإِدُّ

۱۱۱۔ اگر اس آگ کے بعد کوئی جھوٹی آگ بھڑکائی جائے تو وہ جھوٹی اور مکذوب شے کچھ بھی نہیں۔

فللّٰه سرُّ الکائناتِ وجهرُها

فکمْ حِکم تَخفَی وَکَمْ حِکَم تَبْدُو

۱۱۲۔ کائنات کی چھپی ہوئی اور ظاہر چیزیں اللہ کے لئے ہی ہیں کتنے ہی حکمت کے تحت چھپے ہوئے ہیں اور کتنے ہی حکمت کے تحت ظاہر ہیں۔

وقدماً حمی من صاحب الفیلِ بیتهٗ

ولمّا أتی الحجّاجُ أمکنَهُ الهَدُّ

۱۱۳۔ ہاتھی والے ابراہہ کے لشکر کے آنے پر اس رب نے اپنے گھر کو بچالیا اور جب حجاج حملہ کرتے آیا تو اسے کعبہ کی (دیوار و چھت) گرانے پر قدرت دی۔

وَ للّٰه سِرٌّ أن فَدَ ابنَ خلیلهِ

بِذبحٍ وَ لَو لَم یَفدِهِ شُرعَ الوَأدُ

۱۱۴۔ اللہ کے لئے ہی اس بات کا راز ہے کہ اس کے اپنے خلیل علیہ السلام کے بیٹے کے ذبح پر اس نے فدیہ دیا (دنبے سے) اگر وہ فدیہ نہ دیتا تو انسان زندہ درگور ہو جاتے۔

فلا تنکروا أن یحرمَ الحرمُ الغنی

وساکنه من فخرہ الفقر والزهدُ

۱۱۵۔ اس کا انکار نہ کرو کہ حرم کو مال و دولت سے محروم کیا جائے اور اس کے ساکن فقر اور زہد پر ہی فخر کرنے والے ہیں۔

وقد فدیت من ماله خیر أمةٍ

وَلو خُیّروا فی ذلِكَ الأمرِ لَمْ یُفدُوا

۱۱۶۔ اس کے مال سے امت میں سے سب سے بہتر (ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے فدیہ دیا اگر اس امر میں حرم والوں کو اختیار دیا جاتا تو وہ کبھی فدیہ نہ دیتے۔

فَواعَجَباً حتی البِقاعُ کَریمَةٌ

لها مثلُ ما للساکِنِ الجاهُ وَالرِّفْدُ

۱۱۷۔ کیا تعجب ہے یہاں تک کہ کریمہ (مدینہ منورہ) کے لئے ایسا زیرک حاکم ہوا کہ جس کی طرح کا ساکن کے لئے کوئی بادشاہ اور کوئی عطا کرنے والا نہ ہوگا۔

فإن یَتَضَوَّعْ منه طِیبٌ بِطَیْبَةٍ

فما هو إلاَّ المندلُ الرطبُ والندُّ

۱۱۸۔ طیبہ کی خوشبو اگر اس سے حاصل کی جائے تو وہ جہاں ہو عود مرطوب اور خوشبو ترو تازہ ہے۔

وإن ذهبت بالنار عنه زخارفٌ

فما ضَرَّهٗ منها ذَهابٌ وَلا فَقْدُ

۱۱۹۔ اگر آگ کے ساتھ اس کی یہ خوبی چلی بھی جائے تو اس کے جانے سے مدینہ کو کیا ضرر اور کیا نقصان ہے۔

ألاَ رُبما زادَ الحَبیبُ مَلاَحَةً

إذا شُقَّ عنه الدرعُ وانتثرَ العقدُ

۱۲۰۔ ہاں جب حبیب سے قمیض مبارک ہٹے اور موتیوں کا ہار منتشر ہو تو حبیب کی ملاحت اور زیادہ ہوتی ہے۔

وکم سُتِرَتْ لِلْحُسْنِ بالحَلْیِ مِنْ حُلًی

وکم جَسَدٍ غَطّی مَحاسِنَهُ البُرْدُ

۱۲۱۔ اور کتنے ہی حسن والے ایسے ہیں کہ زیورات کے ساتھ ان کے حسن کو چھپایا جاتا ہے اور کتنے ہی جسم ایسے ہیں جن کے محاسن کو رنگدار چادر ڈھانپتی ہے۔

وأهيبُ ما يُلقي الحسامُ مجرَّدًا
ورَوْنَقُهُ أنْ يَظْهَرَ الصَّفحُ وَالحَدُّ

۱۲۲۔ ڈرا تلوار سے کہ جو وہ بے نیام ہو کے کرے کیونکہ اس کی چمک یہ ہے کہ اس کا کنارا اور چوڑائی ظاہر ہو جائے۔

وما تلكَ للإسلامِ إلا بواعثٌ
على أنْ يجلَّ الشَّوْقُ أوْ يَعْظُمَ الوَجْدُ

۱۲۳۔ اسلام کے ساتھ عشق کے اسباب ہیں اس طرح کہ جن کی وجہ سے شوق زیادہ بڑھے اور وجد (عشق) اور زیادہ ہو۔

إلى تُرْبَةٍ ضَمَّ الأمانَةَ والتُّقَى
بها والنَّدي والفضلَ من أحمدٍ لحدُ

۱۲۴۔ (شوق) اس مٹی کی طرف کہ جس کے ساتھ امانت، تقویٰ اور آنسوؤں کی تری ملی ہوئی ہے اور احمد ﷺ کی لحد مبارک سے فضل ملا ہوا ہے۔

إلى سَيِّدٍ لم تأتِ أُنْثَى بِمِثْلِهِ
وَلاَ ضَمَّ حِجْرٌ مِثْلَهُ لاَ وَلاَ مَهْدُ

۱۲۵۔ ان سردارِ دو جہاں ﷺ کی طرف کہ جس کی ازواج کی طرح کا دوسرا کوئی نہ آیا جیسی گود آپ ﷺ نے پائی کسی کو نہ ملی اور جیسا جھولا آپ ﷺ کو ملا کسی کو نہ ملا۔

ولم يمشِ فی نعلٍ ولا وطیءَ الثری
شبیهٌ له فی العالمین ولا نِدُّ

۱۲۶۔ عالمین میں جس نعلین پر آپ ﷺ چلے اور جس مٹی کو آپ ﷺ نے طے کیا اس کے مقابل اور مشابہ کوئی نعلین اور مٹی نہیں۔

وَلَمْ تَخِدِ الكومُ العِتاقُ بمثله
وَ لا عَدَتِ الخَيْلُ المُسَوَّمَةُ الجُرْد

۱۲۷۔ آپ ﷺ کی ناقہ (قصویٰ) کے برابر کسی نے زمین کو اپنی چال سے نشان زدہ نہ کیا اور نہ ہی اس کے برابر کوئی سکھایا گیا بڑے بالوں والا کوئی گھوڑا ہے۔

عَلِيْمٌ كريمُ الخيم ما فوقَ عِلمه
وَ لا مَجْدِهِ عِلْمٌ يُرَامُ وَ لَا مَجْدُ

۱۲۸۔ وہ علیم کریم ہیں طبیعت کے اعتبار سے اور ان کے علم اور ان کی بزرگی کے اوپر کوئی علم نہیں ہے جس کا قصد کیا جائے اور نہ ہی کوئی بزرگی ہے۔

نبيُّ هُدًى اهْدَى به الله رَحْمَةً
لنا لَمْ ينَلْهَا السَّعيُ مِنَّا وَ لا الكَدُّ

۱۲۹۔ وہ نبی ہدایت ہیں اللہ نے ان کے سبب ہمارے لئے ہدایت فرمائی ہم کوشش اور محنت بھی کرتے (تو اللہ کی رحمت کے بغیر) اس ہدایت کو نہ پا سکتے۔

و بَصَّرَهُ حتى رأى كلَّ غائبٍ
و صار سواءً عندهُ القُرْبُ والبُعدُ

۱۳۰۔ اللہ نے آپ ﷺ کو ایسی بصارت دی کہ آپ ﷺ نے ہر غائب کو دیکھ لیا اور آپ ﷺ کے سامنے قرب وبعد برابر ہو گیا۔

و حتى رأى ما خَلْفَهُ وَ هو مُقْبِلٌ
بِقَلْبٍ تساوَى عندهُ النَّومُ والسُّهْدُ

۱۳۱۔ یہاں تک کہ جو آپ ﷺ کے پیچھے ہوتا اس کو بھی آپ ﷺ دیکھ لیتے وہ آپ ﷺ کے دل کے سامنے تھا آپ ﷺ کے لئے نیند اور بیداری برابر ہے۔

فیا لیلۃً اَسرَی الاِلٰہُ بِعَبْدِہٖ
لقد نال فیہ ما یُؤَمِّلُہُ العَبْدُ

۱۳۲۔ وہ کیا عمدہ رات تھی جب اللہ نے اپنے بندہ کو معراج کروائی تحقیق آپ ﷺ نے ہر وہ پالیا اس رات میں جو بندہ سے متأمل ہو۔

و فاءٌ وَ لا وَعْدٌ وَ وُدٌّ ولا قِلًی
و قُرْبٌ و لا بُعدٌ و وَصْلٌ وَ لا صَدٌّ

۱۳۳۔ وفاء ایسی کہ وہاں بعد میں ادائیگی کی بات نہ تھی محبت ایسی کہ وہاں بیزاری نہ تھی قرب ایسا کہ وہاں بُعد نہ تھا اور وصل ایسا کہ جس میں جدائی نہ تھی۔

و جاء ھم بالبیّنَاتِ التی بَدَتْ
براھنھا کالشمسِ لَمْ یُخفِھا الجَحدُ

۱۳۴۔ وہ ان واضح نشانیوں کے ساتھ قوم کی طرف آئے کہ جن کے براہین اس سورج کی طرح ظاہر ہوئے جس کو کوئی رکاوٹ چھپا نہیں سکتی۔

وَ ذِکرِ حَکَی معناہ فی الحُسنِ لَفظُہ و
یُشْبِہُ ما ء الوردِ فی طِیبِہِ الوَردُ

۱۳۵۔ حسن میں ان کے لفظ نے معنی کی حکایت کا ذکر کیا اور خوشبو میں وہ گلاب ایسا ہے کہ عرقِ گلاب کی مانند ہے۔

وَقد اُحکِمَتْ آیاتُہُ وتشابَھَتْ
فَلِلْمُبْتَدِی وِرْدٌ وَ لِلمُنْتَھی وِرْد

۱۳۶۔ اس قرآن کی آیات محکمات اور متشابہات ہیں پس یہ ابتدا کرنے والے کے لئے بھی ورد ہیں اور انتہاء کرنے والے کے لئے بھی اسی گھاٹ پر پلٹ کر آنا ہے۔

وإن کان فیھا کالنجوم تناسُخٌ
فطالعُھا سَعْدٌ وغاربُھا سعْدُ

۱۳۷۔ اگرچہ ان میں بھی ستاروں کی طرح نسخ ہے مگر ان کے طالع بھی سعد ہیں اور ان کے غروب بھی سعد ہیں۔

وإن قصرت عن شأوھا کل فکرۃٍ
فلیست یدٌ للأنجمِ الزھرِ تمتدُ

۱۳۸۔ اگر ہر فکر اس کے مقابل لانے سے قاصر آ گئیں تو کیوں نہ ایسے ہوتا کہ ستارہ زہراء تک کس کی رسائی ہے۔

فلمّا عَمُوا عنھا وصَمُّوا أراھمُ
سیوفاً لھا برقٌ وخیلاً لھا رعدُ

۱۳۹۔ جب وہ ان کا مقابل لانے سے اندھے ہو گئے اور بہرے ہو گئے (اور ان آیات کا انکار کیا) تو ان پر وہ تلواریں چلیں کہ جیسے بجلی کوندتی ہے اور ایسے گھوڑے آئے جیسے بادل کی کڑک ہے۔

ومن لم یلن منہ إلی الحق جانبٌ
بِقَولٍ ألانَتْ جَانِبَیہِ القَنا المُلْد

۱۴۰۔ اگر قول کے ساتھ حق کی طرف کوئی جانب ان سے نہ حاصل کرے تو اس کی دونوں جانب (دنیا و آخرت) نرم تیر سے سخت ہو جائیں گی۔ (اس کے اوپر)

وقد یُعجِزُ الدّاءُ الدَّواءَ مِن امرِیءٍ
ویشفیہ من داء بہ الکی والفصدُ

۱۴۱۔ ایسے شخص کی بیماری دواء سے عاجز ہے اس بیماری سے اسے رگیں کاٹنا اور فصد ہی شفا دے گا۔

فغالبهم قومٌ كأن سلاحهم

نيوبٌ وأظفارٌ لهم فهم أسدُ

۱۴۲۔ ان پر ایسی قوم نے غلبہ کیا گویا ان کا اسلحہ نوکیلے دانت ہیں اور ناخن ایسے ہیں کہ شیروں کے پنجے ہوں۔

ثقاتٌ من الإسلامِ إن يعدوا يفوا

وإن يسألوا يهدوا وإن يقصدوا يجدوا

۱۴۳۔ اسلام میں سے مضبوط (مومنین نے ان پر حملہ کیا) کہ اگر وہ دشمنی کریں تو پوری کریں اور اگر ان سے سوال کیا جائے تو جواب دیں اور اگر ان کا قصد کیا جائے تو خوب مقابلہ کریں۔

وَأَمَّا مكانُ الصِّدقِ منهم فإنه

مقالهُمُ وَالطَّعنُ والضَّرْبُ والوعْدُ

۱۴۴۔ سچائی کا ٹھکانا تو ان میں یہ ہے کہ یہی ان کا مقالہ ہے طعن، ضرب اور وعدہ سب ہی ان کی ادائیں ہیں۔

إذا ادَّرَعُوا كانتْ عُيونُ دُرُوعِهِمْ

قلوباً لها فى الرَّوْجِ مِنْ بَأْسِهِم سَرْدُ

۱۴۵۔ جب وہ چادر اوڑھیں تو ان کی آنکھیں ہی ان کا پردہ ہیں کہ پردہ کی تنگی میں یہی ان کے دلوں کو راحت دیتی ہیں۔

يشوقك منهم كل حلمٍ ونجدةٍ

تحَلَّتْ بِكلٍّ مِنْهما الشِّيبُ وَالمُرْدُ

۱۴۶۔ آپ ﷺ سے عشق رکھتا ہے ان میں سے ہر حلم والا اور کامیابی والا ان دونوں خوبیوں میں آگ کی طرح بھڑک اور سرکشی حل ہو جاتی ہے۔

بهاليلُ أما بذلهم فى جهادهم

فأنفسهم والمالُ والنصحُ والحمدُ

۱۴۷۔ وہ تمام خوبیوں کے جامع سردار ہیں کہ انہوں نے اپنے جہاد میں اپنی جانوں، اپنے مال پند و نصائح اور تعریف سب کچھ نثار کیا۔

فلله صديقُ النبيِّ الذى له

فضائلُ لم يدرك بعدٍّ لها حدُّ

۱۴۸۔ پس نبی ﷺ کے دوست صدیق اکبر ؓ کا مقام اللہ ہی جانتا ہے کہ ان کے فضائل کا کون ادراک کرے جن کے فضائل کی حد کا شمار نہیں۔

وَمَنْ كانَ لِلْمُختَارِ فى الغارِ ثانياً

وَجادَ إلى أنْ صارَ ليسَ لهُ وَجد

۱۴۹۔ وہ صدیق ؓ جو غار کے اندر نبی مختار ﷺ کے ثانی تھے اور ایسے عمدہ (جنتی) ہوئے کہ انہیں کوئی غم نہ رہا۔

فإنْ يَتخَلَّلْ بالعباءَةِ إنه

بذلك فى خُلأَتِهِ العلمُ الفردُ

۱۵۰۔ اگر اللہ کے نبی ﷺ دوست بنانے کا قصد کرتے تو صدیق اکبر ؓ ہی رسول اللہ ﷺ کی دوستی کے لئے فرد واحد تھے۔

ومن لم يخف فى الله لومة لائمٍ

وَلم يُغْيِهِ قِسْطٌ يُقامُ وَلا حَدُّ

۱۵۱۔ وہ عمر فاروق ؓ جس نے اللہ کی ذات کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ نہ کی جب وہ انصاف یا حد کو قائم کرنے لگتے تو کبھی نہ جھکتے تھے۔

ولا راعه فی الله قتلُ شقیقهِ

ألا هکذا فی الله فلیکن الجَلَدُ

۱۵۲۔ اور اللہ کی ذات کے معاملہ میں انہوں نے کسی ظالم کے قتل میں رعایت نہ کی ہاں ہاں جب اللہ کا معاملہ آئے تو کوڑا قائم ہی ہونا چاہیے۔

ومنْ جَمَعَ القرآنَ فاجْتَمَعَتْ به

فضائلُ منه مثل ما اجتمعَ الزبدُ

۱۵۳۔ وہ عثمان رضی اللہ عنہ جنہوں نے قرآن کو جمع کیا ان کے لئے فضائل تو یوں جمع ہوئے جیسے مکھن اوپر جمع ہوتا ہے۔

وجهَّزَ جیشاً سار فی وقت عسرةٍ

تعذَّر من قوتٍ به الصاعُ والمدُّ

۱۵۴۔ انہوں نے لشکر کو تیار کرایا وہ عسرت کا وقت کہ جب دانے سے صاع اور مُدّ • پیائش کے پیمانے) عاجز آ گئے تھے تب بھی سخاوت کی۔ (اسلام کے لئے)

ومن لم یُعَفِّر کَرَّمَ الله وجهه

جبینٌ لغیر الله منه ولا خدُّ

۱۵۵۔ وہ علی رضی اللہ عنہ (جو گناہوں میں نہ لتھڑے) ان کی پیشانی اور رخسار مبارک کو غیر اللہ سے اللہ نے پاک رکھا۔

فَتَی الحَرْبِ شَیْخُ العِلْمِ والحِلْمِ والحِجَی

عَلِیٌّ الذی جدُّ النَّبِیِّ لَهُ جدُّ

۱۵۶۔ جنگ کے مرد میدان، شیخ علم وحلم وعقل علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ ہیں کہ نبی ﷺ کے دادا اور ان کے دادا ایک ہی تھے۔

ومَن کانَ مِنْ خیرِ الأنامِ بِفَضْلِهِ

کهارونَ مِنْ موسَی وذلکمُ الجَدُّ

۱۵۷۔ وہ علی رضی اللہ عنہ کہ مخلوق میں سب سے بہتر نبی ﷺ سے وہ فضیلت ملی کہ جیسے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ہارون علیہ السلام کو فضیلت ملی ہے اے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم یہی تمہارا خاص حصہ ہے۔

إذَا غَمَرَتْ کَفُّ الخطوبِ قَناتَهُ

تَوَهَّمتَ أَنَّ الخَطْبَ لیس لهُ زَنْدُ

۱۵۸۔ جب مصائب کی ہتھیلیوں نے نیزہ کو آزمائش کے لئے دانتوں سے چبایا تو آپ ﷺ نے وہم کیا کہ لکڑی کو کوئی جلانے والا نہیں۔ (مصائب کو کوئی ٹالنے والا نہیں)

وإن عجمت أفواهها عودَ بأسهِ

أفادَتْكَ عِلْماً أَنَّ أفواهَها دُرْدُ

۱۵۹۔ اگر ان کے منہ تنگی کی عود (خوشبودار لکڑی) کو دانتوں سے چبائیں تو آپ کو علم ہی نے فائدہ دیا جس سے وہ مصائب ایسی ہو گئیں جیسے بے دانتوں والا ہو۔

یُوَرِّدُ خدیهِ الجلادُ وسیفهُ

فذاكَ إذَا شَبَّهْتَهُ الأَسَدُ الوَرْدُ

۱۶۰۔ انہوں نے آپ ﷺ کے رخسار مبارک کی طرف آنے والے (حملوں کو) کوڑے مار کر اور اپنی تلوار سے روکا اسی وجہ سے آپ ﷺ نے ان کو سرخ شیر سے تشبیہ دی۔ (حضرت علی رضی اللہ عنہ کو)

وعندی لکم آل النبی مودةٌ

سَلَبْتُمْ بها قلبی وصارَ له عِنْدُ

۱۶۱۔ اے آلِ نبی ﷺ میرے پاس تمہاری محبت ہی ہے اس محبت کے ساتھ تم نے میرے دل کو سلب کرلیا کہ وہ جسم سے جدا ہو گیا ہے ان کے لئے۔

علی أنَّ تذکاری لما قد أصابکم

يُجَدِّدُ أشجانی وإن قدم العهدُ

۱۶۲۔ اس طرح کہ تمہیں جو جو مصائب آئیں ان کے تذکرے میرے زخموں کو اور تازہ کردیتے ہیں اگر چہ وہ زمانہ پہلے تھا۔

فِدًی لکُمُ قَوْمٌ شقُوا وسَعِدْتُمْ

فدارُهمُ الدنیا ودارُکمُ الخُلْدُ

۱۶۳۔ میں تمہارے لئے فدا ہوتا ہوں اس قوم کے خلاف جس نے تم سے شقاوت کی تم سعادت مند ہوئے، ان کے لئے دنیا اور تمہارے لئے آخرت ہے۔

أترجونَ من أبناء هندٍ مودةً

وَقَدْ أرضَعَتْهُمْ دَرَّ بغضَتِها هِنْدُ

۱۶۴۔ کیا تم ہندہ کے بیٹوں سے محبت کی امید رکھتے ہو جب کہ آلِ نبی ﷺ کی مخالفت کے لئے ہندہ نے ان کو دودھ پلایا۔ (۱)

فلاَ قَبِلَ الرَّحمنُ عُذْرِی عُداتِکم

فإنهم لا يَنْتَهُونَ وإنْ رُدُّوا

۱۔ ہندہ زوجۂ ابوسفیان ؓ سیدنا امیر معاویہ ؓ کی والدہ ہیں رسول اللہ ﷺ کی ساس ہیں، جنہوں نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا۔ میں نے دیانتاً ترجمہ کردیا، ورنہ ہو سکتا ہے کہ یہ شعر مصنف کی طرف منسوب ہو۔ ہم یہاں بیٹوں سے مراد سیدنا امیر معاویہ ؓ بھی نہیں لے سکتے کیونکہ سیدنا امیر معاویہ ؓ بھی صحابیٔ رسول ﷺ ہیں اس لئے یہاں ممکن ہے کہ امام بوصیری ؒ کی مراد یزید و مروان وغیرہ ہوں، یعنی حقیقی بیٹوں کی بجائے مجازی آل و اولاد ہو سکتی ہے۔ اسی لئے مصنف نے ھُمْ جمع کی ضمیر استعمال کی ہے۔ (مترجم)

۱۶۵۔ تمہارے دشمنوں کے معاملہ میں میرے عذر کو رحمٰن جلّ جلالہ نے قبول نہ کیا کیونکہ وہ قیامت تک ختم نہ ہونگے اگر چہ انہیں مارا جائے۔

إلیك رسول الله عذری فإننی

بِحُبِّكَ فی قَوْلِی ألِینُ وَأشْتَدُّ

۱۶۶۔ اے اللہ کے رسول آپ ﷺ کی طرف ہی میرا عذر ہے اس لئے کہ میں آپ ﷺ کی محبت کے ساتھ اپنے قول میں نرم اور شدید ہوں۔

فإن ضاع قولی فی سواك ضلالةً

فما أنا بالماضی من القول معتدُّ

۱۶۷۔ اگر میں اپنے قول کو آپ ﷺ کے سوا کسی اور کے (معاملہ) میں گم کردہ راہ کروں تو پھر میں نے ماضی کے قول کو شمار نہیں کیا۔

وما امتد لی طرفٌ ولا لان جانبٌ

لِغَيْرِك إلا ساءنی اللِّينُ والمَدُّ

۱۶۸۔ میرے لئے آپ ﷺ کے علاوہ کسی آنکھ نے کھچاؤ کیا اور کسی جانب نے گر نرمی کی تو اس نرمی اور کھچاؤ نے مجھے برائی میں ہی ڈالا۔

أأشْغَلُ عَنْ رَيْحَانَتَيْكَ قريحتی

بشیحٍ ورندٍ لا نما الشیح والرَّندُ

۱۶۹۔ آپ ﷺ کے دونوں پھولوں (حسن و حسین ؓ) کی یاد سے میں اپنی طبیعت کو شیح (جڑی بوٹی کا نام) اور رند (خوشبودار درخت) سے مشغول رکھتا ہوں کیونکہ وہ دونوں شیح و رند کی خوشبو سے جھلکتے ہیں۔

وأدْعُو سِفاهاً غیرَ آلِكَ سادتی

وهل أنا إنْ وُفِقتُ إلا لهم عبدُ

۱۷۰۔ آپ ﷺ کی آل جو میرے سردار ہیں کے علاوہ (جو ان کے دشمن ہیں) ان کو میں بے وقوف کہہ کے بلاتا ہوں جب میں آل کی طرف کھڑا ہوں تو صرف غلام ہی ہوں۔

فلا راح معنیاً بمدحی حاتمٌ
ولا عُنِیَتْ هندٌ بِحبّی ولا دَعْدُ

۱۷۱۔ میری کہی گئی مدح سے معنی میں حاتم نے قرار نہ پایا (یعنی اس کی میں نے تعریف نہ کی) اور میری محبت نے ہند پر عنایت نہ کی اور نہ ہی ان کے دشمن پر۔

ولا هیَّجت شوقی ظباءُ بوجرةٍ
ولا بعثتْ وصفی نقانقها الربدُ

۱۷۲۔ مجھے وجرہ (مقام) کے موڑ کی طرف میرا شوق نہیں کھینچتا اور نہ ہی میری تعریف کو اس وادی کے شتر مرغ نے پراگندہ ہو کے بھیجا۔

ویا طِیبَ تَشْبِیبِی بِطَیْبَةَ لاثَنَی
عنان لسانی عنك غورٌ ولا نجدُ

۱۷۳۔ اے طیبہ (مدینہ) کے ساتھ میری خوشگوار آگ کی بھڑک (عشق کی آگ) میں ضرور غور و نجد سے زبان کی لگام مدینہ کی تعریف کی طرف موڑوں گا۔

فَهَبْ لی رسولَ الله قُرْبَ مَوَدَّةٍ
تَقَرُّ بِهِ عَیْنٌ وتَرْوَى بِهِ کَبِدُ

۱۷۴۔ اے اللہ کے رسول میرے لئے مودت کا قرب بخش دیں کہ جس سے آنکھ ٹھنڈک حاصل کرے اور جگر تروتازہ ہو۔

وانی لأَرجو أنْ یُقَرِّبَنِی إلَى
جنابِكَ إرْقالُ الرَّکائِبِ والوخد

۱۷۵۔ میں آرزو کرتا ہوں کہ مجھے آپ ﷺ کی بارگاہ کے قریب کر دے تیز رفتاری کے ساتھ آپ ﷺ کی طرف سفر کرنا۔

ولولا وثوقی منك بالفوزِ فی غدٍ
لما لَذَّ لی یَوماً شَرابٌ وَلاَ بَرْدُ

۱۷۶۔ اگر مجھے کل (قیامت میں) آپ ﷺ کے وسیلہ سے کامیابی پر وثوق نہ ہوتو آج مجھے کوئی پینے کی چیز اور کوئی ٹھنڈی چیز مجھے لذت نہ دیتی۔

عَلَیْكَ صلاةُ الله یُضْحِی بطیْبَةٍ
لَدَیْكَ بها وفْدٌ ویُمْسِی بها وفْدُ

۱۷۷۔ آپ ﷺ پر طیبہ شریف میں بارگاہ اقدس میں صبح و شام وفد کی صورت میں اللہ کی طرف سے درود بھیجا جاتا ہے۔

و دامَتْ کأَنْفَاسِ الورَى فی تَرَدُّدٍ
عَلَیْكَ مِنَ الله التَّحِیَّةُ والرَّدُّ

۱۷۸۔ جیسے مخلوق میں سانس کا اتار چڑھاؤ ہمیشہ ہے اسی طرح آپ ﷺ پر اللہ کی طرف سے سلام پلٹ کر آتا ہے۔

اسی طرح امام بوصیری ؒ نے صوفی بزرگ ابو العباس المرسی ؒ (م ۶۸۶ ھ) کی تعریف کرتے ہوئے کہا اور ان کے شیخ ابو الحسن شاذلی ؒ (م ۶۵۶ ھ) کی شان میں کلمات کہتے ہوئے ان کے وصال پر ابو العباس المرسی ؒ سے تعزیت کی۔

كَتَبَ المَشِيبُ

بوڑھے کے لکھے ہوئے اوراق

كَتَبَ المَشِيبُ بأَبْيَضٍ فى أَسْوَدِ
بغضاءَ ما بَيْنِى وبينَ الخُرَّدِ

۱۷۸۔ کتابوں کی سفیدی کو سیاہی ملا کر لکھا بڑھاپے میں پڑے ہوئے نے میرے اور باکرہ کے درمیان بغض پیدا کرتے ہوئے۔

خجلتْ عيونُ الحور حين وصفتها
وصحفَ المَشيبِ وقُلْنَ لِى: لا تَبْعَدِ

۱۷۹۔ جب میں اس کی تعریف کروں (حسینہ محبوبہ کی) تو حوریں اور بوڑھے کی کتابیں شرمندہ ہو جائیں انہوں نے مجھ سے کہا دور مت ہو۔

ولذاك أظهرتِ انكسارَ جفونها
دعدٌ وآذنَ خدُّها بتوردِ

۱۸۰۔ اسی وجہ سے اس کی حیاء نے اس کی آنکھوں کی پلکوں کی انکساری کو ظاہر کر دیا اور اس کے رخساروں کی سرخی نمایاں ہوئی۔

ياجدَّةَ الشيبِ التى ما غادرتْ
لنفوسنا من لذة بمجدَّدِ

۱۸۱۔ اے بڑھاپے میں جدت جو ہماری نفوس میں مجدد کی لذت سے ختم ہو گئی (جوانی کی شہوت) کیا ہی عمدہ ہے۔

ذهبَ الشبابُ و سوفَ أذهبُ مثلما
ذهبَ الشبابُ وما امروٌّ بمخلَّدِ

۱۸۲۔ جوانی گئی اور عنقریب میں بھی جانے والا ہوں جیسے جوانی چلی گئی اور کوئی شخص ہمیشہ رہنے والا نہیں۔

إنَّ الفناءَ لكلِّ حَيٍّ غايةٌ
محتومةٌ إن لم يكن فكأن قدِ

۱۸۳۔ فناء ہر زندہ کے لئے یقینی درجہ پر لازم کی گئی ہے اگر یہ نہ ہوتا تو شاذلی رحمۃ اللہ علیہ بھی زندہ رہتے۔

وارحمتا لمصورٍ متطورٍ
فى كلِّ طَوْرٍ صورةَ المُتَرَدِّدِ

۱۸۴۔ افسوس مصور کی رحمت ہر طریقہ میں ایک ڈھنگ پر ہے متردد صورت پر۔

قذفتْ به أيدى النوى من حالقٍ
سامى المحلِّ إلى الحضيضِ الأوهدِ

۱۸۵۔ خالق کی جانب سے موت نے امید کے ہاتھ کاٹ دیئے کسی مقام پر مرنے والا پستیوں میں (اس موت کی وجہ سے) مدفون کیا جاتا ہے۔

مُستوْحِشٍ فى أُنسِهِ مُتعاهِدٍ
بحنينهِ شوقاً لأولِ معهدِ

۱۸۶۔ اپنے انس میں وحشت زدہ شوق کے ساتھ آنسوؤں سسکیوں میں ڈبو کر اپنے اول مقام کی طرف پلٹایا جاتا ہے۔ (مٹی میں)

منعتهُ أسبابٌ لديهِ رجوعهُ
فاشتاقَ للأوطان شوقَ مقيدِ

۱۸۷۔ جتنے اس کے اسباب تھے انہوں نے اس سے رجوع کر کے اس کو چھوڑ دیا اُوطان کے لئے وہ مقید شوق رکھتے ہوئے گیا۔

یا لَیْتَهُ لوْ دامَ نَسْیاً مالَهُ
من ذاکرٍ أو أنه لم یولدُ

۱۸۸۔ کاش وہ فراموش کیا گیا ہوتا کوئی ہمیشہ اس کا ذکر ہی نہ کرتا یا وہ پیدا ہی نہ ہوتا۔

حَمَلَ الهَوَی جهْلاً بأَثْقالِ الهَوَی
مُسْتَنْجِداً بعزیمةٍ لم تُنْجِدِ

۱۸۹۔ اس نے جہالت میں خواہش نفسانی کے بوجھ کو اٹھائے رکھا اس عزیمت کے ساتھ نجات طلب کرتے ہوئے کہ جس سے نجات نہیں۔

ما إنْ یَزالُ بما تکَلَّفَ حَمْلَهُ
فی خطتی خسفٍ یروحُ ویغتدی

۱۹۰۔ ہمیشہ جس کا اٹھانا اس کو تکلیف دہ تھا وہ قبر کے تنگ گڑھے میں اب راحت وقرار پاتا ہے۔

غَرضاً لأمْرٍ لا تَطیشُ سِهامُه
ومعرَّضاً لمعنفٍ ومفندِ

۱۹۱۔ اس معاملہ کی غرض کرتے ہوئے کہ اس کی گرمی اب نہیں بھڑکے گی کیونکہ یہاں تعرض ہوا ہے اس سے شدت کرنے والے اور جھوٹ بولنے والے کا۔
(خواہش نفسانی اب قبر میں نہ ہوگی اور دشمن بھی نہ ستائیں گے)

وخلیفةٍ فی الأرضِ إلا أنه
مُتَوَعِّدٌ فیها وعید الهُدْهُدِ

۱۹۲۔ زمین میں اللہ کے خلیفہ (انسان کو ہمیشہ موت کا سامنا کرنا پڑا ہے مگر یہ زمین میں

یوں لوٹ کر اندر آتا ہے جیسے ہُدہُد لوٹ کر آئے۔

وَجَبَ السُّجودُ لهُ فلما أنْ عصی
قالتِ خطیئته له ارکع واسجدِ

۱۹۳۔ اللہ کے لئے سجدے کرنا واجب ہوا جب بندے نے نافرمانی کی تو اس کے گناہوں نے اس کو کہا کہ اب تو رکوع اور سجود کر لے۔

ونبت به الأوطان فهو بغربةٍ
ما بین أعداءٍ یسیرُ وحسَّدِ

۱۹۴۔ اوطان نے اس کی نیابت کی لیکن وہ بے وطنی میں دشمنوں کے درمیان چلتا ہے (اور جو اس سے دشمنی میں) حسد کرتے ہیں ان کے درمیان۔

أنفاسه تُحصَی علیه وعلم ما
یفضی إلیه غداله حُکمُ الغدِ

۱۹۵۔ اس کی سانسیں اس پر شمار ہوتی ہیں اور کل قیامت کو جو اس کو حکم مفضی ہونا ہے اس کو بھی جانتا ہے۔

أبداً تراهُ واجداً أو عادماً
فی حَیْرَةٍ لَقَطاتُها لم تُنْشَد

۱۹۶۔ ہمیشہ تو اسے دیکھتا ہے حیرت میں یا پانے والا یا معدوم کرنے والا کہ اس کی کھوئی ہوئی (سانسوں) کا ذکر نہیں کیا جاتا۔

یُمسِی ویُصْبِحُ مُتْهِماً أوْ مُنجِداً
لِمَعَادِهِ معَ مُتْهِمٍ أوْ مُنجِد

۱۹۷۔ وہ صبح اور شام یا تو تہمت کی حالت پر یا مدد کرنے کی حالت پر کرتا ہے تہامہ اور نجد میں اپنی مقررہ مدت کے اندر۔

يرمى به سهلاً ووعراً زاجراً
بَطْنُ المِسَنِ به كَظَهرِ المِبْرَدِ

۱۹۸۔ آسانی اور سختی کے ساتھ زجر کرتے ہوئے اس کے ساتھ چھری تیز کرنے کے پتھر کے بطن پر یوں چلایا جیسے جوتا سینے کے اوزار کی پشت ہو۔

متخوفاً منه المصير لمنزلٍ
مُسْتوبَلِ المَرْعَى وبىء المَوْرِدِ

۱۹۹۔ اس سے منزل کے لئے وہ خوف کھانے والا ہوا کہ کوئی مقام اسے موافق نہ آیا اور پانی کے گھاٹ وباءزدہ لگنے لگے۔

ما إن رأى الجانى به أعماله
إلاّ تمنى أنه لم يولدِ

۲۰۰۔ اگر جرم کرنے والا اس پر جرم کر کے اپنے اعمال کو دیکھ لے تو یہ تمنا کرے کہ کاش پیدا ہی نہ ہوتا۔

حسبى له حب النبى وآلهِ
عِنْدَ الإله وسيلَةٌ لَمْ تُرْدَدِ

۲۰۱۔ اللہ کی بارگاہ میں اسے نبی ﷺ اور ان کی آل کا وسیلہ کافی ہے جو رد نہیں ہوتا۔

فإذا أجَبْتَ سؤالَهُ فى آلِهِ
سلْ تعط واستمدد فلاحاً تمددِ

۲۰۲۔ جب ان کی آل کی محبت کے ساتھ تو نے ان کے سوال کا جواب دیا تو اب تو سوال کر عطا کیا جائے گا اور کامیابی پر مدد طلب کر تیری مدد کی جائے گی۔

وأَمَنْ إذا قامَ النبىُّ مَقامَهُ الْ
محمود فى الأمر المقيم المقعدِ

۲۰۳۔ اور امن میں ہو جا اس دن جب نبی ﷺ اپنے مقام محمود پر کھڑے ہوں قیامت کے دن اٹھانے والے بٹھانے والے کے حکم میں۔

وتزوَّدِ التقوى فإن لم تستطعْ
فمِنَ الصلاةِ على النبيِّ تَزَوَّدِ

۲۰۴۔ تقویٰ کو زیادہ کر اگر تو استطاعت نہ رکھے تو نبی ﷺ کے درود کے وسیلہ کو پکڑ۔

صلَّى عليه الله إن صلاةَ مَنْ
صلى عليه ذخيرة لم تنفد

۲۰۵۔ اللہ ان پر درود بھیجے بے شک جو ان پر درود بھیجے یہ اس کا وہ ذخیرہ ہے جو ضائع نہ ہوگا۔

واسمع مدائح آل بيت المصطفى
منى ودونك جمعها فى المفردِ

۲۰۶۔ مجھ سے تو آلِ مصطفیٰ ﷺ کی تعریفات سن اور وہ جو ایک مفرد (علی ؓ) میں یہ سب جمع ہیں۔

صنو النبى أخو النبى وزيرهُ
ووليهُ فى كل خطبٍ مؤيدِ

۲۰۷۔ نبی ﷺ کے داماد نبی ﷺ کے بھائی اور وزیر اور ولی ہر تائید کئے گئے خطبہ میں۔

جَدُّ الإمامِ الشَّاذِلِيِّ المُنتَمى
شرفاً إليه لسيدٍ عن سيدِ

۲۰۸۔ وہ جو امام شاذلی ؒ منتمی کے جد امجد ہیں اس سید کی وجہ سے اس (امام شاذلی ؒ) کے لئے بھی سید ہونے کا شرف ہے۔ (اس شجرہ میں ہر ایک سید سے سید آیا)

أسماؤهم عشرونَ دون ثلاثةٍ
جاءت على نسقٍ كأحرفِ أبجدِ

۲۰۹۔ ان کے نام بیس ہیں تین کم لیکن ان کی چال ایسے ہے جیسے ابجد کے حروف کی چال ہے۔(یعنی سترہ سادات کے شجرہ میں ہر ایک سید سے سید آیا)

لِعَلِيٍّ الحَسَنُ انتَمَى لِمُحَمَّد
عيسى وسرُّ محمدٍ في أحمدِ

۲۱۰۔ علی حسن رحمۃ اللہ علیہ کے لئے جو منسوب ہیں محمد عیسیٰ کی طرف اور محمد ﷺ کا راز احمد ﷺ میں ہے۔

واختار بطالٌ لوردٍ يوشعاً
وبيوسفٍ وافى قصيٌّ يقتدي

۲۱۱۔ یوشع (شاذلی کے جد) کے بطال رحمۃ اللہ علیہ نے ورد کے لئے اختیار کر لیا اور یوسف (یہ بھی ان کے جد امجد ہیں) کے ساتھ قصی (یہ بھی شجرہ شاذلی میں ہیں) نے شجرہ پورا کیا۔

وبحاتمٍ فتحت سيادةُ هرمزٍ
وغدا تَميمٌ لِلْمَكَارِمِ يَهْتَدِي

۲۱۲۔ اور حاتم کے ساتھ ہرمز کی سرداری فتح ہوئی اور تمیم نے مکارم کے لئے ہدایت کرتے ہوئے صبح کی۔

وبِعَبدِ جَبَّارِ السمواتِ انتَمَى
لِلْفَضْلِ عبدُ الله أيَّ مُهتَدِ

۲۱۳۔ اور آسمانوں کے جبار کے بندے حضرت عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ سے فضیلت کی روشنی پائی اس کو کون جھٹلائے گا۔

وأتى عليٌّ في العلا يتلوهم
فاختتم به سور العلا والسؤددِ

۲۱۴۔ اور علی رضی اللہ عنہ بلندیوں میں ان کے اوپر (شجرہ جاری کرنے آئے) اس سے بلندی اور سرداری کی مہر لگا۔ (یہ سب شاذلی کا شجرہ ذکر ہوا ہے)

أعني أبا الحَسَنِ الإمامَ المُجتَبَى
مِنْ هَاشِمٍ والشَّاذِلِيَّ المَوْلِدِ

۲۱۵۔ میری مراد علی سے ابوالحسن (امام حسن مجتبیٰ کے والد) بنی ہاشم (کے خانوادہ ہیں) اور شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی جائے ولادت یعنی باپ ہیں۔

إن الإمامَ الشاذليَّ طريقهُ
في الفضلِ واضحةٌ لعينِ المهتدي

۲۱۶۔ ہدایت حاصل کرنے والے کو آنکھ کے سامنے امام شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ فضیلت میں واضح ہے۔

فانقُلْ ولوْ قَدَماً عَلَى آثارِهِ
فإذا فعلتَ فذاك آخذُ باليدِ

۲۱۷۔ اس طریقہ کو خود میں انتقال کر لو اگرچہ ان کے آثار میں ایک قدم ہی کیوں نہ ہو جب تو ایسے کرے تو ایسے ہی اس طریقہ کو دست گیر پائے گا۔

واسْلُكْ طَرِيقَ مُحَمَّدِيِّ شريعَةٍ
وَحَقِيقَةٍ ومُحَمَّدِيِّ المَحْتِدِ

۲۱۸۔ شریعت اور حقیقت میں محمدی طریقہ پر چل اور محمدی الاصل ہو جا۔

مِنْ كلِّ ناحِيَةٍ سَنَاهُ يَلوحُ مِنْ
مصباحِ نورٍ نبوةٍ متوقدِ

۲۱۹۔ نورِ نبوت سے جلنے والے روشن چراغ سے ہر جانب روشن پر نور ہو گئی ہے۔ (اس محمدی راستے کی)

فَتحٌ أتى طُوفانُهُ بِمَعارِفٍ
تنُّورها جوديُّ كلِّ موحدِ

۲۲۰۔ یہ راستہ ایسے کھلا کہ معارف کے ساتھ اس کا طوفان آیا ہر توحید والے کو جودی (روشن پہاڑ) اس طوفان کا تنور بنتا ہے۔ (یہ استعارہ استعمال کر کے بوصیری نے طوفان نوح اور جودی پہاڑ کا ذکر کیا ہے)

قد نالَ غَايَةَ ما يَرُومُ المُنْتَهِي
مِنْ رَبِّهِ ولهُ اجتهادُ المُبْتَدِي

۲۲۱۔ اپنے رب سے جو انتہا کا قصد کرے اس نے انتہا کو پا لیا لیکن اس کا اجتہاد ابھی مبتدی والا ہے۔

مُتَمَكِّن فى كلِّ مَشْهدِ دَهْشَةٍ
أو وقفةٍ مافوقها من مشهدِ

۲۲۲۔ ہر دہشت کے مشہد میں متمکن ہے یا اس طرح کا ٹھکانا ہے کہ جس کے اوپر مشہد ہے۔

مَنْ لا مقام له فإن كمالهُ
لِلنَّاسِ يُرْجِعُه رُجوعَ مُقَلِّدِ

۲۲۳۔ وہ کہ جس کا کوئی مقام نہیں (ٹھکانا نہیں لامکاں میں ہے) اس کے کمال لوگوں کے لئے ہیں کہ ان کی طرف مقلد بن کر رجوع ہوتا ہے۔

قل للمحاولِ فى الدنوِّ مقامهُ
ما العَبْدُ عندَ الله كالمُتَعَبِّدِ

۲۲۴۔ جو اللہ کے قرب کے مقام میں چکر لگانے کی جستجو رکھتا ہے اس کو کہہ دو کہ بندہ اللہ کے ہاں عبادت گزار متقی کی طرح نہیں ہو سکتا۔ (نیکوکار بندہ اور ہر عام بندہ برابر نہیں)

وَالفضلُ ليسَ يَنالُهُ مُتَوَسِّلٌ
بتورعٍ حرجٍ ولا بتزهدِ

۲۲۵۔ فضیلت کو نہیں پا سکتا تنگی کے ساتھ ڈرتے ہوئے وسیلہ پکڑنے والا اور زہد کرنے والا۔

إن قال ذاك هو الدواءُ فقل له
كُحْلُ الصَّحِيحِ خِلافَ كُحْلِ الأرْمَدِ

۲۲۶۔ اگر وہ کہے کہ یہ تو دواء ہے تو اس کو کہہ کہ صحیح آنکھ والے اور آشوب زدہ آنکھ والے کا سرمہ لگانا ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

يَمشى المُصَرِّفُ حيثُ شاء وغيْرُهُ
يمشِى بحُكْمِ الحَجْرِ حُكْمِ مُصَفَّدِ

۲۲۷۔ پھیرنے والے کی چال کے ساتھ جب چاہے وہ یا اس کا غیر چلتا ہے پتھر کے حکم کے ساتھ بیڑی کے حکم پر۔ (گویا پتھر بیڑی کا حکم رکھتا ہے)

من كان منكَ بمنظرٍ وبمسمعٍ
أيُحَالُ منه عَلَى حديثٍ مُسْنَدِ

۲۲۸۔ جو تجھے دیکھنے اور سننے کے مقام پر ہے کیا حدیث سند پر اس سے کچھ پھیرا جائے گا۔

لِكلَيْهِما الحُسنَى وَإنْ لم يَسْتَوُوا
فى رُتْبَةٍ فقدْ اسْتَوَوْا فى المَوْعِدِ

۲۲۹۔ دونوں کے لیے حسن ہے (عمدہ بدلہ) اگر چہ رتبہ میں وہ برابر نہیں لیکن انجام میں برابر ہیں۔

كلٌّ لِما شاء الإله مُيَسَّرٌ
والناسُ بين مقربٍ ومشردِ

۲۳۰۔ وہ تمام کہ جب اللہ چاہے ان کو میسر کرے اور لوگ تو مقرب اور مشرد (دھتکارنا) کے درمیان ہیں۔

وإذا تحققت العنايةُ فاسترح
وإذا تخلفتِ العناية فاجهدِ

۲۳۱۔ جب عنایت ثابت ہوگئی تو اب آرام کر اور عنایت مختلف ہو تو مجاہدہ کر۔

أَفْدِي عَلِيًّا في الوجودِ وَكُلُّنا
بِوُجودِهِ مِنْ كلِّ سوءٍ نَفْتَدِي

۲۳۲۔ فی الوجود میں علی (ابوالحسن شاذلی رحمۃ اللہ علیہ) پر فدا ہوتا ہوں اور ہم میں سے ہر ایک (تمام) شاذلی کے وجود کے ساتھ ہر گناہ سے چھٹکارا پاتے ہیں۔

قُطْبُ الزَّمانِ غَوْثُهُ وإمامُهُ
عينُ الوجودِ لسانُ سرِّ الموجدِ

۲۳۳۔ وہ قطب زمان ہیں زمانہ کے غوث اور امام ہیں وجود کا چشمہ ہیں اور زمانہ کو ایجاد کرنے والے کے راز کی زبان ہیں۔

سادَ الرِّجالَ فَقَصَّرَتْ عَنْ شَأْوِهِ
همَمُ المؤوبِ للعلا والمسئدِ

۲۳۴۔ لوگوں پر آپ رحمۃ اللہ علیہ نے سرداری کی توبہ کرنے والے اور راہِ راست کے طالب کی ہمتیں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ مقابلہ سے عاجز آ گئیں۔

فتلق ما يلقي إليك فنطقهُ
نُطْقٌ بِرُوحِ القُدُسِ أيَّ مُؤَيَّدِ

۲۳۵۔ جو تم سے ملا وہ رب سے مل گیا پس ان کے نطق کے ساتھ روح القدس جبریل علیہ السلام کے نطق نے تائید کی۔

إما مررت على مكان ضريحهِ
وشممت ريح الندِ من تربِ الندِ

۲۳۶۔ اگر تو شاذلی رحمۃ اللہ علیہ کی قبر کی مٹی پر سے گزرے تو خوشبودار مٹی سے تو معطر خوشبو پائے گا۔

ورأيت أرضاً في الفلا مخضرةً
مخضلةً منها بقاعُ الفدفدِ

۲۳۷۔ تو دیکھے گا کھلے میدان میں سرسبز وشاداب زمین کو کہ اسی (تربت کے) سبب یہ کھلا میدان قائم ہے۔

والوحْشُ آمِنَةٌ لَدَيهِ كأنَّها
حُشِرَتْ إلى حَرَمٍ بأوَّلِ مَسْجِدِ

۲۳۸۔ وحشی جانور بھی یہاں امن میں ہو جاتے ہیں گویا اول مسجد حرم کی طرف یہ جانور جمع ہوتے ہیں۔

ووجدْتَ تَعْظِيماً بِقَلْبِكَ لو سَرَى
في جلمدٍ سجدَ الورى للجلمدِ

۲۳۹۔ تو اپنے دل میں اس کی تعظیم پائے گا اگر وہ چٹانوں میں چلے تو مخلوق چٹانوں کے لیے سر جھکا دے۔

فقل السلام عليك يا بحر الندى الط

امی ویا بحر العلوم المزبدِ

۲۴۰۔ پس تو کہہ سلام ہوتم پر اے سخاوت کے بڑے سمندر اور اے علوم کے ٹھاٹھیں مارتے سمندر۔

يا وارثاً بالفَرْضِ عِلْمَ نَبِيِّهِ

شرفاً وبالتعصيبِ غير مفندِ

۲۴۱۔ اے نبی ﷺ کے علم فرائض کے وارث شرف کے ساتھ اور مخالفت کے باوجود تم پر جھوٹ کی تہمت نہ لگی۔

اليَوْمَ أحْمَدُ مِنْ عَلِيٍّ وارِثٌ

حظى عليٌّ من وراثة أحمدِ

۲۴۲۔ آج احمد علی سے وارث ہیں احمد کی وراثت سے مجھ پر بھی حصہ آیا ہے۔

يُعْزَى الإمامُ إلَى الإمامِ وَيقْتدِي

للمُقْتدي بِهُدَاهُ فضلُ المُقْتدِي

۲۴۳۔ ایک امام سے دوسرے امام تک عزت آئی اور مقتدیٰ کی اقتداء کی ہدایت کے ساتھ فضلِ مقتدی ہے۔ (یعنی فضیلت میں ایک امام نے دوسرے کی پیروی کی)

والمرء في ميراثِهِ أتباعهُ

فاقْدِرْ إذَنْ فضلَ النبيِّ مُحَمَّدِ

۲۴۴۔ اور آدمی اپنی میراث میں سے پسماندگان کو حصہ دیتا ہے اس سے نبی ﷺ کی فضیلت کی قدر۔ (دیکھ لے)

خيرِ الوَرَى صلَّى عليه الله ما

صَدَعَ الأسَى قَلْباً بِسَجْعٍ مُغَرِّدِ

۲۴۵۔ مخلوق میں سے سب سے بہتر پر اللہ درود بھیجے جب تک کہ دل کی دھڑکن سینے سے اپنی موزوں آواز کے ساتھ چہکتی رہے۔

وسرى السرور إلى القوب فهزها

مَسْرَى النَّسيمِ إلَى القَضيبِ الأمْلَدِ

۲۴۶۔ دلوں کی طرف سرور چلا اور اس نے دل کو دھڑکن دی اس کا چلنا یوں ہے کہ جیسے بادِ نسیم کٹی ہوئی شاخ کو تر و تازہ کر کے چلے۔

شَوْقاً لِمُرْسِيَةٍ رَسَتْ آساسَها

بِعَلِي أَبِي العَبَّاسِ فَوْقَ الفَرْقَدِ

۲۴۷۔ وہ ستارہ جس سے ہدایت کی جاتی ہے اس کے اوپر علی ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ کی عظمت کی بنیاد کی رسائی کا شوق رکھتے ہوئے۔ (وہ چلا)

اليَوْمَ قامَ فَتَى عَلِيٍّ بَعْدَهُ

كيما يبلغَ مرشداً عن مرشدِ

۲۴۸۔ آج کھڑا ہوا نوجوان علی کا اس کے بعد کہ مرشد سے مرشد تک سلسلہ چلتا رہے۔

فكأنَّ يُوشَعَ بعدَ موسى قائمٌ

بطريقه المثلى قيامَ مؤكدِ

۲۴۹۔ گویا موسیٰ کے بعد یوشع کھڑا ہوا اسی راستے کی پیروی کرتے ہوئے تاکید کے ساتھ کھڑے ہوکر۔

فليقصِدِ المُسْتَمْسِكونَ بِحَبْلِه

دار البقاء من الطريق الأقصدِ

۲۵۰۔ اس کی رسی سے چمٹے رہنے والوں کو سیدھے راستے پر چلتے ہوئے دار بقا کا ضرور قصد کرنا چاہیے۔

فإذا عزمت على اتباع سبيله
فَاسمَعْ كلامَ أخي النَّصيحَةِ ترْشُدِ

۲۵۱۔ جب تو اس کے راستے کی پیروی کا عزم کرے تو نصیحت کرنے والے میرے بھائی کا کلام سن جو تجھے راہنمائی کرے گا۔

فنظامُ أعمالِ التقى آدابها
فاصحب بها أهل التقى والسؤددِ

۲۵۲۔ تقویٰ کے اعمال کا نظام اس کے آداب ہیں ان آداب کے ساتھ تو تقویٰ اور سرداری والوں کی صحبت اختیار کر۔

وتجنب التأويل في أقوال من
صاحبت من أهل السعادة تسعدِ

۲۵۳۔ ان اقوال کی تاویل سے اجتناب کر جو تجھے اہل سعادت سے پہنچے ہیں اس سے تو سعادت مند ہوگا۔

قد فرَّقَ التأويلُ بَيْنَ مُقرَّبٍ
يَوْمَ السُّجُودِ لآدمٍ ومُبَعَّدِ

۲۵۴۔ تحقیق تاویل نے فرق کر دیا آدم علیہ السلام کو سجدے کرنے کے دن مقرب اور دور ہونے والے کے درمیان۔

وحذارِ أن يثقِ المريدُ بنفسهِ
وَاحْزمْ فما الإصلاحُ شَأنُ المُفسِدِ

۲۵۵۔ اور ڈر کہ مرید بنفسہ مضبوط ہو اور غم کر کہ مفسد کے لائق کیا اصلاح ہوگی۔

فالوَصفُ يَبْقى حُكْمُهُ مَعَ فَقْدِهِ
وَالمَرْءُ مَرْدُودٌ إذَا لَمْ يُفْقَدِ

۲۵۶۔ وصف اُس کے حکم کو باقی رکھے گا اُس کے مرنے کے باوجود اور آدمی مفقود نہیں ہوتا ہے تو مردود ہوتا ہے۔

إن الضنينَ بنفسهِ في الأرضِ لا
يلوي على أحدٍ وليس بمصعدِ

۲۵۷۔ بے شک کنجوس زمین میں خود کسی پر سخاوت نہیں کر سکتا اور نہ ہی گرے ہوئے کو اٹھا سکتا ہے۔

ويظنُّ إنْ رَكَدَتْ سفينَتُهُ عَلَى
أمْوَاجِها ورياحها لَمْ تَرْكُدِ

۲۵۸۔ وہ گمان کرتا ہے کہ اگر اس کا سفینہ سمندر کی امواج اور ہوا کے دوش پر ٹھہرنا چاہے تو نہ ٹھہر سکے۔

فاصحب أبا العباسِ أحمد آخذاً
يَدَ عارفٍ بِهوَى النُّفُوسِ مُنَجِدِ

۲۵۹۔ ابو العباس احمد رحمۃ اللہ علیہ کی سنگت اختیار کر عارف کا ہاتھ پکڑتے ہوئے نفوس کی خواہشات سے چھٹکارا پانے کے لئے۔

فإذَا سقَطْتَ عَلَى الخَبيرِ بِدَائها
فَاصْبِرْ لِمُرِّ دَوَائِهِ وَتَجَلَّدِ

۲۶۰۔ اگر تو نفس کی بیماریوں کے ساتھ خود کو اللہ تعالیٰ جاننے والے کی بارگاہ پر سے گرا دے تو اب ابو العباس رحمۃ اللہ علیہ کی کڑوی دوا پر صبر کر اور اس کو برداشت کر۔

وإذا بَلَغتَ بِمَجمَعِ البَحرَينِ مِنَ
عِلْمَيهِ فانْقَعْ غُلَّةَ القَلْبِ الصَّدِي

۲۶۱۔ اگرتو اس کے دونوں علوم کے مجمع البحرین تک پہنچے تو سینے میں موجود دل کی تختی کو گرد آلودی سے دور کر۔

فمتى رأى موسى الإرادَةَ عِنْدَهُ
خِضْرُ الحقيقةِ نَالَ أقْصَى المَقْصِدِ

۲۶۲۔ کہ جب موسیٰ علیہ السلام نے اپنی طرف سے خضرِ حقیقت کی بارگاہ کے ارادہ کو دیکھا تو انہوں نے دور کا مقصد پالیا۔

وإذَا الفَتى خُرِقَتْ سَفِينَتُهُ جِدَّهِ
لنجاتها وجدَ الأسى غيرَ الددِ

۲۶۳۔ جب جوان نے اپنی محنت کی کشتی کو جلادیا تا کہ وہ نجات پائے تو اس نے کھیل کود کی بجائے غم پایا۔

وتبدلت أبوا الغلام بقتلهِ
بأَبَرَّ مِنْهُ لِوَالِدَيْهِ وأرْشَدِ

۲۶۴۔ لڑکے کے باپ کو لڑکے کے قتل سے بدلہ دیا کہ اس کے والدین کے نیک اعمال کی وجہ سے اور ہدایت والا ہونے کی وجہ سے۔ (اس کو قتل کردیا)

وَأُقِيمَ مُنْتَقِضُ الجِدَارِ وتَحْتَهُ
كَنْزُ الوُصُولِ إلى البقاءِ السَّرْمَدِي

۲۶۵۔ اور وہ دیوار قائم کرنے لگ پڑے کہ جس کے نیچے ہمیشہ کی بقا کی طرف وصول کا خزانہ تھا۔

فلْيَهْنِ جَمْعاً فى الفِراقِ ووُصْلَةً
من قاطعٍ وترقياً من مخلدِ

۲۶۶۔ اسے فراق اور وصال میں اکٹھے بغیر کسی قطع کے خوش منانی چاہئے اور ہمیشہ کی زندگی کو ترقی کرنے پر۔ (بھی خوشی منانی چاہیے)

مغرىً بقتل النفسِ عمداً وهولا
يعطي إلى القودِ القيادِ ولا اليدِ

۲۶۷۔ جان بوجھ کر قتلِ نفس کی رغبت رکھتے ہوئے (نفس سے بندے کا قتل نہیں نفس کا مارنا مراد ہے) آیا اور قصاص کی طرف مہار یا ہاتھ کچھ عطا نہیں کرتا۔ (قصاص میں)

لله مقتولٌ بغير جنايةٍ
كَلِفٌ بِحُبِّ القاتِلِ المُتَعَمِّدِ

۲۶۸۔ وہ بغیر جرم کے اللہ کے لئے مقتول ہوا قاتل کی محبت میں خود کو جان بوجھ کر تکلیف میں ڈال کر۔ (نفس کے خلاف تکلیف اٹھائی)

ما زالَ يَعْطِفُها عَلَى مَكْرُوهِها
حتَّى زَكَتْ وَصَفَتْ صعفاءَ العَسْجَدِ

۲۶۹۔ وہ نفس کی ناپسندیدہ باتوں پر ہمیشہ عطف کرتا رہا یہاں تک کہ اس کا نفس پاک صاف ہو گیا جیسے سونا آگ سے صاف ہو۔

وأجيبَ داعيها لردِّ مشردِ
مِنْ أَمْرِها طَوعاً وَجَمْعِ مُبَدَّدِ

۲۷۰۔ نفس کی حاجات کو جواب دیا گیا ردِ شدید سے اس نفس کے حکم سے رغبت (سے جو تھا) اسے رد کر کے اور خواہشات کے جمع شدہ گروہ کے خلاف کیا گیا۔

لم تترك التقوى لها من عادةٍ
ألفت ولا لمريضها من عوّدِ

۲۷۱۔ (اے بندے) تو ہرگز اس نفس کے لئے تقویٰ کو ترک نہ کر اس کی عادت سے ہی اس کی الفت ہے اور اس کے مریض کے لئے کوئی عیادت کرنے والا نہیں۔

فليهنِ أحمدَ كيمياءُ سعادةٍ
صحّتْ فلا نارٌ عليه تغتدي

۲۷۲۔ احمد ﷺ کو کیمیائے سعادت نے خوشخبری دی کہ وہ صحیح ہو گیا اب اس پر آگ نہ بھڑکائی جائے گی۔

جعلتهُ لم يرَ للحقيقةِ طالباً
إلا يمد إليه راحةَ مجتدي

۲۷۳۔ اس نے اسے یوں بنا دیا کہ حقیقت کے لئے جس طلب کو وہ دیکھتا ہے اس میں اسے نئی راحت کھینچ کر لاتی ہے۔

ألفاظُهُ مَبْذُولةٌ بَذْلَ الحَيَا
ومَصونَةٌ صَوْنَ العَذارَى الخُرَّدِ

۲۷۴۔ اس کے الفاظ مبذول ہوتے ہیں حیاء کے انعام پر اور ایسے محفوظ ہیں جیسے کنواری عورت چھوئے جانے سے محفوظ ہوتی ہے۔

كلٌّ يَرُوحُ بِشُرْبِ راحِ عُلُومِهِ
طَرِباً كَغُصْنِ البانَةِ المُتأوِّدِ

۲۷۵۔ اس کے علوم کی شراب سے مطروب ہو کر ہر ایک راحت پاتا ہے جیسے (درخت) کی جھکی ہوئی شاخ ہو۔

ضمنَ الوقارَ لها اعتدالُ مزاجها
فشَرَابُها لا يَنْبَغِي لِمُعَرْبِدِ

۲۷۶۔ اس کے مزاج کے اعتدال نے اس کے وقار کی ضمانت لی پس اس (نفس) کی شراب (اب اس کے لئے) بری نہیں ہے۔

فَضَحَتْ مَعَارِفُها مَعارِفَ غَيْرِها
والزيفُ مفضوحٌ بنقدِ الجيّدِ

۲۷۷۔ اس کے معارف نے اس کے غیر کے معارف کو جدا کر دیا نقدِ جید (کھرا) کے ساتھ کھوٹا جدا ہو جاتا ہے۔ (اس کے الفاظ کے معارف مراد ہیں)

كشفتْ له الأسماعُ عن أسرارها
فإذَا الوُجودُ لِمُقْلَتَيْهِ بِمَرْصَدِ

۲۷۸۔ اس (شاذلی ﷫) کے الفاظ کے اسرار سے سماعتیں منکشف ہو گئیں تب وجود ان آنکھوں کے ڈھیلوں کے گھات میں رہتے ہیں۔

وأرتهُ أسبابَ القضاء مبينةً
للمستَقيمِ بِعِلْمِها وَالمُلْحِدِ

۲۷۹۔ ان الفاظ کے علم کے ساتھ اس کو دیکھا گیا کہ اسباب قضا کو سیدھے راستے کے لئے اور بے دین کے لئے واضح کرنے والا ہے۔

تأبى علومكَ يافتيَ غيرَ التي
هيَ فَتْحُ غَيْبٍ فَتْحُهُ لَمْ يُسْدَدِ

۲۸۰۔ اے جوان تیرے علوم باز رہے اس غیر سے جو فتح غیب ہے کہ جس کا کھلنا کبھی بند نہ ہوا۔

قل للذين تكلّفوا زيّ التقى
وتخيّروا للدّرس ألف مُجلّدِ

۲۸۱۔ کہہ دے ان سے جو تقویٰ والے کو تکلیف میں ڈالیں اور درس کے لئے ہزار جلدوں کو اختیار کریں۔

لا تَحبَوا كُحلَ العيونِ بحيلةٍ
إنّ المها لم تكتحلْ بالإثمدِ

۲۸۲۔ کہ حیلہ کے ساتھ آنکھوں کے سرمہ کے قریب مت ہو لمع کرنے کے لئے اثمد (سرمہ کا نام) کو سرمہ نہیں بنایا جاتا۔

ما النحلُ ذللتِ الهدايةُ سُبلها
مثل الحميرِ تقودها للموردِ

۲۸۳۔ کمزوری سے گدھے کی طرح راستے کی راہنمائی کم نہیں پڑتی یہ راہنمائی اسے گھاٹ تک لے جاتی ہے۔

من أهملتِ التقوى عليه وأنفقتْ
يدُهُ مِنَ الأكوانِ لا مِنْ مِزوَدِ

۲۸۴۔ وہ کہ تقویٰ کو اچھی طرح سے نہ کرے اور عالمِ وجود سے اپنے ہاتھ کو بغیر توشہ دان کے خرچ کرے۔

وأبيكَ ما جَمعَ المعاليَ وادِعاً
جمع الألوف من الحسابِ على اليدِ

۲۸۵۔ تمہارے پدر بزرگوں کی قسم بڑے بڑے سردار صلح کرتے ہوئے کسی کے ہاتھ پر گنتی میں ہزاروں کی تعداد پر جمع نہ ہوئے۔

إلا أبو العباسِ أوحد عصرهِ
أكرِمْ به في عصرهِ مِنْ أوحَدِ

۲۸۶۔ مگر ابو العباس المرسی رحمۃ اللہ علیہ کہ یکتائے زمانہ ہیں اپنے زمانہ کے اس یکتا کی عزت کرا سی سبب سے۔

أفنَتْهُ في التّوحيدِ هِمّةُ ماجِدٍ
شذّتْ مقاصدها عن المتشددِ

۲۸۷۔ بزرگی والے رب کی طرف سے آنے والی مشکلات نے توحید میں اس کو آزمائش زدہ کیا اس کے مقاصد متشدد سے ہی دور ہوتے ہیں۔ (یعنی آزمائش کی مشکلات ڈالنے والے نے خود ان کو دور کرنا ہے)

ساحتْ رجالٌ في القِفارِ وإنه
لَيَسيحُ في مَلَكوتِ طَرْفٍ مُسهَدِ

۲۸۸۔ جستجو کے میدان میں لوگ (ولی) سفر کرتے ہیں جب کہ وہ بے خواب آنکھ کے ملکوت میں فنا ہوتا ہے۔

ولهُ سرائرُ في العُلا خطّارةٌ
خطارها وركابها لم تشددِ

۲۸۹۔ اس کے لئے تو بلندیوں میں مزین تخت ہیں اس کے تختوں کی خوشبوئیں اور رکابیں بندھی ہوئی۔ (رکی ہوئی نہیں ہیں)

فالمستقيم أخو الكرامة عندهُ
لا كلُّ من ركب الأسود بأسودِ

۲۹۰۔ سیدھی راہ والا اس کے ہاں عزت والا ہے جو بھی زیادہ مال والا ہو وہ ضروری نہیں کہ سردار ہو۔

وأجلُّ حالٍ معاملٍ تبعيةٍ
أُخِذَتْ إلى أدبِ المُريدِ بِمِقْوَدِ

۲۹۱۔ اس کا حال بزرگ ہوا جب اس نے اتباع کا معاملہ کیا ادب مرید کی طرف رسی سے پکڑا جاتا ہے۔

فأَتى مِنَ الطُّرُقِ القريبِ مَنالُها
وأتى سواهُ من الطريقِ الأبعدِ

۲۹۲۔ قریب کے راستوں سے وہ منزل کی طرف آیا اور اس (المرسی رحمۃ اللہ علیہ) کے علاوہ سب دور کے راستوں سے آئے۔

سيفٌ من الأنصارِ ماضٍ حدُّهُ
فاضرِبْ بهِ في النَّائِبَاتِ وهَدِّدِ

۲۹۳۔ انصار کی تلوار سے جو حد پہلے لگائی گئی ہے اس کے ساتھ تو نائبات میں ضرب لگا اور خون گرا۔

أُثْني عليه بباطنٍ وبظاهرٍ
لاسرَّ منه بمغمدٍ ومجردِ

۲۹۴۔ باطن اور ظاہر کے ساتھ اس پر تعریف کر اس سے کوئی راز چھپا ہوا اور جدا نہیں۔

مِنْ مَعْشَرٍ نَصَرُوا النبيَّ وسابَقوا
معه الرياح بكل نهدٍ أجردِ

۲۹۵۔ اس گروہ (انصار سے) کہ جنہوں نے نبی ﷺ کی مدد کی وہ آپ ﷺ کے ساتھ ہوا کے دوش پر تیز رفتار کم بالوں والے گھوڑوں پر سبقت کرتے آئے۔

وَثَنَوْا أَعِنَّتَهُمْ وقد تَرَكُوا العِدا
بالطعنِ بين مجدلٍ ومقددِ

۲۹۶۔ انہوں نے جو مدد کی اس کی تعریف ہوئی انہوں نے دشمنی کو ترک کیا طعن کے ساتھ طاقتور جماعت اور کمزور کے درمیان۔ (یعنی ذاتی دشمنی کو ترک کیا)

من كل ذمرٍ كالصباحِ جبينهُ
ذربٌ بخوضِ المصلاتِ معوّدِ

۲۹۷۔ تو ہر بہادر سے صبح کی طرح اس کی پیشانی چمکتی ہے کہ پلٹ پلٹ کر وہ جسم کے اعضاء میں تلوار داخل کرتا ہے۔

وبِكُلِّ أسْمَرَ أزرقٍ فُولاذُهُ
وبِكُلِّ أبيضَ كالنَّجِيعِ مُوَرَّدِ

۲۹۸۔ ہر چمکتے تیر کے فولاد سے اور ہر چمکتی تلوار سے (اس نے حملہ کیا) جیسے وہ تیر و تلوار خون میں ڈوبی ہوئی ہو۔

شهد النهار لفاضلٍ بمسددٍ
مِنْ رأيهِ ولِطاعِنٍ بمُسَدَّدِ

۲۹۹۔ دن تمام کے تمام اس کے عمدہ فضائل پر گواہ ہیں اس کے جھنڈے کی عظمت پر اور نیزے پھینکنے والے کے نیزے کو روکنے پر۔ (اس کی بہادری پہ گواہ ہیں)

وتمخضت ظلم الليالي منهم
عن ركعٍ لا يسأمون وسجدِ

۳۰۰۔ راتوں کی تاریکیاں ان کے رکوع اور سجدہ سے چھٹ کر اجالوں میں بدل گئیں۔

خافَ العَدُوُّ مَغِيبهُمْ لِشُهُودِهِمْ
والموتُ يَكْمُنُ في الحُسامِ المُغْمَدِ

۳۰۱۔ چھپے ہوئے دشمن ان کے غائب ہونے پر ان کے اچانک آ جانے سے ڈرتے اور موت کو تلوار میان میں چھپائے پھرتی ہے۔

السّاتر والعوراتِ من قتلى العدا
يَوْمَ الحَفيظَةِ بالقَنا المُتَقَصِّدِ

۳۰۲۔ پردہ کرنے والے ہیں تیروں کی بوچھاڑ سے قتل ہونے والے مقتولین کی شرم گاہوں پر جنگ کے دن۔

والطَّاعِنُو النَّجلاءَ يُدْخِلُ كَفَّهُ
فى إثْرِها الآسى مكانَ المِرْوَدِ

۳۰۳۔ وہ کھڑکیاں کھلی رکھتے ہیں کہ سرمہ کی سلائی داخل کرنے کی جگہ پر آنے والا چاہے ہمدردی سے علاج کرنے والا اپنی ہتھیلی داخل کرے۔

سَلْ مِنْ سَلِيلِهِمُ سُلوك سَبِيلِهِمُ
يُرْشِدْك أحمدُ للطَّرِيقِ الأحمدِ

۳۰۴۔ ان کے بیٹے سے ان کے راستے کا سوال کر احمد ﷺ تجھے احمد ﷺ کے راستے کی طرف راہنمائی کرے گا۔

مستمطراً بركاتهِ من راحةٍ
أندى من الغيثِ السكوبِ وأجودِ

۳۰۵۔ اس کی برکات سے بارش طلب کرتے ہوئے جب تو سوال کرے تو برکات کے گھنے بادل سے تجھ پر بارش کے قطرے اتریں گے اور سخاوت ہوگی۔

فَمَواهِبُ الرَّحمنِ بين مُصَوِّبٍ
منها لراجي رحمةٍ ومصعدِ

۳۰۶۔ پس رحمن کی بخششیں درست عمل کرنے والے کے درمیان ہیں کہ وہ رحمت کی امید کر سکتا ہے اور بلندری کی آرزو کر سکتا ہے۔

يامن أمُتُّ له بحفظ ذمامهِ
وبِحُسْنِ ظَنِّي فيهِ لِي مُسْتَعْبِدِي

۳۰۷۔ اے وہ جس کی ذمام کی حفاظت کے لئے میں مرتا ہوں اور اس کے بارے میں میرے لئے حسنِ ظن مجھے غلام بناتا ہے۔

مَوْلاَيَ دُونَكَ ما شَرَحْتُ بِوَزْنِهِ
وَرَوِيِّهِ قَلْبَ الكئيبِ الأكْمَدِ

۳۰۸۔ میرے مولیٰ اس کو لے لو جو میں وزن اور تروتازگی سے شرح کروں بدلے ہوئے رنگ کے دل کے تو وہ کی طرف۔

فاقبل شهابَ الدينِ عذر خريدةٍ
عَذْراءَ تُزْرِى بالعَذَارَى النُّهَّدِ

۳۰۹۔ شہاب الدین قبول فرما کنواری عورت کے عذر کو کہ کنواری عورتوں کے درمیان وہ ابھی جوانی کی ابتداء تک پہنچی ہے۔

معسولةٍ ألفاظها من كاملٍ
أبردُ حشى من ريقها بمبردِ

۳۱۰۔ اس کے الفاظ کامل سے شہد کی طرح ہیں اور اس کا لعابِ دھن انتہائی ٹھنڈک کا احساس دلانے والا ہے۔

طلَعَتْ مَجَرَّةُ فضلِها بِكَواكِبٍ
دُرِّيَّةٍ مَحْفُوفَةٍ بالأَسْعدِ

۳۱۱۔ اس کی فضیلت کا ستارہ چمکدار ہے جو گھرا ہوا ہے اسعد کے ساتھ۔ (یعنی خوشی والے ستاروں کے درمیان اس کا ستارہ ہے)

رامَ استراق السمع منها ماردٌ
لَمّا أتتْكَ فَلَمْ يَجِدْ مِنْ مَقْعَدِ

۳۱۲۔ سرکش چوری چھپے بات سننے والا اس کے سامنے فرمانبردار ہو جائے جب وہ تیرے سامنے آیا تو اسے کوئی ٹھکانا نظر نہ آیا۔ (سوائے تیری پناہ کے)

من منهلٍ عذبٍ صفا سلساله
لا مِنْ صَرًى يَشْوِي الوجُوهَ مُصَرَّد

۳۱۳۔ صاف ستھرے میٹھے پانی کے گھاٹ سے (وہ سیراب ہوا) وہ ایسا پانی نہیں کہ جس کا ذائقہ بدل گیا ہو جس سے تھوڑا سا پینا بھی چہروں کو بھون کے رکھ دے۔

بَعَثَتْ إليكَ بها بواعِثُ خاطِرٍ
مُتَحَبِّبٍ لِجَنابِكُمْ مُتَوَدِّدِ

۳۱۴۔ دل کے بواعث نے اس کے ساتھ تیری طرف محبت کو بھیجا تم سب (سرداروں) کی بارگاہ کے لئے یہ دوستی کا سبب ہے۔

صادَفْتُ دُرًّا مِنْ صِفاتِكَ مُثْمَناً
فأعرتهُ مِنّي صفاتِ منضّدِ

۳۱۵۔ میں نے تمہاری صفات سے قیمتی موتی کو صدف میں چھپایا پس میں نے پے در پے صفات سے اس کو چھپایا۔

جاءت تسائلك الأمان لخائفٍ
مِنْ رِبْقَةٍ بِذُنُوبِهِ مُتَوَعَّد

۳۱۶۔ تم سے امان کا سوال کرتے ہوئے سوالی آیا وسیلہ نہ ہونے کی وجہ سے خوفزدہ اپنے گناہوں کے اوپر (شرمندہ) لوٹ کر آنے والا۔

فاضمَنْ لها دَرْكَ المعادِ ضمانَها
بالفَوْزِ عنكَ لِسامِعٍ ولِمُنْشِدِ

۳۱۷۔ اس کی قیامت کے دن پُرسش پر اس کے گناہوں کی ضمانت لو کہ سننے والے اور تعریف کہنے والے دونوں کو تم سے کامیابی ہے۔

فإذا ضمنتَ له فليس بخائفٍ
من مبرقٍ يوماً ولا من مرعدِ

۳۱۸۔ جب تم نے اس کی ضمانت لے لی تو اب اسے اس دن نہ بجلی کی چمک اور نہ بادل کی گرج سے خوف ہے۔ (یعنی اللہ کے عذاب سے اسے امان مل گئی)

جاهُ النبيِّ لِكُلِّ عاصٍ واسِعٌ
والفضلُ أجدرُ باقتراحِ المُجْتَدِي

۳۱۹۔ ہر گناہگار کے لئے نبی ﷺ کی بارگاہ واسع ہے اور فضل کے زیادہ لائق وہ ہوتا ہے جو اس کو زیادہ طلب کرنے والا ہو۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے عالی مقام الصاحبی الزبیلی زین الدین احمد رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کرتے ہوئے اسی قافیہ پر مزید کہا۔ یہ کامل اور صاحب بہاء الدین بن حناء کے پوتے تھے۔

أهلُ التُّقَى

صاحبِ تقویٰ

أهلُ التُّقَى والعِلمِ أهلُ السُّؤْدُدِ
فأخو السيادةِ أحمدُ بن محمدِ

۳۲۰۔ تقویٰ، علم اور سرداری والے ہیں اور یہ سرداری والے احمد بن محمد رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔

الصاحبُ ابن الصاحبِ ابن الصاحبِ ال

جِبْرُ الْهُمَامُ السَّيِّدُ ابنُ السَّيِّدِ

۳۲۱۔ صاحب ابن صاحب ابن صاحب ہیں بہت بڑے عالم اور سیّد ابن سیّد ہیں۔

لاتشركنَّ به امرأً فی وصفهِ

فتكونَ قد خالفتَ كلَّ مُوَحِّدِ

۳۲۲۔ جب تو اُن کا وصف بیان کرے تو کسی کو ان کا شریک نہ کر اس طرح تو ہر موحد کی مخالفت کرے گا۔

الشمس طالعةٌ فهل من مبصرٍ

والحقُّ مُتَّضِحٌ فهل من مُهتَدِي

۳۲۳۔ سورج نکلا ہے کوئی ہے اُس کو دیکھنے والا اور حق واضح روشن ہے کوئی ہے ہدایت پانے والا۔

إنَّ الفتى منْ سوَّدتهُ نفسهُ

بالفضلِ لامن سادَ غير مسوَّدِ

۳۲۴۔ بے شک وہ جوان ہے جو خود پر فضیلت کے ساتھ سرداری کرے نہ کہ وہ جو بغیر لوگوں کے سرداری کرے۔

والناسُ مُختَلِفُوا المذاهبِ فی العُلا

والمذهبُ المختارُ مذهبُ أحمدِ

۳۲۵۔ اور لوگ بلندیوں میں مختلف مذاہب پر ہیں اور مذہب مختار احمد ﷺ کا ہے۔

وفی علومِ الأولین حقوقها

والآخرينَ وفاءَ من لم يجحدِ

۳۲۶۔ اور اولین کے علوم میں اُن کے حقوق ہیں اور آخرین نے اُن سے وفا کی جس کا

انکار نہیں۔

فكأنَهُ فينا خليفةُ آدمٍ

أوْ آدمٌ لو أنهُ لم يولَدِ

۳۲۷۔ گویا وہ ہم میں (حضرت) آدم علیہ السلام کے خلیفہ ہیں یا آدم علیہ السلام وہی ہوتے اگر وہ پیدا نہ ہوئے ہوتے (آدم کی جگہ وہی آتے اگر کوئی اور پیدا نہ ہوتا)

أفضَى به علمُ اليقينِ لعَيْنِه

ورآه حاسدهُ بعينى أرمدِ

۳۲۸۔ علم الیقین نے اُن کے ساتھ اُن کی آنکھ سے فیض پایا اور اُن سے حسد کرنے والے نے اُن کو آشوب زدہ آنکھ سے دیکھا۔

كُشِفَ الغِطاءُ لهُ فليسَ كحائرٍ

فی دينهِ من أمرهِ مترددِ

۳۲۹۔ اُن سے پردے اُٹھا دیئے گئے وہ اپنے دین میں حیران ہونے والے کی طرح نہیں کہ اُس کے حکم سے متردد ہوں۔

قد كان يحكم فی الأمور بعلمهِ

شهدَ المحقُّ لديهِ أم لم يشهدِ

۳۳۰۔ وہ اپنے علم کے ساتھ اُمور میں حکم دیتے چاہے حق والا اس پر گواہی دے یا نہ دے۔

لولا يخاطبنا بقدر عقولنا

جاءتْ معارفُه بما لم نَعْهَدِ

۳۳۱۔ اگر وہ ہماری عقول کی مقدار ہم سے خطاب نہ کرتے تو اُن کے معارف یوں آتے کہ جیسے ہمارے ساتھ اُن کا عہد ہی نہیں۔

وَرِثَ النُّبُوَّةَ فَلْيَقُمْ كَقِيَامِهِ
مَنْ حَاوَلَ الميراثَ أو فَلْيَقْعُدِ

۳۳۲۔ وہ نبوت کے وارث تھے اس میراث سے جو حصہ لینا چاہتا ہے وہ اُن کے قیام کی طرح کھڑا ہو اور اُن کے بیٹھنے کی طرح بیٹھے۔

فلِسَانُهُ العَضْبُ الْحُسَامُ المُنْتَضَى
وبيانه بحرٌ خضمٌ المزبدِ

۳۳۳۔ اُن کی زبان تو غضب ناک تلوار ہے اور اُن کا بیان ٹھاٹھیں مارتی موجوں والا سمندر ہے۔

وبصيرةٌ بالله يشرق نورها
ويُضِيءُ مثلَ الكَوْكَبِ المُتَوَقِّدِ

۳۳۴۔ اللہ کی بصیرت کے ساتھ اس کا نور روشن ہوا اور چمکدار ستاروں کی طرح اُس نے روشنی دی۔

وخلائقٌ ما شابَها مَنْ شانَها
فأتتْ كماءِ المُزْنِ فى قَلْبِ الصَّدِى

۳۳۵۔ اور مخلوقات میں سے جو اس کی حالت سے مشابہت پر ہوا تو وہ پیاسے دل میں ٹھنڈے پانی کی طرح آیا۔

فَلِبَابِ زَيْنِ الدِّينِ أحمدَ فليَسِرْ
من كان بالأعذارِ غير مُقيَّدِ

۳۳۶۔ زین الدین احمد ﷺ کے دروازے کے لئے اُسے سفر کرنا چاہیے جو اعذار سے غیر مقیّد ہو۔

هوَ كَعْبَةُ الفضلِ الذى قُصَّادُهُ
قد حَقَّقُوا منه بُلوغَ المقصِدِ

۳۳۷۔ وہ فضل کا کعبہ ہیں جو اُن کا ارادہ کرتے ہیں وہ اُن سے مقصد تک پہنچنے کو تحقق کر گئے۔

لَمَّا وردْتُ عَلَى كريمِ جَنَابِهِ
فوردْتُ بحر الجودِ عذبَ الموردِ

۳۳۸۔ جب میں کریم کی بارگاہ پر وارد ہوا تو میں سخاوت کے سمندر اور میٹھے پانی کے گھاٹ پر وارد ہوا۔

لَمَّا وَرَأَيتُ وَجْهاً أَشْرَقَتْ أَنْوَارُهُ
فَأضاءَ مثلَ الكوكَبِ المُتَوَقِّدِ

۳۳۹۔ جب میں نے وہ چہرہ دیکھا کہ جس کے انوار روشن تھے تو وہ چمکنے لگا جیسے چمکنے والا ستارہ ہو۔

أعْرَضْتُ عَنْ لهوِ الحَديثِ وَقُلْتُ يا
مَدْحَ الورَى عنِّي فما أنَا مِنْ دَدِ

۳۴۰۔ میں نے بُری بات سے اعراض کیا اور کہا کہ اے مخلوق کی مدح مجھ سے (کیا خواہش ہے) میں کھیل کود میں پڑنے والا نہیں۔

وعزمتُ فى يومى على العملِ الذى
ألقاهُ لى نعْمَ الذخيرةُ فى غَدِ

۳۴۱۔ اور میں نے اپنے آج میں اس نیک عمل کا عزم کیا ہے جو کل مجھے نعمتوں کے ذخیرہ میں ڈالے گا۔

مَدْحٌ إذا أعمَلْتُ فيهِ مِقْوَلي
جَاهدْتُ عن دينِ الهُدَى بِمهنّدِ

۳۴۲۔ جب میں اپنے اقوال کو عمل میں لاتے ہوئے مدح کروں تو میں نے جھوٹے کے ساتھ دین ہدایت سے جہاد کیا۔

أبقى له الذكرَ المخلدَ علمهُ
أنْ ليس في الدُّنيا امرُؤٌ بِمُخلَّدِ

۳۴۳۔ بندے کے علم کا ذکر بندے کو ہمیشہ باقی رکھتا ہے ورنہ دُنیا میں کوئی شخص ہمیشہ رہنے والا نہیں۔

فَاسْتُنْفِدَتْ بوجودِهِ آمالهُ
واختار عند الله مالم ينفدِ

۳۴۴۔ اُن کے وجود کے ساتھ آرزوؤں کا خاتمہ کیا گیا اور اللہ کے ہاں اُنہوں نے وہ اختیار کیا جو نیست و نابود ہونے والا نہیں۔

شُغِفَتْ بِهِ الدُّنيا وَآثَرَ أُخْتَها
حُبًا فَأَوْهَم رَغْبةً بِتَزَهُّدِ

۳۴۵۔ اُن کے لئے دُنیا اور دنیا کے ساز و سامان نے اپنی محبت کی طرف مشغول کرنا چاہا مگر اُنہوں نے زُہد کی طرف رغبت کی۔

وأتى عليها جوده فكأنها
لهوانها في نفسهِ لم توجدِ

۳۴۶۔ دُنیا پر اُن کی سخاوت خوب آئی گویا دنیا میں یہ آسانیاں فی نفسہٖ موجود نہیں تھیں۔

فإذا نظرتَ إلى مقاصدِهِ بها
أبدَتْ إليكَ حقيقةَ المُتَجَرِّدِ

۳۴۷۔ جب تو دنیا میں اُن کے مقاصد کی طرف نظر کرے تو تجھے حقیقت مُتجرّد ظاہر ہو جائے گی۔

كَلِفٌ بِمَا يُغْنِيهِ مِنْ إسعادِ ذِي الْ
حاجات في الزمنِ القليلِ المسعدِ

۳۴۸۔ زمانہ قلیل کی سعادتوں میں حاجات والوں کو خوشی سے ضرورت ہوتی ہے مگر آپ نے خود کو تکلیف میں ڈالا۔

يطوي من التقوى حشاهُ على الطوى
وَيَبِيتُ سَهْرَاناً مُقَضَّ المَرْقَدِ

۳۴۹۔ دُنیا کی بھوک پر اُنہوں نے تقویٰ سے وقت کاٹا اور رات نیند کے بستر کو قطع کر کے جاگتے ہوئے گزاری۔

ويغضُّ من مغسولتين بدمعهِ
مَكْحُولَتَيْنِ مِنَ الظَّلامِ بِإِثْمِدِ

۳۵۰۔ وہ آنکھیں کہ اُثمد کے ساتھ سُرمہ لگی ہوئی تھیں اُن کو آنسوؤں کے ساتھ انہوں نے غسل دیا، اور اُن کو جھکائے رکھا ہے۔

عوِّلْ عليه في الأمور فإنه
أهلُ الغَرِيبِ وبَيْتُ مالِ المُجْتَدِي

۳۵۱۔ اُمور میں اُن پر بھروسہ کیا جاتا ہے کیونکہ وہ بے وطن والے ہیں اور مال طلب کرنے والے کا گھر ہیں (یعنی بے یار و مددگار کے حامی ہیں)

واستمطر البركات من دعواته
حيث استقل سحاب راحته الندى

۳۵۲۔ اُن کی دُعاؤں سے تو برکات کی بارش طلب کر کیونکہ یہ بادل سیراب کرنے کا

خوب سامان اُٹھائے ہوئے ہے۔

واسمع لما یوحی من الذکر الذی

یُشْجِی القلوبَ لَوَ أنها مِنْ جَلْمَدِ

۳۵۳۔ سُن اُس کو جو ذکر سے وحی ہوا کہ جس نے ان دلوں کو غمگین کر دیا جو چٹان کی طرح سخت تھے (ذکر سے قرآن مراد ہے)

صَدَرَتْ جَواهِرُ لفظِهِ مِنْ باطِنٍ

صافِي التُّقَى مِثْلِ الحُسام المُغْمَدِ

۳۵۴۔ اُن کے لفظ کے جواہر باطن سے صادر ہوئے جنہوں نے تقویٰ والوں کو صفائی دی جیسے غلاف میں چھپی تلوار ہو۔

فأراكه سحرَ البيانِ منضداً

بِيَدِ البَلاغَةِ وَهُوَ غيرُ مُنَضَّدِ

۳۵۵۔ سحر بیان نے اس کو اور نکھار سے مزین کیا بلاغت کے ہاتھ سے اور یہ ایسے نہیں کہ کوئی چیز ڈھیر لگی ہو۔

مُتَحَلِّياً بِجَوَامِعِ الكَلِمِ التی

یُغْنی بها حَدِبٌ عناءَ تَجَلُّدِ

۳۵۶۔ جوامع الکلم سے اُس کو زیور دیا گیا ان جوامع الکلم کو جو سامنے ظاہر ہوں لگاتار، اُن کو مہربان معنی پہناتا ہے۔

فالقَصُّ منه إذا أتاكَ تَعَدَّدَتْ

منه المعانی وَهُوَ غیرُ مُعَدَّدِ

۳۵۷۔ جب تیرے پاس ان جوامع الکلم میں سے کچھ کا بیان آئے تو ان کے معانی شمار کردہ بے شمار ہیں۔

قل للإمامِ المقتدی بعلومهِ

قد فازَ مِنْ أضحى برأيكَ يَقْتَدِي

۳۵۸۔ امام مُقتدیٰ کو اُن کے علوم کے بارے میں یہ کہہ کہ جس نے آپ کی رائے کی اقتداء کی وہ کامیاب ہو گیا۔

یَا مَنْ یُرَاعِی للفضیلةِ حقَّها

لتلذذٍ بالفضلِ لا لتزیدِ

۳۵۹۔ اے وہ کہ فضیلت کے لئے اس کے حق کی رعایت کرتا ہے فضل سے لذت پانے کے لئے نہ کہ کچھ زائد پانے کے لئے۔

لم تصغَ للعلماءِ إلا مثلما

أصْغَى سُلَيْمانٌ لِقَوْلِ الهُدْهُدِ

۳۶۰۔ علماء کے لئے اس طرف اتنی ہی توجہ ہے جتنی سلیمان علیہ السلام نے ھد ھد کے قول کی طرف توجہ کی۔

عَجِبَتْ لِزُهْدِكَ فی الوزارةِ مَعْشَرٌ

فأجَبْتُهُمْ عَجَباً إذَا لم يَزْهَدِ

۳۶۱۔ لوگوں کے گروہ وزارت میں تمہارے زُھد پر متعجب ہوئے۔ میں نے اُن کو تعجب سے جواب دیا جب اُن سے زُہد نہ ہوا۔

ما ضَرَّ حبراً قلدتهُ أئمةٌ

أنْ لم یكنْ لِمَناصِبِ بِمُبلَّدِ

۳۶۲۔ اس بڑے عالم کو کیا نقصان ہے جس کو آئمہ نے قلادہ پہنایا، کوئی کمزور رائے والا اگر اس کے مناصب بیان نہ کرے۔

وإذا سما باسْمِ العلومِ فلا تَسَلْ

عن حطِ نفس بالحضيض الأوهدِ

۳۶۳۔ جب وہ علوم کے اسم کے ساتھ بلند ہُوا تو پست زمین کی طرف نفس کے بہاؤ سے سوال مت کر۔

ما المَجْدُ إلاَّ حِكْمَةٌ أُولِيتَهَا

ينحط عنها قدر كل ممجدِ

۳۶۴۔ بزرگی کیا ہے سوائے حکمت کے اس حکمت سے ہر بزرگی والے کی وسعت کی مقدار حصّہ (اس کے لئے) نازل ہوتا ہے۔

يارتبةٌ لاترتقى بسلالمٍ

وسيادةٌ ما تشترى بالعسجدِ

۳۶۵۔ واہ کیا رُتبہ ہے وہ کہ جس پر سیڑھیوں کے ساتھ نہیں چڑھا جاتا اور وہ سرداری ہے جس کو سونے سے نہیں خریدا جاتا۔

خيرُ المناصِبِ ما العيُونُ كليلَةٌ

عنه وما الأيدى له لمْ تُمْدَدِ

۳۶۶۔ تمام مناصب میں سے بہتر منصب ہے (اُس کے لئے) آنکھیں اس سے کمزور پڑنے والی نہیں اور ہاتھ اُس کے لئے بندھے ہوئے نہیں ہیں۔

مَوْلاىَ دونَكَ مِنْ ثنائىَ حُلَّةٌ

تُبْلِي مِنَ الأيام كلَّ مُجَدَّدِ

۳۶۷۔ اے میرے مولیٰ (سردار مددگار) میری تعریف سے تحفہ قبول کر ہر مجدّ دکو دنوں سے آزمائش میں ڈالا گیا ہے۔

جاءَتْ مُسارِعَةٌ إليكَ بِساعَةٍ

سَعِدَتْ مُطالِعَةٌ وإنْ لم تُرصَدِ

۳۶۸۔ ایک گھڑی (تاخیر کئے بغیر) میں وہ آزمائشیں تمہاری طرف دوڑتی آتی ہیں کہ اگرچہ راستے اُن کے سعادت والے نہ ہوں مگر مطالع ان کے سعید ہیں۔

يَوْمُ اتِّصالٍ بالأَحِبَّةِ، حَبَّذا

يَوْمٌ به انقَطَعَتْ قلوبُ الحُسَّدِ

۳۶۹۔ محبوبوں کے ملنے کا دن کتنا مبارک ہے کہ اس دن حاسدین کے دل کٹ گئے۔

ما سُيِّرَتْ ما بَيْنَ يوسُفَ مِثْلَما

قد سُرَّ فيه أَحْمَدٌ بمُحَمَّدِ

۳۷۰۔ یوسف کی طلب کے درمیان یوں سفر نہ کیا گیا کہ جیسے احمد نے محمد تک کے سفر میں سیر کی ہے۔

ياحبذا مدحٌ لآلِ محمدٍ

دون التغزلِ فى غزالٍ أغيدِ

۳۷۱۔ واہ آل محمد ﷺ کی مدح کیا خوب ہے یہ وہ تغزل نہیں کہ جس میں عورتوں کی جھوٹی تعریفات ہوں۔

إن الجلالَةَ منذ رُمتُ مديحكم

لم ترْضَ لى ذكْرَ الحِسانِ الخُرَّدِ

۳۷۲۔ بیشک جب سے میں تمہاری تعریف کا ارادہ کئے ہوئے ہوں تو یہ جلالت مجھے کنواری حسین لڑکیوں کے ذکر کرنے پر راضی نہیں رکھتی۔

فالله يَجْمَعُ شَمْلَكُمْ ساداتِنا

جَمْعَ السلامَةِ فى نعيمٍ سَرْمَدِ

۳۷۳۔ ہمارے سادات تم میں اللہ تعالیٰ نے صفات کو یوں جمع کر دیا ہے کہ ہمیشہ کی نعمتوں کی جگہ (جنت نعیم) میں سلامتی سے (گویا تمہیں) جمع کر دیا۔

یہ امام بوصیری ؒ نے تب کہا جب اُنہوں نے نصاریٰ کی مذمت کی۔ جس کا ذکر حرف ﴿ر﴾ کے قافیہ میں آئے گا۔ نصاریٰ نے ان کو برا بھلا کہا کہ تو ہماری مذمت کرتا ہے اور یہود کی تعریف کرتا ہے۔ انہوں نے آپ ؒ پر الزام لگایا تو اس وقت آپ ؒ نے یہ اسی قافیہ ﴿دال﴾ پر لکھا۔

ما لِلنَّصارىٰ

نصاریٰ کا کیا گناہ ہے؟

ما لِلنَّصارى إِلَيَّ ذَنْبٌ
وإنما الذنبُ لِلْيَهودِ

۳۷۴۔ نصاریٰ کا میری طرف کوئی گناہ نہیں گناہ تو میری طرف یہود کے لئے ہے۔

وكيفَ تَفْضِيلُهُمْ وفيهِمْ
سرُّ الخنازيرِ والقرودِ

۳۷۵۔ اُن کو کیسے فضیلت حاصل ہو گی کہ اُن میں سُور اور بندر (بننے) کے راز ہیں۔

یہ انہوں نے اسی قافیہ پر حضرت امام شافعی ؒ کے مزارِ پُرانوار پر کہا۔

قُبَّة الشَّافِعِيّ

امام شافعی ؒ کے مزار کا گنبد

بِقُبَّةِ قَبْرِ الشَّافِعِيِّ سَفِينَةٌ
رَسَتْ مِنْ بِناءٍ مُحْكَمٍ فَوْقَ جُلْمُودِ

۳۷۶۔ امام شافعی ؒ کی قبرِ انور کا قُبّہ جو سفینہ ہے مضبوط بنیاد سے اُسے اُٹھایا گیا سخت پتھر پر۔

وَمُذْ غاضَ طُوفانُ العُلُومِ بِمَوْتِهِ اسْـ
تَوَى الفُلْكُ فِي ذَاكَ الضَّرِيحِ عَلَى الجُودِيِّ

۳۷۷۔ جب سے طوفانِ علوم امام شافعی ؒ کی موت سے خشک پڑے ہیں تو بڑے جہاز ان کی قبر میں جودی پہاڑ پر برابر ٹھہرے ہیں۔

قافية ﴿الراء﴾

امام بوصیری ﷫ نے علی بن صباحی کی مدح میں یہ لکھا:

کم هدانا

کتنے ہی لوگوں نے ہمیں ہدایت دی

حَلَّ بُلْبَيْسَ مَنْزِلاً فی العِمارهْ
وتوجهْ تلقاءَ بئرِ عُمارهْ

۱۔ وہ بُلبیس (مصر میں ایک مقام) میں ایک منزل میں عمارت کے اندر زندگی گزارتا رہا اور پھر بئر عمارہ کی طرف متوجہ ہوا۔

فالبِتِيّاتِ فالجِرازِ فَتُبْتِي
ت فشبرا البيوم فالخمارهْ

۲۔ پھر بتیات پھر جراز پھر تُبتیت پھر شبرالیوم پھر خمارہ شہروں میں آیا (سب مصر کے شہروں کے نام ہیں)

وإذا جِئْتَ حَاجِراً بَيْنَ بَلْبَيْ
س وقليوبَ من خرابٍ فزارهْ

۳۔ جب تو بلبیس اور قلیوب کے ویرانوں کے درمیان آرام کے لئے آئے تو اُس کی زیارت کرے گا۔

فارجِعِ السَّيْرَ بَيْنَ بِنْها وَأَتْ
رِيبَ وكلٌّ لِشاطِىءِ البَحْرِ جارَه

۴۔ پھر تو سیر کر بنھا اور اتریب کے درمیان (دونوں مقامات میں) اور ہر سمندر کے کنارے پر اُسی کا تو ہمسایہ بنے گا۔

وإذا ما خطرتَ من جانبِ الرم
لِ بفاقُوسَ فاقْصِدِ الخَطّارَه

۵۔ اگر فاقوس شہر کی جانب سے تجھے ریت کا خطرہ ہو تو خطارہ کا قصد کر۔

وشمنديلَ وهي منزلةُ الجي
شِ وسعدانةٍ محلِّ غراره

۶۔ اور شمندیل مقام کہ لشکر کی منزل ہے اور سعدانہ جو لڑائی کا محل ہے۔

خَلِّنِي مِنْ هَوَى البَداوةِ إنّي
لست أهوى إلا جالَ الحضاره

۷۔ مجھے اس الزام سے دُور رکھ کہ میں بادیہ نشینی کی خواہش رکھتا ہوں ہاں میں صرف سرسبز مقامات کے جمال کی خواہش رکھتا ہوں۔

واقر تللك القرى السلام فإن أع
يَتْكَ منها عبارةٌ فإشاره

۸۔ ان تمام بستیوں پر سلام کہہ اگر ان کی خوبصورتی میں گم ہونا تجھے عبارت سے (سلام کرنے سے) تھکا دے تو اشارے سے کر۔

إنَّ قلْبى أضحَى إلى ساكِنِيها

باشتياقٍ ومُهجَتي مُستطاره

۹۔ میرا دل تو ان بستیوں کے رہنے والوں کا اشتیاق رکھنے والا ہو گیا ہے اور میری روح ادھر ہی پرواز کرتی ہے۔

أذكرتنا عيشاً قديماً نزعنا

هُ لِبَاساً كالحُلَّةِ المُستعارَه

۱۰۔ ان بستیوں نے ہمیں قدیم عیش یاد کروایا ہم نے اس کا لباس اُتارا گویا اُدھار کا جوڑا ہو۔

وزماناً فى الحُسنِ وجهَ عَلِيٍّ

ذا بَهاءٍ وبَهْجَةٍ ونَضَارَه

۱۱۔ زمانہ علی بن صباحی کے چہرہ کے حسن میں ڈوبا ہوا تر و تازہ اور سرسبز ہے۔

صاحبٌ لا يزالُ بالجُودِ والإفْ

ضالِ طلق اليدينِ حلو العباره

۱۲۔ وہ صاحب جو جود و کرم دونوں ہاتھوں سے کرتا رہا ہے عبارت کی مٹھاس کے ساتھ۔

كم هدانا من فضلهِ بكتابٍ

معجزٍ من علومهِ بآثاره

۱۳۔ کتاب معجز کے ساتھ ہمیں اُس کے فضل سے کتنی ہی بار ہدایت ملی ہے کہ اس کے علوم و آثار کے ساتھ (ہدایت ہمیں ملتی رہی)

وجههُ مسْفِرٌ لعافيهِ ما نحـ

ـتاجُ فى الجود عنده لسفاره

۱۴۔ اُس کا چہرہ طالب رزق کے لئے روشن اُمید ہے ہم اس کی بارگاہ میں سخاوت کے لئے کچھ طلب کرنے کے محتاج نہیں (وہ بغیر طلب کے عطا کرتا ہے)

يدهُ رقعةُ الصباح فما أغـ

ـربها من سلامةٍ وطهاره

۱۵۔ اس کا ہاتھ صبح کی چٹھی ہے سلامتی اور طہارت سے اس کے ساتھ اُبھارا نہیں جاتا۔

يَذْكُرُ الوعْدَ فى أُمورٍ ولا يَذْ

كُرُ جَدْوى وَلو بكلِّ إمارَه

۱۶۔ اُمور میں وعدہ کو وہ یاد رکھتا ہے اور عطیہ کو یاد نہیں رکھتا اگرچہ پوری امارت ہی اسے عطیہ کیوں نہ دی جائے۔

إنما يذكرُ العطيّةَ من كا

نَ عَطاياهُ تارةً بعدَ تاره

۱۷۔ البتہ وہ عطیہ یاد رکھتا ہے جس کے عطایا ایک کے بعد ایک ہوں۔ (پے در پے)

سَيِّدى أنْتَ نُصرتى كلما شَنَّ

عَلَيَّ الزّمانُ بالفَقْرِ غارَه

۱۸۔ اے میرے سردار جب بھی فقر کے ساتھ مجھ پر زمانہ بدحالی کو اُبھارتا ہے تو آپ میرے مددگار ہیں۔

شاب رأسى وما رأست كأنى

زاهِرُ الحَيّ أوْ صغيرُ الحاره

۱۹۔ میرا سر جوان ہوا لیکن میں نے سرداری نہ کی گویا میں پست زندگی والا اور چھوٹے محلہ والا ہوں۔

وَابن عِمْرانَ وهُوَ شَرُّ مَتاع
للوری فی بطانةٍ وظهاره

۲۰۔ اور ابن عمران مخلوق کے لئے اپنے ظاہر اور باطن میں سخت بُرا سامان مخلوق کے لئے رکھنے والا ہے (اس نے بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا وظیفہ بند کر دیا تھا)

حَسَّنَ القُربُ منکم قُبحَ ذِکرا
هُ کتحسین المسك ذكراً لفاره

۲۱۔ اس کے بُرے ذکر کی نسبت تمہارا قُرب عُمدہ ہے جیسے نافہ مُشک کے ذکر کی نسبت مُشک عمدہ ہے۔

فهو فی المدح قطرةٌ من سحابی
وهو فی الهجو من زنادی شراره

۲۲۔ پس وہ مدح میں میرے بادل کا ایک قطرہ ہے اور وہ ھجو میں میری بھڑکائی آگ کا ایک شرارہ ہے۔

ما لهُ مِيَزَةٌ عَلَيَّ سِوَى أنَّ
له بغلةٌ ومالی حماره

۲۳۔ اُس کی مجھ پر کیا برتری ہے سوائے اس کے کہ اُس کے پاس خچر ہے اور میرے پاس گدھا بھی نہیں۔

وَعِياطٌ تُدْوَى الدَّواوينُ منه
لا بمعنًى كأنه طِنجِهاره

۲۴۔ اس چیخ وشور نے اس سے کئی دیوان رقم کروائے اس معنی میں نہیں کہ وہ بزدل و کمینہ ہے۔

يَتجنَّى بِسُوءِ خُلُقٍ عَلَى النا
سِ ونفسٍ ظلومةٍ كفاره

۲۵۔ بُرے اخلاق کے ساتھ لوگوں پر اُس نے جُرم کیا اور تاریکیوں میں ڈوبے نافرمان نفس کے ساتھ (ظلم کیا)

لم تهذبهُ كل قاصرةِ الط
رفِ أجادتْ بأخدعيهِ القصاره

۲۶۔ ہر آنکھ جھکانے والا اس کو مہذب نہ بنا سکا بخشش دی نیچی نگاہوں کو اُس کے دونوں نشتروں نے۔

وابن يغمورَ إذ كساهُ من ال
دِّرَّةِ دِرْعاً كأنّه غفّاره

۲۷۔ اور ابن یغمور کہ جب اُس کو دُرّے کی قمیص پہنائی گئی تو گویا وہ اُس کو ڈھانپنے والا ہے۔

طبعت رأسهُ دماً وبساطی
جلدةٌ أو حسبته جلّناره

۲۸۔ اُس کا سر خون آلود ہو گیا اور میری بساط کوڑا ہے میں نے اُس کو انار کی کلی گمان کیا۔

وسليمانُ كلما قرع القرْ
عَةَ طَنَّتْ كأنها نُقّارَه

۲۹۔ اور سلیمان نے جب بھی قرعہ پھینکا اور اُس کی آواز آئی تو ایسے لگا جیسے نقارہ ہو۔

وقعاتٌ تنسى المؤرِّخَ ما كا
نَ من سنبيس ومن زناره

۳۰۔ اُن تلوار کے واروں کو مؤرخ بُھلائے گا جو سنبس اور زنار (پہننے) کی وجہ سے نہ تھے۔

إن جَهِلتُمْ ما حلَّ فی ساحلِ الشَّیْخ
من الصفح فاسألوا البحاره

۳۱۔ اگر تم جاہل ہو شیخ کے معانی کے معاملہ میں ساحل کے اوپر تو سمندر سے پوچھ لو۔

قالتِ البغلةُ التی أوقعتهُ
أنا مالی علی الغبونِ مراره

۳۲۔ وہ خچر جس پر شیخ تھا وہ کہنے لگی کہ میں ناسمجھ لوگوں پر سے نہیں گزرتی۔

إنَّ هذا شیخٌ له بجواریه
معَ الناس کلَّ یومٍ صِهارَه

۳۳۔ بے شک یہ وہ شیخ ہے کہ جس بستی میں لوگوں کے ساتھ رہے ہر دن لوگوں سے اس کی رشتہ داری ہو جاتی ہے۔

قُلْتُ لا تفتَری عَلَی الشاعرِ الفقیه
قالت : سلِ الفقیه عُماره

۳۴۔ میں نے اس سے کہا کہ شاعر فقیہ پر بُہتان مت لگاؤ وہ کہنے لگی کہ تو فقیہ عمارہ سے سوال کر۔

لو أتاهُ فی عرسهِ شطرُ فلیس
لرأی البیع رجلةً وشطاره

۳۵۔ اگر اس کے خوشحالی کے شہر شطر فلس میں آئے تو وہ خرید و فروخت کرتے دیکھے گا فقیروں کو بھی اور چالاک لوگوں کو بھی۔

قلتُ هذا شادُ الدّوَاوینِ، قالتْ
ما أُولِّی هذا علَی الخَرّاره

۳۶۔ میں نے کہا کہ کیا یہ دواوین کی خوشی ہے؟ بولی کہ میں خرارہ (شہر مصر) پر اس کی والی نہیں ہوں۔

قلتُ ذی غیرةُ الأبیرةِ ألاَّ
تشتهی أن تفارقَ الأباره

۳۷۔ میں نے سوئی سے ٹانکنے والی کو کہا کہ کیا تو اس کی چاہت نہیں رکھتی کہ اس سوئی بنانے والے سے جُدا رہے۔

قالت أقْوی وکیفَ أُغْیَرُ مِنّی
عند شیخ کلِّ بغیرِ زباره

۳۸۔ وہ بولی کہ وہ قوی ہے اور بغیر قوت کے شیخ کے سامنے میرے علاوہ کون زیادہ غیرت کھا سکتا ہے۔

قلتُ: ما تَکْرَهینَ منه؟ فقالت
أیُّ بُخْلٍ فیه وأیُّ قَتارَه

۳۹۔ میں نے کہا کہ تو اس سے کیا ناپسند کرتی ہے؟ بولی اس میں بخل کیا ہے اور راحت کیا ہے؟

أنا فی البیتِ أشتهی کفَّ تبنٍ
ومنَ الفرطِ أشتهی نُوّاره

۴۰۔ میں گھر میں خواہش رکھتی ہوں ہتھیلی میں بھوسے کی اور خوشی میں خواہش رکھتی ہوں کلی کی (یعنی تر و تازہ گھاس کھانے کی)

وعَلِيقِى عليه أرْخَصُ مِنْ ما
لِ المَوارِيثِ فى شِرا ابنِ جُبَارہ

۴۱۔ ابن جبارہ کی خرید میں مالِ مواریث سے میں اُس پر رخصت سے معلق ہوں۔

سَرَقَ النِّصْفَ واشتَرى النِّصف بالنِّصْـ
فِ وَأَفْتَى بأنَّ هذا تجارَہ

۴۲۔ اُس نے نصف چوری کیا اور نصف کو نصف سے خریدا اور یہ فتویٰ دیا کہ یہی تجارت ہے۔

لاتلوموا إذا وقعتُ من الجو
ع فإنى من الغوى خوارہ

۴۳۔ ملامت مت کرو جب میں بھوک سے نڈھال ہوں میں خالی پیٹ ہونے کی وجہ سے کمزور ہو جاتی ہوں۔

ما كفاه من الطَّوافِ ببلبيـ
سَ إلى أن يطوفَ بى السيارہ

۴۴۔ بلبیس شہر کے طواف سے اس وقت تک طواف کافی نہ ہوگا جب تک سیارہ میرے ساتھ طواف نہ کرے۔

آہ من ضيعتى وما ذاك إلا
أنَّ مالى عَلَى الغُبونِ مَرارَہ

۴۵۔ افسوس جو میں نے ضائع کر دیا اور وہ کیوں ہوا اس لئے کہ میں بے عقل لوگوں پر سے نہ گزری۔

أُكمِلَتْ خِلْقَتى وَشَيبى ومالى
فى حجورٍ أختٌ ولالى مهارہ

۴۶۔ میں نے تکمیل پائی خلقت میں اور پرانی عمر کو پہنچی گودوں میں نہ کوئی میری بہن ہے اور نہ کوئی مہر۔

أىُّ شبريةٍ ألذُّ وطاءً
من ركوبى وأيما شبارہ

۴۷۔ مجھ پر سوار ہو کے کون سی بستی کے قریب ہو کے اُس کو زیادہ لذت ملتی ہے اس بستی کو طے کرنے میں اور کون سی بستی فضیلت والی ہے۔

عَيَّرَتْنى بها بِغالُ الطواحِيـ
نِ، وقالتْ تَمَّتْ عليكِ العِبارَہ

۴۸۔ آوارہ پھرنے والے خچروں (مادہ خچروں نے) مجھے عار دلائی اور مجھ سے وہ کہنے لگیں کہ تجھ پر کثرت مکمل ہوگئی۔

دُرْتُ حتى وَقَعْتُ عندَ المَناحِيـ
سِ فيا لَيت أننى دَوَّارَہ

۴۹۔ میں خوشحال ہوگئی یہاں تک کہ میں بدقسمتوں میں رہنے لگی اے کاش وہ میری خوشحالی کا دور۔

ولقد أنذرتهُ فرأيتهُ
جَاهِلِياً لمْ تُغْنِ فيهِ النِّذارہ

۵۰۔ میں نے اس کو ڈرایا تو دیکھا کہ وہ تو جاہل ہے اس کو ڈرانا کوئی فائدہ نہیں دیتا۔

وَقَوافٍ ليسَ فيها صِقالٌ
من ندى لا وليس فيها زفارہ

۵۱۔ قوافی وہ ہیں کہ جن کو تری سے صفائی کی ضرورت نہیں اور ان میں بھاری بوجھ بھی نہیں۔

كلُّ عذراءَ ما تردُّ من الكُـ

ـفءِ بعيبٍ ولا زوال بكاره

۵۲۔ ہر کنواری عورت اور وہ جس کی بکارت زائل نہ ہوئی ہو وہ ہاتھ سے عیب کے ساتھ واپس نہیں کی جاتی۔

سرن من حسنهنّ في الشرقِ والغرْ

ب فكُنّ الكواكِبَ السَّيّاره

۵۳۔ اُن کے حُسن میں مشرق ومغرب ڈوبے ہوئے ہیں وہ تو گھومنے والے کواکب ہیں۔

لَنْ يَصِيدَهُنَّ النّوال مِنْ بَحْرِ فكري

أو يصطاد الدُّرُّ بالسناره

۵۴۔ میری فکر کے سمندر سے بخششوں نے اُن کو شکار نہیں کرنا کیا موتیوں کو کبھی کوئی جال سے پکڑ سکتا ہے۔

غير أني أعددتها لخطايا

وَذُنُوبٍ أسْلَفْتُها كَفّاره

۵۵۔ مگر میں نے اُن خطاؤں اور گناہوں کو شمار کیا جن کا میں نے کفارہ ادا کر دیا۔

أَوَلَمْ تَدْرِ أنَّ مَدْحَ عَلِيٍّ

مثلُ حجٍّ وعمرةٍ وزياره

۵۶۔ کیا تُو نہیں جانتا کہ علی بن صاحبی کی مدح حج، عمرہ اور زیارت کی مثل ہے۔

أيها الصاحب المؤمل أدعو

كَ دُعاءَ استغاثةٍ واستجارَه

۵۷۔ اے صاحبِ تامل میں نے تجھے پکارا ہے استغاثہ کی دُعا کرتے ہوئے اور

اُجرت طلب کرتے ہوئے۔

أَثْقَلَتْ ظَهرِيَ العِيالُ وقد كُنْـ

ـتُ زماناً بهم خفيفَ الكاره

۵۸۔ میرے عیال نے میری پشت پر بوجھ ڈال دیا۔ میں تو زمانے میں اُن پر کم بوجھ ڈالنے والا تھا۔

ولو أني وحدي لكنت مريداً

في رباطٍ أو عَابِداً في مَغارَه

۵۹۔ اگر میں اکیلا ہوتا تو ضرور مرید ہوتا لگام میں بندھا ہوا یا قبیلہ میں عبادت گزار ہوتا۔

أحسبُ الزهدَ هيناً وهو حربٌ

لستُ فيه ولا مِنَ النَّظّارَه

۶۰۔ میں نے زُہد کو آسان گمان کیا مگر وہ تو میدانِ جنگ ہے میں اُس میں نہیں جا سکتا اور نہ نظارہ کر سکتا ہوں۔

لا تكِلْني إلى سِواكَ فَأَحْيا

رُ زماني لا يمنحونَ خياره

۶۱۔ مجھے اپنے سے دُور مت رکھ اُن کی طرف نہ پھیر جو میری ضروریات کو بھائی بنائیں اور نیکوکاروں کو عطا نہ کریں۔

وَوُجُوهُ القُصّادِ فيه حَدِيدٌ

وقلوبُ الأجواد فيه حجاره

۶۲۔ قصد کرنے والوں کے چہرے اس معاملہ میں لوہے کے ہیں اور سخاوت والوں کے دل اس میں پتھر کے ہوگئے۔

فإذا فاز كف حرٍّ ببرٍّ

فهو إما بنقضةٍ أو نشاره

۶۳۔ جب نیکوکاری کے ساتھ آزاد کی ہتھیلی کامیاب ہو تو وہ یا تو اُس کے نقض کے ساتھ ہوگا یا نشر کے ساتھ ہوگا۔

إنَّ بيتي يقول قد طال عهدي

بدخولِ التَّليس لي والشكاره

۶۴۔ بے شک میرا بیت کہتا ہے کہ میرا عہد لمبا ہو گیا فصاحت اور شکر گزاری کے مجھ میں داخل ہونے کی وجہ سے۔

وطعامٍ قد كان يعهده النا

سُ متاعاً لهم وللسياره

۶۵۔ اور طعام ایسی چیز ہے کہ اس کے لئے لوگ معاہدہ کرتے ہیں اپنے متاع کی خاطر اور زندگی کو چلانے کے لئے۔

فالكوانينُ ما تعابُ من البر

دِ بِطَبَّاخةٍ وَلا شَكَّاره

۶۶۔ پس موجودات اس کے پکائے جانے سے ٹھنڈا ہونے (صبر کرنے) اور شکر گزاری کرنے سے تھکاوٹ زدہ نہیں ہوتے۔

لابساطٌ ولا حصيرٌ بدهليـ

زي ولا مجلسي ولا طياره

۶۷۔ میری دہلیز اور میری مجلس کی نہ کوئی بساط ہے اور نہ حصر اور نہ کوئی پرواز ہے۔

ليس ذا حالُ من يريدُ حياةً

لِعيالٍ ولا لِبُنَيّتِ عِمارَه

۶۸۔ اُس کا کیا حال ہوگا جو اپنے عیال کی زندگی کا ارادہ رکھتا ہو اور نہ ہی عمارہ کے گھر کا۔

قلتُ إنَّ الوزيرَ أسكَنَ غيْرِي

في مَكاني ولي عليه إجَاره

۶۹۔ میں نے کہا کہ وزیر نے میرے گھر میں میرے علاوہ کسی کو ٹھہرایا اور میرے لئے اُس پر اجارہ ہے۔

قيل إن الوزيرَ لن يقصد الفسـ

خَ، فَلِمَ لا رَاجعْتَ في الغَرَّاره

۷۰۔ کہا گیا کہ وزیر خرابی کا ارادہ نہیں کرتا تو پھر تُو خرارہ (شہر) میں لوٹ کیوں نہیں جاتا۔

أسقَطْتُه مِنْ ظَهْرِنَا فأرَتْنَا

جيبه لازماً لبطن المحاره

۷۱۔ ہماری پُشتوں سے اُس کو گرایا گیا تو ہم کو اس نے دکھایا کہ اُس کا دامن کم بطن کو لازم ہو گیا ہے۔

ثمَّ شَدُّوه بالإزارِ فخِلْنا

هُ الخيالَ مِنْ وراءِ السِّتاره

۷۲۔ پھر انہوں نے اُسے ازار بند سے باندھا تو ہم نے پردے کے پیچھے کے خیالات کو چھوڑ دیا۔

لم يُفضِّل عليك غيرك لكنَّ

عطاياهُ كالكُؤُوسِ المُدارَه

۷۳۔ تم پر غیر کو فضیلت نہ ملی لیکن اتنی کہ اُس کی عطائیں اس طرح ہیں جیسے گردش میں جام ہوں۔

فسأغدو به سعيداً كأني
لاعتدالِ الرَّبيعِ للشمسِ داره

۷۴۔ عنقریب میں اس کے ساتھ سعادت مند ہو جاؤں گا گویا میں ربیع کے اعتدال کی وجہ سے سُورج کے لئے چکر لگاتا ہوں۔

وَيَشُوقُ الأضيافَ في بادَهَنجٍ
مِنْ بعيدٍ قُرُونَهُ كالمَناره

۷۵۔ مہمان شوق رکھتے ہیں بادھنج میں دُور سے کہ جس شہر کی بستیاں روشن چراغوں کی طرح ہیں (شہر بادھنج مصر میں ہے)

إنَّ بيتا يغشاهُ كلُّ فقيرٍ
من عليٍّ في ذمةٍ وخفاره

۷۶۔ ہر گھر کو ڈھانکا ہوا ہے ہر فقیر نے جو علی بن صاحبی کے ذمہ میں اور اُس کے اجارہ میں ہے۔

صَرَفَ اللهُ السُّوءَ عنه وَآتا
هُ مِنَ المَجْدِ والعُلا ما اختاره

۷۷۔ اللہ نے اُس سے بُرائی کو پھیر دیا اور اُس سے وہ بزرگی اور بلندی آئی جس کو اُس نے اختیار کیا۔

امام بوصیری ؒ نے اوّل ترک بادشاہ عزالدین ایبک مصری کی مدح کی اور سیف الدین کی اُن سے تعزیت کرتے ہوئے اسی قافیہ «ر» پر لکھا۔

لله دَرُّكَ عِزَّ الدِّين

اللہ کی بارگاہ میں عزالدین کی قدر و منزلت

قد خُصَّ بالفضلِ قطليجا وأيدمرُ
وطابَ منه ومنكَ الأصْلُ والثَّمَرُ

۷۸۔ فضیلت سے خاص کیا گیا قطلیج اور ایدمر کو اُس سے اور تجھ سے اصل اور پھل ہے۔

بحرانِ لو جادَ بحرٌ مثل جودهما
يبعثُ بأرخصَ من أصدافها الدررُ

۷۹۔ وہ دونوں سمندر ہیں کہ اگر ان کے جود کی طرح سمندر بھی جود کرے تو ان کے اصداف سے قیمتی موتی ہی باہر نکل آئیں۔

لله دَرُّكَ عِزَّ الدِّينِ لَيْثَ وَغًى
لهُ من البيضِ نابٌ والقنا ظفرُ

۸۰۔ اللہ کے لئے ہی عزالدین لڑائی کرنے والے شیر کا مقام ہے وہ شیر کہ جس کے سفید نوکیلے دانت اور مارنے والے پنجے ہیں۔

ألقى الإلهُ على الدنيا مهابتهُ
فالبِيضُ تَرْعُدُ خوفاً منه والسُّمُرُ

۸۱۔ اللہ نے دنیا پر اُس کی دہشت کو طاری کیا پس تلوار اور تیر اُس کے خوف سے (حملہ کرنے کے لئے) گرجتے ہیں۔

أريتنا فضل شمس الدين منتقلاً
إليك منه وصحَّ الخُبْرُ والخَبَرُ

۸۲۔ تم نے ہمیں دکھایا کہ شمس الدین کے فضائل اُس سے تمہاری طرف منتقل ہوئے تجربہ اور خبر دونوں درست ہو گئے۔

إنْ تُحْيِ آثارَهُ مِنْ بعْدِ ما درسَتْ
فإنَّكَ النِّيلُ تُحْيِي الأرضَ والمطرُ

۸۳۔ اگر تو اس کے آثار کو زندہ کرے بعد اُس کے کہ وہ گزر گئے تو پھر تُو دریائے نیل یا بادل ہے جو زمین کو زندہ کرتا ہے۔

وإنْ تَكُنْ أنتَ خيرَ الوارثينَ لهُ
فما يُنازِعُكَ فِي ميراثِهِ بَشَرُ

۸۴۔ اگر تو اُس کے بہترین وارثوں میں سے ہو جائے تو اُس کی میراث میں سے کوئی بشر تجھ سے جھگڑا نہیں کر سکتا۔

وإنْ تَكُنْ فِي العُلا والفَضْلِ تَخْلُفُهُ
فالشمسُ يَخْلُفُها إنْ غابَتِ القَمَرُ

۸۵۔ اگر تو بلندی اور فضل میں اُس کے پیچھے چلے تو چاند اگر چھپ جائے تو سورج اُس کے پیچھے آتا ہے۔

أخجلتَ بالحلمِ ساداتِ الزمانِ فلمْ
يَعْفُوا كَعَفْوِكَ عَنْ ذَنْبٍ إذا قدرُوا

۸۶۔ حلم کے ساتھ زمانہ کے سردار شرمندہ ہوئے جب اُنہوں نے قدرت پائی تو تمہارے معاف کرنے کی طرح معاف نہ کیا۔

ولَمْ تَزَلْ تَسْتُرُ العَيْبَ الذي كَشَفُوا
ولم تَزَلْ تَجْبُرُ العَظْمَ الذي كَسَرُوا

۸۷۔ جو عیب اُن سے ظاہر ہوئے تو ہمیشہ اُن کو چھپاتا رہا اور جن عظائم کو انہوں نے

توڑا تو ہمیشہ اُن کو پختہ جوڑتا رہا۔

لوْ أنَّ ألْسِنَةَ الأيامِ ناطِقَةٌ
أثْنَتْ علَى فَضْلِكَ الآصالُ والبُكَرُ

۸۸۔ اگر دنوں کی زبانیں نطق کرتیں تو تمہارے فضل کی صبح و شام تعریف کرتیں۔

شَرَعْتَ للنَّاسِ طُرْقاً ما بها عَجَرٌ
يخافُ سالكها فيها ولا بُجَرُ

۸۹۔ تم نے لوگوں کے لئے وہ راستے شروع کئے کہ اُن میں نہ تنگی اور نہ ہی عیب ہے جس سے چلنے والے خوف کھائیں۔

لو يستقيمُ عليها السالكون بها
كما أمرتَ مشتْ مشي المها الحمرُ

۹۰۔ اگر ان پر چلنے والے بالکل سیدھے رہیں جیسے کہ تُو حکم کرے تو ایسے چلیں گے کہ جیسے سُرخی سفیدی میں چلے۔

أكرمْ بأيدمرَ الشمسيِّ من بطلٍ
بِذِكْرِهِ فِي الوَغَى الأبطالُ تَفْتَخِرُ

۹۱۔ ایدمر الشمسی نوجوان کی عزت کر کہ جنگ میں اُس کے ذکر سے نوجوان فخر کرتے ہیں۔

تخافُ منه وترجوهُ كما فعلتْ
فِي قلبِ سامعها الآياتُ والسُّوَرُ

۹۲۔ اس سے (دشمن) خوف کھاتا ہے اور (دوست) اُس سے اُمید رکھتا ہے جیسے سُننے والے کے دل میں آیات اور سورتیں کام کرتی ہیں۔

مَعْنَى الوجودِ الذي قامَ الوجودُ به
وهلْ بِغَيرِ المَعانى قامتِ الصُّوَرُ؟

۹۳- وہ وجود کا معنی ہے جس کے ساتھ وجود قائم ہوا اور کیا معانی کے بغیر صورتیں قائم ہو سکتی ہیں۔

بنانهُ من نداهُ الغيثُ منسكبٌ
وسَيْفُهُ مِنْ سُطاهُ النارُ تسْتَعِرُ

۹۴- اُس کی انگلیوں کے پورے اُس کے بادل کے قطروں کو بہاتے ہیں اور اُس کی تلوار اُس کی چھا جانے والی آگ کو خوب بھڑکاتی ہے۔

نَهَتْه عَنْ لَذَّةِ الدُّنيا نَزاهتُهُ
وَشَرَّدَ النَّوْمَ مِنْ أجفانِهِ السَّهَرُ

۹۵- لذت دُنیا سے اُس کی پاکی نے اُس کو دور رکھا اور بیداری نے اُس کے پہلوؤں سے نیند کو دور کیا۔

وليسَ يُضْجِرُهُ قَوْلٌ وَلا عَمَلٌ
وكيفَ يُدرِكُ مَن لا يَتْعَبُ الضَّجَرُ

۹۶- قول وعمل اُس کو بے قرار نہیں کرتا اور کیسے ادراک کر سکتا ہے وہ جس کو بے قراری نہ تھکائے۔

يُمْسِى ويُصْبِحُ فى تَدْبيرِ مَمْلَكَةٍ
أعيا الخلائقَ فيها بعضُ مايزرُ

۹۷- وہ صبح وشام تدبیر مملکت میں گزارتا ہے بعض بوجھ ایسے وہ رکھتا ہے کہ جو مخلوقات کو تھکا دیتے ہیں۔

يكفيه حملُ الأماناتِ التى عرضتْ
على الجبالِ فكادَتْ منه تَنْفَطِرُ

۹۸- اُسے اُن امانات کو اُٹھانا کافی ہے کہ اگر پہاڑوں پر وہ پیش کی جاتیں تو وہ اس سے پھٹ جاتے۔

خافَ الإلهُ فخافَتْهُ رَعِيَّتُهُ
والمَرءُ يُجْزَى بما يأتى وما يَذَرُ

۹۹- وہ ربّ سے ڈرا تو مخلوق اس سے ڈری اور بندہ جو کرتا ہے اور جس کا بوجھ اُٹھاتا ہے اُسی پر اس کو جزا دی جائے گی۔

واختارَهُ مَلكُ الدُّنيا لِيَخْبُرَهُ
فى ملكه وهو مختارٌ ومختبرُ

۱۰۰- دُنیا کے بادشاہ نے اُسے چُنا تا کہ اپنی مملکت میں اُسے باخبر رکھے اور وہ مختار اور باخبر ہے۔

فَطَهَّرَ الأرضَ مِنْ أَهْلِ الفسادِ فلا
عَيْنٌ لهُمْ بَقِيَتْ فيها ولا أَثَرُ

۱۰۱- اہلِ فساد سے اُس نے زمین کو پاک کیا اس فساد میں نہ اُن کی آنکھ اور نہ کوئی اثر اُن کا باقی ہے۔

ودَبَّر المُلْكَ تَدْبيراً يُقَصِّرُ عَنْ
إدراكِ أيسرِهِ الأفهامُ والفكرُ

۱۰۲- ملک میں اُس نے خوب تدبیر کی، اس طرح کی آسانی پیدا کرنے کے ادراک سے افہام اور افکار عاجز آتی ہیں۔

وحینَ طارت إلى الأعداءِ سُمْعَتُه

ماتَ الفرنجُ بداءِ الخوفِ والتَّتَرُ

۱۰۳۔ جب دُشمنوں کی طرف اس کی شہرت پہنچی تو خوف کے مرض سے فرنگی اور تاتاری مر گئے۔

فما يبالى بأعداءٍ قلوبهمُ

فيها تَمَكَّن منهُ الخوفُ والذُّعُرُ

۱۰۴۔ اُن دُشمنوں کی کیا ہلاکت ہے کہ اُن کے دلوں میں خوف اور دبدبہ نے قرار پکڑا۔

وكل أرضٍ ذَكَرْناهُ بها غَنِيَتْ

عَنْ أنْ يُجَرَّدَ فيها الصارمُ الذَّكَرُ

۱۰۵۔ ہر وہ زمین جس میں ہم نے اس کا ذکر کیا اس کی سلطنت کے ساتھ وہ زمین کسی بھی تلوار چلانے والے مدمقابل شخص سے بے نیاز رہی۔

فلَوْ تُجَرَّدُ مِنْ مِصرٍ عَزائمُهُ

إلى العدا بطلَ البيكارُ وَ السفرُ

۱۰۶۔ اگر دُشمن کی طرف تجرد کیا جائے۔ اُس کے عزائم کے شہر سے تو آگے بڑھنا اور سفر کرنا باطل ہوگا۔

فى كلِّ يومٍ ترى القتلى بصارمهِ

كأنّما نُحِرتْ فى مَوسِمٍ جُزُرُ

۱۰۷۔ ہر دن اُس کی تلوار سے مقتولوں کا ڈھیر ہوگا گویا ذبح کرنے کے موسم میں نحر کیا گیا ہے۔

كأنّ صارمهُ فى كلِّ معتركٍ

نذيرُ موتٍ خلتْ من قبلهِ النُذُرُ

۱۰۸۔ گویا اس کی تلوار ہر میدان میں موت کا ڈر سناتی ہے کہ اس سے پہلے ڈرنے سے لوگ دُور تھے۔

شكراً له من وليّ فى ولا يتهِ

معنى كرامته للناس مشتهرُ

۱۰۹۔ اُس کا شکر ہے ولی سے اُس کی ولایت میں لوگوں میں اس کی کرامت کا معنی مشہور ہے۔

عَمَّ الرَّعِيَّةَ والأجنادَ مَعْدَلَةً

فما شكا نفراً من عدلهِ نفرُ

۱۱۰۔ رعایا اور لشکروں کو اُس نے عدل سے بھر دیا کسی بھی گروہ نے اُس کے عدل سے شکایت نہ کی۔

وسرَّ أسماعهمْ منهُ وأعينهم

وَجْهٌ جَميلٌ وذِكْرٌ طَيِّبٌ عَطِرُ

۱۱۱۔ اُن کے کانوں اور اُن کی آنکھوں نے اُس سے خوبصورت چہرہ کا راز اور خوشگوار عطر کا ذکر پایا۔

تأرَّجَتْ عَنْ نَظِيرِ المِسْكِ نَظْرَتُهُ

كما تأرجَ عن أكمامهِ الزهرُ

۱۱۲۔ اُس کی خوشبو کی نظیر لانے سے اُس جیسے بادشاہ عاجز آگئے جیسے کلی کو چھپانے سے کلی عاجز آتی ہے۔

مِنْ مَعْشَرٍ فی العُلا أَوْفَوْا مُهُودَهُمُ

ولیس مِنْ مَعْشَرٍ خانُوا ولا غَدَرُوا

۱۱۳۔ بلندی میں (اوج پانے والے) گروہوں نے اپنے وعدوں کو پورا کیا اور اُن کے گروہ نے خیانت اور غداری نہ کی۔

تُرْكٌ تَزَيَّنَتِ الدُّنیا بِذِكْرِهِمُ

فهم لها الحليُ إن غابوا وإن حضروا

۱۱۴۔ وہ ترک کہ دُنیا ان کے ذکر سے زینت والی ہوئی وہ اس دنیا کا زیور ہیں اگرچہ غائب ہوں یا حاضر۔

حَكَتْ ظواهِرُهُمْ حُسْناً بواطِنَهُمْ

فهُمْ سواءٌ أَسَرُّوا القَوْلَ أَوْ جَهَروا

۱۱۵۔ اُن کے بواطن سے اُن کے ظواہر نے حُسن سے حکایت کی وہ برابر ہیں چاہے قول کو چھپائیں یا ظاہر کریں۔

بِيضُ الوجوهِ يَجُنُّ اللَّيْلُ إنْ رَكِبُوا

إلى الوغَى ويُضِيءُ الصُّبْحُ إنْ سَفَرُوا

۱۱۶۔ سفید چہروں والے ہیں اگر وہ میدان جنگ کی طرف سوار ہوں تو سیاہ رات کریں اور اگر سفر کریں تو صبح روشن کریں۔

تَسْعَى لأَبْوابِهِمْ قُصّادُ ما لهمُ

وجاههم زمراً فی إثرها زمرُ

۱۱۷۔ اُن کے دروازوں کی طرف گروہ در گروہ ایک دوسرے کے پیچھے اُن کے مال اور وجاہت کا قصد کرتے ہوئے دوڑتے ہیں۔

تسابقوا فی العلا سبقَ الجيادِ لهم

من الثناء الحجول البيض والغررُ

۱۱۸۔ بلندی میں اُن کے گھوڑوں کی سبقت سے وہ آگے بڑھے جو تعریف والے ہیں سفید گردنوں اور چمکتی پیشانیوں سے۔

وكل شیء سمعنا من مناقبهم

فمن مناقب عز الدين مختصرُ

۱۱۹۔ ہم نے اُن کے مناقب سے ہر شے سنی مگر عزالدین کے مناقب سے مختصر ہیں۔

مولیً تلذ لنا أخبارُ سؤددِهِ

كأنَّ أخبارَهُ من حسنها سمرٌ

۱۲۰۔ وہ مولیٰ کہ جس کی سرداری کی خبروں نے ہمیں لذت دی گویا اس کی خبریں اس کی سرداری کے حسن سے بہترین قصہ ہیں۔

فلَوْ أدارَتْ سُقاةُ الرَّاحِ سِيرَتَهُ

عَلَى النَّدامى وحَيَّوْهُمْ بها سكِرُوا

۱۲۱۔ اگر شراب کے ساقی مصاحبوں پر اس کی سیرت کا دور کریں تو اس کے ساتھ انہیں مدہوشی نے گھیرا۔

يا حُسْنَ ما يَجْمَعُ الدُّنيا ويُنْفِقُها

كالبَحْرِ يَحْسُنُ منه الوِرْدُ والصَّدَرُ

۱۲۲۔ اے عمدہ حسن دُنیا اور دنیا کی چیزوں کے جو سمندر کی طرح جمع ہے اس سے سمندر کی سطح اور پانی کے نکلنے کی جگہ اور عمدہ ہوگئی۔

لكل شرطٍ جزاءٌ من مكارمهِ

وكلُّ مبتدأ منها له خبرُ

۱۲۳۔ اسکے مکارم سے ہر شرط کی جزاء ہے اور ہر مبتداء کی اس سے ایک اسکے لئے خبر ہے۔

فما نَظَمْتُ مدِيحاً فِيه مُبْتَكَراً

إلا أتانى جودٌ منه مبتكرُ

۱۲۴۔ میں نے اس کی مدح میں نظم کی ابتداء کی تو اس کی طرف سے مجھ پر سخاوت کا قبضہ آیا۔

صَدَقْتُ فى مَدْحِهِ فازْدادَ رَوْنَقُهُ

فما على وجهه من ريبةٍ قترُ

۱۲۵۔ میں نے اس کی مدح میں سچ بولا تو اُس کی رونق زیادہ ہوئی اس کے چہرے پر تہمت کا گرد وغبار نہیں ہے۔

اَغْنتْ عطا ياه فقر الناس كلهم

فسلحم عنه إن قلوا و ان كثروا

۱۲۶۔ اُس کی عطاؤں نے لوگوں کو فقر سے غنی کر دیا۔ اُن سے تو اُس کے بارے میں سوال کر لے اگرچہ وہ قلیل ہوں یا کثیر ہوں۔

لِذاكَ أثْنوا عليه بالذِى عَلِمُوا

خيراً فياحسنَ ما أثنوا وما شكروا

۱۲۷۔ کیونکہ وہ جانتے تھے اس لئے انہوں نے عزالدین کی تعریف کی خوبیوں کی وجہ سے کیا عمدہ اُن کی تعریف تھی اور اُن کا شکر بھی عمدہ تھا۔

قالوا وجَدْناهُ مِثْلَ الكَرْمِ فى كَرَمٍ

يَفِىءُ منه علينا الظِلُّ والثَمَرُ

۱۲۸۔ وہ بولے کہ ہم نے اُسے کرم میں انگور کی بیل کی طرح پایا کہ اس سے ہم پر سایہ اور پھل کا فیض آیا۔

ومايزالُ يُعِينُ الطائعينَ إذا

تطوعوا بجميلٍ ، أو إذا نذروا

۱۲۹۔ جب اطاعت کرنے والے خوب اطاعت کرتے تو وہ ہمیشہ اطاعت کرنے والوں کی مدد کرتا رہا ہے جب وہ عمدہ نیک عمل کریں یا وہ جب اللہ سے ڈریں۔

ومن آعان أولى الطاعاتِ شاركهم

فى أجْرِ ما حَصَرُوا منه وما تَجَرُوا

۱۳۰۔ جس نے اطاعت والوں کی مدد کی اس نے اُن کی مشارکت کی اُن کے اجر میں جو انہوں نے حصر کیا اور تجارت کی۔

فما أتى الناسُ من فرضٍ ومن سنَنٍ

ففى صحيفتهِ الغَرّاء مستطرُ

۱۳۱۔ لوگوں نے جو فرض وسنن پر عمل کیا اُس کے چمکتے صحیفہ پر وہ سب لکھا ہوا ہے۔

فحجَّ وهو مقيمٌ والحجازُ به

قومٌ يقيمونَ لاحجُّوا ولا اعتمروا

۱۳۲۔ اس نے حج کیا جبکہ وہ مقیم تھا اور حجاز والے اُس کے ساتھ ایسی قوم کی حالت پر مقیم تھے کہ انہوں نے حج کیا اور نہ عمرہ کیا۔

وجاهدتْ فى سبيل الله طائفةٌ

وخَيْلُها منه والهِنْدِيَةُ البُتُرُ

۱۳۳۔ ایک گروہ نے راہِ خدا میں جہاد کیا اس گروہ کے گھوڑے اسی کی طرف سے تھے (عزالدین کی طرف سے) اور ہندی تلواریں اٹھانے والوں (کو بھی اسی سے تلواریں ملیں)

وأطعمَ الصائمين الجائعين ومن
فرطِ الخصاصة فى أكبادهم سعرُ

۱۳۴۔ اس نے بھوکے روزہ داروں کوکھلایا جبکہ بھوک کی زیادتی سے اُن کے جگر سخت گرم ہو چکے تھے۔

ولم تفتهُ من الأوراد ناشئةٌ
فِي لَيْلَةٍ قَامَ يُحْيِيهَا و لا سَحَرٌ

۱۳۵۔ رات کے وقت اُس کے اورادفوت نہ ہوئے بلکہ وہ اس رات کوزندہ کرنے کے لئے اُٹھا قیام کرتے ہوئے اور نہ ہی کوئی سحر ضائع ہوئی۔

يَطْوِي النَّهارَ صِياماً وهْوَ مُضطَرِمٌ
وَاللَّيلَ يَطْوِي قِياماً وهوَ مُعْتَكِرُ

۱۳۶۔ اس نے دن روزہ میں گزارا حالانکہ اس کا پیٹ آگ سے شعلہ زن تھا اور اُس نے رات قیام میں گزاری حالانکہ وہ نیند سے نڈھال تھا۔

ومالُهُ فى زكاةٍ كلُّهُ نُصُبٌ
لا الخُمُسُ فيه لَهُ ذِكْرٌ ولا العُشُرُ

۱۳۷۔ اور زکوۃ میں اُس کا مال سارے کا سارا نصاب ہے اس میں اس کے لئے نہ خمس کا ذکر ہے اور نہ عُشر کا۔

أعمالهُ كلها لله خالصةٌ
ونُصْحُهُ لم يُخالِطِ صَفْوَهُ كَدَرُ

۱۳۸۔ اُس کے اعمال سارے کے سارے اللہ کے لئے خالص ہیں اور اس کے نصائح کی صفائی کوگدلے ہونے کے ساتھ خلط ملط (ہونے کا خطرہ نہیں)۔

كم عادَ بغيٌ على قومٍ عليه بغوا
وحاقَ مَكْرٌ بأقوامٍ به مَكَرُوا

۱۳۹۔ کتنے ہی باغیوں پر دشمنی لوٹ کر آئی جنہوں نے اس (عزالدین) سے بغاوت کی اور جس قوم نے اس سے مکر کیا اُن کے ساتھ بھی مکر ہوا۔

لَمْ يَخْفَ عَنْ علْمِهِ فى الأرض خافِيَةٌ
كأنَّهُ لِلْوُجُودِ السَّمْعُ والبَصَرُ

۱۴۰۔ کوئی بھی پوشیدہ رکھنے والا اس کے علم کو زمین میں پوشیدہ نہیں رکھ سکتا گویا وہ وجود کے لئے سماعت اور بصارت ہے۔

فلا يظنُّ مريبٌ من جهالتهِ
بأنَّ فى الأرض شيءٌ عنه يَسْتَتِرُ

۱۴۱۔ اُس سے جاہل ہونے کی وجہ سے شک میں پڑنے والا یہ گمان نہ کرے کہ کوئی چیز زمین میں اُس سے پوشیدہ ہے۔

عصتْ عليه أناسٌ لاخلاقَ لهم
الشُّؤمُ شِيمَتُهُمْ واللُّؤمُ والدَّبَرُ

۱۴۲۔ لوگوں نے اُس پر نافرمانی کی تو اُن کی عادات سے (یعنی وہ جو) بُری عادات والے، ملامت والے اور پیٹھ پھیرنے والے تھے اُن کو کوئی بہتری نہ ملی۔

تلثموا ثم قالوا: إننا عربٌ
فقلتُ لاعربٌ أنتم ولا حضرُ

۱۴۳۔ انہوں نے منہ ڈھانپا پھر بولے کہ ہم عرب ہیں میں نے کہا کہ تم عرب نہیں ہو اور نہ ہی حضر ہو۔

ولا عُهُودَ لكُمْ تُرْعَى ولا ذِمَمٌ

ولا بُيُوتُكُمْ شَعْرٌ ولا وَبَرٌ

۱۴۴۔ تمہارا کوئی عہد و ذمہ نہیں جس کی رعایت کی جائے اور نہ ہی تمہارے گھر باریک کپڑے اور اون والے ہیں۔

وَأيُّ بَرِيَّةٍ فيها بُيُوتُكُمْ

وهل هي الشعرُ قولوا لي أم المدرُ؟

۱۴۵۔ تمہارے گھروں میں کیا بہتری ہے کیا ان میں باریک کپڑے ہیں مجھے بتاؤ؟ یا وہ مکان لیپے ہوئے ہیں۔

وَليسَ يُنْجِي امْرأ رامُوا أذِيَّتَهُ

منهمْ فِرارٌ فقُلْ كَلاَّ ولا وَزَرُ

۱۴۶۔ اُن میں سے جس شخص نے بھی اُس کو اذیت پہنچانے کا قصد کیا اُس کو نجات نہ ملے گی پس تو کہہ کہ ہرگز نہیں اور نہ کوئی اس کا بوجھ اُٹھائے گا۔

يَشْكُو جميعُ بني الدُّنيا أذِيَّتَهُمْ

فهمْ بِطُرْقِهِم الأحجارُ والحُفَرُ

۱۴۷۔ تمام دنیا والوں نے اُن کی اذیت کی شکایت کی ہے پس وہ راستے کے پتھر اور گڑھے ہیں۔

يَرَوْنَ كلَّ قَبِيحٍ منهُمُ حَسَناً

ولم يبالوا ألام الناس أم عذروا؟

۱۴۸۔ وہ اپنی ہر بُری بات کو حُسن دیکھتے ہیں انہیں کوئی پرواہ نہیں لوگ الم میں ہوں یا (بغیر الم کے) معذور ہوں۔

مِنْ لُؤْمِ أحسابِهِمْ إنْ شاتَمُوا رَبِحُوا

ومن حقارتهم إن قاتلوا خسروا

۱۴۹۔ اُن کے احساب کے کمینوں کی یہ بات ہے کہ اگر گالی دیں تو نفع سمجھتے ہیں اور اُن کی حقارت سے یہ بات ہے کہ اگر وہ لڑیں تو خسارہ پائیں۔

لَمَّا عَلِمْتَ بأنَّ الرِّفْقَ أبْطَرَهُم

والمفسدون إذا أكرمتهم بطروا

۱۵۰۔ جب تو نے جان لیا کہ نرمی نے اُن کو ناشکر گزار بنا دیا تو فساد کرنے والوں کی جب تو عزت کرے تو وہ اترائیں گے۔

زجرتهم بعقوباتٍ منوعةٍ

وفي العقوباتِ لِلطاغينَ مُزْدَجَرُ

۱۵۱۔ تو نے مختلف سزاؤں سے اُن کو زجر کیا اور سزاؤں کی صورت میں ہی سرکشوں کی سرکشی کو دبایا جاتا ہے۔

كأنهم أقْسَمُوا بالله أنهمُ

لا يَتْرُكونَ الأذى إلَّا إذَا قُهِرُوا

۱۵۲۔ گویا انہوں نے اللہ کی قسم اٹھالی ہے کہ اس وقت تک وہ اذیت کو ترک نہیں کریں گے جب تک اُن پر قہر نہ کیا جائے۔

فَمَعْشَرٌ رَكِبُوا الأوْتادَ فانقطعَتْ

أمعاؤهم فتمنوا أنهم نُحروا

۱۵۳۔ وہ گروہ کہ کھونٹیوں پر سوار ہوئے اور اُن کی رائے (حوصلہ) ٹوٹ گئی اور انہوں نے یہ تمنا کی کہ کاش اُن کو نحر کردیا جائے۔

ومعشرٌ قطعتْ أوصالهم قطعاً

فما يُلَفِّقُها خَيْطٌ ولا إبَرُ

۱۵۴۔ وہ گروہ کہ جن کے اعضاء (کپڑے کے ٹکڑوں کی طرح) ٹکڑے ٹکڑے ہوئے کہ جن کو نہ کوئی درزی اور نہ کوئی سوئی سی سکتی ہے۔

ومعشرٌ بالظبا طارت رؤوسهم

عن الجسومِ فقلنا إنها أكرُ

۱۵۵۔ وہ گروہ کہ جن کے سر تلوار کی دھار کے ساتھ جسموں سے یوں اڑے کہ ہم نے کہا کہ فصل کاشت ہوئی ہے۔

ومعشرٌ وُسِطوا مثل الدلاءِ ولم

تربط حبالٌ بها يوماً ولا بكرُ

۱۵۶۔ وہ گروہ کہ جس کو ڈھول کی طرح دو ٹکڑے کیا گیا کہ وہ اتنا بڑا ہے کہ نہ کسی رسی اور نہ کسی چرخی سے اُس کو مربوط کیا جا سکے۔

ومعشرٌ سُمِّروا فوق الجيادِ وقد

شدت جسومهم الألواح والدسرُ

۱۵۷۔ وہ گروہ کہ جن کی گردن کے اوپر تیر مارے گئے اُن کے جسموں کو تختوں اور بڑے رسوں سے باندھا گیا۔

وآخَرُونَ فَدَوْا بالمالِ أنْفُسَهُمْ

وقالتِ الناسُ خيرٌ من عمىً عورُ

۱۵۸۔ اور دوسرے وہ ہیں کہ جنہوں نے مال کے بدلے جانیں فدا کیں لوگ کہنے لگے کہ میرے اندھے ہونے سے کانا ہونا بہتر ہے۔

موتاتُ سوءٍ تلقوها بما صنعوا

ومن وراءِ تلقيهم لها سقرُ

۱۵۹۔ جو کچھ انہوں نے کیا اس پر وہ بُری موت مرے۔ اس بُری موت مرنے کے بعد اُن کے لئے جہنم بھی ہے۔

وَقد تَأَذَّبَتِ المُسْتَخْدَمون بهم

والغافلون إذا ما ذُكِّروا ذكروا

۱۶۰۔ خدمت گزاری چاہنے والوں نے ان کا انکار کیا اور غافل لوگ جب یاد دلایا جائے تو یاد کرتے ہیں۔

فَعَفَّ كلُّ ابنِ أنْثى عَنْ خِيانتِه

فَلَمْ يَخُنْ نفسَهُ أُنْثَى وَلا ذَكَرُ

۱۶۱۔ ہر ماں کے بیٹے نے خیانت سے اُس کی عافیت پائی۔ کیونکہ کوئی مذکر اور کوئی مؤنث اپنی ذات سے خیانت نہیں کرتا۔

إن كان قد صلحت من بعد ما فسدت

أحوالهم بكَ إن الكسرَ ينجبرُ

۱۶۲۔ اگر اُن کے احوال تیری وجہ سے بگڑنے کے بعد سنورے ہیں تو بے شک اُن کو توڑنے سے جوڑا گیا ہے۔

لولاكَ ما عدلوا من بعدِ جورهمُ

على الرعايا ولا عفُّوْا ولا انحصروا

۱۶۳۔ اگر تو نہ ہوتا تو اپنے ظلم کے بعد عدل نہ کرتے رعایا کے اوپر۔ نہ وہ عافیت پاتے اور نہ کسی پر انحصار کرتے۔

ولا شكرتهم من بعد ذمهم

كأنهم آمَنُوا مِنْ بعْدِما كَفَرُوا

۱۶۴۔ اور نہ ہی میں اُن کی مذمت کے بعد اُن کا شکر کرنے والا ہوں گویا وہ کفر کرنے کے بعد ایمان لانے والے ہوئے۔

وكنتُ وصَّيتهمُ أن يحذروك كما

وصَّى الحكيمُ بَنيهِ وَهْوَ مُحْتَضَرُ

۱۶۵۔ میں اُن کو وصیّت کرتا تھا کہ تم سے ڈریں جیسے حکیم اپنی اولاد کو اپنی موجودگی میں وصیت کرتا ہے۔

وقلتُ لا تَقْرَبوا مالاً حَوَتْ يَدُهُ

فالفَخُّ يَهْرُبُ منه الطائرُ الحَذِرُ

۱۶۶۔ میں نے کہا اُس مال کے قریب مت ہو جو اُس کے ہاتھ میں ہے پرندہ خوفزدہ ہو کے سانپ حملہ آور سے بھاگتا ہے۔

وحاذِرُوا معه أنْ تَرْكَبُوا غَرَراً

فليس يحمد من مركوبه الغررُ

۱۶۷۔ اُس کے ساتھ ڈرو کہ موت کہیں تم پر اچانک نہ آجائے۔ اس کی تعریف نہیں ہوتی جس پر اچانک موت آئے۔

ولا تصدوا لما لم يرضَ خاطرهُ

إنَّ التَّصَدِّي لما لمْ يَرْضَهُ خَطَرُ

۱۶۸۔ اُس کی مدافعت نہ کرو جس کا دل راضی نہ ہو بے شک مدافعت اُس کی جس سے دل راضی نہ ہو خطرہ ہے۔

فبان نصحى لهم إذ مات ناظرهم

وقد بدت للورى فى موته عِبَرُ

۱۶۹۔ جب اُن کو دیکھنے والا مر گیا تو میری نصیحت نے اُن کی بھاگ دوڑ سنبھالی۔ اُس کی موت سے مخلوق میں عبرت ظاہر ہوئی تھی۔

مُقَدَّماتٌ: أماتاهُ وأقْبَرَهُ

مشاعليان ماأدوا ولا نصروا

۱۷۰۔ آگے مقدم آنے والی نے اس کو مارا اور اُس کی قبر بنائی (باقی ماندہ) مشعل برداروں نے اُس کی جگہ نہ موت کو ادا کیا اور نہ اُس کی مدد کی۔

وجرَّسوهُ على النعشِ الذى حملوا

مِنَ الفِراشِ إلى القَبْرِ الذى حَفَرُوا

۱۷۱۔ قبر کا جو گڑھا اُس کے لئے کھودا تھا اُس کی نعش کو اُٹھا کر اُس میں دفن کر کے زمین کو برابر کر دیا۔

ياسوءَ ماقرءوا من كلِّ مخزيةٍ

عَلَى جِنَازَتِهِ جَهْراً وما هَجَرُوا

۱۷۲۔ غم زدہ انداز میں جو کچھ اُس کے جنازہ پر انہوں نے جہر سے پڑھا وہ اور جو انہوں نے چھوڑا کیا ناپسندیدہ تھا۔

وكبَّروا بعد تصغيرٍ جرائمهُ

وَقَبَّحُوا ما طَوَوْا منها وما نَشروا

۱۷۳۔ اُس کے جرائم کی تصغیر کے بعد انہوں نے تکبیر کہی جو اس سے انہوں نے لپیٹا اور نشر کیا وہ ناپسندیدہ تھا۔

وکان جمّعَ أموالاً وعدّدها
و ظنّها لِصروفِ الدّهرِ تدّخرُ

۱۷۴۔ اموال کو اُس نے جمع کیا اور گنتا رہا اور اس مال کے بارے میں گمان کیا کہ زمانہ کے پھرنے کے باوجود اُس کے پاس جمع رہے گا۔

فآ ذنَتْ بِزَوال، عنه مُسْرِعَةً
كما يزول بحلق العانة الشعرُ

۱۷۵۔ اس مال نے جلدی سے اُس سے زائل ہونے کی اجازت لی جیسے حجامت کرنے والے کی قینچی سے بال جلدی زائل ہوتے ہیں۔

وراحَ من خدمةِ صفرَ اليدينِ فقلْ
للعاملين عليها بعدهُ اعتبروا

۱۷۶۔ خدمت سے (لوگوں کی) اُس نے ہاتھ خالی کر کے آرام پایا اس پر کام کرنے والوں عاملین کو تُو کہہ کہ اس کے بعد تم معتبر ہو گے۔

ما عُذْرُ ماشٍ مَشَى بالظُّلْمِ فی طُرُقٍ
رأى المُشاةَ عليها بعدَهُ عَبَرُوا

۱۷۷۔ وہ چلنے والا جو اندھیرے راستے میں چلے اُس کا کیا عُذر ہے اس راستے پر اس کے بعد چلنے والوں کی کثرت ہوگی۔

إذا تفكَّرتَ فی المُستخدَمينَ بدَا
منهم لِعَيْنَيْكَ ما لم يُبْدِهِ النَّظَرُ

۱۷۸۔ جب تو مخدومین کی حالت میں تفکر کرے تو تیری دونوں آنکھوں کے لئے ان سے وہ ظاہر ہوگا جس کو نظر (ظاہری) ظاہر نہیں کرسکتی۔

ظَنّوهُمُ عمَرُوا الدُّنيا بِبَذْلِهِمُ
وإنما خرّبوا الدنيا وماعمروا

۱۷۹۔ تو اُن کے بارے میں یہ گمان رکھ کہ وہ ایک عمر زندہ رہے مگر انہوں نے دُنیا کو ویران کیا اور اس کو آباد نہ کیا۔

فطهِّرِ الأرضَ منهمُ إنهمُ خَبَثٌ
لو يغسلونهم بالبحر ما طهروا

۱۸۰۔ زمین کو اُن سے پاک کر کہ وہ ناپاک ہیں اگر سمندر کے پانی سے بھی وہ غسل کریں تو پاک نہ ہوں گے۔

نِيرانُ شَرٍّ كَفانَا الله شرَّهمُ
لايرحمونَ ولا يبقون إنْ ظفروا

۱۸۱۔ وہ بُرائی کی آگ ہیں اللہ نے ہمیں اُن کے شر سے بچایا نہ وہ رحم کرتے ہیں اور اگر کامیاب ہو جائیں تو کسی کو باقی نہیں چھوڑتے۔

فاحْذَرْ كِبارَ بَنِيهِمُ إنهمُ قُزُمٌ
وَاحْذَرْ صِغارَ بَنِيهِمُ إنهم شَرَرُ

۱۸۲۔ اُن کی بڑی ذریت سے بچ کہ وہ ایسے ہیں جیسے بڑی گھاس (جسے جلدی آگ لگے) اور اُن کی چھوٹی ذریت سے بھی بچ کہ (وہ شرارتی ہیں) چنگاری کی طرح ہیں۔

فالفيلُ تَقْتُلُهُ الأفْعَى بِأصْغَرِها
فيها ولم تخشَهُ منْ سِنِّها الصِّغَرُ

۱۸۳۔ ہاتھی کو کم عمر سانپ چھوٹے ہونے کے باوجود قتل کر دیتا ہے (ڈنگ مار کے) اور اُس کو اپنی کم عمری کا خوف نہیں ہوتا۔

واضربهم بقناً مثل الحديدِ بهم

فليسَ من غيرِ ضَرْبٍ يَنفَعُ الزُّبُرُ

۱۸۴۔ اُن کو موت کی مار دے جیسے لوہا کوٹا جائے کہ بغیر مثال کے کہاوت کوئی فائدہ نہیں دیتی۔

ولا تَثِقْ بِوَفاءٍ مِنْ أخِي حُمُقٍ

فالحمقُ داءٌ عياءٌ برؤه عسرُ

۱۸۵۔ حماقت والے سے وفا کا یقین نہ رکھ، حماقت ایسی بیماری ہے کہ جس کا علاج بڑا مشکل ہے۔

مِنْ كلِّ مَنْ قَدْرُهُ فی نَفْسِهِ أبداً

مُعَظَّمٌ وَهُوَ عند الناسِ مُحْتَقَرٌ

۱۸۶۔ جو شخص اپنے آپ کو لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا سمجھتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں حقیر ہوتا ہے۔

يَصدُّ عنكَ إذا استغنى بجانبه

ولا يزوركَ إلا حين يفتقرُ

۱۸۷۔ جب اپنی جانب سے وہ استغناء چاہے گا تو تجھ سے دور ہو جائے گا اور تجھ سے ملاقات نہ کرے گا مگر اسی وقت جب اُس کو حاجت ہو۔

كأنه الدَّلْوُ يعلو حينَ تَمْلَؤُهُ

ماءً ويُفْرِغُ ما فيهِ فَيَنْحَدِرُ

۱۸۸۔ گویا وہ ڈول ہے کہ جب بھر جائے پانی سے تو اُس کو بلندی پر لایا جاتا ہے اس سے سارا پانی نکالا جاتا ہے پھر پانی میں گرایا جاتا ہے۔

وَالدَّهْرُ يَرْفَعُ أطْرَافاً كما رَفَعَتْ

أذْنَابَها لِقضاءِ الحاجةِ البَقَرُ

۱۸۹۔ زمانہ مصائب کی اطراف کو اُٹھاتا ہے جیسے گائے قضائے حاجت کے لئے اپنی دُم کو اٹھاتی ہے۔

حسبُ المحلةِ لما زال ناظرها

أن زال مذ زال عنها البؤس والضررُ

۱۹۰۔ محلہ (شہر ہے مصر میں) اُس کو کافی ہے یہ کہ اُس کے باشندے چلے گئے کہ جب سے وہ گئے ہیں اس سے تنگی اور ضرر بھی زائل ہو گیا ہے۔

وَأنَّ أعْمالَها لَمَّا حَلَلْتَ بها

تغارُ من طيبها الجناتُ والنهرُ

۱۹۱۔ جب تو اس کے اعمال کے ساتھ حائل ہوا (اے عزالدین) تو پھر اس کی خوشبو سے جنات اور نہروں نے غیرت کھائی۔

وأهلها فی أمانٍ من مساكنها

من فوقهم غرفٌ من تحتهم سررُ

۱۹۲۔ اور اس کے باشندوں نے اپنے مساکن میں امان کو پایا کہ اُن کے اوپر کمرے اور نیچے خوبصورت بستر ہیں۔

ملأتَ فيها بيوتَ المال من ذهبٍ

وَفِضَّةٍ صُبَراً يا حَبَّذا الصُّبَرُ

۱۹۳۔ تو نے اس شہر کے گھروں کو سونے چاندی سے بھر دیا اس پتھریلی اور بنجر زمین میں کیا عمدہ خوشحالی آ گئی تھی۔

وَالمالُ يُجْنَى كما يُجْنَى الثمارُ بها

حتى كأنَّ بَنِي الدُّنيا لها شَجَرُ

۱۹۴۔ مال یوں چُنا جانے لگا جیسے پھل چُنے جاتے ہیں گویا دُنیا والوں کے لئے اس وقت دنیا (مالدار) درخت تھی۔

وتابعت بعضها الغلات فى سفرٍ

بعضاً إلى شُوَنٍ ضاقتْ بها الغُدُرُ

۱۹۵۔ غلّے کے ڈھیروں میں دوسرے ڈھیر غلّے کے آکر ملتے رہے یہاں تک کہ اس غلّے کی کثرت کی وجہ سے گھر میں غلّہ کی جگہ بھی کم پڑگئی۔

وَسِقَتْ الخيْلُ لِلأَبْوَابِ مُسْرَجَةً

لَمْ تُحْص عَدَاً وتُحْصَى الأنجُمُ الزُّهُرُ

۱۹۶۔ گھوڑے زین کسے دروازوں پر پہنچے اُن کی تعداد کا شمار نہیں مگر ستارہ زہراء کا شمار کیا جانے لگا۔

والهجنُ تحسبها سحباً مفوّقةً

فى الحقِ منها فضاءُ الجوِّ منحصرُ

۱۹۷۔ ترکی گھوڑے جن میں سفید خطوط ہیں وہ بادلوں کی طرح اُڑتے آئے حق کی مدد کے لئے کہ فضاء کی روانی انہی سے منحصر ہے۔

وكلُّ مقترحٍ مادارَ فى خلدٍ

يأتى إليك به فى وقتهِ القدرُ

۱۹۸۔ ہر سوال کرنے والا جب مقیم ہوا تیری بادشاہت میں تو جب بھی وہ وقتِ مقدر پاتا ہے تیری بارگاہ میں ہی آتا ہے۔

وما هممتَ بأمرٍ غير مطلبهِ

إلاَّ تيَسّرَ من أسبابهِ العسرُ

۱۹۹۔ تو نے بغیر مطلب کے کسی امر کا اہتمام نہ کیا مگر اس کے اسباب سے مشکل کو تو نے آسانی میں بدلا۔

والعاملون على الأموال ما علموا

مِنْ أيِّ ما جهةٍ يأتى وما شعَرُوا

۲۰۰۔ اموال کے عاملین نے نہ جانا اور نہ شعور کیا کہ کس جہت سے وہ تعاقب کرتے آئے گا۔

وما أرى بيت مالِ المسلمين درى

مِنْ أينَ تأتى لهُ الأكياسُ والبِدَرُ

۲۰۱۔ مسلمانوں کے بیت المال نے نہ دیکھا اور نہ جانا کہ کہاں سے اُس (عزالدین) کے لئے خزانے کی جیب اور تھیلی آئے گی۔

هذا وما أحدٌ كلَّفْتَهُ شَطَطاً

بما فعلتَ كأن الناسَ قد سُحِروا

۲۰۲۔ اس کے باوجود تُو کبھی بھی کسی ایک پر بھی ظلم سے مکلف نہ ہوا اُن کاموں میں جو تُو نے کئے۔ گویا لوگوں پر جادو ہوگیا تھا۔

بلْ زَادَهمْ فيكَ حُباً ما فَعَلتَ بِهِمْ

مِنَ الجمِيلِ وَذَنْبُ الحُبِّ مُغْتَفَرُ

۲۰۳۔ بلکہ جو تم نے ان لوگوں پر عمدہ اُمور سرانجام دیئے اُن کی تیرے لئے محبت اور زیادہ ہوگئی اور محبت کے گناہ بخش دیئے گئے۔

فإنْ شَكَوْا بِغُصَّةٍ مِمَّنْ مَضَى سَلَفَتْ

فما لقلبٍ على البغضاءِ مصطبرُ

۲۰۴۔ اگر وہ پرانی دُشمنی جو گزر چکی اس کی شکایت کریں تو دل کے لئے دشمنوں کی دُشمنی پر صبر کی سکت نہیں۔

فالصبر من يدِ من أحببتهُ عسلٌ

وَالشَّهْدُ مِنْ يَدِ مَنْ أبغَضْتَهُ صَبِرُ

۲۰۵۔ جس سے تو محبت کرے اُس کے ہاتھ سے صبر شہد ہے اور جس سے تو دُشمنی کرے اُس کے ہاتھ سے شہد صبر ہے۔

لقد جُبِلْتَ عَلَى عَدْلٍ وَمعْرِفَةٍ

سارت بفضلهما الأمثال والسِّيَرُ

۲۰۶۔ تیری فطرت عدل اور معرفت پر تھی کہ ان دونوں فضائل کے ساتھ امثال اور سیرتیں چلی ہیں۔

فما حَكَمْتَ بمَكْروهٍ عَلَى أحَدٍ

حُكماً يخالفهُ نصٌّ ولا خبرُ

۲۰۷۔ تُو نے کوئی ناپسندیدہ فیصلہ کسی ایک پر ایسا نہ کیا کہ جس کی نص اور خبر مخالفت کرتی ہو۔

رزقت ذريةً ضاهتك طيبةً

مِنْ طِينَةٍ غارَ منها العَنْبَرُ العَطِرُ

۲۰۸۔ تُجھ سے ایک ذُرّیت نے رزق پایا جو خصلت میں تیری خوشبو کی مانند ہے اسکی خوشبو کہ جس سے عنبر خوشبو بھی غیرت کھائے۔

فليَنْهِكَ اليومَ منها الفضلُ حين غدا

دين الإلهِ بسيف الدين منتصرُ

۲۰۹۔ ضرور تجھے آج کے دن فضیلت اس سے روکے گی جب کل اللہ کے دین کی سیف الدین کے ساتھ مدد ہو۔

عَلَى صفاتِكَ دَلَّتْنا نَجابَتُهُ

وبان من أين ماء الوردِ يعتصرُ

۲۱۰۔ تیری صفات پر اُس کی نجابت نے ہمیں دلیل دی اور ظاہر کیا کہ کہاں سے عرقِ گلاب کو نچوڑا گیا ہے۔

ميزانهُ فى التقى ميزانُ معدلةٍ

وَحِكْمَةٍ لا صَغْيَ فيها وَلا صِغَرُ

۲۱۱۔ تقویٰ میں اُس کا میزان میزانِ عدل و حکمت ہے نہ اس میں کسی طرف جُھکنا ہے اور نہ (کوئی پلڑا) چھوٹا ہے۔

مَشَى صِراطاً سَوِيّاً مِنْ دِيانَتِهِ

فما يزال بأمر الله يأتمرُ

۲۱۲۔ وہ اپنی دیانت سے سیدھے راستے پر چلا وہ ہمیشہ اللہ کے امر سے حکم کرتا رہا۔

تُرْضِيكَ فى الله أعمالٌ وَتُغْضِبُهُ

وما بدا لى أمرٌ منكما نكرُ

۲۱۳۔ تجھے اللہ کے معاملے میں اعمال راضی رکھتے ہیں اور اسی کے معاملے میں غضب ناک رکھتے ہیں۔ میرے لئے تم دونوں کی طرف سے کوئی ناپسندیدہ عمل ظاہر نہیں ہوا۔

قالت لی الناسُ ماذا الخُلفُ؟ قلت لهم

كما تَخَالَفَ موسى قَبْلُ والخَضِرُ

۲۱۴۔ مجھے لوگوں نے کہا کہ اختلاف کیا ہے؟ میں نے اُن کو جواب دیا کہ جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے درمیان پہلے اختلاف ہوا تھا۔

أما عصى أمر موسى عند سفك دمٍ

مافى شريعةِ موسى أنه هدرُ

۲۱۵۔ خون بہانے کے وقت حضرت خضر علیہ السلام نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے امر کے خلاف کیا حضرت موسیٰ علیہ السلام کی شریعت میں یہ خون رائیگاں نہ تھا۔

وقد تعاطى ابن عفانٍ لأسرتهِ

وما تعاطى أبو بكرٍ ولا عمرُ

۲۱۶۔ حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے اپنے خاندان کو نوازا تھا جبکہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ و حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے نہیں نوازا تھا۔

ولَنْ يَضِيرَ أُولي التَّقْوَى اختلافُهُمْ

وهم على فِطْرةِ الإسلامِ قد فُطِرُوا

۲۱۷۔ اہلِ تقویٰ کو اُن کا یہ معمولی اختلاف کوئی ضرر نہیں دیتا وہ سب فطرتِ اسلام پر برابر تھے۔

مشمِّرٌ فى مراعى الله مجتهدٌ

وبالعفافِ وتقوى الله مؤتزرُ

۲۱۸۔ دامن سمیٹنے والا ہے اللہ کی رعایتوں میں مجتہد ہے اور گناہوں سے پاک رہنے اور اللہ سے ڈرنے میں لحاف پہنے ہوئے ہے۔

وقعتُ بين يديه من مهابتهِ

وقالتِ الناسُ ميتٌ مسَّهُ كبرُ

۲۱۹۔ میں اس کے سامنے اس کے خوف سے کھڑا ہوا اور لوگوں نے کہا کہ یہ وہ میت ہے جس کو بڑھاپے نے چھوا تھا۔

وَقَصَّرَتْ كلماتى عَنْ مَدَائحِهِ

وقد أتيتُ من الحالين أعتذرُ

۲۲۰۔ اس کی تعریفات سے میرے کلمات قاصر آ گئے اور میں دونوں حالوں سے عذر چاہنے والا ہوں۔

فاقبل بفضلك مدحاً قد أتاك به

شيخٌ ضعيفٌ إلى تقصيره قصرُ

۲۲۱۔ اپنے فضل سے اس تعریف کو قبول کرلے جو اپنی تقصیر سے کوتاہی کے باوجود تیری بارگاہ میں شیخ ضعیف نے کی ہے۔

فما على القوسِ من عيبٍ تعابُ به

إنِ انْحَنَتْ واستقامَ السَّهْمُ والوتَرُ

۲۲۲۔ اس کمان پر کیا عیب کوئی لگا سکتا ہے جو ٹیڑھی ہو تو اس کمان کی تانت اور تیر کو بالکل سیدھا کردے۔

وَالْبَسْ ثَنَاءَ أجادَتْ نَسْجَهُ فِكَرٌ

يَغَارُ فى الحُسْنِ منه الوَشْيُ والحِبَرُ

۲۲۳۔ تعریف کا لباس پہن (الفاظ سے) فکر اس کی زینت کو نیا کرے گی کہ اس کے حسن سے کپڑا رنگا ہوا خوبصورت لباس بھی غیرت کھائے گا۔

مِنْ شاعرٍ صادقٍ ما شانهُ كَذِبٌ

فيما يقولُ و لا عِيٌّ وَ لا حصَرُ

۲۲۴۔ اس شاعر صادق سے کہ جھوٹ اس کی شان نہیں اس قول میں جو وہ کہتا ہے نہ کوئی اس میں عجز ہے اور نہ کوئی حصر ہے (یہ سچ ہی ہے)۔

يَهيم فى كلِّ وَادٍ مِنْ مدائِحِه

على معانٍ أضلت حسنها الفكرُ

۲۲۵۔ ہر وادی میں اس کی تعریفات سے وہ معانی پر اشارے کرتا ہے کہ فکر ان الفاظ کے اشاروں کے حُسن میں کھوگئی ہے۔

لا يَنْظِمُ الشِّعْرَ إلاَّ فى المَديح ومَا

غيرُ المديح له سوْلٌ ولا وطرُ

۲۲۶۔ وہ شعر کو صرف مدح میں ہی نظم کرتا ہے کسی اور کی مدح میں نہ اس کو کوئی حاجت ہے نہ ضرورت۔

ماشاقهُ لغزالٍ فى الظبا غزلٌ

ولا لغانيةٍ فى طرفها حورُ

۲۲۷۔ غزل کہتے ہوئے ہرنیوں میں کوئی ہرنی کا بچہ بھی اس کی غزل کو شاق نہیں گزرتا اور نہ ہی بے پرواہ عورت کے لئے اس کی پلک جھپکنے میں کوئی حور شاق گزرتی ہے۔(یعنی یکسو ہو کے تعریف کہتا ہے)

مديحهُ فيك حرٌّ ليس يملكهُ

مِنَ الجوائزِ أثمانٌ وَلا أُجرُ

۲۲۸۔ تیری تعریف میں وہ آزادی رکھتا ہے تحفوں میں سے نہ کوئی قیمت اور نہ کوئی اجر اس کا مالک بنتا ہے۔

إنَّ الأديبَ إذا أهْدَى كَرَائِمَهُ

فقصدهُ شرفُ الأنسابِ لا المهرُ

۲۲۹۔ بے شک ادیب کے جب قصائد درست ہو جائیں تو اس کا قصد صرف انساب کا شرف ہوتا ہے نہ کہ مہر (کوئی معاوضہ)

تَبّاً لِقَومٍ قد استَغنَوْا بما نَظَمُوا

من امتداح بنى الدنيا ومانثروا

۲۳۰۔ اس قوم کی بربادی ہے کہ جو غنی ہوئے اس سے جو دُنیا والوں کی تعریف سے نظم کیا گیا یا نثر کیا گیا۔

فلو قفوت بأخذ المالِ إثرهم

لَعَوَّقَتْنِى القَوافى فيكَ والفِقَرُ

۲۳۱۔ اگر میں مال لے کر اُن کی اتباع کر لوں تو تیری تعریف میں میرے قوافی اور میرا نقر مجھے ٹیڑھا کر دے۔

خير من المالِ عندى مدحٌ ذى كرم

ذكرى بمدحى له فى الأرض ينتشرُ

۲۳۲۔ مال کی بجائے میرے نزدیک کرم والے کی مدح زیادہ بہتر ہے کہ اُس کی مدح کے ساتھ زمین میں میرا ذکر بھی پھیلتا ہے۔

فالصفرُ من ذهبٍ عندى وإن صفرتْ

يدى وإن غنيتْ سيانِ والصفرُ

۲۳۳۔ اگرچہ میرے ہاتھ خالی ہوں مگر یہی میرے لئے سونے کی عمدہ دھات ہے۔ (اور اس کی بھی پرواہ نہیں کہ) اگرچہ سونا چاندی اور دھاتیں مجھے غنی کر دیں۔

بقيتَ ماشئتَ فيما شئتَ من رتبٍ
عليَّةٍ عمرُ الدنيا بها عمروا

۲۳۴۔ دنیا کی زندگی میں جو عمر تو نے گزاری اُس میں جو تُو نے چاہا اُن بلند رُتبوں کو حاصل کر کے تو باقی رہا۔

وَبَلَّغَتْكَ اللَّيالي ما تُؤَمِّلُهُ
ولا تعدت إلى أيامك الغيرُ

۲۳۵۔ راتیں تجھ تک یوں آئی ہیں کہ اُن میں اب کوئی آرزو نہیں اور تیرے دنوں کی طرف کسی غیر کا کوئی شمار نہیں (کوئی اب ایسے دن نہ پائے گا)

وَقد دَعتْ لك منّي كلُّ جارحَةٍ
وبالإجابَةِ فَضْلُ الله يُنْتَظَرُ

۲۳۶۔ تیرے سبب سے ہی ہر حملہ کرنے والا مجھے چھوڑ دیتا رہا اور اللہ تعالیٰ کے فضل کی اجابت کا انتظار کیا جاتا ہے۔

اسی قافیہ پر امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے بادشاہ منصور قلاوون کی تعریف میں مزید کہا۔

فضلک اوّل

تیری فضیلت مقدم ہے

جِوَارُكَ مِنْ جَوْرِ الزَّمانِ يُجِيرُ
وَبِشْرُكَ لِلرَّاجي نَدَاكَ بَشِيرُ

۲۳۷۔ زمانے کے ظلم سے تیری ہی بارگاہ کو مجاور بناتا ہے (ظلم و ستم کا مارا ہوا) اور تیری بارگاہ سے خوشی کی اُمید رکھتے ہوئے خوشی پانی کی خبر دیتا ہے۔

فضلتَ بنى الدنيا ففضلك أوّلُ
وَأوّلُ فضلِ الأوّلينَ أخِيرُ

۲۳۸۔ تیری وجہ سے دنیا والوں کو فضیلت ملی اس لئے تیری فضیلت پہلے ہے اور اولین کی فضیلت کا اوّل آخر ہے۔

وأنت هُمامٌ دبَّرَ الملك رأيهُ
خَبِيرٌ بأحْوالِ الزَّمانِ بَصِيرُ

۲۳۹۔ تو بہت بڑا عالم ہے جس کی رائے نے ملک کی تدبیر کی، زمانے کے احوال کو جاننے والا دیکھنے والا ہے۔

إذَا المَلِكُ المَنْصُورُ حَاوَلَ نَصْرَهُ
كَفَى المَلِكَ المَنْصُورَ منك نَصِيرُ

۲۴۰۔ جب منصور بادشاہ کو مدد کی طلب ہوئی تو منصور بادشاہ کو تیرا مددگار رہنا کافی ہوا۔

فلا تنسهِ الأيامُ ذكرك إنهُ
به فَرِحٌ بينَ الملوكِ فخُورُ

۲۴۱۔ دنوں کے اندر تیری یاد اُسے نہ بھولے گی کیونکہ وہ اسی سبب سے بادشاہوں کے درمیان خوشی اور فخر محسوس کرتا ہے۔

إذا مرَّ في أرضٍ بجيشٍ عرمرمٍ
تكادُ لهُ أمُّ النجومِ تمورُ

۲۴۲۔ جب زمین میں وہ بے شمار لشکر کے ساتھ گزرا تو اس کے لئے بڑے ستارے بھی مضطرب (گردش کرتے) نظر آنے لگے۔

وَتَحْسِبُهُ قد سارَ يَرْمِي بُرُوجَها
بخيلٍ عليها كالبروج يُغيرُ

۲۴۳۔ ایسے لگنے لگا کہ گھوڑوں کے ساتھ عنقریب بروجِ (فلک) کا وہ قصد کرے گا جیسے بروج بدلتے ہیں۔

وَمَا قلبُها مِمَّا يَقِرُّ خُفُوقُهُ
ولا طرفها حتى يعودَ قريرُ

۲۴۴۔ اس کے قلب کا مقصد کیا تھا صرف یہی کہ دل کی دھڑکن قرار پائے اور آنکھ کی پلک کھلنے کا مقصد کیا تھا یہی کہ سیر ہو کے لوٹے۔

سواءٌ عليه خَيْلُه ورِكابُهُ
وَسَرْجٌ إذا جابَ الفَلاةَ وَكُورُ

۲۴۵۔ اس پر برابر ہے گھوڑے اور اُس کی سواری میں کہ اس کی رکاب عمدہ ہونا اس کی زین عمدہ ہونا یا بغیر لکڑی کے صرف چمڑے کی زین ہونا جب وہ چٹیل میدان کا قصد کرے۔

لقد جهلَتْ دَاوِيَةُ الكُفرِ بَأْسَهُ
وَغَرَّهمُ بالمسلمينَ غُرُورُ

۲۴۶۔ کفار اس کی طرف سے آنے والی تنگی سے بالکل جاہل تھے اور مسلمانوں کے معاملے میں اُن کے دھوکا نے انہیں دھوکے میں ڈالا تھا۔

فلا بُورِكُوا مِنْ إخوَةٍ إنَّ أُمَّهُمْ
وإن كُثرتْ منها البنونَ تزورُ

۲۴۷۔ انہیں بھائیوں سے کوئی برکت نہ ملی اگرچہ اُن کی ماں نے اُن کو بہت زیادہ بیٹے نذر کئے تھے۔

فَإنْ غَلُظَتْ مِنهُمْ رِقابٌ لِبُعْدِهِ
فما انحطَّ عنها للمذلةِ نيرُ

۲۴۸۔ اس کے دور ہونے کی وجہ سے اگرچہ ان میں سے دُشمن اور زیادہ بڑھ گئے لیکن بہادری دکھانے کے لئے کسی نے بھی آتشِ (عداوت) کو نہ بجھایا (ڈر کی وجہ سے)

ألم تعلموا أنَّا نواصلُ إن جفوا
وَأنَّا على بعد المزار نَزُورُ

۲۴۹۔ کیا تم نہیں جانتے کہ اگر انہوں نے جفا کی تو ہم اُس سے ملیں گے اور ہم پر مزار کے بعد پھر دیکھنے والے ہیں (دُشمن کو میدانِ جنگ میں)

يَظنُّونَ خَيلَ المُسلمينَ يَصُدُّها
عن العدوِ في أرضِ العدوِّ دُحورُ

۲۵۰۔ انہوں نے گمان کیا کہ مسلمانوں کے گھوڑے دُشمن کی سرزمین میں ان کو دُشمنی سے روکیں گے اور اُن کی دُشمنی کو دُور کریں گے۔

أما زُلْزِلَتْ بالعادِياتِ وجاءها
من التُّركِ جمٌّ لا يُعَدُّ غفيرُ

۲۵۱۔ جب لگا تار آنے والے گھوڑوں سے زلزلے آگئے اور تُرکوں سے ایک بڑی تعداد اُن کی آئی کہ جن کی تعداد کو شمار نہیں کیا جا سکتا۔

أتوا بطمراتٍ من الجُرْدِ سُيِّرتْ
وَرَجْلٍ لهُمْ مِثْلُ الجَرادِ طُمُورُ

۲۵۲۔ وہ تیز رفتار گھوڑوں کے ساتھ حملہ آور ہوئے آگے بڑھنے والے تیز گھوڑوں پر جو ایک طرف ہی دیکھتے ہوئے دوڑتے ہیں مگر مسلمانوں کے پیادہ بھی تیز رفتار ایک ہی جانب تیز دوڑنے والے گھوڑوں کی طرح تھے۔

فلم يرقبوا من صرح هامانَ مرقباً

بهامَتِهِ بَرْدُ السَّحابِ بَكُورُ

۲۵۳۔ انہوں نے ھامان کے محل کو نگرانی کرنے کی اونچی جگہ نہ بنایا خوف کی وجہ سے جبکہ بادلوں کی ٹھنڈک آگے بڑھتی گئی۔

وصبَّ عليهم عارضٌ من حجارةٍ

ونبلٍ وكلٌّ بالعذابِ مطيرُ

۲۵۴۔ اُن پر پتھروں کے کنارے مصیبت بن کر گرے اور تیر مصیبت بن کر گرے اور ہرایک عذاب کے ساتھ پرواز کرتا تھا۔

وساموهُ خسفاً من نقوبٍ كأنها

أثافٍ لها تلكَ البُرُوجُ قُدُورُ

۲۵۵۔ زخموں کے ساتھ اُن کو موت کا ذائقہ انہوں نے دیا گویا وہ گرم پتھر ہیں کہ وہ بروج ان کی ہنڈیاں ہیں۔

فَذَاقُوا به مُرَّ الحِصارِ فأصْبَحُوا

لهم ذلك الحصنُ الحصينُ حصيرُ

۲۵۶۔ اس کے ساتھ انہوں نے حصار کا کڑوا گھونٹ پیا کہ وہ مضبوط قلعہ اُن کے لئے اب حصار بن گیا۔

يَصِيحونَ أعلى السُّورِ خوْفًا كصافِنٍ

نَفَى عنه نَوْمَ المُقْلَتَيْنِ صَفِيرُ

۲۵۷۔ فصیل کی بلندی پر وہ چیختے ہیں خوف کی وجہ سے جیسے گھوڑا تین ٹانگوں پر کھڑا ہو کے ایک کھر کو اُٹھاتا ہے اس سے آنکھوں کی نیند اس سے دُور ہو جاتی ہے۔

و ماذا يَرُدُّ السُّورُ عنهم و خلفَهُ

من الخيلِ سورٌ والصوارمِ سورُ

۲۵۸۔ یہ فصیل اُن سے کیا چیز روک سکتی ہے کہ اُن کے مخالفین کے لئے گھوڑے اور تلواریں ہی فصیل ہیں۔

وليس لهم إلاَّ إلى الأسرِ ملجأٌ

وَإلاَّ إلى ضَرْبِ الرِّقابِ مَصِيرُ

۲۵۹۔ اُن کے لئے سوائے قیدی بننے کے کوئی ٹھکانا نہیں ورنہ گردنیں کٹوانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔

فلما أحسُّوا بأسَ أغلبَ همَّةً

غَدُوٌّ إليهم بالردى وبكورُ

۲۶۰۔ جب انہوں نے تنگی کو محسوس کیا تو شام کے وقت تیزی کے ساتھ آنے والے حملہ آور گھوڑوں نے اُن کی ہمت پر غلبہ حاصل کیا۔

دعوهُ وشملُ النصرِ منهم ممزقٌ

أماناً وجِلْبابُ الحياةِ بَقِيرُ

۲۶۱۔ انہوں نے اُسے چھوڑ دیا اور اُن میں سے مدد کو شامل ہونے والے لوگوں نے امان حاصل کی اور زندگی طلب کرنے والوں نے مشقت حاصل کی (یعنی جزیہ اور ٹیکس کی مشقت)

أعارَهُمُ افْرَنْسِيسُ تلكَ وَسِيلَةٌ

رأى مُسْتَعِيراً غِبَّها وسَعِيرُ

۲۶۲۔ انہیں عار دلائی فرانسیسیوں نے اس وسیلہ سے جبکہ عار دلانے والوں کو دیکھا گیا کہ اُن کا کام انتہا کو پہنچا اور اب اُن پر عار دلائی گئی۔

فَدَى نفسَهُ بالمالِ والآلِ وانْثَنَى

تَطيرُ به مِن حيثُ جاءَ طُيُورُ

۲۶۳۔ اُس نے اپنے آپ کو مال اور آل پر فدا کیا جس طرح سے پرندے پرواز کرتے آتے ہیں اسی طرح اس کی بیوی اُس کے ساتھ پرواز کرتی۔

فلا تذكروا ما كان بالأمسِ منهمُ

فذاكَ لأحقادِ السيوفِ مثيرُ

۲۶۴۔ اس کو یاد نہ کرو جو کل اُن کے ساتھ ہوا وہ تو تلواروں کے کینہ کی وجہ سے اُن پر ہوا ہے۔

فلو شاءَ سُلْطانُ البَسِيطَةِ ساقَهُمْ

لِمِصْرٍ وتَحْتَ الفارِسِيِّنَ بَعِيرُ

۲۶۵۔ اگر سلطان منصور چاہتا تو انہیں مصر کے لئے چلاتا اور فارسیوں کے تحت ریوڑ ہوتے۔

تُبَشَّرُ مِصر دائماً بِقُدُومِهِمْ

إذا فصلتْ منهم لغزّة عيرُ

۲۶۶۔ اُن کے آنے سے مصر میں ہمیشہ کے لئے خوشحالی آئی۔ جب اُن میں ایک گروہ نے مصر کی طرف ارادہ کرتے ہوئے فصل کیا۔

تَسُرُّهُمْ عند القفول بضاعة

وَتَحْفَظُ منهمْ إخوةٌ وَتَمِيرُ

۲۶۷۔ تنگی کے وقت انہیں سامان زندگی سے تو نے خوشی دی اور اُن میں سے تو بھائی چارے پر حفاظت کرتا ہے اور کثرت طعام سے اُن کو خوشی دیتا ہے۔

ولو شاء مَدَّ النِّيلَ سَيْلُ دمائِهِمْ

وَرَقَّتْ نُحُورٌ ماءَهُ وسُحُورُ

۲۶۸۔ اگر وہ چاہتا تو دریائے نیل اُن کے خون کے سیلاب سے چلا دیتا اور ذبح کرنے سے اُس کا پانی کم پڑ جاتا اور وہ کھوکھلا ہو جاتا۔

بعيدٍ كعيدِ النحرِ ياحُسنَ ما يُرى

به مِنْ عُلوجٍ كالعُجُولِ جَزُورُ

۲۶۹۔ قربانی کی عید کا دن یاد آتا لیکن کیا ہی عمدہ سلوک کیا اس نے عجم کے کفار سے جیسے بچھڑے کاٹے جاتے ہیں (وہ چاہتا تو یوں کاٹ سکتا تھا)

وَلكنه مِنْ حِلْمِهِ وَاقْتِدارِهِ

عَفُوٌّ عَنِ الذَّنْبِ العظيمِ غفورُ

۲۷۰۔ لیکن اس کے حلم اور اقتدار کی وجہ سے غفور (اللہ بخشنے والے) نے بڑے گناہوں کو بھی بخش دیا۔

ولم يبقهمْ إلا خميراً لمثلها

مَلِيكٌ يَجُبُّ الرَّأْيَ وَهُوَ خَبِيرُ

۲۷۱۔ انہیں باقی نہ رکھا مگر اُن کے اجسام کے مثل خمیر کے اوپر اُس بادشاہ نے کہ جو گہری رائے رکھتا ہے اور خبر رکھنے والا ہے۔

يرى الرأيَ مُزَّ الرَّاجِ يُهوى عتيقهُ

ويكرهُ منه الحلوُ وهو عصيرُ

۲۷۲۔ رائے کو وہ شراب کے ذائقے کی طرح دیکھتا ہے کہ اس سے وہ آزادی رکھتا ہے کہ اس کی نسبت میٹھی چیز جبکہ وہ نچوڑی گئی ہو (شربت کی صورت میں) اُس کو بھی ناپسند کرتا ہے۔

فَوَلَّوْا وَسوءُ الظَّنِّ يَلوِي وُجُوهَهمْ
فتحسبُها صُوراً وما هيَ صورُ

۲۷۳۔ وہ والی ہوئے اور بدگمانی نے اُن سے منہ موڑا اُن کے چہرے تصویر لگتے تھے حالانکہ وہ تصویر نہ تھے۔

وقد شغرتْ منهم حصونٌ أواهلٌ
وما راعها من قبلِ ذاك شغورُ

۲۷۴۔ قلعہ بند رہنے والوں کو اور گھر رکھنے والوں کو قلعوں اور گھروں نے جلاوطن کیا اس سے قبل انہوں نے اس طرح کی جلاوطنی نہ دیکھی تھی۔

فللهِ سلطانُ البسيطةِ إنهُ
مَليكٌ يَسيرُ النَّصرُ حيثُ يسيرُ

۲۷۵۔ اللہ کے ہاں بڑا مقام ہے سلطان منصور کا کہ وہ ایسا بادشاہ ہے کہ جس طرف چلتا ہے مدد اس کے ساتھ چلتی ہے۔

ويغمدُ في هامِ الملوكِ حُسامَهُ
ويَرْهَبُ منْ هامِ المُلوك غَفيرُ

۲۷۶۔ اس کی تلواریں بادشاہوں کی میانوں میں داخل ہوتی ہیں اور بادشاہوں کے ارادوں سے شریف ورذیل سب بھاگتے ہیں۔

وَيَجمعُ مِنْ أشلَائِهمْ مُتَفرِّقاً
بِصارِمِهِ جَمْعَ الهَشِيمَ حَظِيرُ

۲۷۷۔ وہ متفرق شل اعضاء کو جمع کرتا ہے اپنی تلوار کے ساتھ جیسے بڑے احاطہ میں سوکھی گھاس جمع ہو۔

فأخلقْ بأن يبقى ويبقى لمُلكهِ
ثَناءٌ حَكاهُ عَنْبَرٌ وعَبيرُ

۲۷۸۔ تو یہ دُعا مانگ کہ وہ باقی رہے اور اُس کے ملک کے لئے اُس کی تعریف باقی رہے جس کو عنبر اور زعفران نے اُس سے حکایت کیا۔

و تأتيه خَيْلُ الله فالبَعِيدُ من كُلِّ وِجهة
يؤَيَّدُ منها بالنفيرِ نفيرُ

۲۷۹۔ اللہ کی راہ میں نکلے ہوئے گھوڑے اسی کے پاس آتے ہیں ہر جانب سے جو دُور ہے وہ انہی سے مدد پاتا ہے انہی گھوڑوں کے گروہ سے گروہ بڑے بڑے مدد پاتے ہیں۔

وَيَحْمِلَ كلَّ المُلْكِ عنه وَاصْرَهُ
حَرِيٌّ بِتَدْبيرِ الأُمورِ جَدِيرُ

۲۸۰۔ ملک کی کمزوری کا بوجھ اسی سے اُٹھایا جاتا ہے اور اس کے گناہ (اس کے سبب) کم ہوتے ہیں وہ امور کی تدبیر کا خوب احاطہ کرنے والا ہے۔

أُخو عَزَماتٍ فالبَعِيدُ مِنَ العُلا
لديهِ قريبٌ والعسيرُ يسيرُ

۲۸۱۔ وہ عزائم والا ہے کہ بلندیوں کی دُوریاں اُس کے قریب ہیں اور مشکلات اُس کے لئے آسان ہیں۔

تكادُ إذا ما أُبرِمَتْ عَزَماتُهُ
لها الأرضُ تطوى والجبالُ تسيرُ

۲۸۲۔ قریب ہے کہ جب اس کے ارادے مضبوط ہو جائیں تو زمین اس کے عزائم کے لئے لپیٹ دی جائے اور پہاڑ چاق کر دیئے جائیں۔

دعانی إلی مغناهُ داعٍ ولیس لی

جنانٌ علی ذاكَ الجنابِ جسورُ

۲۸۳۔ اس کی تدبیر کی طرف مجھے بلانے والے نے بُلایا اس جناب پر میرے لئے کوئی بہادری کی ڈھال نہیں۔

فقلت له دَعْنِی وَسَیْرِی لِماجِدٍ

له الله فی کلِّ الأمورِ یجیرُ

۲۸۴۔ میں نے اس کو کہا کہ مجھے چھوڑ دے بزرگی والے ربّ کے لئے۔ میری سیر کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تمام اُمور میں اجارہ رکھتا ہے (میرے تمام امور کا ذمہ دار ہے)

إذا جِئْتُهُ وَحْدی یقُومُ بِنُصْرَتی

قبائلُ من إقبالِهِ وعشیرُ

۲۸۵۔ جب میں اُس کے پاس آیا تو میری مدد کے لئے کھڑے ہوئے قبائل اور خاندان اُس کے اِقبال کی وجہ سے۔

فَتًى أبْدَتِ الدُّنیا عواقِبَها لَهُ

وأفضتْ بما فیها لدیهِ صدورُ

۲۸۶۔ وہ جوان کہ دُنیا نے اپنے ساز و سامان کو اُس کے لئے ظاہر کیا اُس نے (زمین نے) سینہ کھول کے اپنا فیض اُس کو دیا۔

فغفلتُهُ من شدةِ الحزمِ یقظةٌ

وَغَیْبَتُه عَمّا یُرِیدُ حُضورُ

۲۸۷۔ شدت غم سے اُس کی غفلت بھی اُس کی بیداری ہے وہ جس کا ارادہ کرے اس چیز کا غائب ہونا بھی اُس کا حضور ہے۔

وما کلُّ فضلٍ فیه إلاَّ سَجِیَّةٌ

یُشارِكُ فیها ظاهرٌ وضمیرُ

۲۸۸۔ اس میں ہر فضیلت طبعی ہے اس میں ظاہر اور ضمیر دونوں مشترک ہیں۔

فلیس له عندَ النِّزالِ مُحَرِّضٌ

ولیس له عند النوال سفیرُ

۲۸۹۔ اس کے لئے جنگ میں نازل ہونے کے وقت کوئی اُبھارنے والا نہیں اور عطا کے وقت اُس کے لئے کوئی سفیر نہیں۔

هو السیفُ فاحذرْ صفحةً لغرارهِ

فَبَیْنَهُما لِلآمِسِینَ غُرورُ

۲۹۰۔ وہ تلوار ہے اس کی چوڑائی سے آنے والی ہلاکت سے ڈر۔ تلوار کے دونوں کناروں کے درمیان جو بھی آئے گا ہلاک ہوگا۔

مهیبٌ وهوبٌ للمحاولِ جودهُ

جوادٌ وللیثِ الهصورِ هصورُ

۲۹۱۔ وہ دہشت ناک ہے وہ ایسا سخی ہے کہ آنے والے کی جھولی سخاوت سے بخشش کرتے ہوئے بھر دیتا ہے اور حملہ آور شیر ہے شیروں کے لئے۔

إشاراتهُ فیما یرومُ صوارمٌ

وساعاتُهُ عما یَسْعَنَ دُهُورُ

۲۹۲۔ جس کا وہ قصد کرے اس کے معاملے میں اُس کے اشارات ننگی تلواریں ہیں اور جو مبارک ساعات اس کی گزریں وہ زمانہ کی طرح ہیں۔

إذا هَجرَ الناسُ الهجیرَ لکَرْبِهِمْ

یلذ له أنَّ الزمانَ هجیرُ

۲۹۳۔ جب لوگ ہذیان کہیں دن کے وقت اپنے کرب کی وجہ سے تو اس وقت اسے اس بات سے لذت آتی ہے کہ دن نصف النہار پر زمانہ ہے۔

وهل يتّقي حرَّ الزمانِ ابنُ غادةٍ

جليلٌ على حرّ الزمانِ صبورُ

۲۹۴۔ کیا نازک عورت کا بیٹا زمانے کی گرمی سے بچ سکتا ہے؟ کیا وہ زمانے کی گرمی پر جلیل صبر کرنے والا ہوسکتا ہے؟

يُحاذِرُهُ الموْتُ الزُّؤَامُ إذا سطا

ولكنه مِنْ أنْ يُلامَ حَذُورُ

۲۹۵۔ ناپسندیدہ ناگہانی موت سے وہ محفوظ رہتا ہے جب حملہ آور ہو لیکن وہ ہر اس بات سے بچنے والا ہے جس سے اُس کی ملامت ہو۔

وتستهونِ الأهوالَ في المجدِ نفسهُ

وتَسْتَحْقرُ الموهُوبَ وهُوَ خَطيرُ

۲۹۶۔ اُس کی ذات بڑی بڑی مشکلات کو آسان کر دیتی ہے اور وہ بخشش کو حقیر جانتا ہے چاہے وہ کتنی ہی بڑی ہو۔

مَكارِمُهُ لَمْ تُبْقِ فَقراً ورَأْيُهُ

إلى بعضهِ أغنى الملوكِ فقيرُ

۲۹۷۔ اس کے مکارم نے فقر کو باقی نہ رکھا اور اس کا جھنڈا (اتنا غالب ہے کہ) بعض کی طرف یعنی بادشاہوں کی طرف فقر لانے والا ہے۔

كَفَتْهُ سُطاهُ أنْ يُجَهِّزَ عَسْكراً

وآراؤُهُ أنْ يُسْتَشارَ وَزيرُ

۲۹۸۔ اُس کے حملہ کو یہ کافی ہوا کہ وہ خود لشکر کو تیار کرتا ہے اور اس کی آراء سے وزیر

اشارہ حاصل کرتے ہیں۔

فواطنَ أطرافَ البَسيطةِ ذِكْرُهُ

وصينتْ حصونٌ باسمهِ وثغورُ

۲۹۹۔ زمین کے اطراف میں اس کا ذکر پھیلا اور اس کے نام کے ساتھ قلعے اور سرحدیں مضبوط ہوئیں

مُحَيّاهُ طَلْقٌ باسِمٌ رَوضُ كَفِّهِ

أريضٌ وَماءُ البِشْرِ منه نميرُ

۳۰۰۔ اس نے اپنے نام سے زندگی کو آزاد کیا اس کی ہتھیلی کی جنت تر و تازہ ہے اور اس کی پیشانی کا پانی (پسینہ) صاف ہے۔

حَكَى البحرَ وصفاً مِنْ طهارَةِ كَفِّه

فقيل له من أجلِ ذاك طهورُ

۳۰۱۔ سمندر نے وصف کی حکایت کی اُس کی ہتھیلی کی طہارت سے اس کو اسی وجہ سے صاف ستھرا طہور کہا گیا ہے۔

وما هو إلاّ كيمياءُ سعادةٍ

ووصفي لتلك الكيمياءِ شذورُ

۳۰۲۔ وہ تو کیمیائے سعادت ہے اور اس کیمیاء کے لئے میرا وصف بڑا نادر ہے۔

بها قامَ شعري للخلاصِ فما أرى

لشعري امتحانَ الناقدين نصيرُ

۳۰۳۔ اسی تعریف کے سبب میرا شعر خلاصی کے لئے قائم ہوا میں نے اپنے شعر کے لئے ناقدین کے امتحان کو مددگار نہ دیکھا۔

وربَّ أديبٍ ذی لسان كمبردٍ

بَدَا مِنْ فَمِهِ كالكِيرِ أوْ هوَ كِيرُ

۳۰۴۔ کتنے ہی زبان رکھنے والے ادیب تراشنے کے آلہ کی طرح ہیں اُن کے منہ سے یوں چیز نکلتی ہے جیسے لوہار کی بھٹی ہو یا وہ ہے ہی لوہار کی بھٹی۔

أرادَ امْتحاناً لی فَزَيَّفَ لَفْظَهُ

نتانٌ بدا من نظمهِ وخريرُ

۳۰۵۔ اُس نے میرے امتحان کا ارادہ کیا کہ بدبو نے جس کے لفظ کو کھوٹا کر دیا تھا جو اُس کی نظم سے ہوا کے دوش پر ظاہر ہوئی (دوسرے شعراء سے)

إذا مارآنی عافنی واستقلنی

كأنّی فی قَعْرِ الزُّجَاجَةِ سُورُ

۳۰۶۔ جب اُس نے مجھے دیکھا تو اُس نے مجھے بچایا اور مجھے مستقل کیا (دوسرے شعراء سے ہٹ کر) گویا میں گلاس کے اندر باقی ماندہ تھوڑا سا پانی ہوں۔

ويعجبهُ أنی نحيفٌ وأنهُ

سَمِينٌ يَسُرُّ الناظِرِينَ طَرِيرُ

۳۰۷۔ اسے تعجب ہوتا ہے اس سے کہ میں نحیف ہوں اور وہ قوی ہے کہ اُس جوان کو دیکھ کر دیکھنے والوں کو خوشی ہوتی ہے۔

ولم يدرِ أن الدُّرَّ يصغرُ جرمهُ

وَمقدارُهُ عند الملوكِ خطيرُ

۳۰۸۔ اُس نے یہ نہ جانا کہ موتی کی جسامت چھوٹی ہوتی ہے مگر اُس کی مقدار بادشاہوں کے سامنے بڑی ہوتی ہے۔

فقامَ بنصری دونهُ ذو نباهةٍ

حليمٌ إذا خفَّ الحليمُ وقورُ

۳۰۹۔ وہ اسی سبب بزرگی والا حلیم میری مدد کے لئے کھڑا ہوا جب حلیم کے لئے عزت کم ہوئی۔

ولا جورَ فی أحكامهِ غير أنه

علی الخائنينَ الجائرينَ يجورُ

۳۱۰۔ اس کے احکام میں کوئی ظلم نہیں سوائے اس کے کہ وہ خیانت کرنے والوں ظلم کرنے والوں پر سختی کرتا ہے۔

فلا تنظرالعُمَّالُ للمالِ إنَّهُ

عَلَى بَيْتِ مالِ المسلمينَ غَيُورُ

۳۱۱۔ مال کے لئے عمال کی طرف نظر مت رکھ کیونکہ وہ مسلمانوں کے بیت المال میں غیور ہے۔

وأنَّ عذابَ المجرمينَ بعدلهِ

طويلٌ وعُمْرَ الخائنينَ قَصِيرُ

۳۱۲۔ مجرموں کا عذاب اُس کے دل کے سبب طویل ہے اور خیانت کرنے والوں کی عُمر تھوڑی رہ گئی ہے۔

له قلمٌ بالبأس يجری وبالندی

ففِی جانِبَيْهِ جنّةٌ وَسَعِيرُ

۳۱۳۔ اُس کے لئے قلم ہے جو تنگی کے ساتھ چلتا ہے۔ انتہا کار دونوں جانب (نیکی و بدی میں) جنت اور جہنم (بدلہ) ہے۔

تُحَلِّي الطُّرُوسَ العاطِلاتِ سطورُها

كما تتحلى بالعقودِ نُحور

۳۱۴۔ اس نے صحائف کی سطور جو بے زیور تھیں اُن کو زیور پہنایا جیسے کہ (ہار) عقود کے ساتھ گردنوں کو زیور پہنایا جاتا ہے۔

أُجلِّي لِحَاظِي في خمائِلِ حُسْنِهِ

فَمِنْ حَيْرَةٍ لَمْ تَدْرِ كيفَ تَحُورُ

۳۱۵۔ اس کے حسن کی خوبصورتی میں سے میں بھی اپنے رُتبہ کے لئے صفائی حاصل کرتا ہوں۔ پس حیرت ہے کہ تو خود اپنی خوبصورتی کو نہیں جانتا۔

حَكَّى حسناتٍ في صحائِفِ مُؤْمِنٍ

يُسَرُّ كبيرٌ بها وصغيرُ

۳۱۶۔ صحائف مومن میں اُس نے نیکیوں کی حکایت کی کہ جس سے ہر بڑا اور چھوٹا خوشی پاتا ہے۔

فكانت شكولاً منه زانتْ حروفهُ

حِساباً قَلَّتْ منه الصِحاحَ كُسورُ

۳۱۷۔ وہ اشکال تھیں جنھوں نے حروف کے ساتھ تصویر پائی اور حروف نے اُن کی خوبصورتی کی وقعت کو بڑھا دیا کہ اُن صحاح سے کسور بہت کم آئیں۔

فقلتُ وَقد راعَتْ بِفَضْلِ خِطابِهِ

وراقتْ عيونَ الناظرينَ سطورُ

۳۱۸۔ پس میں نے کہا کہ اس کے خطاب کے فضل سے تعجب ہوا اور دیکھنے والوں کی آنکھیں ان سطور نے نرم کر دیں۔

لئنْ جاءهم كالغيثِ منهُ مبشراً

لقد جاءهم كالموتِ منه نَذِيرُ

۳۱۹۔ اگر اُن کے پاس خوشخبری دیتے ہوئے اُس کی طرف سے وہ آئے تو شیر کی طرح وہ اُن کو موت کا ڈر سنانے آئے گا۔

فويلٌ لقومٍ مَنْ يراعٌ كأنهُ

خلالٌ يَرُوعُ الأُسْدَ منه صَرِيرُ

۳۲۰۔ اس قوم کی ہلاکت ہے جو ڈرتی ہے گویا وہ قوم درمیان میں آگئی ہے ثابت قدم رہنے والے شیر بھی اس (بادشاہ) سے ڈرتے ہیں۔

وَلِمَ لا وَآسادُ العرينِ لِداتُهُ

يَكُونُ له مثلُ الأُسودِ زَئيرُ

۳۲۱۔ اُس نے شیروں کی کچھاروں کو مٹی کے اندر کیوں نہ بنایا تا کہ وہ شیروں کی طرح پناہ میں ہوتا۔

يَغُضُّ لديهِ مقلتيهِ ابنُ مقلةٍ

كما غضَّ مَنْ في مقلتيهِ بثورُ

۳۲۲۔ آنکھیں جھکانے والا اُس کے سامنے اپنی آنکھوں کو جُھکا کے رکھتا ہے۔ جیسے وہ شخص جس کے چہرے پر پھنسیاں ہوں وہ آنکھیں جُھکائے رکھتا ہے۔

وأَنَّى له لو نالهُ مِنْ تُرابِهِ

لِيَكْحَلَ منه مُقْلَتَيْه ذَرُورُ

۳۲۳۔ کیا ہی اچھا ہو کہ آنکھوں کی بیماری میں مُبتلا رہنے والا اُس کی مٹی کو آنکھوں کا سُرمہ بنالے (تا کہ آنکھیں درست ہو جائیں)

وَقد كَفَّ عنْ كوفيَّةٍ كَفَّ عاجزٍ
وفيه نظيمٌ دُرُّهُ ونثيرُ

۳۲۴۔ ہتھیلی کی تنگی سے عاجز آنے والے کو اُس نے کفایت کیا اور اُس کو وہ کشادہ ہتھیلی دی کہ اب اس ہاتھ سے وہ موتیوں کو پروتا بھی ہے اور پھیلاتا بھی ہے۔

وَوَدَّ العذارَى لوْ يُعَجِّلُ نِحْلَةً
إليهنَّ مِنْ تلكَ الحُروفِ مُهُورُ

۳۲۵۔ کنواری عورتوں کے لئے یہ محبوب ہوا کہ اُن کو ان حروف سے مہر دینے میں وہ جلدی کرتا ہے۔

رَأَى ما يَرُوقُ الطَّرْفَ بلْ ما يَرُوعُهُ
فخارَ وذو القلبِ الضعيفِ يخورُ

۳۲۶۔ اُس نے وہ دیکھا جو آنکھ کو راحت دے بلکہ وہ جو اُس کو قرار دے پس اس کی آواز سے کمزوردل نرمی پاتا ہے۔

بَنى ما بَنَى كِسْرَى وعادٌ وَمُتَّبَعٌ
وليسَ سواء مُؤْمِنٌ وَكَفُورُ

۳۲۷۔ اُس نے وہ بنیاد رکھی جو کسریٰ نے رکھی تھی اور عاد اور تبع نے رکھی تھی لیکن مومن اور کافر کبھی برابر نہیں ہو سکتے۔

ودلَّ على تقوى الإلهِ أساسهُ
كما دلَّ بالوادي المُقَدَّسِ طورُ

۳۲۸۔ اس کی بنیاد کی اللہ کے خوف پر دلیل تھی جیسے وادیٔ مقدس پر طور نے دلالت کی۔

حجازيَّةُ السُّحْبِ الثقالِ يسوقها
على عجلٍ سوقاً صباً ودبورُ

۳۲۹۔ حجازی بادلوں کو جو بڑے بڑے ٹکڑے ہیں اُن کو جلدی جلدی بادِ صبا اور بادِ دبور (صبا کے مخالف چلتی ہے) چلا کر لاتی ہیں۔

ومنها نجومٌ في بروج مَجَرَّةٍ
عَلَى الأرضِ تَبْدُو تارَةً وتَغُورُ

۳۳۰۔ اس سے آسمان کے بروج زمین والوں کے اوپر ایسے جاری رہتے ہیں کہ کبھی ظاہر ہوتے ہیں اور کبھی غائب ہو جاتے ہیں۔

تضيقُ بها السُّبْلُ الفجاجُ فلا يرى
بها للرياح العاصفاتِ مسيرُ

۳۳۱۔ ان کے ظاہر ہونے اور چھپنے کی وجہ سے گھاٹیوں میں راستہ تنگ ہو جاتا ہے ان کی وجہ سے آنے والی ہواؤں کا راستہ معلوم نہیں ہوتا۔

فكم صخرةٍ عاديةٍ قذفتْ بها
إليهِ سهولٌ جَنَّةٌ ووعورُ

۳۳۲۔ کتنی ہی چٹانیں جب ایک جگہ سے ٹوٹتی ہیں تو اُن کے لڑھکنے سے زمین کی نرمی اور دشوار گزاری ٹوٹ جاتی ہے۔

ومنْ عُمُدٍ في هِمَّةِ الدَّهرِ قوَّةٌ
وفي باعِهِ من طولهنَّ قصورُ

۳۳۳۔ زمانے کی طاقت میں موجود ستونوں میں قوت آتی ہے اور ان (چٹانوں) کی بے انتہا لمبائی میں بھی کمی آتی ہے۔ (ان کے ٹوٹنے سے)

أشارَ لها فانقادَ سهلاً عسيرُها
إليهِ وما أمرٌ عليه عسيرُ

۳۳۴۔ اس طرح کے اشاروں سے چٹانوں نے اس (بادشاہ) کی مشکل کو آسان کر دیا

اور اس پر کوئی معاملہ مشکل نہیں ہے۔

أَتَتْه بها أَنْدَى الرِّياج ودونَ مَا
أَتَتْه بها أَنْدَى الرِّياج ثَبِيرُ

۳۳۵۔ اس کے ساتھ اُس کے پاس ہوا تروتازہ آئی جیسے ہوا تروتازہ ثبیر (پہاڑ) کی طرف سے اُس کے پاس آئی۔

وما كانَ لَولا مالَهُ مِنْ كَرامةٍ
لِيَأْتِيَنا بالمُعْجِزاتِ أميرُ

۳۳۶۔ جو اس کے لئے کرامت (عزت) تھی کاش امیر معجزات کے ساتھ ہمارے لئے بھی اُس کو ضرور لاتا۔

لمافيه من تقوى وعلمٍ وحكمةٍ
بِحُرٍّ مَبَانِيهِ الثَّلاثُ تُشِيرُ

۳۳۷۔ اس لئے کہ اس میں تقویٰ ہے علم ہے اور حکمت ہے اس کی آزادی سے تینوں مبانی اشارہ کرتی ہیں۔

فَمِئْذَنَةٌ فى الجوّ تُشرِقُ فى الدُّجَى
عليها هُدًى لِلْعَالِمِينَ وَنُورُ

۳۳۸۔ فضا کو چیرتی ہوئی اذن طلب کرتے ہوئے اُس کی کرنیں اندھیرے میں چمکتی ہیں عالمین کو نور اور ہدایت دینے کے لئے۔

ومن حيثما وَجَّهْتَ وجهكَ نحوها
تلقتكَ منها نضرةٌ وسرورُ

۳۳۹۔ جب بھی تو اپنے چہرے کو اس طرف کرے گا تو اس سے تجھے تروتازگی اور سرور ملے گا۔

يَمُدُّ إليها الحاسدُ الطرفَ حسرةً
فَيَرْجِعُ عنها الطَّرْفُ وهُوَ حَسير

۳۴۰۔ حسد کرنے والا اُس کی طرف حسرت سے نگاہ ڈالتا ہے اُس کی نگاہ اُس کی طرف حسرت کے ساتھ لوٹ کر آتی ہے۔

فكم حَسَدتها فى العُلوِّ كواكبٌ
وغارَتْ عليها فى الكمالِ بُدُورُ

۳۴۱۔ بلندیوں میں کتنے ہی ستاروں نے اس کی بلند مقامی سے حسد کیا ہے اور کمال میں کتنے ہی چودھویں کے چاندوں نے اس پر غیرت کھائی۔

إذا قامَ يَدْعُو الله فيها مُؤَذِّنٌ
فما هو إلا للنجومِ سميرُ

۳۴۲۔ جب اذان دینے والا اللہ کی طرف بلاتے ہوئے کھڑا ہوا تو وہ ستاروں کو باتیں بتانے والا ہوا۔

فللناسِ مِنْ تَذْكارِهِ وأذانه
فُطُورٌ عَلَى رَجْعِ الصَّدَى وَسُحُورُ

۳۴۳۔ لوگوں کے لئے اس کے تذکروں میں اور اُس کے بلند ذکر میں فطور ہے اور اس کے ذکر کی گونج میں جادو ہے۔

وقُبَّةُ مارستانَ ليسَ لِعِلَّةٍ
عليه وإن طالَ الزمانُ مرورُ

۳۴۴۔ مارستان کا گنبد اس پر علت کے لئے نہیں ہے اگرچہ زمانہ کی گردش طویل ہو۔

صحيحُ هَواءٍ للنُّفوسِ بِنَشْرِهِ
معادٌ وللعظمِ الرميمِ نشورُ

۳۴۵۔ جانوں کے لئے اس کی صحیح ہوا کے نشر سے انجام اچھا ہوا اور بوسیدہ ہڈیوں کے لئے اُٹھنا (محشر میں) اچھا ہوا۔

يَهُبُّ فيهدى كلَّ روحٍ بجسمِهِ
كأن صباهُ حين ينفخُ صورُ

۳۴۶۔ اس کی ہوا چلی اور ہر روح کو اس کے جسم کے ساتھ اُس نے ہدایت دی گویا وہ صبا ہے جب صُور پھونکا جائے اس وقت۔

فلَوْ تعْلمُ الأجسامُ أنَّ تُرابَهُ
مهادُ حياةٍ للجسومِ وثيرُ

۳۴۷۔ اگر اجسام جان لیں کہ اُن کی مٹی زندگی کے پنگھوڑے کی طرح ہے تو اجسام کے لئے نرمی ہو جائے۔

لَسارَتْ بِمَرْضاها إليه أسِرَّةٌ
وصارتْ بموتاها إليه قُبُورُ

۳۴۸۔ پھر اس کی طرف اجسام رضا کے ساتھ خوشی میں جلدی کریں اور ان اجسام کی موت کے ساتھ اس کی طرف قبور زیادہ ہو جائیں (مٹی کی طرف)

وما عادَ يُبْلِي بعدَ ذلك مَيِّتاً
ضريحٌ ولا يشكوُ المريضَ سريرُ

۳۴۹۔ اس کے بعد مردہ کو قبر میں آزمائش نہ ہو اور مریض صاحب فراش ہونے کی شکایت نہ کرے۔

بجنتهِ ورقٌ تُراسلُ ماءَهُ
يَشوقُ هديلٌ منهما وهديرُ

۳۵۰۔ اس جنت (باغات) کے پتوں کے ساتھ ساتھ اس کا پانی ٹپک کر آتا ہے۔ ان

دونوں (درخت اور پانی) سے وہ شوق رکھتا ہے (درختوں کے پھلوں کی کثرت کی وجہ سے) لٹکنے کا اور (پانی کے) کثرت سے بہنے کا۔

وَقد وَصَفَتْ لی الناس منها عَجائِباً
كأَوْجُهِ غيدٍ ما لَهُنَّ سُفورُ

۳۵۱۔ لوگوں نے مجھے بڑے عجیب اس کے وصف بیان کئے جیسے گردن جھکائے رکھنے والوں کے چہروں کو بے نقاب ہونے کا ڈر نہیں ہوتا (ایسے اُس کا چہرہ ہے)

محاسنها استدعتْ نسيبى وما دعا
نسيبى غزالٌ قبلَ ذاكَ غريرُ

۳۵۲۔ اس کے چہرہ کے محاسن میری مدح کے مناسب تقاضا کرنے والے ہوئے اس سے قبل کسی خوبصورت چہرہ نے مجھے غزل سرائی کی مناسبت نہ دی۔

وباتَ بها قلبى يُمثِّلُ حسنها
لعيني ونومي بالسُّهادِ غزيرُ

۳۵۳۔ میرا دل اس کے لئے راتوں کو جاگا اس کا حسن میری آنکھوں میں جھلکتا رہا اور میری نیند کم سونے کی وجہ سے بہت زیادہ سونے کی طلب رکھتی ہے۔

وَلا وَصْفَ إلاَّ أنْ يَكُونَ لِواصِفٍ
ورودٌ على موصوفهِ وصدورُ

۳۵۴۔ کوئی وصف نہیں ہے مگر اس وقت جب واصف موصوف کے اوپر وارد اور صادر ہو (تعریف کرتے ہوئے)

بَدَتْ فهْيَ عندَ الصَّالحِيَّةِ جِلَّقٌ
وفى تلك جنَّاتٌ وتلك قبورُ

۳۵۵۔ اس کا ظہور یوں ہوا جیسے صالحین کے لئے جلّق (دمشق شہر) کا ظہور ہوا اُس میں

جنات ہیں اور اس میں قبور ہیں۔

ولو فتحتْ أبوابها لتبادرتْ

منَ الدُّرِّ ولدانٌ إليهِ وحُورُ

۳۵۶۔ اگر اُس جنت کے دروازے کُھل جائیں تو اس کے سامنے ولدان اور حوریں دروازوں پر استقبال کے لئے وارد ہوں۔

ومدرسةٌ ودَّ الخورنقُ أنه

لديها حظيرٌ والسديرُ غديرُ

۳۵۷۔ خورنق (نعمان اکبر کے محل) کا مدرسہ کہ محل بھی اس کی محبت کی طلب رکھتا ہے۔ گویا وہ اس کے لئے جنت ہے اور سدیر (دریا کا نام) گویا غدیر ہے۔

مدينةُ علمٍ والمدارسُ حولها

قُرىً أو نجومٌ بدرهنَّ منيرُ

۳۵۸۔ وہ علم کا شہر ہے اور مدارس اُس کے اردگرد بستیاں ہیں یا وہ ستارے ہیں اور یہ اُن کا بدرِ مُنیر ہے۔

تبدَّتْ فأخفى الظَّاهريةَ نورها

وليسَ يظْهرِ للنُّجومِ ظُهورُ

۳۵۹۔ وہ چمکا اور اُس مدرسہ کے نُور نے ظاہریّت کو چھپا دیا اور ستاروں کے لئے ظہر کے وقت ظاہر ہونا نہیں ہے۔

بناءٌ كأنَّ النَّحلَ هَندَسَ شَكْلهُ

وَلانَتْ لهُ كالشَّمعِ منه صُخُورُ

۳۶۰۔ وہ ایسی عمارت ہے کہ گویا نئے چاند کی صورت پر تشکیل ہوئی ہے اور وہ شمع کی طرح چمکا جس سے پتھریلی زمین روشن ہو۔

بناها حكيمٌ ليس فى عزماتهِ

فتورٌ ولا فيما بناهُ فتورُ

۳۶۱۔ اُسے ایسے حکیم نے بنایا کہ جس کے فرائض میں کوئی فتور نہیں اور نہ ہی اُس کی بنائی ہوئی تعمیر میں فتور ہے۔

بناها شديد البأسِ أوحدُ عصرهِ

خلتْ حِقَبٌ من مثله وعصورُ

۳۶۲۔ شدید تنگی میں اُس نے اسے بنایا یا اُس وقت جب اس کے زمانے کی مدت زمانوں میں سے سال بھر ہی رہ گئی تھی۔

فما صنعتْ عادٌ مصانعَ مثلهُ

وَلا طاولَتهُ فى البِناءِ قُصُورُ

۳۶۳۔ عمدہ عمارت بنانے والی قوم عاد نے ایسی تعمیر نہ بنائی اور نہ ہی محلات کی عمارات بنانے والوں نے اس طرح کا شاہکار بنایا ہے۔

ثمانِيَةٌ فى الجوِ يَحْمِلُ عَرْشَها

وبعضٌ لبعضٍ فى البناء ظَهيرُ

۳۶۴۔ فضا میں آٹھ نے اُس کے عرش کو اٹھایا اور اس عمارت کے بنانے میں بعض دوسرے بعض کے مددگار ہیں۔

يرى من يراها أنَّ رافعَ سَمكها

علَى فِعْلَ ما أعْيا المُلوكَ قَدِيرُ

۳۶۵۔ جو اُس کو دیکھے دیکھتا رہ جاتا ہے کہ اُس کی چھت کو اُٹھانے والے نے اس فعل پر اُٹھایا کہ بادشاہ اسطرح کی عمارت پر قدرت رکھنے سے عاجز آتے ہیں۔

وَأَنَّ مَناراً قائماً بإزائها
بَنانٌ إلى فضلِ الأميرِ تُشِيرُ

۳۶۶۔ وہ مینار جو اس کے پہلو سے بنا کر اُٹھایا گیا ہے وہ امیر کے فضل (کی بلندی) کی طرف اشارہ کرتا ہے۔

كأَنَّ مَنارَ اسْكَنْدَرِيَّةَ عنده
نواةٌ بدتْ والبابُ فيه نقيرُ

۳۶۷۔ گویا سکندریہ کا مینار اس کے سامنے ایک کھلی کھڑکی ہے اور دروازہ اس میں بالکل سیدھا ہے۔

بناها سعيدٌ في بقاعٍ سعيدةٍ
بها سَعِدَتْ قَبْلَ المَدارِسِ دُورُ

۳۶۸۔ مبارک سرزمین میں سعید نے اس کو بنایا اسی کے سبب یہ سرزمین مدارس کی جانب سے سعادت مند ہوئی۔

إذا قامَ يَدْعُو الله فيها مؤذّنٌ
فما هو إلا للنجومِ سميرُ

۳۶۹۔ جب اس میں مؤذن اللہ کی طرف بلانے والا کھڑا ہوا تو وہ ستاروں سے باتیں کرنے والا ہوا۔

فصارت بيوتُ الله آخرَ عمرها
قصورٌ خلتْ من سادةٍ وخدورُ

۳۷۰۔ اُس کی عمر کے آخر میں اللہ کے گھر محلات بن گئے جب اُس نے سرداری اور اس پر پردہ کو جو اُس کے لئے لٹکایا گیا چھوڑ دیا۔

ذَكَرْنا لَدَيْها قُبَّةَ النَّسْرِ مَرَّةً
فما كادَ نسرٌ للحياءِ يطيرُ

۳۷۱۔ ہم نے ایک مرتبہ اُس کے سامنے قُبّہ باز کا ذکر کیا پھر باز کی حیاء کے لئے پرواز نہ ہو سکی۔

فإنْ نسبتْ للنسرِ فالطائرالذى
له في البروجِ الثابتاتِ وكورُ

۳۷۲۔ اگر اُس کی نسبت باز کے لئے ہو تو وہ پرندہ کہ جس کے بروج میں ٹھکانے ہیں وہ گھونسلے میں ہو جائے۔

وإلاّ فكَمْ في الأرضِ قد مَالَ دونَها
إلى الأرضِ عِقْبانٌ هَوَتْ وَنُسُورُ

۳۷۳۔ ورنہ کتنے ہی زمین میں ایسے ہیں جو اس کی سرزمین کی طرف مائل ہوئے پست زمین سے پانی طلب کرتے ہوئے کمزوری کی حالت میں۔

تبينتْ في محرابها وهي كالدُّمى
قدُودَ غوانٍ كُلُّهُنَّ خُصُورُ

۳۷۴۔ وہ اپنے محراب سے ظاہر ہوئی وہ تو بُت کی طرح ہے تراشی ہوئی اتنی خوبصورت عمارت ہے کہ تمام عمارتوں کا حسن اُس کے تلوا کے برابر ہے۔

وقد حُلِّيتْ منها صدورٌ بعسجدٍ
وَلُفَّتْ لَها تَحْتَ الحُلِيِّ شُعُورُ

۳۷۵۔ اُس سے سینوں نے سونے کا زیور حاصل کیا اُس زیور کے نیچے اُس کے لئے شعور لف کیا گیا۔

بها عُمُدٌ كاثَرْنَ أيّامَ عامِها
ومن عامها لم يمضِ بعدُ شهورُ

۳۷۶۔ اس کے ساتھ وہ ستون ہیں کہ گویا اس کے سال کے دنوں کی ڈھول ہیں اور اُس کے سال سے مہینوں کے بعد اُس کا گزر نہ ہوا۔

مَبانٍ أبانَتْ عَنْ كمالٍ بِنائها
وأعربَ عن وضعِ الأساسِ هتورُ

۳۷۷۔ وہ بنیادیں جو کمال کی عمارت سے ظاہر ہوئیں اور بنیاد کی وضع سے حیران ہونے والوں کو خوب حیرانی ہوئی۔

سماويةٌ أرجاؤها فكأنها
عليها من الوَشْيِ البَديعِ سُتُورُ

۳۷۸۔ وہ تو سماوی ہے اپنے لباس میں کہ گویا اُس نے منقش خوبصورت کپڑے کو ستر بنا رکھا ہے۔

تَوَهَّمَ طرْفِي أنَّ تَجْزِيعَ بُسْطِها
رُقومٌ وتلوينَ الرُّخامِ حريرُ

۳۷۹۔ اس کپڑے کے کناروں کے بارے میں وہم ہوا کہ انہوں نے اس کی وسعت کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے منقش جمع کر دیا ہے گویا وہ ٹکڑے رنگ برنگ ریشمی لباس ہو۔

وكم جَاوَزَ الإبْدَاعُ في الحُسْنِ حَدَّهُ
فأوْهَمَنا أنَّ الحقيقةَ زُورُ

۳۸۰۔ حُسن میں ظہور نے کتنا ہی حد کو عبور کیا تو ہم نے گمان کیا حقیقت کو کہ یہ فریب ہے۔

فللّه يَومٌ ضَمّ فيه أئمةٌ
تَدَفَّقَ منهم لِلعلومِ بُحورُ

۳۸۱۔ وہ دن کیا عمدہ تھا جب آئمہ کرام ملے تھے علوم کے لئے اُن میں سے سمندر (بڑے بڑے علماء) بہت زیادہ فیض پر تھے۔

وشمسُ المَعالي مِنْ كِتابٍ وسُنَّةٍ
على الناسِ من لفظِ الكلامِ تُديرُ

۳۸۲۔ کتاب وسنت سے بلندیوں کا سورج لوگوں پر لفظِ کلام سے چکر لگاتا۔

وقد أعْرَبَتْ للناسِ عَنْ خَيْرِ مَوْلِدٍ
عروبٌ به والفضلُ فيه كثيرُ

۳۸۳۔ اس فضیلت والی عورت کے ہاں جب ولادت کی گھڑی آئی تو اُس نے تمام لوگوں کو متعجب کر دیا کہ اس لحۂ ولادت میں فضیلت بہت زیادہ تھی۔

فأكرِمْ بيومٍ فيهِ أكرمُ مولدٍ
لأكْرَمِ مَوْلُودٍ نَمَتْهُ حُجورُ

۳۸۴۔ سب سے زیادہ معزز پیدا ہونے والے کے سبب آج کے دن کی بھی عزت کر وہ مولود بہت زیادہ عزت والا ہے کہ جس کو گودوں نے پروان چڑھایا۔

يطالعهُ للمسلمينَ مسرةٌ
ولكِنْ به للكافرينَ ثبورُ

۳۸۵۔ مسلمانوں کے لئے خوشی کی گھڑی لے کر آیا لیکن اس کی ولادت کے ساتھ کفار کو ہلاکت ملی۔

قَرَأْنا بها القرآنَ غيرَ مُبَدَّلٍ
فغارتْ أناجيلٌ وغارَ زبورُ

۳۸۶۔ ہم نے اس کے ساتھ قرآن غیر تبدیل شدہ کو پڑھا۔ ختم ہوگئیں اس کے ساتھ انجیل اور زبور بھی۔

وَثَنَّتْ بأخبارِ النبيِّ رُواتُها
وكلٌّ بأخبارِ النبيِّ خَبِيرُ

۳۸۷۔ حضور نبی کریم ﷺ کے اخبار کے ساتھ راویوں نے ہمیشہ تعریف کی اور اُن میں سے ہر ایک نبی کی خبریں دینے والا تھا۔

وثَلَّثَ يدعو الله فيها موَحِّـ
ـدٌ ذكورٌ لنعماءِ الإلهِ شكورُ

۳۸۸۔ اس نے یوں فیصلہ کیا کہ اللہ کی طرف اُس نے بلایا جو موَحِّد اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد دلانے والا شکر گزار ہے۔

وما تلكَ للسلطانِ إلاَّ سعادةٌ
يَدُومُ لهُ ذِكْرٌ بها وأُجورُ

۳۸۹۔ اس سلطان کے لئے یہی سعادت ہے اسی سبب اسکا ذکر اور اس کا اجر ہمیشہ رہے گا۔

دَعاها إليه وافرُ الرَّأْيِ والحِجَا
يزينُ الحجى والرَّأْيُ منه وقورُ

۳۹۰۔ بہت زیادہ رائے اور عقل رکھنے والے نے اسی طرف بلایا اس سے اُس کی عقل نے زینت پائی اور رائے نے عزت پائی۔

فهل في ملوكِ الأرضِ أو خلفائها
له في الذي شادتْ يداه نظيرُ

۳۹۱۔ کیا زمین کے بادشاہوں یا اُن کے خلفاء میں اُس کے لئے کوئی ایک مثال ہے کہ جس سے اُس کے ہاتھ قوی تھے۔

على أنهم في جنبِ ما شاد من عُلاً
ولو كان كالسبعِ الطباقِ حصيرُ

۳۹۲۔ اگرچہ وہ بلندیوں پر ممتاز ہوں تنہائی میں اور سات آسمانوں پر (راج) کا بخل رکھنے والے ہوں۔

امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے مخلوق میں سب سے افضل نبی ﷺ کی ذات بابرکات کے لئے درود وسلام پر لکھا ہے:

قصیدہ مُضریہ

يا رَبِّ صَلِّ عَلَى المُختارِ مِنْ مُضَرٍ
وَالأنبيا وجميعِ الرُّسْلِ مَا ذُكِروا

۳۹۳۔ اے ربّ مختار نبی ﷺ پر درود بھیج جو مُضر سے ہیں اُن کی طرف سے اور انبیاء اور تمام رسولوں کی طرف سے جن کا ذکر ہوا۔

وصلِّ ربِّ على الهادي وشيعتهِ
وَصَحْبِهِ مَنْ لِطَيِّ الدِّين قد نَشَروا

۳۹۴۔ اے ربّ ہدایت دینے والے نبی ﷺ پر درود بھیج اور اُن کے چاہنے والوں اور اُن کے صحابہ رضی اللہ عنہم پر جو دین کو پھیلانے کے لئے دنیا میں پھیلے۔

وجاهدوا معهُ في الله واجتهدوا
وهاجرُوا ولَهُ آوَوْا وقدْ نَصَروا

۳۹۵۔ وہ صحابہ رضی اللہ عنہم جنہوں نے آپ ﷺ کے ساتھ مل کر راہِ خدا میں جہاد کیا انہوں نے سخت مشقت اٹھائی اور ہجرت کی اور انہوں نے (انصار نے صحابہ رضی اللہ عنہم میں

سے) آپ ﷺ کو پناہ دی اور آپ ﷺ کی مدد کی۔

وبينوا الفرضَ والمسنونَ واعتصبوا

لله وَاعْتَصَمُوا بالله وانتَصَرُوا

۳۹۶۔ انہوں نے فرض اور سنتوں کو بیان کیا اللہ کی ذات کے بارے میں انہوں نے تعصب کیا انہوں نے اللہ کی (رسی کو) مضبوطی سے پکڑا اور دین کی مدد کی۔

أزكى صلاة وأنماها وأشرَفَها

يُعَطِّرُ الكَوْنَ رَيَّا نَشْرِها العَطِرُ

۳۹۷۔ پاک درود ہو اور لگاتار ہو اور اشرف درود ہو (اُن پر) کہ جس کے عطر کے پھیلنے سے تمام جہان خوشبو سے تروتازہ معطر ہوگیا۔

مفتوقةٌ بعبيرِ المِسْكِ زاكيةٌ

مِنْ طِيبِها أَرَجُ الرِّضْوانِ يَنْتَشِرُ

۳۹۸۔ وہ درود چمکتا ہوا ہے کہ کستوری کی خوشبو سے بھی پاک ہے کہ اس کی خوشبو ربّ کی رضا کی مہک کو پھیلاتی ہے۔

عدَّ الحصى والثرى والرملِ يتبعها

نجمُ السماءِ ونبتُ الأرضِ والمدرُ

۳۹۹۔ کنکریوں، مٹی کے ذرّات، ریت کے ذرّات کے برابر اور آسمان کے ستاروں زمین کی نباتات اور مٹی کے ڈھیلوں کے برابر (درود ہو)

وَعَدَّ ما حَوَتِ الأشْجَارُ مِنْ وَرَقٍ

وكلِّ حرفٍ غدا يتلى ويستطرُ

۴۰۰۔ درختوں کی شاخوں پر جتنے پتے ہوں اُن کی تعداد کے برابر اور ہر وہ حرف جو پڑھا جائے یا لکھا جائے اُس کے برابر۔

وعَدَّ وزنِ مثاقيلِ الجبالِ كذا

يليهِ قطرُ جميعِ الماءِ والمطرِ

۴۰۱۔ پہاڑوں کے مثاقیل کی تعداد کے برابر اسی طرح تمام پانیوں کے قطروں اور بارش کے قطروں کے برابر۔

وَالطَّيْرِ وَالوَحْشِ والأسْماكِ مَعْ نَعَمٍ

يتلوهمِ الجنُّ والأملاكُ والبشرُ

۴۰۲۔ پرندوں، درندوں، مچھلیوں اور اس کے ساتھ جتنا درود اُن پر پڑھنے والوں کی تعداد ہو جنوں فرشتوں اور انسانوں میں سے اُن کے برابر۔

والذرُّ والنملُ مع جمعِ الحبوبِ كذا

والشَّعْرُ والصُّوفُ والأرْياشُ والوَبَرُ

۴۰۳۔ چھوٹی چیونٹیوں، بڑی چیونٹیوں کی تعداد کے برابر اور جتنے وہ دانے اکٹھے کریں ان دانوں کی تعداد کے برابر، بالوں، اُون کے بالوں، پروں اور اُون کے برابر (درود ہو)

وما أحاطَ بهِ العلمُ المحيطُ وما

جَرَى بِهِ القَلَمُ المَأمُونُ وَالقَدَرُ

۴۰۴۔ اور جو اُس کے علمِ محیط میں ہو اُس کے برابر اور جو مامون قلمِ تقدیر لکھے اُس کی تعداد کے برابر ہو۔

وعَدَّ نَعْمائِكَ اللَّاتِي مَنَنْتَ بها

على الخلائقِ مذ كانوا ومذ حشروا

۴۰۵۔ اور اے خدا تیری ان نعمتوں کے برابر جو تُو نے مخلوقات پر کیں جب سے وہ ہیں اور جب تک رہیں تب تک، (کی تعداد کے برابر درود ہو)

وعَدَّ مِقْدارِهِ السّامی الذِی شَرُفَتْ
بهِ النَّبِیُّونَ والأملاكُ وافتخروا

۴۰۶۔ اور اُس کی بلند مقداری کی مقدار کے برابر کہ جس کی وجہ سے انبیاء کو اور املاک کو شرف دیا گیا اور اُن کو افتخار ملا۔

وعَدَّ ما كانَ فی الأكوانِ یا سَنَدی
وما یَكونُ إلى أنْ تُبعَثَ الصُّوَرُ

۴۰۷۔ اے میری سند جو کچھ ہوا اور جو ہوگا صُور پھونکے جانے تک اُس تمام کی تعداد کے برابر (درود ہو)

فی كُلِّ طَرْفَةِ عَیْنٍ یَطْرِفُونَ بها
أهْلُ السَّمٰواتِ والأرَضِینَ أوْ یَذَروا

۴۰۸۔ ہر آنکھ جھپکنے کی تعداد کے برابر کہ جس کو آسمانوں اور زمینوں میں رہنے والے جھپکائیں اور پلٹائیں۔

ملء السموات والأرضین مع جبلٍ
والفَرْشِ والعَرْشِ والكُرسِی ومَا حَصَروا

۴۰۹۔ آسمانوں اور زمینوں کو جو لاحق ہے پہاڑوں، فرش، عرش، کرسی کی تعداد کے برابر اور جو ان کو گھیرے ہوں اُن کی تعداد کے برابر۔

ماأعدمَ اللهُ موجوداً وأوجد معْ
دُوماً صَلاةً دَوَاماً لیْسَ تَنْحَصِرُ

۴۱۰۔ اللہ تعالیٰ نے جس موجود کو معدوم کیا اور جس معدوم کو ایجاد کیا ہمیشہ کا درود جس کی کوئی انتہا نہ ہو۔ (ان سب کی تعداد کے برابر۔)

تَسْتَغْرِقُ العدَّ مَعْ جَمْعِ الدُّهُورِ كما
یُحِیطُ بالحَدِّ لا تُبْقِی ولا تَذَرُ

۴۱۱۔ شمار زمانوں کے جمع کے ساتھ غرق ہوا جیسے حد کے ساتھ محیط ہوتا ہے نہ کچھ باقی رہتا ہے اور نہ کچھ چھوڑتا ہے (اُس شمار میں سے)

لا غایةٌ وانتِهاءٌ یا عَظیمُ لهَا
ولا لها أمَدٌ یُقْضَى ویُنْتَظَرُ

۴۱۲۔ اے عظیم اس درود کی نہ کوئی غایت اور نہ انتہاء ہے اور نہ حد درجہ ہے جس کو پورا کیا جائے اور جس کا انتظار ہو۔

مع السلامِ كما قد مَنَّ من عدد
رَبّا وضاعَفَها والفَضْلُ مُنْتَشِرُ

۴۱۳۔ (درود) سلام کے ساتھ ہو جیسے عدد سے بڑھاتے ہوئے اُس نے احسان کیا اور اس کو دُگنا کرے اور فضل کو اور پھیلائے۔

وَعَدَّ أضعاف مَا قَدْ مَرَّ مِنْ عَدَدٍ
مَعْ ضِعْفِ أضْعافِهِ یا مَنْ لَهُ القَدَرُ

۴۱۴۔ اے قدرت رکھنے والے عدد سے جو بھی گزرا اُس کو اور زیادہ دُگنا چوگنا کرتے ہوئے بڑھا چڑھا کر (درود و سلام بھیج)

كمَا تحبُّ وترضى سیِّدی وكَمَا
أمرتَنا أنْ نصلِّی أنتَ مقتدِرُ

۴۱۵۔ اے میرے خدا جس سے میرے سردار ﷺ کو تو محبوب کرے اور اُن کو تو راضی کرے اور اس طرح پر کہ جیسے کہ تو نے درود پڑھنے کا ہم کو حکم دیا کہ اس طرح درود پڑھا کرو کہ اے اللہ تو مقتدر ہے۔

وَكُلُّ ذلك مَضْرُوبٌ بِحَقِّكَ فی

أنْفَاسِ خَلْقِكَ إن قَلُّوا وَإن كَثُروا

۴۱۶۔ اور یہ تمام آپ ﷺ کے حق کی قسم سے تونے اپنی مخلوق کی سانسوں میں جاری کردیا چاہے وہ کم ہوں یا زیادہ۔

ياربِّ واغفر لتاليها وسامعها

والمرسلينَ جميعاً أينما حضروا

۴۱۷۔ اے ربّ بخش دے اس درود کو پڑھنے والے اور سُننے والے کو اور تمام درود بھیجے گئے اصحاب کو جہاں بھی وہ حاضر ہوں۔

ووالدينا وأهلينا وجيراننا

وكُلُّنا سَيِّدی للعَفْو مُفْتَقِرُ

۴۱۸۔ ہمارے والدین اور ہمارے گھر والوں اور ہمارے پڑوسیوں کو اور ہم میں سے ہر ایک ہمارے ربّ کی بخشش کا طالب ہے۔

وقدأتتْ بذنوبٍ لاعداد لها

لكِنَّ عَفْوَكَ لا يُبْقِی وَلا يَذَرُ

۴۱۹۔ بہت گناہ ہوئے جن کا کوئی شمار نہیں لیکن تیری بخشش کے آگے وہ باقی نہ رہیں گے اور ان کا بوجھ نہ رہے گا۔

والهمُّ عن كلِّ ماأبغيهِ أشغلنی

وقَد أتَی خاضِعاً والقَلْبُ مُنْكَسِرُ

۴۲۰۔ اور مصیبت جس کو بھی میں چاہوں اُس سے مجھ پر آئی۔ میں اب عاجزی کرتے ہوئے آیا اور ٹوٹے دل کے ساتھ آیا ہوں۔

أرجوك ياربِّ فی الدارينِ ترحمنا

بجاهِ من فی يديهِ سبَّحَ الحجرُ

۴۲۱۔ اے ربّ میں تجھ سے اُمید کرتا ہوں کہ دارین میں تو ہم پر رحم کرے اس ذات کے صدقے کہ جن کے ہاتھ میں پتھروں نے تسبیح پڑھی۔

ياربِّ أعظمْ لنا أجراً ومغفرةً

لأن جودك بحرٌ ليس ينحصرُ

۴۲۲۔ اے ربّ ہمیں اجر و مغفرت سے نواز دے کیونکہ تیری سخاوت کا سمندر محدود نہیں ہے۔

وكُنْ لَطيفاً بِنَا فی كُلِّ نَازِلَةٍ

لطفاً جميلاً به الأهوالُ تنحسرُ

۴۲۳۔ ہر آنے والی مصیبت میں تو لُطفِ جمیل کے ساتھ ہم پر لُطف فرما کہ تیرے لُطف کے ساتھ ہی مصائب دُور ہوتی ہیں۔

بالمُصطفی المُجْتَبَی خَيْرِ الأنامِ ومَنْ

جلالَةٌ نزلتْ فی مدحهِ السُّورُ

۴۲۴۔ مصطفیٰ مجتبیٰ ﷺ کے صدقے جو مخلوق میں سب سے بہتر ہیں اور جلالتِ بارگاہ سے آپ ﷺ کی مدح میں سُورتیں نازل ہوئیں۔

ثُمَّ الصَّلاةُ عَلَی المُختارِ ما طَلَعَتْ

شمسُ النهارِ وما قد شعشعَ القمرُ

۴۲۵۔ پھر مختار نبی ﷺ پر درود ہو جب تک سورج طلوع ہو اور جب تک چاند اپنی چمک دکھائے۔

ثمّ الرِّضَا عَنْ أبِی بکْرٍ خَلِیفَتِهِ
مَنْ قامَ مِنْ بعْدِهِ لِلدِّینِ یَنْتَصِرُ

۴۲۶۔ پھر راضی ہوا ابوبکر ؓ سے جو آپ ﷺ کے خلیفہ ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد آپ ﷺ کے دین کی مدد کے لئے وہ کھڑے ہوئے۔

وعن أبی حفصٍ الفاروقِ صاحبهِ
مَنْ قَوْلُهُ الفَصْلُ فی أحْكامِهِ عُمَرُ

۴۲۷۔ اور آپ ﷺ کے صحابی ابوحفص عمر فاروق ؓ سے بھی کہ آپ ﷺ کے احکام سے عمر ؓ کا قول فیصلہ کرنے والا تھا۔

وجذلعثمانَ ذی النورین من كملت
له المحاسنُ فی الدارین والظفرُ

۴۲۸۔ اور عثمان بن عفان ذوالنورین ؓ سے بھی دارین میں جن کے محاسن اور جن کی کامیابی مکمل ہوئی۔

كذا علیٌّ مع ابنیهِ وأمهما
أهْلِ العَبَاءِ كما قدْ جَاءَنا الخَبَرُ

۴۲۹۔ اسی طرح علی ؓ سے ساتھ اُن کے دو بیٹوں اور اُن دونوں حسن وحسین ؓ کی ماں اہلِ عباء سے جیسے کہ ہم تک خبر پہنچی ہے۔

سَعْدٌ سعِیدُ بْنُ عَوفٍ طَلْحَةٌ وأبُو
عُبَیْدَةَ وزُبیْرٌ سادَةٌ غُرَرُ

۴۳۰۔ سعد، سعید، عبدالرحمن بن عوف، طلحہ، ابوعبیدہ، زبیر ؓ بڑے غیور سرداروں سے بھی تو راضی ہو۔

والآلِ والصحبِ والأتباعِ قاطبةً
ما جَنّ لَیْلُ الدَّیاجی أوْ بَدَا السَّحَرُ

۴۳۱۔ آل واصحاب اور اُن کی اتباع کرنے والوں سے جب تک کہ رات کی تاریکی چھاتی رہے اور سحر کا ظہور ہوتا رہے۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے مزید اسی قافیہ پر کہا:

لا تُطاوِله

اسے طویل مت کر

ذُو یَراعٍ یَرُوعُ كالسَّیْفِ إمّا
بصَلیلٍ عِداهُ أوْ بِصَریرِ

۴۳۲۔ ڈرنے والا ڈرتا ہے جیسے تلوار سے ڈرتا ہے یا تو دُشمن کے حملہ سے یا قلم کی آواز سے۔

ما رَأَى الناسُ قَبْلَهُ مِنْ یَراعٍ
لوزیرٍ صریرُهُ كالزئیرِ

۴۳۳۔ لوگوں نے اس سے قبل ایسا ڈر نہ دیکھا تھا اس وزیر کے لئے کہ جس کے قلم کی آواز تلوار کی آواز کی طرح ہے جیسے جنگ کے لئے ملاقات کرنے والے سے ڈرا جاتا ہے۔

فإذا سَطّرَ الكتابَ أرانا
بَحْرَ فضلٍ أمواجُهُ مِنْ سُطورِ

۴۳۴۔ جب اس نے کتاب لکھی تو ہم نے فضل کا سمندر دیکھا جس کی امواج سطور

تھیں۔

وإذا استخرجوهُ يستَخرجُ الدُّر

رَ نَفيساً مِنْ بَحْرِهِ المَسْجورِ

۴۳۵۔ جب کوئی اس سے نکالنے کی طلب کرے تو ٹھاٹھیں مارتے سمندر سے نفیس موتی نکالے گا۔

نظرتْ مُقلتي إليه كأني

ناظِرٌ في بَديعِ زَهْرٍ نَضِيرِ

۴۳۶۔ میں نے اپنی نگاہیں پھیر کر اُسے دیکھا گویا میں تروتازہ کھلی ہوئی خوشگوار کلی کو دیکھنے والا ہوں۔

ثم شَرَّفْتُ مِسْمَعِي بِتُؤَامِ

وَفُرادَى مِنْ دُرِّهِ المَنْثُورِ

۴۳۷۔ پھر میں نے اپنے کانوں کو اُس کے اشاروں سے بولنے کی ساعت سے شرف دیا اور اُس کے دُرِّ منثور یکتا سے مشرف کیا۔

لا تُطاوِلُهُ في الفخارِ فما غا

درَ في الفخرِ مُرتقيً لفخورِ

۴۳۸۔ افتخار میں اس کو طوالت مت دے اُس نے افتخار کے اندر کسی بھی فخر کرنے والے کے لئے کوئی ترقی کا مقام باقی نہیں رکھا۔

ذِكرهُ لَذّةُ المسامعِ فاستم

تِعْ به من لسانِ كلِّ ذكورِ

۴۳۹۔ اُس کا ذکر ساعتوں کو لذت دیتا ہے ہر ذکر کرنے والے کی زبان سے تو اُس کے ذکر کا لُطف حاصل کر۔

ثمَّ معنىً وصورةً فهوَ في الحا

لَيْنِ مِلءُ العيُونِ مِلءُ الصُّدورِ

۴۴۰۔ پھر معنی کے اعتبار سے اور صورت کے اعتبار سے وہ منفرد ہے کہ آنکھوں اور سینوں کو اس کی صورت اور معنی معمور کر دیتے ہیں۔

زُرْتُ أبوابهُ التي أسعدَ اللّٰه

بها كلَّ زائرٍ ومَزُورِ

۴۴۱۔ میں نے اُس کے اُن دروازوں کو دیکھا کہ جن کی وجہ سے ہر دیکھنے والا اور ہر دیکھا گیا دونوں کو اللہ تعالیٰ سعادت مند کر دیتا ہے۔

كلُّ من زارها يعودُ كما عُدْ

تُ بِفَضْلٍ مِنها وأجرٍ كثيرِ

۴۴۲۔ جو بھی اُس کو دیکھے (دروازے کو) تو وہ ایسے لوٹے گا کہ جیسے میں اُس سے فضل اور اجرِ کثیر لے کر لوٹا۔

وَكفانيَ سَعْيِي إليها لأُهْدَى

منه بالرشدِ في جميعِ الأمورِ

۴۴۳۔ میرے لئے اس دروازہ کی طرف سعی کرنا کافی ہے تا کہ میں تمام اُمور میں اس سے راہنمائی کی ہدایت پاؤں۔

إنَّ مَنْ دَبَّرَ المَمالِكَ لا يَعْ

زُبُ عَنْ حُسنِ رأيِهِ تدبيري

۴۴۴۔ بے شک جس نے ممالک کی بھاگ ڈور سنبھالی اُس کی حُسنِ رائے کے سامنے سے میری تدبیر پوشیدہ نہ ہوگی۔

كان رزقي من جدهِ وأبيهِ

أيَّ رزقٍ ميسّرٍ موفورِ

۴۴۵۔ میرا رزق اُس کے دادا اور اُس کے باپ سے لگا تار وافر مقدار میں میسّر آتا رہا ہے۔

وإذا كان مثلُ ذاكَ على الوا

رثِ إني عَبْدٌ لِعَبْدِ الشَّكُورِ

۴۴۶۔ اور جب اسی طرح وارث کی طرح یہ سلسلہ چلا تو میں شکر گزار بندے کا غلام ہوں۔

فارسِ الخَيْلِ العالِمِ العامِلِ الـ

حَبرِ الهُمَامِ الحُلاحِلِ النَّحْرِيرِ

۴۴۷۔ گھڑسواری میں ماہر، عالم، عامل، بہت بڑے سردار عالم، بہادر سردار اور ماہر کارگر کا میں غلام ہوں۔

لم يزلْ من علومِهِ وتقاهُ

بين تاجٍ من سؤددٍ وسريرِ

۴۴۸۔ اس کے علوم اور اُس کے تقویٰ سے اُس نے ہمیشگی اختیار کی ہے تاج اور سرداری اور تخت پاس رکھتے ہوئے۔

أبداً بالصوابِ ينظرُ في المـ

لكِ وفي بيتِ مالِهِ المعمورِ

۴۴۹۔ ہمیشہ مُلک میں وہ درست نگاہ ہی رکھتا ہے اور مسلمانوں کے اُس بیت المال میں جس کو اس نے معمور کر دیا۔

فغدا الجندُ والرَّعيةُ والما

لُ بخيرٍ من سعيهِ المشكورِ

۴۵۰۔ اُس کی عمدہ کوششوں سے لشکر، رعایا اور مال سب کے سب کثرت سے بھر گئے۔

فأقَلُّ الأجنادِ في مصرَ يُزْرِي

مِنْ بلادِ العِدا بأوْفَى أمِيرِ

۴۵۱۔ مصر میں قلیل ترین لشکر ہے کہ امیر نے دشمنوں کے شہروں پر حملہ کرنے کے لئے جو تعداد پوری کرنی ہے اُس کو پورا کر کے باقی چھوڑا ہے۔

قُلْ لِمَنْ غابَ قَصْدُهُ في جميعِ النَّـ

اسِ مِنْ آمرٍ وَمِنْ مَأمُورِ

۴۵۲۔ کہہ دے اُس کو جو غائب ہو کہ اس کا قصد تمام لوگوں میں حکم دینے والے اور حکم دیئے گئے سے غائب ہو۔

يَمِّمِ الصاحِبَ الذي يُتَرَجَّى

فتحُ ثغرٍ به وسدُّ ثغورِ

۴۵۳۔ اُس صاحب کا بھرپور ساتھ دے جو فتح کی اُمید رکھتا ہے کہ سرحدوں کی فتح اور بکھرے ہوؤں کو جمع کرنے کی اُمید اسی سے ہے۔

وبعيدُ الأمورِ مثلُ قريبٍ

عندهُ والعسيرُ مثلُ يسيرِ

۴۵۴۔ بعید اُمور اس کے نزدیک قریب کی مثل ہیں اور مشکل اُس کے ہاں آسان ہے۔

آهِ مِمَّا لَقِيتُ مِنْ غَيْبَتِي عنـ

ـهُ ومِنْ نِسْبَتِي إلى التَّقْصِيرِ

۴۵۵۔ افسوس کہ اُس سے دور ہو کے میں جس جس سے بھی ملا ہوں اُس کے اوپر اور

کوتاہی کی طرف میری نسبت کے اوپر۔

كَثُرَ الشَّاهِدُونَ لِي أَنِّي مُ
تٌّ وفي البعدِ عنه قلَّ عذيري

۴۵۶۔ مجھ پر اس بات کے گواہ بہت زیادہ ہیں کہ میں مر چکا تھا اور اُس سے دُوری کے سبب میرے نشانات مٹتے جا رہے تھے۔

مَنْ لِشَيْخٍ ذي عِلَّةٍ وعِيالٍ
ثَقُلَتْ ظَهْرَهُ بِغَيرِ ظَهِيرِ

۴۵۷۔ وہ شیخ کہ عِلّت (بیماری) اور عیال کی وجہ سے بغیر مددگار کے اُس کی پشت بھاری ہوگئی تھی۔

أَثْقَلُوهُ وكَلَّفُوه مَسِيراً
ومن المستحيلِ سيرُ ثبيرِ

۴۵۸۔ انہوں نے اس پر بوجھ ڈالا اور اُس کو اپنا مکلّف کیا آسانی کے لئے اور حیلہ چاہنے والے کے لئے یہ ثبیر (پہاڑ مکہ) کی سیر ہے۔

فَهُوَ في قَيْدِهِمْ يُذَادُ مِنَ السَّ
عْيِ لتحصيلِ قُوتِهِمْ كالأسيرِ

۴۵۹۔ پس وہ اُن کی قید میں سعی اور زیادہ کرتا ہے تاکہ اُن کو اُن کی خوراک پہنچائے جیسے قیدی کو خوراک پہنچ جاتی ہے۔

وعَتَتْ أمهم علع ولَجَّتْ
في عُتُوٍّ مِنْ كَبْرَتي ونُفورِ

۴۶۰۔ اُن کی ماں نے مجھ پر تکبر کیا۔ تکبر میں میرے بڑھاپے سے وہ دُشمنی کرنے والی اور مجھ سے دور رہنے والی ہوئی۔

وَدَعَتْ دونَهُم هُنالِكَ بالوَيْ
لِ لأمرٍ في نَفْسِها والثُّبورِ

۴۶۱۔ اس نے اُن کے لئے سب چھوڑا تو اُسی لمحہ اُس کے اپنے معاملہ میں ہلاکت اور موت آئی۔

حَسِبَتْ عِلَّتي تَزُولُ فقالتْ
يا كثيرَ التهوينِ والتهويرِ

۴۶۲۔ اُس نے میری بیماری کو زائل ہوتا گمان کیا اور بولی اے بہت زیادہ آسانی لانے والے اور بہت زیادہ پچھاڑنے والے۔

كلُّ داءٍ لهُ دواءٌ فعجِّلْ
بمُداواةِ داءِ عُضْوٍ خَطِيرِ

۴۶۳۔ ہر بیماری کے لئے دوا ہے عضوِ خطیر کے لئے جو بیماری ہے اُس کی مداومت میں جلدی کر۔

قُلتُ مَهْلاً فما بِمِلحِ السَّقَنْقُو
رِ أُداوِي وَلا بِلَحْمِ الدُّرورِ

۴۶۴۔ میں نے کہا کہ رُکو! سقنقور (دریائے نیل کے کنارے اگنے والی بوٹی) کی کڑواہٹ کو میں دوا بناؤں گا اور نہ گوشت میں کے زخم میں چھڑکنے والی دوا کو بناؤں گا۔

سَقَطَتْ قُوَّةُ المَرِيضِ التي كا
نَتْ قديماً تُزادُ بالكافُورِ

۴۶۵۔ مریض کی وہ قوت ساقط ہوگئی جو قدیم تھی کافور کے ساتھ زائد ہوتی تھی۔

وعصانی نظمُ القریضِ الذی جـ

رَّ ذُیُولاً عَلَی قَرِیضِ جَرِیرِ

۴۶۶۔ کاٹے ہوئے شعر کی نظم نے میری مخالفت کی جو جریر (بن عطیہ شاعر) کی کٹی ہوئی بوسیدہ شاعری سے جاری ہوا۔

وَازْدَرَتْنِی بعضُ الوُلاۃِ وقدْ أَصْـ

ـبحَ شعری فیهم کخبزِ الشعیرِ

۴۶۷۔ بعض دوستوں نے اسے میری طرف لوٹایا تو میرا شعر اُن میں یوں ہو گیا جیسے جو کی روٹی ہو۔

وغسلتُ الذی جمعتُ من الشعـ

ـرِ بفیضِ علیه غسلَ صخورِ

۴۶۸۔ اور میں نے غسل دیا اس شعر کو جس کو میں نے جمع کیا اس کے اوپر فیض کے ساتھ جیسے بڑے پتھر کو غسل دیا جائے۔

وَنَهَتْنِی عَنِ المَسِیرِ إلیهم

شدۃُ البأسِ من سخاً فی مسیرِ

۴۶۹۔ شدت کی تنگی نے اُن کی طرف جانے سے مجھے روکا اس فیاضی سے کہ جو میری راہ میں تھی۔

وهَجَرْتُ الکِرامَ حتی شَکَانی

منهمُ کلَّ عاشِقٍ مَهْجُورِ

۴۷۰۔ میں نے عزت والوں سے دوری کی۔ یہاں تک کہ اُن میں سے ہر عاشق مہجور نے مجھ سے شکایت کی۔

وَکَرُغبِ القطا وَرائی فِراخٌ

من إناثٍ أعولهم وذکورِ

۴۷۱۔ جیسے قطا پرندہ آوازیں نکالے اور عورتوں سے اور مردوں سے میری رائے فراخ ہے اُن سب میں سب سے زیادہ میں ہی کفالت کرتا ہوں۔

یتعاوونَ کالذئابِ وینقضـ

ـونَ من فرطِ جوعهم کالنسورِ

۴۷۲۔ مددگار بنتے ہیں (حملہ کرتے ہوئے) بھیڑیوں کی طرح اور اپنی بھوک کی شدت سے کاٹنے والے ہیں بلّیوں (جنگلی) کی طرح۔

وفتاۃٍ ما جُهِزَتْ بجهازٍ

خُطِبَتْ لِلدُّخولِ بعدَ شُهورِ

۴۷۳۔ اور نو جوان عورت کہ تیاری کے ساتھ اسے خوب تیار نہ کیا گیا کہ مہینوں کے بعد دخول کے لئے اُس پر خطبہ پڑھا گیا۔

وَاقْتَضَتْنِی الشِوارَ بَغیاً عَلَی مَنْ

بیتُهُ لیسَ فیهِ غیرُ حَصِیرِ

۴۷۴۔ اُس نے مجھ سے گرنے کی جگہ کے کنارے کا تقاضا کیا۔ اُس کے اوپر سرکشی کرتے ہوئے کہ جس کے گھر میں بوریئے کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔

هذِهِ السُّورَۃُ التی أقعَدَتنی

عنك آیاتُها قُعُودَ حَسِیرِ

۴۷۵۔ یہ وہ سورت ہے کہ جس کی آیات نے تیری جانب سے مجھے کمزور کر کے بٹھا دیا۔

أقعدتنی بقریۃٍ أسلمتنی

لِضَیاعٍ مِنْ فاقتی وکُفُورِ

۴۷۶۔ اس قریہ کے پاس مجھے بٹھایا کہ مجھے میرے فاقہ سے ضیاع کی وجہ سے جو سرکشی اور نافرمانی مجھ پر آتی اُس سے مجھے سلامت کر دیا۔

كلُّ يَومٍ مُتَغَّصٌ بِطَعامٍ
أَوْ رَفيقٍ مُتَغِّصٍ بِشُرُورِ

۴۷۷۔ ہر دن کھانے سے سیراب کر کے یا اس دوست کی صحبت سے کہ جو برائیوں کو مجھ سے دور کرنے کا ذریعہ بنا۔

ورِفاقی فی خِدمَةٍ طُولَ عُمْرِی
رفقتی فی الحرانِ مثل الحميرِ

۴۷۸۔ اور میری رفاقت سے خدمت میں میری لمبی عمر تک یوں ثابت قدم رہا کہ جیسے دراز گوش کبھی اڑ جاتا ہے۔

كلَّما رُمْتُ أُنْسَهُمْ ضَرَبُوا
من وحشةٍ بينهم وبينی بسورِ

۴۷۹۔ جب بھی میں نے اُن کے اُنس کا قصد کیا تو اُنہوں نے وحشت سے میرے اور اپنے درمیان فصیل کھینچ دی۔

وأَبَوْا أنْ يُساعِدُونی عَلَی قُو
تِ عِيالی بُخلاً بِكَيلِ بَعِيرِ

۴۸۰۔ اور انہوں نے اس سے انکار کیا کہ میرے عیال کی خوراک پر وہ میری مدد کریں مینگنی کے کیل سے بھی انہوں نے بخل کیا۔

فَسَيُغْنِينی الإلهُ عنهمْ بِجَدْوی
خير مولیً لنا وخير نصيرِ

۴۸۱۔ عنقریب اللہ اُن سے مجھے غنی کر دے گا۔ اس کی مدد کے ساتھ جو ہمارا بہتر مولی

اور ہمارا بہتر مددگار ہے۔

صاحبٌ يبلغُ المؤملُ منه
كلَّ ما رامَهُ بِغَيرِ سَفِيرِ

۴۸۲۔ وہ صاحب کہ ہر آرزومند اُن کے واسطے سے پہنچتا ہے ہر اُس آرزو تک جس کا وہ قصد کرے بغیر کسی مشقت کے۔

من أناسٍ سادوا بنی الدين والدنـ
ـيا فما فی الوری لهم من نظيرِ

۴۸۳۔ اُن لوگوں سے کہ جنھوں نے دین و دُنیا والوں کی سرداری کی کہ مخلوق میں اُن کی کوئی مثال نہیں ملتی۔

سَرَّتِ الناظِرِينَ منهم وجوهٌ
وُصِفَتْ بالجَمالِ وَصْفَ البُدُورِ

۴۸۴۔ اُن کے چہروں کو دیکھنے والے خوشی حاصل کرتے کہ جن چہروں کے جمال کا وصف چودھویں کے چاندوں کے وصف سے ہُوا۔

ورثوا الأرضَ مثل ما كتبَ اللـ
ـهُ تعالی فی الذكرِ بعد الزبورِ

۴۸۵۔ جیسے اللہ تعالٰی نے کتاب اللہ میں لکھا کہ زبور کے بعد ذکر میں (سورۂ مومنون کی آیت ولقد کتبنا فی الزبور.......... الخ کی طرف اشارہ ہے) وہ زمین کے وارث ہوئے۔

فهم القائمونَ فی الزَّمنِ الأَوَّ
لِ بالقسطِ والزَّمانِ الأخيرِ

۴۸۶۔ وہ زمانۂ اول اور زمانۂ آخر میں عدل و انصاف قائم کرنے والے ہوئے۔

وَهُمُ الْمُؤْمِنُونَ الوارثو الفِرْدَوْ

سِ والمفلحون فی التفسیرِ

۴۸۷۔ وہ مومن ہیں اور فردوس بریں کے وارث ہیں اور تفسیر میں فلاح پانے والے ہیں۔

عَبَدُوا اللّٰہ مُخلصینَ لهُ الدِّیْ

نَ لِما فی قلوبِهِمْ مِنْ نُورِ

۴۸۸۔ انہوں نے اللہ کے دین میں مخلص ہوتے ہوئے اُس کی عبادت کی اس نور کی وجہ سے جو اُن کے دلوں میں تھا۔

وأحبوا آل النبیِّ فکانوا

معهم فی مغیبهم والحضورِ

۴۸۹۔ انہوں نے آلِ نبی ﷺ سے محبت کی وہ اُن کی عدم موجودگی اور موجودگی میں ہمیشہ اُن کے ساتھ ہوتے (مددگار)

فی مَقامٍ مِنَ الصَّلاحِ وَأَمْنٍ

وَمُقامٍ مِنَ النَّعِیمِ وَثِیرِ

۴۹۰۔ اصلاح اور امن کے مقام میں تھے اور نعمتیں دینے کے مقام سے بڑے نرم (موثر) تھے۔

أهلُ بیتٍ مطهرینَ من الرِّجْـ

ـسِ وهم أغنیا عن التطهیرِ

۴۹۱۔ اہل بیت جو ناپاکی سے دور ہیں اور تطہیر (والی آیت) سے اغنیاء ہیں۔

حُجِبُوا بالأثاثِ عَنَّا وبالزِّيِّ

وأخفوا جمالهم بالخدورِ

۴۹۲۔ وہ سامانِ خانہ کے ساتھ اور لباس کے ساتھ ہم سے پردہ میں ہوئے اور اُن کے جمال کو چاروں نے چھپا دیا۔

لبسوا الزيَّ بالقلوبِ وأغنوا

صِدْقُهُمْ عَنْ لِباسِ ثَوْبَيْ زُورِ

۴۹۳۔ انہوں نے دلوں سے لباس پہنا کہ اُن کی سچائی کا لباس جھوٹ کے کپڑوں کے لباس سے غنی ہے۔

وَأَرَوْنا أَهلَ التقیِّ فی الزَّوایا

سَلِمُوا فی البقا لأهلِ القُصُورِ

۴۹۴۔ ہم نے گوشہ نشینی میں اُن کی طرف اپنے آپ کو اہلِ تقویٰ پایا وہ اہلِ قصور کے لئے بقاء میں سالم رہے۔

وأتَوْا كُلُّهُمْ بِقَلْبٍ سلیمٍ

وأتی غیرهم بثوبٍ نقیرِ

۴۹۵۔ اُن میں سے ہر ایک سالم دل کے ساتھ آیا اُن کے علاوہ جو تھے وہ کھردرے کپڑے کے ساتھ آئے۔

وحَكَتْهُمْ ذُرِّيَّةٌ كالدَّرارِي

من بطونٍ زكيةٍ وظهورِ

۴۹۶۔ اُن کی نسل نے اُن کی پیروی کی جیسے سچے موتی پاک اور صاف بطون سے آئے ہوں۔

يُطْعِمُونَ الطَّعامَ لا لجزاءٍ

يَتَرَجَّوْنَهُ وَلا لِشُكُورِ

۴۹۷۔ وہ اہل بیت کھانا کھلاتے ہیں (مساکین کو) بغیر جزاء کی اُمید رکھتے ہوئے اور نہ

ہی کوئی احسان جتلانے کی غرض سے۔

عَلَى اللهِ منهم ما جهلنا

وكَفَاهُمْ شُكْرُ العليم الخَبِيرِ

۴۹۸۔ اللہ کی ذات پر اُن میں سے کیا جزا ہے ہم اُس سے جاہل نہیں اُن کو علیم وخبیر اللہ تعالیٰ کا شکر کرنا کافی ہے۔

> امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول سے یہ اشعار آرہے ہیں کہ جو زیادہ چاہنے والا تھا وہ مرگیا۔

عاش بعد موت

موت کے بعد وہ زندہ رہا

عاشَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهِ البُوصِيرِيُّ

وحياةُ الكلابِ موتُ الحميرِ

۴۹۹۔ اُسکے مرنے کے بعد بوصیری زندہ رہا اور کتوں کی زندگی گدھوں کی موت ہے۔

عاشَ قَوْمٌ مُذْ قِيلَ إنِّي قدمتُ

فماتوا قبلي بوخز الصدورِ

۵۰۰۔ قوم نے زندگی گزاری جب یہ کہا گیا کہ میں مرچکا ہوں تو وہ سینوں کی چبھن کے ساتھ مجھ سے پہلے ہی مرگئے۔

لَسْتُ مِمَّنْ يَمُوتُ أوْ يَقْدُمُونِي

وأبكي عليهم في القبورِ

۵۰۱۔ میں وہ نہیں جو مرجاؤں اور وہ مجھ پر پیش قدمی کریں اور میں قبور میں اُن پر آنسو بہاؤں۔

وصحيحٌ بأنني كنتُ قد متُّ

وأحياني جودُ هذا الوزير

۵۰۲۔ اور میں صحیح رہا درآں حال کہ میں مرنے والا تھا کہ اس وزیر کی سخاوت نے مجھے زندہ کردیا۔

> امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اُس کے بارے میں کہا ہے جس کی آنکھوں پر سفیدی تھی۔

عين بيضاء

سفید آنکھ

انظرْ بحمد اللهِ في

عينيهِ سراً أيَّ سرِ

۵۰۳۔ میں اللہ کی حمد کے ساتھ اُس کی آنکھوں کے راز کو دیکھتا ہوں کہ کیسی راز والی ہیں۔

طَمَسَ اليَمِينَ بِكَوكَبٍ

وسَيَطْمُسُ اليُسْرَى بِفَجْرِ

۵۰۴۔ دائیں طرف ستارے کے ساتھ روشن ہوئی اور بائیں طرف کا اندھیرا عنقریب فجر کے ساتھ چھٹ جائے گا۔

> امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے مزید کہا:

ثناؤک اعطرُ

تیری تعریف معطر ہے

ثناؤك من روضِ الخمائلِ أعطرُ

ووجهكَ من شمسِ الأصائلِ أنورُ

۵۰۵۔ پائیں باغات کی خوشبو سے تیری تعریف معطر ہے اور خوب روشنی والے سورج سے تیرا چہرہ چمکدار ہے۔

وسعيكَ مقبولٌ و مقبلٌ و كـ

ـلُّ مرامٍ رُمتَ فهو ميسرُ

۵۰۶۔ تیری سعی مقبول ہے اور قبول کروانے والی ہے اور جس بات کا بھی تو ارادہ کرے وہ تیرے لئے آسان ہو جائے۔

وجاءكَ ما تختارُ من كلِّ رفعةٍ

كأنك فى أمره المعالى مخيرُ

۵۰۷۔ تو نے جس بلندی کو چاہا وہ تیرے پاس آئی گویا تو بلندیوں کے معاملہ میں اختیار رکھنے والا ہے۔

وَقَدْرُكَ أَعْلَى أَنْ تُهَنَّى بِمَنْصِبِ

وَأَنتَ مِنَ الدُّنْيا أَجَلُّ وَأَكْبَر

۵۰۸۔ تیری عزت اعلیٰ ہے کہ منصب پر تُو راج کرے اور تُو دنیا سے جلیل ترین اور بڑے مرتبہ والا ہے۔

فيا لكَ شَمْساً تَمْلأُ الأرضَ رَحْمَةً

وَيَمْلأُهَا شَوْقاً لهُ حِينَ يُذْكَرُ

۵۰۹۔ تیرے لئے بلندی کا سورج کیا عُمدہ ہے کہ جس نے زمین کو رحمت سے بھر دیا ہے اور شوق کے ساتھ اُس کے لئے سورج زمین کو رحمت سے بھر دیتا ہے جس وقت اُس کا ذکر کیا جائے۔

لقدْ مُلِئَتْ حُباً وَرُعْباً قلوبُنا

بهِ فهوَ بالأمْرَينِ فيها مُصَوَّرُ

۵۱۰۔ ہمارے دل اس کے ساتھ محبت اور رُعب سے بھر گئے وہ دونوں اُمور کے ساتھ ہمارے دلوں میں مصوّر ہے۔

وَقد أَذْعَنَتْ حباً منه الجوارحُ طاعةً

له إنَّ سلطان الجوارح سنقرُ

۵۱۱۔ اس کی محبت کے اندر سرشار ہو کے اعضاء نے اُس کی اطاعت کی کہ اعضاء کا سلطان سُنقر ہے (یہ شام کے شہر دمشق کا حاکم تھا ۶۷۹ھ میں)

يروعُ العدا مثل البغايا إماتةً

اذا راعها من رُمحه اللّدن مَنسِرُ

۵۱۲۔ وہ دشمنوں پر رُعب ڈالتا ہے جیسے باغیوں پر موت طاری کرتا ہے جب اس کے نرم تیز تیر (کا حملہ ہو) تو وہ اس سے اُن پر خوف طاری کرتا ہے (موت کا)

فيأَيُّها الشمسُ الذى فى صِفاتِهِ

عُقُولُ الورى مِنْ دَهْشةٍ تتحيَّرُ

۵۱۳۔ پس اے وہ سُورج کہ جس کی صفات میں مخلوق کی عقول دہشت سے حیران ہیں۔

تعلَّمَ منك الناس ما مدحوا به
كأنك فيهم للفضائلِ عنصرُ

۵۱۴۔ لوگوں نے تجھ سے وہ ہُنر سیکھے جن کے ساتھ اُن کی تعریف ہوئی گویا تُو اُن میں فضائل کے لئے عُنصر ہے۔

وأنت همامٌ قدّمتهُ ثلاثةٌ
لها المُنْتَهى قَوْلٌ وَفِعْلٌ ومَنْظَرُ

۵۱۵۔ تو بہادر سردار ہے ان تین چیزوں نے اُسے مقدم کیا جو اُس کی سرداری کے لئے انتہاء پر ہیں قول اور فعل اور منظر۔

من التُّركِ فى أخلاقهِ بدويةٌ
لها يَعْتَزِى زَيْدٌ وعَمْرٌو وَعَنْتَرُ

۵۱۶۔ اس کے اخلاق میں تُرک سے بدوی ہونے کی اس کے لئے نسبت دیتے ہیں زید، عمرو اور عنتر۔

وَ كَمْ فِتْنَةٍ بَيْنِ الْعَشِيْرِ أَزالَها
وكان بها للناس بعثٌ ومحشرُ

۵۱۷۔ خاندانوں کے درمیان کتنے ہی فتنوں کا اُس نے ازالہ کیا اور اس کے ساتھ ہی (فتنہ کے ساتھ ہی) لوگوں کا بھیجنا اور محشر میں جمع ہونا ہے۔

فأخمدَ مابين الخليلِ برأيهِ
ونابُلُسَ النارَ التى تَتَسَعَّرُ

۵۱۸۔ خلیل اور نابلس (شہروں کے نام) کے درمیان جو فتنہ پروان چڑھا تھا وہ اُس کی وجہ سے ختم ہوگیا۔

وقد زبرت زبراً وقبضاً وحارثاً
كِنانَةُ مِثْلَ الكَرْمِ إبَّانَ يُزْبَرُ

۵۱۹۔ کنانہ نے پتھر مارے گرفت کی (دشمنوں کی) اور کھیتی باڑی بھی کی انگور کی بیل کی طرح جو ہر طرف پھیل جاتی ہے۔

وَقَد أخرَبَتْ ما ليسَ يَعْمُرُ عامِرٌ
وقد قَتَلَتْ ما ليسَ يَقْبُرُ مَقْبَرُ

۵۲۰۔ اُس نے خرابی کی جو ہمیشہ زندہ رہنے والی قوم نہیں اور قتل اس کا ہوا کہ جس کا پھر کوئی مقبرہ نہ بنا (یعنی کنانہ نے)

ولولاه لم تخمدْ من القومِ فتنةٌ
وَلَم يَنْعَقِد فيها عَلَى الصُّلْحِ مَشْوَرُ

۵۲۱۔ اگر وہ نہ ہوتا تو قوم سے فتنہ دور نہ ہوتا اور قوم میں صلح کے اُوپر مشورہ بھی منعقد نہ ہوتا۔

إذا ما أراد الله إنفاذ أمرهِ
يُنَطَّقُ ذا رَأْيٍ به ويُبَصَّرُ

۵۲۲۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے حکم کو نافذ کرنے کا ارادہ کرے تو رائے رکھنے والے کو اس میں نطق دیا جاتا ہے اور وہ بصارت رکھتا ہے۔

فإن فوَّض السلطانُ أمر بلاده
إليه فما خَلْقٌ بهِ منه أجْدَرُ

۵۲۳۔ اگر سلطان اپنے شہروں کا اَمر تفویض کرے اس کی طرف تو اس سے کون سی مخلوق اس کے زیادہ لائق ہے۔

وَأَمسَى رَأى حالَ المَحَلَّةِ حائلاً
وأعمالها والجورَ ينهى ويأمرُ

۵۲۴۔ وہ محلہ کے حال کی رائے میں حائل ہونے والا ہوا اور اُس کے اعمال میں حائل ہوا ظلم کو روکنے والا ہوا اور حکم قائم کرنے والا ہوا۔

فقالَ لأهلِ الرَّأيِ مَنْ يُرْتَضى لها
فقالوا لهُ اللَّيْثُ الهُمامُ الغَضَنْفَرُ

۵۲۵۔ اس نے اہلِ رائے سے کہا کہ اس کے لئے انہوں نے کیا لقب چنے ہیں تو وہ بولے کہ شیر، شجاع سردار اور چیتا۔

فما غير شمس الدين يحي ديارها
سُطاهُ كما يحي العرينةَ قسوَرُ

۵۲۶۔ شمس الدین کے علاوہ کسی نے اُس کے حملہ سے اس دیار کو نہ بچایا جیسے شیر کو اُس کی کھچار بچاتی ہے۔

خبيرٌ بأحوالِ الأنامِ كأنَّهُ
بما فى نفوسِ العالمين يخبَّرُ

۵۲۷۔ وہ مخلوق کے احوال کو جاننے والا ہے گویا وہ عالمین کے نفوس میں خبردار ہے۔

ولاستَرَ مابين الرعايا وبينه
ولكنه حلماً على الناسِ يستَرُ

۵۲۸۔ اس کے اور رعایا کے درمیان کوئی پردہ نہیں لیکن وہ لوگوں پر حلم کا پردہ کئے ہوئے ہے۔

فلما رَأتْ أهلُ المَحَلَّةِ قدرَهُ
يعزُّ مابين الورى ويوقَّرُ

۵۲۹۔ جب اہل محلہ نے اس کی قدر کو دیکھا تو مخلوق میں اُس کی عزت اور توقیر اور ہونے لگی۔

تناجوا وقالوا : قام فينا خليفةٌ
ولَكِنْ لهُ مِنْ صَبْوَةِ الظَّرْفِ مِنبَرُ

۵۳۰۔ وہ کامیاب ہوئے اور انہوں نے کہا: کہ ہم میں خلیفہ ہے لیکن اس کے لئے عقل مندی کے تجربہ پر منبر ہے۔

هَلُمُّوا لهُ فَهُوَ الرَّشِيدُ بِرأْيِهِ
وبين يديهِ جودُ كفيهِ جعفرُ

۵۳۱۔ وہ اُس کی طرف مائل ہوئے کہ وہ اپنے مشورہ سے راہنمائی کرنے والا ہے اس کے سامنے اُس کی ہتھیلی کی فیاضی جعفر ہے۔

فَقُلْتُ لَهُمْ رسولُ سِيَادَةٍ
وصارمهُ للناسِ هادٍ ومنذرُ

۵۳۲۔ میں نے اس کے بارے میں لوگوں سے کہا کہ وہ سرداری کا رسول ہے اور لوگوں کے لئے اُس کے حملے ہدایت اور ڈرانے کا سبب ہیں۔

فَقُلْ لِلرَّعايا لا تخافوا ظُلامَةً
ولا تحزنوا من حُكمِ جورٍ وأبشروا

۵۳۳۔ پس رعایا سے کہہ کہ ظلمت سے نہ ڈرو اور ظلم کے حکم سے غم نہ کھاؤ اور خوش ہو جاؤ۔

فقد جاءكم والٍ بروقُ سيوفهِ
إذا لَمَعَتْ لم يَبْقَ فى الأرض مُنكَرُ

۵۳۴۔ تحقیق تمہارے پاس اس کی تلواروں کی بجلیوں کی چمک آنے والی ہے جب وہ

چمکیں تو زمین میں کوئی منکر باقی نہ رہے گا۔

فتیً حسُنتْ أخبارهُ واختیارهُ

وطابَ مَغیبٌ مِنْ عُلاهُ ومَحْضَرُ

۵۳۵۔ وہ جوان کہ جس کی اخبار اور جس کے اختیار اچھے ہیں اُس کی بلندئ رُتبہ سے غائب ہونے والا یا حاضر ہونے والا دونوں خوشی پاتے ہیں۔

عجبتُ له یرضی الرّعایا اتضاعهُ

ویعظمُ مابین الرعایا ویکبرُ

۵۳۶۔ میں اس پر حیران ہوں کہ اُس کے احکام رعایا کو راضی رکھتے ہیں اور وہ رعایا کے درمیان بڑائی اور بلندی پاتا ہے۔

وَیَرْمی العدا مِنْ کَفِهِ بِصَواعِقٍ

وَأَنْمُلُها أنهارُ جُودٍ تَحَدَّرُ

۵۳۷۔ وہ اپنی ہتھیلی سے بجلیاں دُشمنوں کی طرف پھینکتا ہے اور اُس کی انگلیوں کے پورے تو سخاوت کی ٹھاٹھیں مارتی نہریں ہیں۔

وَ یَجْمَعُ شِرَّ الماءِ والنارِ سیفُهُ

وَ فی العُودِ سِرُّالنارِ والعُودُ أخضَرُ

۵۳۸۔ وہ پانی اور آگ کی چُستی پر اپنی تلوار کو جمع کرتا ہے اور عُود میں آگ کا راز ہے حالانکہ عُود زیادہ سرسبز ہوتی ہے۔

و یُجْرِی عَلَی وَفقِ المُرَادِ أُمُورَهُ

فیبسطُ فیها مایشاء ویقدرُ

۵۳۹۔ وفقِ مراد پر اُس کے اُمور کا اجراء کرایا جاتا ہے اس میں وہ جو چاہے اور جس کے لئے مقدر کرے وسیع کر دیتا ہے۔

و تَنْفَعِلُ الأشیاءُ مِن غَیْرِه فِکْرَةً

لهُ وقد اعْتاصَتْ عَلَی مَنْ یُفَکِّرُ

۵۴۰۔ اس کی سوچ کی وجہ سے اشیاء اس کے غیر سے اثر قبول کرتی ہیں اور جو فکر کرے اُس کے اوپر شدت کرتی ہیں۔

ویستعظمُ الظلمَ الحقیرَ فلو بدا

کمِثْلِ القَذَاةِ فی العَیْنِ أوْ هُوَ أحقَرُ

۵۴۱۔ ظلم حقیر کو بھی وہ بہت بڑا سمجھتا ہے اگر وہ ظاہر ہو آنکھ میں باریک گرد کے دانے کی طرح یا اس سے بھی وہ حقیر ترین ہو (تو اس کے نزدیک بڑا ہے)

فَطَهَّرَ وَجهَ الأرضِ مِنْ کلِّ فاسِدٍ

وما خلتهُ من قبلهِ یتطهرُ

۵۴۲۔ ہر فساد کرنے والے سے زمین کا چہرہ (روئے زمین) پاک ہو گیا اور اس سے قبل جو زمین پر ظلم ہو چکا تھا اس سے زمین کو اُس نے پاک کر دیا۔

ومَهَّدَهُ للسَّالِکِینَ مِنَ الأذَی

فلیس به الأعمی إذا سار یعثرُ

۵۴۳۔ اُس نے اذیت سے سالکین کے لئے آغوش بنائی جب گرد و غبار اُن پر چلے تو اس کی پناہ کی وجہ سے کوئی اندھا نہ ہُوا۔

فَشَرِّقْ وغَرِّبْ فی البِلادِ فکَمْ لَهُ

بها عابِرٌ یُثْنِی علیه ویَخْبُرُ

۵۴۴۔ مشرق و مغرب شہروں کے اندر اس کا ہوا۔ اس کے سبب کتنے ہی مسافر اس کی تعریف کرتے ہیں (اس کے عدل قائم کرنے کی وجہ سے) اور سفر طے کرتے ہیں۔

وما كلُّ والٍ مِثلُهُ فيه يَقْظَةٌ

ولا قلبهُ باللهِ قلبٌ منوَّرُ

۵۴۵۔ کوئی والی ایسا نہیں جو اس طرح کا بیدار ہو اور اللہ کی قسم کوئی دل ایسا منور دل نہیں۔

أنامَ الرَّعايا فی أمانٍ وطرفهُ

لمافيه إصلاحُ الرَّعيَّةِ يسهرُ

۵۴۶۔ اس نے مخلوق پر حکومت کی امن کی حالت میں اور اس کی آنکھیں بھی حاکم ہیں کہ رعایا کی اصلاح میں جاگتی ہیں۔

فلاَ الخوفُ مِنْ خَوْفٍ أَلَمَّ بأَرضِهِ

ولا الشرُّ فيها بالخواطرِ يخطرُ

۵۴۷۔ اس کی سرزمین میں کسی غم کا خوف نہیں ہے اور دلوں کو اس سرزمین میں شریر دلوں کا کوئی خطرہ نہیں۔

أتى الناسَ مثلَ الغيثِ فی أرضِ جودهِ

يُرَوِّضُ ما يأتى عليه ويزهرُ

۵۴۸۔ وہ اپنی سخاوت کی سرزمین میں لوگوں کے لئے بادل کی طرح آیا وہ جس پر برسے اُسے جنت بنادے اور عُمدہ بنادے۔

وكانت ولاةُ الحربِ فيها كعاصفٍ

مِنَ الرّيحِ ما مَرّتْ عليه تُدَمِّرُ

۵۴۹۔ اس سرزمین میں جنگ کرنے والے تو اس بھیانک ہوا کی طرح ہیں کہ وہ جس پر سے گزرے اُس کو ہلاک کردے۔

وكل امرىءٍ ولَّيتهُ فی رعيَّةٍ

بمافيه من خيرٍ وشرٍ يؤثِرُ

۵۵۰۔ ہر وہ بندہ جو رعایا میں تیرے حکم کے تحت آیا اس میں تو اُس کا والی ہوا کیونکہ اس میں خیر وشر سے تاثیر پانا ہے۔

فَمَنْ حَسُنَتْ آثارُهُ فهُوَ مُقْبِلٌ

ومَنْ قَبُحَتْ آثارُهُ فهُوَ مُدْبِرُ

۵۵۱۔ پس جس کے آثار اچھے تھے اُس نے اس کو قبول کیا اور جس کے آثار بُرے تھے وہ پشت پھیرنے والا ہُوا۔

وكَمْ سعِدَتْ بالطالعِ السَّعْدِ أمَّةٌ

وكم شقيت بالطالعِ النَّحسِ معشرُ

۵۵۲۔ اور طالع سعد کے ساتھ کتنی ہی قومیں سعادت والی ہوئیں اور طالع نحس کے ساتھ کتنے ہی گروہ شقاوت والے ہوئے۔

فما بَلَغَ القُصّادُ غايَةَ سُؤْلِهِمْ

لقد خاب من يرجو سواه ويحذرُ

۵۵۳۔ اپنی مراد کی غایت تک قصد کرنے والے نہیں پہنچے (جو اس کے پاس نہ آئے) بے شک وہ خائب اور خوفزدہ ہُوا جس نے اس کے علاوہ کسی اور سے اُمید رکھی۔

ومن حظهُ من حسن مدحی وافرٌ

وحظّی مِنْ إحسانِهِ بیَ أوْفَرُ

۵۵۴۔ وہ کہ جس کے لئے میری حُسنِ مدح سے بڑا وافر حصّہ ہے اور اُس کے احسان سے میرے لئے اور بھی زیادہ وافر حصّہ ہے۔

أمولای عذراً فی القریض وکلُّ من

شَکا العَجْزَ عَنْ إدراك وَصْفِكَ يُعْذَرُ

۵۵۵۔ کیا میرے مولا (بادشاہ) شعر میں تو عذر نہ رکھے گا اور ہر وہ شخص جو تیرے وصف کے ادراک سے عجز کی شکایت کرے وہ معذور سمجھا جاتا ہے۔

لكَ الهممُ العلیا وکلُّ محاولٍ

مداها وکم بالمدح مثلی مُقصِّرُ

۵۵۶۔ تیرے لئے بلند ہمتیں ہیں اور جو بھی ان کا احاطہ کرے وہ لمبائی کو کھینچتا ہے اور میری طرح کتنے ہی تعریف کرنے والے کوتاہی کرنے والے ہیں۔

تباشرتِ الأعمالُ لمّا رأیتها

بمرآكَ والوجه الجمیلُ مُبَشِّرُ

۵۵۷۔ جب تو نے اعمال کو دیکھا تو اعمال تیرے چہرہ کے ساتھ ملے (نیک اعمال) اور خوبصورت چہرہ خوشخبری والا ہے۔

عذَرتُ الوری لمّا رأوك فهللوا

لِمَطْلَعِ شَمْسِ الفضلِ مِنْكَ وکَبَّروا

۵۵۸۔ میں نے مخلوق سے معذرت کی جب انہوں نے تجھے دیکھا وہ تیرے فضل کے سورج کے مطلع پر قربان ہو گئے اور انہوں نے بڑائی بیان کی۔

دعوك بها کسری وکم لك نائبٌ

یُقِرُّ لهُ فی العَدْلِ کِسْرَی وقَیْصَرُ

۵۵۹۔ اس سبب سے ہی انہوں نے تجھے کسریٰ کہا اور تیرے کتنے ہی نائب ہیں کہ عدل میں کسریٰ اور قیصر بھی اس کی وجہ سے قرار پکڑتے ہیں۔

عمرت بها مالیس یخربُ بعدها

وقد أخربَ الماضونَ ما لیسَ یَعْمُرُ

۵۶۰۔ تو نے اس عدل کے ساتھ وہ زندگی گزاری کہ جس کے بعد خرابی نہیں جبکہ اس سے پہلے (کئی بادشاہ) نے بغیر عدل کے خرابی کی جو ہمیشہ نہ رہے۔

تفاءلتُ لمّا قیلَ: مَنْ سَخا؟

وکلّ امریءٍ غادٍ لملقاهُ مبکرُ

۵۶۱۔ میں نے فال کہی جب کہا گیا کہ کس نے سخاوت کی؟ اور ہر شخص سبقت کرنے والا ہے اُس کی ملاقات کے لئے اول آنے والا ہے۔

فیممتهُ مستبشراً بقدومهِ

وطائرُ حظّی منه بالسّعْدِ یُزْجَرُ

۵۶۲۔ میں نے اس کے آنے سے بشارت چاہتے ہوئے اس کا ارادہ کیا اور اس کی جانب سے میرے حصّہ کے لئے پرندہ نے نیک فال ہی کی۔

وحققَ طرفی أن مرآك جنةٌ

وبِشْرُكَ رِضْوانٌ وکَفُّكَ کَوْثَرُ

۵۶۳۔ میری آنکھوں نے اس کو متحقق کیا کہ تیری دیکھنے کی جگہ جنت ہے (یعنی تیرا چہرہ جنت ہے) تیری پیشانی رضوان اور تیری ہتھیلی کوثر ہے۔

ولو لم تکن شمسا سِرتَ فی الضُّحَی

تسُرُّ عیونَ الناظرینَ وتبهرُ

۵۶۴۔ اگر تو سورج نہ ہوتا تو ایسا ہوا کہ چاشت کے وقت تو دیکھنے والوں کی آنکھوں کو خوش کرتا ہے اور تو روشن ہوتا ہے۔

وأقبلتَ تحيى الأرضَ من بعدِ موتها
وفى الجُودِ ما يُحْيِ المَواتَ وينشُرُ

۵۶۵۔ اور تو ایسا ہوا کہ زمین کو مردہ ہونے کے بعد تو نے دوبارہ زندہ کیا اور سخاوت میں مردہ کہاں زندہ ہوتا ہے اور کہاں اُٹھتا ہے۔

فأَخْرَجْتَ مَرْعاها وَأَجْرَيْتَ ماءَها
غَداةَ بِحارُ الأرضِ أشعثُ أغبرُ

۵۶۶۔ تو نے اس کی چراگاہوں کو نکالا اور اس کا پانی جاری کیا جبکہ کل صبح تک زمین کے سمندر خاک آلود پراگندہ تھے۔

ولوْلاكَ ما راعَتْ بُحوراً تُراعُها
ولاكان من جسر على الماء يجسرُ

۵۶۷۔ اگر تُو نہ ہوتا تو پانی زمین کی چراگاہوں کو سیراب نہ کرتا اور پانی کے اوپر کوئی پُل بھی کارگر نہ ہوتا۔

فها هِيَ تَحْكِي جَنَّةَ الخُلْدِ نُزْهَةً
ومِنْ تَحْتِها أنهارُها تَتَفَجَّرُ

۵۶۸۔ یہی تو وہ سرزمین ہے جو عمدہ ہمیشہ رہنے والی جنت سے حکایت ہوتی ہے جس کے نیچے نہریں اُس کی پھوٹ رہی ہیں۔

وأعطيتَ سلطاناً على الماء عالياً
به يزخرُ البحرُ الخضمُّ ويسجرُ

۵۶۹۔ بلندی کے ساتھ اس پانی پر تجھے سلطنت دی گئی کہ جس میں سمندر ٹھاٹھیں مارتا ہے اور پھوٹ کر نکلتا ہے۔

فخُذْ آيَتَيْ موسى وعيسى بِقُوَّةٍ
وكلُّ النصارى واليهودِ تحسَّروا

۵۷۰۔ تو پکڑ لے قوت کے ساتھ موسیٰ و عیسیٰ علیہم السلام کی نشانیوں کو تمام نصاریٰ اور یہود (اس پر تجھ سے حسرت کرتے ہوئے) پچھتاتے ہیں۔

فيا صالحاً فى قسمةِ الماءِ بينهم
ولا ناقةَ فى أرْضِهِمْ لكَ تُعْقَرُ

۵۷۱۔ تو ان کے درمیان پانی کی تقسیم میں کتنا صالح ہے اور کوئی اونٹنی اُن کی سرزمین میں تیرے لئے ذبح نہیں کی جاتی۔

فَفِي بَلَدٍ مِنْ حُكْمِكَ الماءُ راكِدٌ
وفى بلدٍ من حُكمِهِ يتحدَّرُ

۵۷۲۔ کسی شہر میں تیرے حکم سے پانی ٹھہرا ہوا ہے اور کسی شہر میں اُس کے حکم سے ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔

فهذا لهُ وقْتٌ وحَدٌّ مُعَيَّنٌ
وَهذا له حَدٌّ ووَقْتٌ مُقدَّرُ

۵۷۳۔ یہ اُس کے لئے وقت اور حدِ معیّن ہے اور یہ دوسرے کے لئے حد اور وقت مقدّر ہے۔

هنيئاً لإبنوطيرَ أنكَ زرتها
وشَرَّفَها مِنْ وَقْعِ خَيْلِكَ عَنْبَرُ

۵۷۴۔ ابنوطیر (شہر) کو مبارک ہو کہ تُو نے اُس کو دیکھا اور عنبر نے تیرے گھوڑے کے اس شہر میں واقع ہونے سے اس کو شرف دیا۔

دَعَتْ لكَ سُكانٌ بها ومساكنٌ
ولم يدعُ إلاَّ عامرٌ ومعتِرُ

۵۷۵۔ تیرے لئے اس شہر کے باشندوں نے دُعا کی اور مساکن نے بھی دُعا کی اور آباد کرنے والے (جوان) اور معمر نے بھی دُعا کی (یعنی ہر طبقہ نے دُعا کی)

وصلّوا بها لله شُكراً وصدَّقوا
وحقَّ عليهم أن يُصَلوا وينحروا

۵۷۶۔ انہوں نے شکرانے کے نوافل پڑھے اور صدقہ دیا اور اُن کو حق ہے کہ وہ نفل پڑھیں اور قربانی کریں۔

فكلُّ مكانٍ منكَ بالعدلِ مخصبٌ
وبالحمدِ وَالذِّكرِ الجميلِ مُعَطَّرُ

۵۷۷۔ ہر مکان تیرے عدل سے خوشحال ہے اور حمد وذکرِ جمیل کے ساتھ مُعطر ہے۔

أتيتكَ بالمدج الذى جاءَمظهراً
إلى الناسِ مِنْ حُبِّيكَ ما أنا مُضمِرُ

۵۷۸۔ میں جو تجھ سے محبت رکھتا ہوں اس کو لوگوں کے سامنے ظاہر کرتے ہوئے تیری تعریف کے ساتھ تیرے پاس آیا کیونکہ میں پوشیدہ رکھنے والا نہیں۔

فخُذْهُ ثناءً يخجلُ الزهرَ نظمهُ
وَهَلْ تُنظَمُ الأزهارُ نَظْمي وتُنْثَرُ

۵۷۹۔ اس تعریف کو قبول کر کہ جس کی نظم کلی کو بھی شرمندہ کر رہی ہے کیا میری نظم کو کلیاں نظم یا نثر کرسکتی ہیں؟

مِنَ الرأيِ أن يُهدى لمثلكَ مثلهُ
جَهلْتُ وهَلْ يُهْدَى إلى البحرِ جوهَرُ

۳۸۰۔ رائے سے یہی ہے کہ تیری مثل کے لئے اس نظم کو مثال بنا کر ہدیہ کیا جائے میں نے اس میں جہالت کی کیا کبھی سمندر کو جوہر ہدیہ کیا جاتا ہے۔

فتنتُ بشعرى وهو كالسحرِفتنةً
وَقُلْتُ كَذا كانَ امْرؤ القَيْسِ يَشْعُرُ

۵۸۱۔ میں شعر کے ساتھ آزمایا گیا اور وہ سحر کی طرح فتنہ ہے اور میں نے کہا کہ کیا اسی طرح امرؤالقیس (عرب کا بڑا شاعر) شعر کہتا تھا۔

ومالى أُزَكِّي النفسَ فيما أقولهُ
وأتبعها فيما يذمُّ ويشكرُ

۵۸۲۔ اور مجھے کیا ہے کہ میں اپنے قول میں نفس کو پاک نہ کروں اور اُن اُمور کی اتباع نہ کروں جن سے اس کی مذمت ہو اور شکر کیا جائے۔

وها إنَّ شمسَ الدينِ للفضلِ باهرٌ
وليسَ بِخافٍ عنه للْفَضْلِ مَخْبرُ

۵۸۳۔ ہاں شمس الدین فضل کے لئے ظاہر ہے اور فضل کے لئے اس سے کوئی خبر دینے والا خوف میں نہیں ہے۔

إلى الله أشكو إنَّ صَفْوَ مَوَدَّتي
على كدرِ الأيامِ لاتتكدرُ

۵۸۴۔ اللہ کی طرف ہی میں شکایت کرتا ہوں کہ میری محبت کی پاکیزگی دنوں کی پراگندگی پر مکدّر نہیں ہوتی۔

وإنْ أظْهَرَ الأصْحابُ ما ليسَ عِنْدَهم
فإنّي بما عِندى مِنَ الوُدِّ مُظْهِر

۵۸۵۔ اگرچہ دوست وہ ظاہر کرنے والے ہیں جو اُن کے دل میں نہیں جبکہ میں اپنی

محبت کو جو میرے پاس ہے ظاہر کرنے والا ہوں۔

وإن غُرستْ فی أرضِ قلبی محبةٌ

فلیس بِبُغْضٍ آخِرَ الدَّهرِ تُثْمِرُ

۵۸۶۔ اگرچہ میرے دل کی زمین میں محبت کو گاڑھا گیا ہے مگر آخر زمانہ کے بُغض کے ساتھ وہ پھل لانے والی نہیں ہے۔

وَیَمْلِکُنِی خُلْقٌ عَلَی السُّخْطِ والرِّضا

جَمِیلٌ کَمِثْلِ البُرْدِ یُطْوَی ویُنْشَرُ

۵۸۷۔ اور مخلوق مجھے مالک کرتی ہے ناراضی اور رضامندی میں عمدگی پر جیسے چادر کو لپیٹا جاتا ہے اور پھیلایا جاتا ہے۔

وقَلْبٌ کَمِثْلِ البحرِ یَغْلو عُبابهُ

ویَزْخَرُ مِنْ غَیْظٍ ولا یَتَغَیَّرُ

۵۸۸۔ اور دل سمندر کی طرح ہے جس کا سیلاب خوب بلند ہوتا ہے اور غیظ سے ٹھاٹھیں مارتا ہے اور وہ تبدیل نہیں ہوتا۔

إذا سئلَ الإبریزَ جاشَ لعابهُ

ویصفو بما یطفو علیه ویظهرُ

۵۸۹۔ جب خالص سونے کا سوال کیا جائے تو اُس کا لُعاب جوش مارے اور جو اس پر تپایا جائے کندن ہو جائے اور ظاہر ہو جائے۔

وما خُلُقِی مَدْحُ اللَّئِیمِ وَإنْ عَلَتْ

بهِ رُتَبٌ لا أنَّنی مُتَکَبِّرُ

۵۹۰۔ میرا اخلق کمینہ ور شخص کی مدح نہیں کرتا اگرچہ اس کے ساتھ رُتبے بلند ہوں مگر میں تکبر کرنے والا نہیں۔

ولا أبتغی الدنیا ولا عرضاً بها

بِمَدْحی فَإنِّی بالقَناعَةِ مُکْثِرُ

۵۹۱۔ میں اپنی مدح کے ساتھ دنیا اور اُس کا ساز و سامان نہیں چاہتا اس لئے کہ میں بہت زیادہ قناعت پسند ہوں۔

لیعلم أغنی العالمین بأنه

إلی کَلِمِی مِنّی لِدُنیاهُ أفْقَرُ

۵۹۲۔ تاکہ عالمین کا سب سے بڑا غنی جان لے کہ اپنی دُنیا کے لئے میری طرف سے کلمہ کی طرف سے (مدح کی طرف سے) وہ سب سے بڑا فقیر ہے۔

وأبسطُ وجهی حین یقطبُ وجههُ

فَیَحْسَبُ انی موسِرٌ و هوَ مُعسِرُ

۵۹۳۔ میں اپنے چہرے کو بچھا دیتا ہوں جب اس کے چہرہ کو وہ پھیرے پس وہ گمان کرتا ہے کہ میں آسانی پیدا کرنے والا ہوں اور وہ مشکل پیدا کرنے والا ہے۔

أأنظمُ هذا الدُّرَّ فی جیدِ جاهلٍ

وأظلمهُ إنی إذنْ لمبذِّرُ

۵۹۴۔ کیا میں ان قیمتی موتیوں کو جاہل کی تعریف میں نظم کروں گا میں تو اس پر اس طرح ظلم کروں گا اور فضول خرچی کرنے والا ہوں گا۔

وعندی کلامٌ واجبٌ أن أقولهُ

فلا تَسأمُوا مِمّا أقولُ وتَسخَروا

۵۹۵۔ میری استطاعت میں کلامِ واجب ہے کہ میں اُس کو کہوں اور میں جو کہوں اس میں تم مجھے نیک نامی نہ دو اور آپ میرا مذاق اڑاؤ۔

وَلَمْ تَرَنِی لِلْمالِ بالمَدْحِ مُؤثِراً

ولکنّنی للودِّ بالمدح مؤثرُ

۵۹۶۔ تو نے مجھے کبھی نہ دیکھا کہ مال کے لئے مدح مؤثر کر رہا ہوں لیکن میں محبت کی وجہ سے ہمیشہ مدح مؤثر کرتا ہوں۔

فیا مَصْدَر الفضلِ الذی الفضلُ دأْبُه

فما اشتُقّ إلا منه للفضلِ مصدرُ

۵۹۷۔ پس اے مصدرِ فضل کہ فضل جس کے قبضہ میں ہے مجھے کیوں اُس کی مدح کا اشتیاق ہے سوائے اس کے کہ فضل کے نکلنے کی جگہ وہی ہے۔

بَرِئْتُ مِنَ المُسْتَخدِمینَ فخَیْرُهم

لصاحِبِهِ أعْدَی وَأدْهَی وأنْکَرُ

۵۹۸۔ میں امیر لوگوں سے بری ہوں پس اُن میں سے بہتر اپنے صاحب کے لئے زیادہ بڑا دُشمن زیادہ چالاک اور زیادہ انکار کرنے والا ہے۔

هَدَرْتُهُم مِثْلَ الرُّماةِ لِکِذْبِهِمْ

وَعندیَ أنّ المرء بالکِذْبِ یُهْدَرُ

۵۹۹۔ میں نے انہیں تیروں کی طرح دور پھینکا اُن کے جھوٹ کی وجہ سے اور میرے نزدیک جھوٹے شخص کو دھتکار دیا جاتا ہے۔

فلا تُدنه منهم واحِد امنك ساعة

و لو فاحَ بُرْدَیهِ مِسْكٌ و عَنبَرُ

۶۰۰۔ اُن میں ایک فرد بھی آنِ واحد کے لئے تیرے قریب نہ ہو اگرچہ اُس کی چادر سے مشک وعنبر کی خوشبو پھیل رہی ہو۔

وقد قیلَ کُتّابُ النصاری مناسرٌ

فما مثلُ کُتّابِ المحلةِ منسرُ

۶۰۱۔ کہا گیا کہ نصاریٰ کے لکھنے والے شکاری پرندے کی چونچ کی طرح ہیں پس محلہ (مقام) کے لکھنے والوں کی طرح بدکلامی لکھنے والے نہیں ہیں۔

فبرّدْ فؤادی بانتقامك منهمُ

فقد کاد قلبی منهمُ یتفطرُ

۶۰۲۔ اُن سے تو نے جب انتقام لیا تو میرا دل ٹھنڈا ہُوا۔ جبکہ میرا دل اُن کی وجہ سے ٹکڑے ہوا جا رہا تھا۔

مُنِعْتُ بهم حَظّی شُهوراً وَلم أصِلْ

إلی حظِّهمْ حتی مضتْ لی أشهرُ

۶۰۳۔ میرے حصے نے مہینوں اُن سے مجھے دُور رکھا کیا میں اُن کے حصہ کی طرف نہ ملوں یہاں تک کہ مہینہ بھر میرے لئے گزر گیا۔

وحَسْبُكَ أنّی منهمُ مُتَضَوِّرٌ

وکلُّ امریءٍ منهم کذا یتضوّرُ

۶۰۴۔ تجھے یہ کافی ہے کہ میں اُن سے بھوکا ہوں اور ہر شخص اُن سے ایسا ہی بھوکا ہے۔

فَواعجباً مِنْ واقِفٍ منهمُ علی

شَفا جُرُفٍ هارٍ مَعی یَتَهوّرُ

۶۰۵۔ اس کھڑے ہونے والے پر تعجب ہے جو آگ کے گڑھے کے کنارے میرے ساتھ ہلاکت گاہ میں کھڑا ہو۔

یقولون لو شاء الأمیرُ أزالهمْ

فقلتُ زوَالِ القَوْمِ لا یُتَصَوَّرُ

۲۰۶۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر امیر اُن کا ازالہ چاہے تو میں نے کہا کہ قوم کا زوال اُس سے متصور نہیں (کہ وہ خود قوم کا زوال چاہے)

فقد قهرَ السلطانُ كلَّ معاندٍ
وما أحَدٌ لِلْقِبْطِ فى الأرض يَقْهَرُ

۲۰۷۔ ہر سرکش پر سلطان نے قہر کیا اور کوئی بھی قبطیوں کے لئے زمین میں قہر کرنے والا (اس کے علاوہ) نہیں۔

وما فيهمْ لابارَكَ الله فيهمْ
أخو قَلَمٍ إلاَّ يَخُونُ ويَغْدِرُ

۲۰۸۔ نہ اُن میں اور نہ اُن کے بارے میں قلم چلانے والے کو اللہ نے برکت دی مگر اس طرح کہ خائن ہوا اور غدر کیا (اُس نے لکھنے میں)

إن استضعفوا فى الأرض كان أقلهمْ
عَلَى كلِّ سُوءٍ يُعْجِزُ الناس أقْدَرُ

۲۰۹۔ اگرچہ وہ زمین میں کمزور ہو گئے مگر اُن میں سے سب سے کم ہر برائی کے اعتبار سے، لوگوں کو عاجز کرتا ہے اور برائی پر سب سے زیادہ قادر ہے۔

كأنَّهُمُ البُرْغوثُ ضَعْفاً وجُرأةً
وإن يشبعِ البرغوثُ لولا يُعَدّدُ

۲۱۰۔ گویا وہ کمزور پسّو ہیں اور پھر بھی بہادر ہیں اگرچہ پسّو شکم سیر ہوں مگر کاش کہ خوراک کا انخلا بھی کرتے۔

رِياستُهُمْ أنْ يُصْفَعُوا ويُجَرَّسوا
ودِينُهُمْ أنْ يَصلُبُوا ويُسَبِّروا

۲۱۱۔ اُن کی ریاست تھپڑ مارنا اور بدکلامی کرنا ہی ہے اور اُن کا دین یہی ہے کہ سولی پر

لٹکائے جائیں اور اُن کو کیلیں ٹھونکی جائیں۔

وما أحَدٌ منهم على الصَّرْفِ صابِرٌ
ولا أحَدٌ منهم على الذُّلِّ أصْبَرُ

۲۱۲۔ اور اُن میں سے کوئی ایک بھی خرچ پر صبر کرنے والا نہیں اور اُن میں سے کوئی ایک بھی ذلت پر زیادہ صابر نہیں ہے۔

ومُذْ كَرِهَ السُّلطانُ خِدْمَتَهُمْ لهُ
تَمَنَّى النَّصارَى أنهم لم يُنَصَّروا

۲۱۳۔ جب سے سلطان نے اُن کی خدمت کو ناپسند کیا تو نصاریٰ نے تمنا کی کہ کاش وہ نصاریٰ نہ ہوتے۔

إذ كانَ سُلطانُ البسيطةِ منهمُ
يَغارُ على الإسلامِ فالله أغْيرُ

۲۱۴۔ جب سے مصر کا سلطان اُن سے اسلام کے اوپر غیرت کھانے والا ہوا (پس غیرت کھانا عمدہ ہے کیونکہ) اللہ سب سے بڑا غیرت والا ہے۔

وَبالرَّغْمِ منهمْ أنْ يَرَوْا لكَ كاتباً
وما أحَدٌ فى فَنِّهِ منهُ أمْهَرُ

۲۱۵۔ اُن کی ناک خاک آلود ہوئی کہ انہوں نے تجھے دیکھا کہ تیرے لئے کاتب ہے اور کوئی بھی اس فن میں اس سے زیادہ ماہر نہیں ہے۔

ويُعجبهمْ من جدُّ جدَّيهِ بُطرُسٌ
وَيَحْزُنُهُمْ مَنْ جَدُّ جَدَّيهِ جَحْدَرُ

۲۱۶۔ اُن کو متعجب کرتا ہے لمبے قد والا جو اپنے آباء کی پیروی میں کوشش کرتا رہا اور اپنے آباء کی کوششوں کو پست کرنے والا اُن کو غمگین کرتا ہے۔

بأن النصاری یرغبون لبعضهم

ومن غیرهم کلٌّ یُراعُ ویزعرُ

۶۱۷۔ کیونکہ نصاریٰ اپنے بعض کے لئے راغب ہوتے ہیں اور اُن کے غیر سے ہر ایک خوفزدہ اور اُن سے جدا ہوتا ہے۔

عداوتهم للملكِ مالیس تنقضی

وَذَنْبُ أخی الإسلامِ ما لیس یُغْفَرُ

۶۱۸۔ اُن کی بادشاہ سے عداوت ایسی نہیں جو ختم ہو جائے اور اسلام کے (الہامی مذہب ہونے میں) بھائیوں کے گناہ ایسے نہیں جو معاف ہوں۔

ومنهمْ أُناسٌ یُظْهِرونَ مَوَدّتی

وبغضهم لی من قفا نبكِ أشهرُ

۶۱۹۔ ان میں وہ لوگ ہیں جو میری محبت کو ظاہر کرنے والے ہیں اور اُن میں سے بعض میری مخالفت پر زیادہ مشہور ہیں۔

وَكَمْ عمَّرَ الوالی بلاداً وأخربُوا

وكَم آنَسَ الوالی قُلوباً ونفَّروا

۶۲۰۔ والی کتنی ہی مدت شہروں کو آباد کرتا رہا اور انہوں نے ان شہروں کو ویران کیا۔ والی نے دلوں میں کتنا ہی اُنس ڈالا اور انہوں نے نفرت ڈالی۔

وقالوا بأیّامی مَساقٌ مُحرَّرٌ

ولیس لهم فلسٌ مساقٌ محرَّرُ

۶۲۱۔ اور وہ بولے! کہ میرے دن محرّر کے چلنے کے ساتھ ساتھ ہیں اور ان کے لئے محرّر کی چلن سے کوئی پیسہ نہیں ہے۔

وكَمْ زُورِ قولٍ قُلْتُمُ أیُّ حُجَّةٍ

وَكَمْ حُجَجٍ للخائنینَ تُزَوَّرُ

۶۲۲۔ تم نے کتنے جھوٹے قول کہے جن پر کوئی حجت نہیں اور خیانت کرنے والوں کے لئے کتنی ہی جھوٹی حُجتیں ہوتی ہیں۔

وإن تنصرونی قُمتُ فیهم مجاهداً

فإنهم للّٰه أَعْصَى وأكْفَرُ

۶۲۳۔ اگر وہ میری مدد کریں تو میں اُن میں مجاہد بن کر کھڑا ہوں جبکہ وہ اللہ کے لئے نافرمانی کرنے والے اور زیادہ کفر کرنے والے ہیں۔

وإلا فإنی للأمیرِ مُذَكِّرٌ

بمافعلوه والأمیرُ منظِّرُ

۶۲۴۔ ورنہ میں امیر کو اُن کے کارنامے یاد دلانے والا ہوں اور امیر ان کو خود نگاہ سے دیکھنے والا ہے۔

وكَمْ مُشْتَكٍ مِثْلی شَكا لیَ منهمُ

كما یشتكی فی اللیل أعمی وأعورُ

۶۲۵۔ کتنے ہی میری مثل اُن کی طرف سے شکایت رکھنے والے ہیں جیسے رات میں اندھا اور یک چشم شکایت رکھتا ہے۔

وكنتُ وما لی عندهم من طلابةٍ

أزَوَّدُ من أموالهم وأسقَرُ

۶۲۶۔ میں ایسے ہی تھا کیونکہ میرے اوپر اُن کا کوئی حق نہیں (جس کو وہ مانگیں یا) میں اُن سے مانگوں اُن کے اموال سے زائد اور بھکاری بن کر مانگوں۔

وما ضَرَّنى إلاّ معارفُ منهمُ
ذُنوبُ وِدادِى عندهمُ لا تُكَفَّرُ

۶۲۷۔ مجھے اُن میں سے کوئی ضرر نہ پہنچا سکا مگر اُن کے گناہوں پر میری معرفت کی وجہ سے وہ جو میرا لحاظ کریں اس کا انکار نہیں ہوسکتا۔

ولولا حيائى أن أعاندَ مسكاً
لحقِّى أتانى الحقُّ وهو مُعَبَّرُ

۶۲۸۔ اگر مجھے حیاء نہ ہوتی تو میں اپنے حق کی خاطر مُعاند بن جاتا مجھ تک میرا حق پہنچ جاتا اور بھرپور مجھ تک آتا۔

فإنْ شَمَّروا عَنْ ساقِ ظُلْمِى فإننى
لِذَمِّهِمُ عَنْ ساقِ جِدِّى مُشَمِّرُ

۶۲۹۔ اگر وہ مجھ پر ظلم چلانے میں تیزی کریں تو میں اُن کی مذمت کی کوشش میں بھی تیزی کرنے والا ہوں گا۔

وإنْ حَمَلوا قلبى وساروا فمنْطِقى
يُحَمَّلُ فى آثارهم ويُسَيَّرُ

۶۳۰۔ اگر وہ میرے دل کو بوجھل کریں اور اس طرح کرنے والے ہو جائیں تو میری منطق اُن کے آثار میں اسی طرح بوجھ ڈالے گی (اور اس طرح دل میں) آسانی آئے گی۔

وإن يسبقوا للبابِ دونى فإنهم
بما صَنَعوا بالناس أحْرَى وأجْدَرُ

۶۳۱۔ اگر میرے علاوہ کسی اور دروازے کے لئے وہ سبقت کریں تو جو کچھ انہوں نے لوگوں کے ساتھ کیا اُس کو وہ کم بتائیں اور گھٹا کر بتائیں گے۔

فإنْ أشْكُ ما بى للأمير فإنه
ليعلمُ منه ما أسرُّ وأجهرُ

۶۳۲۔ اگر میں شکایت کروں جو امیر سے میرا تعلق ہے اس وجہ سے تو وہ پھر بھی جانتا ہے وہ جس کو چھپایا جائے اور جس کو ظاہر کیا جائے۔

فإنْ أشْكَتِ الأيامُ تُلْقِ قِيادَها
إليه وتجفُ منْ جفاهُ وتهجرُ

۶۳۳۔ اگر دن شکایت کریں تو اُن کی قیادت اس سلطان کو سونپی جائے۔ جو اُس سے جفا کرے وہ اس سے جفا کریں اور اس کا انکار کریں۔

وتملِى على أعدائِهِ ما يسوءهم
وتوحى إلى أسماعِهِ ما يُحَبَّرُ

۶۳۴۔ اس کے دشمنوں کی بُرائیوں کا بھرپور جواب دیں اور اس کے کانوں کی طرف وہ وحی کریں جو مصدّقہ بات ہو۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قصیدہ بادشاہ ظاہر بیبرس کے وزیر بہاء الدین بن علی بن محمد بن سلیم بن حناء کی تعریف میں کہا:

أيها المَوْلَى

اے مولا

يا أيها المَوْلَى الوزيرُ الذى
أيّامه طائعةٌ أمرهُ

۶۳۵۔ اے مولا وزیر کہ جس کے دن اس کے حکم کی اطاعت کرنے والے ہیں۔

ومنْ لهُ منزلةٌ فی العلا

تَكِلُّ عَنْ أوْصافِها الفِكْرَه

۶۳۶۔ وہ وزیر جس کی منزل بلندیوں میں ہے جن بلندیوں کے اوصاف سے فکر عاجز آجاتی ہے۔

أخلاقكَ الغرُّ دعتنا إلى الـ

إدلاءِ فی القولِ علی غرهْ

۶۳۷۔ تیرے عمدہ اخلاق نے ہمیں ناتجربہ کاری پر قول میں دلیل قائم کرنے کی طرف دعوت دی۔

إذْ لمْ تَزَلْ تَصْفَحُ عَمّنْ جَنی

وتُؤْثِرُ العَفْوَ مَعَ القُدْرَهْ

۶۳۸۔ اس لئے کہ تو ہمیشہ جُرم کرنے والوں کو معاف کرتا رہا اور قدرت رکھنے کے باوجود معافی کا تاثر دیتا رہا۔

حتی لقد يَخْفَى علی الناسِ ما

تُحبُّ مِنْ أمرٍ وما تَكْرَهْ

۶۳۹۔ یہاں تک کہ لوگوں پر پوشیدہ ہوگیا کہ کس سے تُو نے محبت کی اور کس کو ناپسند کیا۔

إليكَ نَشْكُو حالَنا إننا

عائلةٌ فی غايةِ الكَثْرَهْ

۶۴۰۔ ہمارے حال کی تیری بارگاہ میں ہی شکایت ہے ہم بہت کثرت میں اہل وعیال رکھنے والے ہیں۔

أُحدِّثُ المولَی الحديثَ الذی

جَرَی عليهم بالخيطِ والإبرَه

۶۴۱۔ میں اپنے مولیٰ کو وہ بات بتانے والا ہوں جو جاری ہوئی اُن پر سینے اور سوئی کے ساتھ۔

صاموا مع الناس ولكنَّهمْ

كانوا لِمَنْ يبصرُهم عِبرَه

۶۴۲۔ لوگوں کے ساتھ انہوں نے روزے رکھے لیکن وہ ان کے لئے تھے جن کو وہ عبرت دکھانا چاہتے تھے۔

إن شَربوا فالبِئْرُ زِيرٌ لهُمْ

ما بَرِحَتْ والشَّرْبَةُ الجَرَّه

۶۴۳۔ اگر وہ پئیں تو کنواں بھی اُن کے لئے بڑا مٹکا ہے جس سے پیاس زائل نہ ہو (اُنکی) اور سختی کے ساتھ ابھی پیاس سے وہ پانی پئیں۔

لهم من الخبيزِ مسلوقةٌ

فی كل يومٍ تشبهُ النشرَه

۶۴۴۔ ان کے لئے ہر دن باریک چھوٹی چھوٹی روٹی ہے جو منتشر چیز کے مشابہ ہے۔

أقولُ مهما اجتمعوا حولها

تنزَّهوا فی الماءِ والخضره

۶۴۵۔ میں کہتا ہوں کہ جب بھی وہ اس کے گرد جمع ہوئے تو پانی میں اور سبزہ میں عیب سے دُور ہوئے۔

وأقبلَ العيدُ وما عندهم

قمحٌ ولا خبزٌ ولا فطره

۶۴۶۔ عید اُن پر آئی مگر نہ اُن کے پاس گندم ہے نہ روٹی ہے اور نہ بغیر خمیر کی روٹی ہے۔

فارحمهم إن أبصروا كعكةً
في يدِ طفلٍ أو رأوا تمرَه

۶۴۷۔ پس اُن پر رحم کر کہ اگر بچے کے ہاتھ کو روٹی سے وہ بند دیکھیں یا وہ کھجور دیکھیں۔

تشخصُ أبصارُهم نحوها
بشهقةٍ تتبعُها زفره

۶۴۸۔ تو اُن کی آنکھیں اس کی طرف جھپٹنا چاہیں اور سرد آہ بھریں۔

فكم أقاسي منهمُ لوعةً
وكم أقاسي منهمُ حسره

۶۴۹۔ کتنوں کو ان میں سے میں جلا ہوا قیاس کرتا ہوں اور اُن میں سے کتنوں کو میں حسرت والا قیاس کرتا ہوں۔

كم قائلٍ يا أبتا منهمُ
قَطَعْتَ عنّا الخُبزَ في كرّه

۶۵۰۔ کتنے ہی اُن میں سے یہ کہنے والے ہیں کہ ہائے ابا جان! سختی میں ہم سے روٹی چھین لی گئی۔

ما صِرتَ تأتينا بفلس ولا
بِدِرْهَمٍ وَرِقٍ وَلا نُقْرَه

۶۵۱۔ جب تک کہ تو ہمارے پاس آتا ہمارے پاس کوئی پیسہ کوئی درہم کوئی سونے چاندی کا سکہ نہیں۔

وَأنتَ في خِدمَةِ قَوْمٍ فَهَلْ
تخدمهمُ يا أبتا سُخرهْ

۶۵۲۔ اور تُو قوم کی خدمت میں مشغول رہا کیا اے باپ تو مطیع بن کر اُن کی خدمت کرتا ہے؟

ياخيبةَ المسعى إذا لم يكن
يَجْرى لنا أَجْرٌ وَلا أُجْرَه

۶۵۳۔ اے کوشش کر کے خسارہ پانا (کتنا برا ہے) جب ہمارے لئے کوئی اجر اور اُجرت جاری نہ ہو۔

لقد تعجبتُ لها فطنةً
أتى بها الطِّفلُ بلا جَرَّه

۶۵۴۔ میں متعجب ہوا اُس کے لئے ذہانت سے کہ بچہ اس ذہانت کے ساتھ بغیر منہ ہلائے (دنیا میں) آیا۔

وَكيف يَخْلُوا الطِّفلُ مِنْ فِطْنَةٍ
وكلٌّ مولودٍ عَلَى الفِطْرَه

۶۵۵۔ بچہ ذہانت سے کیسے خالی ہو سکتا ہے جبکہ ہر پیدا ہونے والا بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے۔

ويومَ زارتْ أمهمُ أختها
والأختُ في الغيرةِ كالضَّرّةْ

۶۵۶۔ وہ دن جب اُن کی ماں نے بہن کو دیکھا اور بہن غیرت میں سوکن کی طرح ہے۔

وأقبلتْ تشكو لها حالها
وصبرها مني على العسره

۶۵۷۔ وہ آئی اُس کے پاس اپنے حال کی شکایت کرنے اور تنگی پر میری طرف سے اپنے صبر کے احوال بیان کرنے۔

قالت لها کیفَ تکونُ النسا

کذا معَ الأزواج یا غِرَّةْ

۶۵۸۔ وہ اُس سے کہنے لگی اے ناتجربہ کار عورت اس طرح عورتوں کا شوہروں کے ساتھ گزر کیسے ہو۔

قُومِی اطلُبی حَقَّكِ منه بِلا

تَخَلفٍ منكِ ولا فَترَه

۶۵۹۔ کھڑی ہو جا اور اُس سے اپنا حق مانگ اپنے سے کچھ پیچھے چھوڑتے اور ترک کئے بغیر۔

وإنْ تأبَّی فخُذی ذَقْنَهُ

ثمَّ انتفیها شعرةً شعره

۶۶۰۔ اگر وہ انکار کرے تو اُس کی ٹھوڑی پکڑ لے (ڈاڑھی) اور ایک ایک بال نوچ ڈال۔

قالت لها ما عادتی هکذا

فإنَّ زوجی عنده ضجره

۶۶۱۔ اُس نے جواب دیا کہ بہن میری یہ عادت نہیں ہے اس لئے کہ میرا شوہر پہلے ہی غمگین ہے۔

أخافُ إن کلمتهُ کلمةً

طَلَّقَنی قالتْ لها: بَعْرَه

۶۶۲۔ میں ڈرتی ہوں کہ اگر کچھ کلام کروں تو وہ مجھے طلاق دے دے گا اُس نے جواباً اس کو (ڈرپوک کہا جوتے کے ساتھ لگی) مینگنی کہا۔

فهونَتْ قدری فی نفسها

فجاءت الزوجةُ مُحْتَرَّه

۶۶۳۔ اس کے دل میں میری قدر کم پڑ گئی اب زوجہ وہاں سے کچھ (با حوصلہ) مضبوط بن کر آئی۔

فاستقبلتنی فتهددتها

فاستقبلتْ رأسی بآجرَّه

۶۶۴۔ وہ میرے پاس آئی میں نے اس کو تہدید کی تو اُس نے میرے سر کو پکڑ کر خوب پھوڑا پکی اینٹ کے ساتھ۔

وباتت الفتنةُ ما بیننا

مِنْ أوَّلِ اللَّیْلِ إلی بُکْرَه

۶۶۵۔ ہمارے درمیان فتنہ پھوٹ پڑا رات کی ابتداء سے لے کر صبح سویرے تک (جھگڑا جاری رہا)

وما رأی العبدُ له مخلصاً

إلاَّ وما فی عَیْنِهِ قَطْرَه

۶۶۶۔ کسی بندے نے اُس کے لئے اخلاص نہ دیکھا مگر یہ بھی کہ اس کی آنکھ میں قطرہ بھی نہ دیکھا (غم سے اور حسرت کے آنسوؤں کا)

فَحَقٌّ مَنْ حالَتُهُ هذِهِ

أنْ یَنْظُرَ المَوْلی لهُ نظْرَه

۶۶۷۔ پس جب اُس کی یہ حالت ہو گئی تو اس پر حق ہے کہ مولیٰ اس پر خاص نظرِ کرم کرے۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے مزید کہا کہ جب عیدِ مسیح میں ان کو خبر نہ آئی اور نصاریٰ نے طعامِ عید کی خبر نہ دی۔

عیدِ مسیح

يَهُودُ بُلْبَيْسَ كُلَّ عِيدٍ
أفضلُ عندى من النصارى

۲۶۸۔ بُلبیس کے یہود کی ہر عید میرے نزدیک نصاریٰ کی عید سے افضل ہے۔

أما تَرَى البَغْلَ وهُوَ بَغْلٌ
فى فضلهِ يفضلُ الحمارا

۲۶۹۔ کیا تو نہیں دیکھتا خچر کو کہ وہ خچر ہے لیکن اپنی فضیلت میں وہ گدھے سے افضل ہے۔

قافیة ﴿السین﴾

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے الصاحب شمس الدین ابن صاحب برہان الدین جو والد کا وزارت میں نائب ہوا، اُس کی تعریف میں لکھا۔

لَوْلَا الصَّاحِبَيْن

اگر دو صاحب نہ ہوتے

إنْ تُحْيَ آمالى بِرُؤْيَةِ عيسى
فلطالما أنضتْ إليه العيسا

۱۔ اگر میری آرزوئیں عیسیٰ کو دیکھ کر جی اُٹھیں تو دور سے ہی اُس کی طرف اونٹ کھینچا چلا آئے۔

وَحَظِيتُ بَعْدَ اليَأْسِ بالخِضْرِ الذى
ما زالَ يَرْقَى أوْ حَكَى إدْرِيسا

۲۔ میں نے حصّہ پایا تنگی کے بعد اُس خضر کے ساتھ جو ترقی کرتا رہا یا ادریس علیہ السلام سے حکایت کرتا رہا۔

لولا وجودُ الصاحبينِ كليهما
صارتْ بيوتُ العالمينَ دُمُوسا

۳۔ اگر دونوں صاحبوں کا وجود نہ ہوتا تو جہان والوں کے گھر قبرستان کا منظر پیش

کرتے۔

کم قلتُ لمّا أنجبَ الأبُ ابنَهُ

لا غَرْوَ أنْ يَلِدَ النَّفِيسُ نَفِيسا

۴۔ میں نے کتنا کہا کہ جب باپ نے بیٹے کو منفرد پاکیزہ کیا کہ اس میں کیا حرج ہے کہ نفیس نفیس کو پیدا کرے۔

لله شمسُ الدين شمسٌ أطلعت

فينا بُدوراً للهدى وشموسا

۵۔ اس شمس الدین کا بڑا مقام ہے رب کے ہاں کہ یہ وہ شمس ہے جو ہم میں بدر اور شمس کی حالت میں چمکا ہدایت کے لئے۔

رَدَّتْ لنا يدُهُ الغَصُوبَ وأسْكَنَتْ

بالعدلِ ارامَ الكناسِ الخيسا

۶۔ اس کا غضب ناک ہاتھ ہمارے لئے پلٹ کر آیا اور عدل کے ساتھ سکون کیا (اس کے دور حکومت میں) ہرنیوں نے آرام دہ جھاڑیوں میں۔

أغنتْ مكارمهُ الفقيرَ وأطعمتْ

من كان من خير الزمانِ يئوسا

۷۔ اس کے مکارم نے فقیر کو غنی کر دیا اور جو خیرِ زمان سے نا اُمید تھا اس کو خوب سیراب کیا کھانے سے۔

حِبْرٌ تَصَدَّرَ لِلنَّوالِ فلَمْ يَزَلْ

يَتْلو عليه مِنَ المَدِيحِ دُرُوسا

۸۔ وہ اتنا شجاع سخی ہے کہ بخشش جاری کرتا ہے تو ہمیشہ اس کی مدح کے سبق جاری رہے ہیں۔

دُعیَ ابن سينا بالرئيس ولو رأى

عيسى لسَمَّى نفسهُ المرؤوسا

۹۔ ابن سینا رئیس کے نام سے بلایا گیا اگر وہ عیسیٰ (بن صاحب) کو دیکھ لیتا تو پھر اپنا نام مرؤوس رکھتا۔

وَحَسِبْتُهُ مِنْ بَأسِهِ وَذَكائِهِ

بَهْرامَ قارَنَ فی العُلاَ بَرْجِيسا

۱۰۔ میں نے اسے اُس کی ہمت اور ذہانت کی وجہ سے بہرام گمان کیا (مریخ ستارے کا نام) جو بلندی میں برجیس (مشتری کا نام) سے ملا۔

مِنْ مَعْشَرٍ لَيُسَارِعونَ إلى الوَغَى

مُتنازِعِينَ مِنَ الحِمامِ كُؤُوسا

۱۱۔ اس گروہ سے جو جنگ کی طرف جلدی کرنے والے ہیں وہ گرم تلواروں سے سروں کو جدا کرنے والے ہیں۔

لدُّ الخِصامِ إذا تَشاجَرَتِ القَنا

لمْ يَجْعَلوا لهُمُ الحَدِيدَ لَبُوسا

۱۲۔ دشمنوں کو خوب لتاڑا انہوں نے اس وقت جب قتل گاہ میں جھگڑا پڑا انہوں نے اپنے لئے کوئی لوہے کا لباس نہ بنایا۔

وأخُو البَسالَةِ مَنْ غَدا بِذراعِهِ

لادرعهِ يومَ الوغى محروسا

۱۳۔ خوب بہادری والے ہیں اُس کی طاقت پر جو بھروسہ کر کے صبح کرے وہ اتنا بہادر ہے کہ جنگ کے دن کوئی زرہ اُس کو چھپائے نہیں ہے۔

يُوفُونَ ما وعَدُوا كأَنَّ وُعُودَهم
كانت يميناً بالوفاء غُموسا

۱۴۔ وہ اپنے وعدوں کو پورا کرنے والے ہیں۔ اُن کے وعدے تو وفا کے ساتھ پکی قسم کی طرح ہیں۔

يأيُّها المَولى الوَزيرُ ومَنْ لَهُ
حِكَمٌ أغارَتْ منه رَسْطاليسا

۱۵۔ اے مولیٰ وزیر تیرے لئے تو وہ حکمت ہے کہ ارسطو طالیس بھی اُس سے غیرت کھاتا ہے۔

هُنِّيت تقليداً أتاكَ مُجَدِّداً
لِلناسِ مِنْ سُلْطانِهِم ناموسا

۱۶۔ تو نے اس تقلید سے خوشی حاصل کی جو تجدید کے ساتھ تیرے تک آئی جو لوگوں کے لئے اُن کے سلطان کی ناموس سے آئی۔

أُرسلت منه للخلائقِ رحمةً
عَمّتْ قِياماً منهمُ وجلُوسا

۱۷۔ اس کی طرف سے مخلوقات کے لئے تُو رحمت بنا کر بھیجا گیا۔ عام ہوا اُن کی طرف سے قیام اور جلوس۔

وكأَنَّ قارئَهُ بيَومِ عَرُوبَةٍ
لَكَ يُعرِبُ التَّسْبيحَ والتقْديسا

۱۸۔ گویا جمعہ کے دن تیرا خطبہ پڑھا جاتا ہے اور وہ ایسا ہے کہ تسبیح اور تقدیس کو متعجب کر دیتا ہے۔

ونَظَمْتَ شَمْلَ المُلْكِ بالقَلَم الذى
حَلَّيْتَ منه للسُّطورِ طُروسا

۱۹۔ تو نے نظم کیا مُلک کی بکھری چیزوں کو اس قلم کے ساتھ کہ سطور کے لئے تُو نے اس سے زیور بنایا صحیفہ کو۔

وبِسَتْرِكَ العَوْراتِ قد كُشفَ الورَى
لكَ بالدعاء المستجابِ رؤوسا

۲۰۔ تیرے پردہ دار مقاماتِ پردہ کی وجہ سے تجھ پر مخلوق منکشف ہوئی جب بھی تو نے دُعا کی تو دُعا کی قبولیت سے تو خاص ہوا سرداروں میں۔

من كل مشدودِ الخناقِ بكربةٍ
نفست عنه خناقهُ تنفسيا

۲۱۔ ہر وہ پھندا جو گلے میں سختی سے بندھا ہوا اس کی وجہ سے (یہ دور ہوا اور) سانس لینے والے نے اس سے نفاست حاصل کی۔

أُطفأتَ نِيرانَ العَداوةِ بَعْدَما
أوطأت منها الموقدين وطيسا

۲۲۔ دُشمنی کی آگ بُجھ گئی۔ بعد اُس کے کہ جلانے والوں نے تنور کو خوب بھڑکا دیا تھا۔

وأرحتهمْ من فتنةٍ تحيى لهم
فى كلِّ يومٍ داحساً وبسوسا

۲۳۔ تو نے اُن کو فتنہ سے آرام دیا ہر دن میں اُن کے لئے داحس اور بسوس دوبارہ زندہ ہوئے۔[1]

۱۔ داحس قیس بن زھیر کا زمانہ جاہلیت میں اصل گھوڑا تھا اور بسوس عورت تھی جو جساس بن مُرہ کی خالہ تھی جو کلیب بن ربیعہ کا قاتل تھا، داحس گھوڑے کے سبب عبس اور ذبیان قبیلوں میں جنگ چھڑی اور بسوس عورت کے سبب بنی بکر و تغلب کے درمیان جنگ چھڑی۔ (مترجم)

هَلَكَتْ جَدِيسُ وطَسْمُ حِينَ تعادَتا

وكَأَنَّ طَسْماً لمْ تكنْ وجدَيسا

۲۴۔ جدیس وطسم (عرب سے) ان جنگوں میں ہلاک ہوئے گویا طسم اور جدیس کا کبھی وجود تھا ہی نہیں۔

يا بنَ الذى يَلْقَى الفوارِسَ باسِماً

حاشاكَ أن تلقى الضيوفَ عبوسا

۲۵۔ اے اُس کے بیٹے جو گھڑسواروں کو مسکراتے ہوئے ملتا ہے ہرگز ایسا نہیں ہوسکتا کہ تو مہمانوں کے ساتھ بے اعتنائی سے ملے۔

سَعِدَتْ بِكَ الجُلساء فاحْذَرْ بعضَهُمْ

فلَرُبَّما أعْدَى الجَليسُ جليسا

۲۶۔ تیرے سب بیٹھنے والے سعادت مند ہوئے اُن میں سے بعض سے تو اپنی حفاظت کر۔ کبھی ساتھ بیٹھنے والا ساتھ بیٹھ کر دشمنی کرتا ہے۔

بخسوا ضيوفَ اللهِ عندك حظهمْ

لا كان حظكَ عندهم مبخوسا

۲۷۔ اللہ کے مہمانوں کی تیرے سامنے انہوں نے کوتاہی کی اُن کے حصہ میں سے جبکہ تیرا حصہ اُن کے ہاں کم نہیں پڑا۔

وأُعِيذُ مَجْدَكَ أنْ يكونَ بِطائِفٍ

مِنْ حاسِدٍ بِنَمِيمَةٍ مَمْسوسا

۲۸۔ تیری بزرگی کی میں پناہ مانگتا ہوں کہ طائف سے ایسا حاسد ہو جو چغل خور سے چھوا ہوا ہو۔

فاللهُ عَلَّمَ كلَّ عِلْمٍ آدماً

وأطاعَ آدمُ ناسِياً إبْليسا

۲۹۔ اللہ نے آدم علیہ السلام کو ہر علم سکھایا اور آدم علیہ السلام بھول کر ابلیس کی باتوں میں آگئے۔

إنَّ المُراحِلَ مَنْ أضاعَ أُجُورَهُ

واعْتاضَ عنها بالنفيسِ خسيسا

۳۰۔ بے شک مراحل اسی کے ہیں جس نے اپنے اجور کو ضائع کر دیا اور نفیس کے بدلے جس کو گھٹیا سے عوض دیا گیا۔

فارغبْ إلى حُسنِ الثناء فإنه

لا يستوى فى الذِّكْرِ نِعْمَ وبيسا

۳۱۔ حُسنِ ثناء کی طرف تو راغب ہو اس لئے کہ ذکر میں عُمدہ اور بُرا ذکر برابر نہیں ہیں۔

ما أنتَ ممنْ تستبيحُ صدورهم

حِقْداً ولا أعراضُهُمْ تَدْنِيسا

۳۲۔ تو وہ نہیں جو عمدگی اور پاکیزگی دے اپنے سینہ کو ہار سے اور نہ وہ ہے کہ جو عزت کو پراگندہ کردے۔

أدعوكَ للصفحِ الجميلِ فإن تُجبْ

أحكمتَ بنياناً علا تأسيسا

۳۳۔ میں تجھے عمدہ درگزر کے لئے بُلاتا ہوں اگر تو جواب دے تو تُو نے اس عمارت کو مضبوط کیا جس کی بنیاد بلند تھی۔

ومن السياسةِ أن تكون مُراعياً

للصالِحِينَ تَبَرُّهُمْ وتَسوسا

۳۴۔ اور سیاست سے یہ ہے کہ صالحین کی تُو رعایت کرے کہ اُن کو مُبرّا رکھے اور (اس طرح نظام) چلائے۔

قومٌ إذا انتدبوا ليومِ كريهةٍ
ألْفيت واحِدَهمْ يَرُدُّ خَميسا

۳۵۔ وہ قوم کہ آج اگر وہ ناپسندیدگی کا اظہار کریں تو اُن میں ایک کو تو ایسا الفت دے گا کہ وہ ایک لشکر کارد کرنے والا بن جائے گا۔

تالله ماخابَ امرؤٌ متوسلٌ
بالقوْمِ فى النُّعْمَى ولا فى البُوسَى

۳۶۔ اللہ کی قسم نعمتوں اور تنگیوں میں قوم کے ساتھ وسیلہ پکڑنے والا آدمی کبھی خسارہ نہیں پاتا۔

ولقد أتيتكَ باليقينِ فلا تخلْ
قولى ظنونا فيهم و حُدوسا

۳۷۔ میں تیرے پاس یقین کے ساتھ آیا میرے قول کو اُن میں شک اور وہم سے مت چھوڑ۔

ورأيتُ منهمْ ما رأيتُ لغَيرِهم
وأقمتُ دهراً بينهم جاسوسا

۳۸۔ اُن سے میں نے وہ دیکھا جو اُن کے غیر سے نہ دیکھا اور اُن کے درمیان میں زمانے کا جاسوس بن کے کھڑا ہوا۔

من كان ملتبساً عليه حديثهم
أذْهَبْتُ عنه منهمُ التَّلْبيسا

۳۹۔ جو اُس پر اُن کی گفتگو کا التباس کرنے والا تھا میں نے اُس سے اُن کی اس تلبیس

کو دُور کر دیا۔

ما ضَرَّهُم قول المُعانِدِ إنهمُ
بِفعالِهمْ أقوى الأنام نُفوسا

۴۰۔ ان کو معاند مخالفت کرنے والے کے قول کا کوئی ڈر نہیں وہ اپنے افعال کے ساتھ مخلوق میں نفوس کے اعتبار سے قوی ترین ہیں۔

كَمْ ذَمَّهمْ جهلاً وأنكر حالَهُمْ
قومٌ يلون الحكمَ والتدريسا

۴۱۔ جہالت کے ساتھ اُن کی کتنی مذمت ہُوئی اور اُن کے حال کا اُس قوم نے انکار کیا جو حکم اور تدریس سے بڑے نرم تھے۔

فرددتُ قولهمْ بقولى ضارباً
مَثَلاً على الخَضِرِ السَّلامُ وموسى

۴۲۔ میں نے اُن کے قول کو اپنے قول کے ساتھ بالکل اُسی طرح رد کیا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کا معاملہ ہوا۔

وعلى سليمان النبى فإنه
أغرى رحاليه على بلقيسا

۴۳۔ اور حضرت سلیمان نبی علیہ السلام کے معاملہ پر کہ انہوں نے اپنے لشکریوں کو ملکہ بلقیس پر غیرت دلائی۔

وعلى فتى الحسنِ الذى سطواتهُ
مَرَّتْ على الأعداءِ مَرَّ المُوسى

۴۴۔ اور نوجوان حسن کے معاملہ پر کہ جس کا دبدبہ دشمنوں پر گزرا جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام گزرے (دبدبہ کے ساتھ)

يا رُبَّ ذِي عِلْمٍ رَأى نُصْحِي لَهُ

فأجابني أتُطِبُّ جالينوسا

۴۵۔ اے بہت زیادہ علم والے اُس نے میری نصیحت کو اپنے لئے دیکھا تو اُس نے مجھے جواب دیا کہ کیا تو جالینوس کا طبیب بنتا ہے۔

لَمْ يَدْرِ أني كلما استَعْطَفْتُهُ

كانَ الحَديدَ وكنتُ مِغْناطِيسا

۴۶۔ اُس نے یہ نہ جانا کہ جب بھی میں اُس کا کرم چاہتا ہوں تو وہ لوہا ہوا اور میں مقناطیس ہوا۔

لو كنتُ أرْضَى الجاهليّةَ مِثْلَهُ

أمْلَيْتُ ماملأ القلوبَ نَسِيسا

۴۷۔ اگر میں اس کی طرح جاہلیت پر راضی ہوتا تو میں یوں بھرتا کہ جیسے کوئی دلوں کو بھوک سے بھر دے۔

ونفختُ نار عداوةٍ لاتصطلى

بلْ لا يُطِيقُ لها العَدوُّ حَسيسا

۴۸۔ اور میں دُشمنی کی آگ کو پھونکتا جو بجھتی نہ بلکہ دُشمن کو اُس کے ہلکا کرنے کی طاقت نہ رہتی۔

لَمْ يُبْقِ لي خَوفُ المَعادِ مُعادِياً

فيهيجَ مني للهياج رسيسا

۴۹۔ میرے لئے دُشمن کی دُشمنی کا کوئی خوف باقی نہ رہتا اور محبت میں ابتداء کرتے ہوئے وہ گرم جوشی سے میری طرف سے جوش پاتا۔

أوَ ما ترى حبُّ السلامةِ جاعلي

أُلْقِي السَّلامَ مُسالِماً والكِيسا

۵۰۔ یا جو تو دیکھے کہ میں سلامتی کی محبت والا ہو جاؤں تو پھر صلح اور عقل مندی سے سلام کا القاء کیا جائے۔

أمكلفي نظمَ النسيبِ وقد رأى

عُودَ الشبابِ الرطبَ عادَ يبيسا

۵۱۔ کیا میرا مُکلِّف (تکلیف میں ڈالنے والا) عالی پشتوں کے نظم کی تکلیف دے گا جبکہ اُس نے دیکھا کہ تر و تازہ جوانی کی عُود مُرجھاہٹ کی طرف لوٹی۔

أمّا النسيبُ فما يناسبُ قولهُ

شَيْخاً أبَدً معَمّراً مَنْكوسا

۵۲۔ پس عالی نسب کے قول کے شیخ مناسب نہیں ہے جو بوڑھا ہو گیا اور ٹیڑھی کمر والا ہو گیا۔

ما هَمَّ يَخْضِبُ شَيْبَهُ مُتَشَوِّقاً

زَمَنَ الصِبا إلاّ اتَّقَى التَّدْليسا

۵۳۔ صبا کے چلنے کے زمانہ میں اس کا بڑھاپا شوق رکھنے کے باوجود خضاب سے نہ رنگا جا سکا مگر تدلیس سے بچتے ہوئے۔

لما رأى زمنَ الشبيبةِ مدبراً

نَزَعَ السُّرَى وتَدَرَّعَ التغْريسا

۵۴۔ جب اس نے جوانی کا زمانہ دیکھا صاحب فکر ہو کر تو اُس نے عام رات کو چلنا چھوڑ دیا اور رات کے آخری حصہ میں نیند کی زرہ پہنی۔

مَضَتِ الأَحِبَّةُ والشبابُ وخَلَّفا

لیَ الادِّكارَ مسامراً وأنيسا

۵۵۔ محبت والے اور جوان گزر گئے اور میرے لئے چھوڑ گئے صرف یادیں قصوں کی اور غم گساری کی۔

أذكرتني عهدَ الطعانِ فلم أجدْ

رُمحاً أصولُ به ولا دبُوسا

۵۶۔ تو نے مجھے جنگ کے زمانہ میں یاد کیا اس وقت نہ کوئی تیر ہے میرے پاس اور نہ کوئی اور جنگی اسلحہ ہے۔

أيَّام عزمي لاتفوتُ سهامهُ

غَرَضاً وسَهْمِي جُرْحُهُ لا يُوسى

۵۷۔ میرے عزم کے دنوں کو کسی غرض سے اُس کے تیروں نے فوت نہ کیا اور میرے تیروں کے لگائے زخم بھرنے والے نہیں۔

ثَنَتِ السُّنُونَ سِنانَ صَعْدَتي التي

لم تَلْقَ رادِفَةً ولا قَرَبُوسا

۵۸۔ میرے تیر کی نوک کی بلندی (عمدگی) کی سالوں نے تعریف کی کوئی اس کے پیچھے آنے والا اس سے نہ ملا اور نہ کوئی زمین کی اگلی پچھلی بلندی میں اس سے ملا ہے۔

فقناةُ حربي لاأردْ تقويمها

للطَّعْنِ إلاَّ رَدَّها تَقويسا

۵۹۔ پس مرے حربہ کا نیزہ ایسا ہے کہ نیزے مارنے کے دن میں نے اس کی تقویم کا ارادہ نہ کیا مگر (بار بار کے حملوں سے) اس کو کمان سے بدل دیا۔

ما حالُ مَنْ مُنِعَ الرُّكوبَ وطَرْفُهُ

يَشْكُو إليه رَباطَهُ مَحْبُوسا

۶۰۔ اس کا کیا حال ہے جو سواری سے روکا گیا اور اس کی آنکھیں اس کی طرف شکایت سے دیکھتی ہیں کہ جس کی رسی بندھی ہوئی ہے۔

بالأمس كان له الشموسُ مذللاً

واليومَ صارَ لهُ الذَّلولُ شموسا

۶۱۔ کل اُس کے لئے سورج ذلت لانے والے تھے مگر آج بھی اس کے لئے ذلت والے سورج ہیں۔

لادَرَّ درُّ الشيبِ إنَّ نجومهُ

تذرُ السَّعيدَ من الرجالِ نحيسا

۶۲۔ بڑھاپے کے خون کی کوئی خوبی نہیں ہاں بے شک اُس کے نجوم لوگوں کے نحس ستاروں سے ہٹ کر اس کے لئے سعید ہیں۔

كيفَ الطريقُ إلى اجتماعِ جاعلٍ

بيتَ الفراشِ بساكنٍ مأنوسا

۶۳۔ بیتِ فراش کے بنانے والے کے اجتماع کی طرف کونسا طریقہ ہے کہ وہ ٹھہرنے والے سے مانوس ہو جائے۔

لو كانَ لي في بَيْتِ خالي نُصْرَةٌ

جمعتْ نقيَّ الخدِّ والإنكيسا

۶۴۔ اگر میرے لئے میرے ماموں کے گھر نصرت ہوتو عمدہ رُخسار والا اور کمزور دونوں اُس میں جمع ہوں۔

ونصيحةٍ أعربتُ عنها فانثنتْ
كالصُّبح يَجْلو ضَوْءُهُ التغليسا

۶۵۔ اور نصیحت کو میں نے اس گھر سے ہی پکڑا تو صبح کی طرح اُس کی تعریف ہوئی جو اندھیری رات کو اپنی روشنی سے چمکا کر دن میں بدلتی ہے۔

إنَّ النَّصارى بالمَحَلَّةِ وُدُّهُمْ
لو كانَ جامِعُها يكونُ كَنيسا

۶۶۔ بے شک محلہ (شہر) کے نصاریٰ کی محبت اگر اس گھر میں جمع ہو جائے تو وہ گرجا گھر بن جائے گا۔

أتُرَى النصارَى يَحْكُمونَ بأنّه
مَنْ باشَرَ الأحْباسَ صارَ حَبِيسا

۶۷۔ کیا تو نصاریٰ کو محکم دیکھتا ہے جبکہ جو بھی ان راہِ خدا سے رُکنے والوں سے ملا وہ بھی راہِ خدا سے دُور ہونے والا ہو گیا۔

ان عادَ اسحاقٌ اليها ثانياً
ضَرَبُوا عَلى أبْوابها الناقُوسا

۶۸۔ اگر اس کی طرف حضرت اسحاق علیہ السلام دوبارہ لوٹ کر آئیں تو وہ اس کے دروازوں پر نقارے بجائیں۔

صَرَفَ الإلهُ السُّوءَ عنكَ بِصَرْفِهِ
فاصرفهُ عنّا واصفعِ القسيسا

۶۹۔ اللہ نے تجھ سے بُرائی کو مکمل طور پر پھیر دیا تو اس کو ہم سے بھی پھیر دے اور پادری کو سرزنش کر۔

أَفْدِي بِهِ المُسْتَخْدَمِينَ وإنَّما
أَفْدِي بِتَيْسٍ كاليَهود تُيوسا

۷۰۔ میں اس پر امیروں کو فدا کرتا ہوں اور میں صرف مدافعت کرتے ہوئے فدیہ دیتا ہوں جیسے یہود اپنی مدافعت کرتے ہیں (بکرے وغیرہ کے فدیہ سے)

لو كنتُ أمْلِكُ أمْرَهُمْ مِنْ غَيْرَتي
لم أبْقِ للمستخدمين ضروسا

۷۱۔ اگر میں اپنی غیرت سے اُن کے امر کا مالک بنتا تو میں امیر لوگوں کے لئے کوئی دُشمنی باقی نہ رکھتا۔

يرْعوْنَ أموالَ الرَّعيَّةِ بالأذَى
لو يُحْلَبُونَ لأشْبَهُوا الجاموسا

۷۲۔ انہوں نے رعایا کے اموال کی اذیت کے ساتھ رعایت کی اگر وہ دودھ دوہنے پر آئیں تو بھینس کو بالکل نچوڑ کے رکھ دیں۔

الله ارسلَهُم عَلَى اقواتِهم
سُوسًا و قد امِنُوا عليها السُّوسا

۷۳۔ اللہ نے اُن کو کھانے پر گھن بنا کر بھیجا وہ اس پر بیماری سے امن میں ہو گئے۔

ملأت بُيُوتَهُمُ الغِلالُ فلا ترَى
منها كَبَيْتِي فارِغاً مَكْنُوسا

۷۴۔ غلہ نے اُن کے گھروں کو بھر دیا اُن کو تو میرے گھر کی طرح فارغ مثل گرجا گھر کے نہ دیکھے گا۔

مَنْ لم يَقُمْ لِي منهُمْ بِوَظِيفَتِي

جَرَّستُهُ بِمَلا مَتِي تَجْرِيسا

۷۵۔ اُن میں سے جو بھی میرے وظیفہ کی ادائیگی کے ساتھ نہ کھڑا ہوا تو میں نے اس کو اپنی جانب سے ملامت کا خوب نشانہ بنایا۔

انی لأنذِرُ بَعضَهم و كَأَنَّنِي

فِي أُذنِ بَغلِ الكُوسِ أضرِبُ كُوسا

۷۶۔ بے شک میں اُن میں سے بعض کو ڈرانے والا ہوں، گویا میں زم گفتگو کرنے والے عقلمند کے کانوں میں طبلہ بجانے والا ہوں۔

لِي صاحِبٌ سَرَقَ اللُّصُوصُ ثِيابَهَ

لَيلاً فباتَ بِبَيتِهِ مَحْبُوسا

۷۷۔ میرے لئے وہ صاحب ہے کہ کمینوں نے رات کو اُس کے کپڑے چوری کر لئے تو اُس نے رات اپنے گھر میں قید ہو کر گزاری۔

و شَكالِوَالِي الحَرْبِ سارِقَ بَيْتِهِ

فكأَنما يَشكُوله افرَنسِيسا

۷۸۔ جنگ کے سپہ سالار سے اُس نے گھر کے چور کی شکایت کی گویا وہ اُس سے فرانسیسیوں کی شکایت کرتا ہے۔

و كأنه قاض يقولُ لغصمِهِ:

هذا غَرِيمُكَ اثبَتَ التَّفلِيسا

۷۹۔ گویا وہ ایسا فیصلہ کرنے والا ہے کہ مخالف کو کہتا ہے یہی تیرا حصہ ہے قرض سے تو افلاس پر ثابت رہ۔

و يَحُجُهُ اصحابُ رَيْعٍ عِندَهُ

وُ يقَدِّموهُ فَيُظهِرُ التَّعبِيسا

۸۰۔ بے عقل لوگ اس کے سامنے حُجتیں بناتے ہیں اور اس پر پیش قدمی کرتے ہیں پس وہ بے اعتنائی ظاہر کرتا ہے۔

وَلَرُبما التَمَسُوهُ بالمالِ الذى

سَرَقُوا فاصْبَحَ لامِسا مَلْمُوسا

۸۱۔ اور جب بھی انہوں نے اس مال کا التماس کیا جو اُنہوں نے چوری کیا تھا تو وہ چھونے والا لمس کیا گیا ہوا۔

ملأوا البيوتَ بمالِهِ و لواشتَكَى

ملأوا بأوْلَادِ الحَزِينِ حُبُوسا

۸۲۔ اُنہوں نے گھروں کو اس کے مال سے بھر دیا اگر وہ شکایت کرتے تو غمگین اولاد کے ساتھ (بھوک کی) قید کو وہ بھرتے۔

كَم قُلتُ اذسامع الوُلاةُ كلامهُم

اتُرَى الوِلايَةَ تُفسِدُ الكَيْمُوسَا

۸۳۔ میں نے کتنا کہا جب والیوں نے اُن کے کلام کو سُنا کہ ولایت کیا اختلاط کو فساد میں بدلنے والی ہے۔

قَلَبَ العِيانَ لهُم و كَم فى عِلمِهِ

جَعَلوا الدَّنا نِيرَالثِقالَ فُلوسا

۸۴۔ آنکھیں اُن کے لئے بدلیں اس کے علم میں کتنوں نے بھاری دنانیر کو کھوٹے سکے بنا دیا۔

فانظُر لمَن ذَهَبَ اللُّصوصُ بمالِهِ

وَ بعَقلِهِ يَعنُوا اللُّصوصُ حبُوسا

۸۵۔ دیکھ اس کی طرف جس کا مال چور لے جائے اور اس کی عقل کے سبب چور پکڑ کر قید میں کئے جاتے ہیں۔

رَفعُوا القَواعِدَ مِن شِوارِ ثِيابِهِ

واستَاصَلوا المَنصُوبَ والمَلبُوسا

۸۶۔ انہوں نے اُس کے کپڑے کے کناروں سے بنیادیں اُٹھائیں اور انہوں نے منصوب اور ملبوس سے ملاپ چاہا۔

قد كنتُ مِنْ خَوفِ اللُّصوصِ اخافُ آن

اهدِي اليكَ مِنَ القَرِيضِ عَرُوسا

۸۷۔ میں چوروں کے خوف سے خوفزدہ تھا اس لئے اس سے ڈرتا ہوں کہ تیری طرف میں کوئی شعر دلہن کی طرح سجا کر بھیجوں۔

لازِلتَ طولَ الدّهرِ تَحكِي فى العُلا

آباءَ كَ الغُرّا لكِرامَ الشُوسا

۸۸۔ تو ہمیشہ طویل زمانہ میں بلندی پر راج کرتا رہا اپنے غیرت مند کریم اور تمکنت والے آباء سے پیروی کرتے ہوئے۔

ما دام يَتّبِعُ النُّجومَ مُنَجِّمٌ

وَ يُخَبِّرُ التَّثلِيثَ و التّسدِيسا

۸۹۔ جب تک نجومی نجوم کی پیروی کرتا رہے اور تثلیث اور تسدیس کی خبر دیتا رہے۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے رجل مغربی کی مذمت میں شعر کہا اور اس کی ہجو شروع کی۔ وہ ولی مملکت کے پاس مہمان بن کر نازل ہوا تھا۔ کھجوروں کا کام اس کی پہچان تھی۔

قُل لولى الدَّولَة

مملکت کے والی سے کہہ!

قُل لولى الدَّولَةِ المُرتَجى

والمُتَّقِي فى الجُود و الباسِ

۹۰۔ ولی مملکت سے کہہ! جو اُمید گاہ ہے اور سخاوت اور تنگی میں بچا ہُوا ہے۔

فُزتَ بِأَهلِ الفَضلِ حتّى حَكَوا

عندَكَ فَوزا عندَ عَبّاسِ

۹۱۔ تو اہلِ فضل کے ساتھ کامیاب ہوا یہاں تک کہ انہوں نے حکایت کی تیرے سامنے کہ عباس کے سامنے وہ کامیاب ہوئے۔

لا سِيَّما هذا الادِيبُ الذى

اتَى مِنَ النَّظمِ بأَجناسِ

۹۲۔ خاص طور پر یہ ادیب جو نظم کر کے آیا ہے کئی اجناس کے ساتھ۔

النَّابِهُ المُفلِقُ فى مَدحِهِ

و هَجوِهِ والجارِحُ الآسِى

۹۳۔ اس کی مدح میں خبردار کرنے والا اور منہ کھولنے والا ہے اور اسی طرح اس کی جانب سے ہجو میں بھی اور زخم کھانے والا زخم لگانے والا ہے نا اُمید

ہے۔

لم ارمِن قبلِ وُقُوفِی عَلَی

ما قالَ نُشَّابا بِقِرطاسِ

۹۴۔ میں نے اپنے وقوف سے پہلے نہیں دیکھا اس پر جو کہا نقش و نگار والے تیر پھینکنے والے نے کاغذ کے اوپر۔

و نَخلَةِ تَشکُرُ جدواكَ مِن

اصلٍ و مِن فَرعٍ و مِن راسِ

۹۵۔ اور کھجوریں اصل، فرع اور جڑ سے تیرے عطیے کا شکر بجالاتی ہیں۔

شاهقةِ مِن دُونِ مِصرَ تُرَی

و هِيَ حَوالَی دربِ دَوَّاسِ

۹۶۔ بلند ہونے والی ہیں مصر (کے باشندوں کی) کتری کو پھیرنے والی ہیں بہادری اور طاقت کی طرف۔

وَ رُقْعَةُ الشِطرَنج ثُمَّ انتهَی

وَ لَم اکن لِلْفَضلِ بالناسِی

۹۷۔ اور شطرنج کے پتا پر پھر اُس نے انتہاء کی اور میں فضیلت کو بھولنے والا نہیں ہوں۔

حالِيَةٌ عامِرَة شُبِّهَت

بَبادِقٍ فيها بافراسِ

۹۸۔ آبادی کی حالت میں کہ اس آبادی کے مرد ماہر گھڑ سواروں کے مشابہ ہیں۔

فَقُل لنا من ذالادِيبُ الذی

زادَبِهِ حُبِّی وَ وسواسِی؟

۹۹۔ ہمیں بتا کہ کون ہے وہ ادیب کہ جس سے میری محبت اور وسوسہ زائد ہوئے۔

ان کانَ مِثلِیُ مَغرِبِيًا فمَا

فی صُحبَةِ الاجناسِ مِن باسِ

۱۰۰۔ اگر مغربی کی مثل میں ہوں تو صحبتِ اجناس سے مجھے تنگی نہ ہو۔

وَ اِنَّ مِثْلِی عندَه الیَومَ کالصَّ

خرَةِ عِند الجبل الراسی

۱۰۱۔ اُس کے ہاں میری مثال آج اُس چٹان کی طرح ہے جو بلند پہاڑ کے اُوپر ہو۔

و بَيْنَ دارَينا کما بینَنا

و أینَ مُرَّاکِشُ من فاس

۱۰۲۔ ہمارے شہروں میں جو ہمارے درمیان ہیں بڑی عظمت ہے۔ مراکش اور فاس (مغربی شہروں کے نام) ان کے برابر کہاں ہیں۔

و ان یُکَذِّب نِسبَتِی جِئتُهُ

بِجُبَّتِی الصُّوفِ وَ دَقَّاسِی

۱۰۳۔ اگرچہ وہ میری نسبت کا انکار کرے مگر میں اُس کے پاس اپنی محبت کے ساتھ اُون اور بوریئے کے لباس میں آیا۔

و ان یجد فی لُغَتِی رِیبَةً

اکتم نبانازعتُ افلاَسِی

۱۰۴۔ اگر وہ میری لغت میں کچھ شک پائے تو میں خبر کو چھپاتا ہوں اپنی افلاس کو دُور کرتا ہوں۔

امام بوصیری ﷫ نے یہ ابوالعباس المرسی کی تعریف میں کہا:

اما المحبۃ

پس محبت

أَمَّا المَحَبَّةُ فَهِيَ بَذْلُ نُفُوسٍ

فَتَنَعَّمِي يَا مُهْجَتِي بِالبُوسِ

۱۰۵۔ محبت تو جانوں کا کھپانا ہے اے میری روح اس سختی میں ہی خوشی حاصل کر۔

بذلَ المحِبُّ لمن أحبَّ دموعهُ

وطوى حشاهُ على أحرِّ رسيسِ

۱۰۶۔ محبت کرنے والا جس سے محبت کرے اُس کے لئے اُس نے آنسو بہائے اور اُس نے بخار کی حرارت پر آگ سُلگانے کو لپیٹا۔

صَدِّقْ وَقُلْ مَنْ لَمْ يَقُمْ كَقِيَامِهِ

لَمْ يَنْتَفِعْ مِنْهُ امْرُؤٌ بِجُلُوسِ

۱۰۷۔ سچ بول اور کہہ کہ جو اس کے قیام کی طرح کھڑا نہ ہوا اس سے کسی بیٹھے ہوئے نے نفع نہ پایا۔

قَبِلَ الإِلٰهُ تَقَرُّبِي بِمَدِيحِهِ

وتوجُّهي لجنابهِ المحروسِ

۱۰۸۔ اس کی مدح کی وجہ سے اللہ نے میرے تقرّب کو قبول کیا اور اس محفوظ جناب کی طرف توجہ کو قبول کیا۔

رُمتُ المسيرَ إليهِ أعجزني السُّرَى

وأباحني مرآهُ غير يئوسِ

۱۰۹۔ میں نے اس کی طرف جانے کا قصد کیا مجھے رات کے چلنے نے عاجز کر دیا اور اُس کو دیکھتے ہی میں پُرامید ہو گیا بغیر مایوسی کے۔

أكْرِمْ بِيَوْمِ الأَرْبَعَاءِ زِيَارَةً

لك إنهُ عندي كألفِ خميسِ

۱۱۰۔ بُدھ کے روز تیری زیارت سے مُجھے وہ عزت ملی کہ وہ میرے نزدیک ہزار جمعرات کی طرح ہے۔

كلُّ اتصالاتِ السعيدِ سعيدةٌ

بمثابةِ التثليثِ والتسديسِ

۱۱۱۔ ہر سعید کا سعیدہ کے ساتھ ملنا تثلیث اور تسدیس کے لوٹنے کی جگہ کے ساتھ ہے۔

شرفاً لشاذلةٍ و مرسيةٍ سرتْ

لَهُما الرِّيَاسَةُ مِنْ أَجَلِّ رَئِيسِ

۱۱۲۔ شاذلہ اور مرسیہ (دونوں شہر اندلس کے) کو شرف ہے کہ ان دونوں شہروں کے لئے ریاست چلی ہے بڑے سردار کی طرف سے۔

ما إنْ نَسَبْتُ إليهما شَيْخَيهِما

إلاّ جلوتهما جلاء عروسِ

۱۱۳۔ جب بھی میں ان دونوں شہروں کی طرف (ابوالحسن شاذلی ﷫ اور ابوالعباس مرسی ﷫) دونوں بزرگوں کو نسبت دوں مگر اس صورت میں ان دونوں شہروں کو میں دُلہن کی طرح زینت دینے والا ہوں۔

قافیة ﴿الطاء﴾

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے عمرو نامی شخص کے بارے میں یہ کہا جس کی آنکھ میں انگوٹھی کے نگینہ جیسا تل تھا۔

غین

سَمَّوْهُ عَمْراً فَصَحَّفْنَا اسْمهُ عُمَراً
فَبَيَّنَ الدَّهْرُ مِنَّا مَوْضِعَ الغَلَطِ

۱۔ انہوں نے اس کا نام عمرو رکھا ہم نے تو خوب جانچ کے عمر نام رکھا ہے ہم سے زمانہ غلط مقام پر ظاہر ہوا۔

فأصبحتْ عينهُ غيناً بنقطتها
وطالمَا ارْتَفَعَ التَّصْحِيفُ بالنُّقَطِ

۲۔ اُس کے نقطہ (تل) کی وجہ سے اُس کی عین (آنکھ) غین ہوگئی اور بہت مرتبہ نقطوں کے ساتھ کتابت میں غلطی سے الفاظ بدل جاتے ہیں۔

قافیہ ﴿ط﴾ پر امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے مزید کہا مصر کی بعض تواریخ میں ہے کہ بادشاہ ظاہر بیبرس نے چاروں مذاہب میں سے ہر مذہب کے لئے الگ الگ چار قاضی مقرر کئے تو امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ ابیات نظم کئے۔

قافیة ﴿العین﴾

الدين واحد

دین صرف ایک ہے

غَدا جَامعُ ابنِ العاصِ كهفَ أئِمَّةٍ
فللهِ كهفٌ للأئمةِ جامعُ

۳۔ ابن العاص کا جامع آئمہ کی غار بن کر ظاہر ہونے والا ہوا۔ پس اللہ کے لئے ہی حمد ہے کہ آئمہ کے لئے غار جامع ہو۔

لَقَدْ سَرَّنَا أنَّ الْقُضاةَ ثَلاثَةٌ
وأنكَ تَاجَ الدِّينِ لِلْقَوْمِ رَابعُ

۴۔ ہمیں مسرت ہوئی کہ قاضی تین ہیں اور تو دین کا تاج قوم کے لئے چوتھا ہے۔

بهِمْ بِنْيَةُ الإسْلام صَحَّتْ وكيف لا
تَصِحُّ وهُمْ أرْكَانُها والطِّبائِعُ

۵۔ ان سے ہی اسلام کی بنیادیں دُرست ہوئیں اور کیسے دُرست نہ ہو کہ وہ اس کے ارکان اور طبائع ہیں۔

فَهمْ رُخصاً أَبْدَوْا لنا وَعَزائماً
هُدينا بها فهي النجومُ الطوالعُ

۶۔ وہ ہمارے لئے نرم بن کر ظاہر ہوئے اور عزائم کے ساتھ انہوں نے ہمیں ہدایت دی کہ یہ نجوم طوالع ہیں۔

فلا تمتنس إنْ وسع الله في الهدى

مذاهبنا بالعلم والله واسعُ

۷۔ تو بُرا مت جان! اگر اللہ تعالیٰ ہدایت میں ہمارے مذاہب کو علم سے وسعت دے اللہ وسعت دینے والا ہے۔

تفرقتِ الآراءُ والدينُ واحدٌ

وكُلٌّ إلى رَأيٍ مِنَ الحَقِ رَاجِعُ

۸۔ آراء مختلف ہوئیں مگر دین ایک ہی ہے اور ہر ایک حق سے رائے کی طرف لوٹنے والا ہے (چاروں برحق ہیں)

فهذا الختلافٌ جرَّ للخلقِ راحةً

كما اخْتلَفَتْ في الرَّاحتَيْنِ الأصابعُ

۹۔ یہ اختلاف تو مخلوق کے لئے راحت بن کر جاری ہوا جیسے کہ دونوں ہاتھوں میں انگلیاں مختلف ہیں۔

فداؤک

تجھ پر فدا ہوا

فداؤك من إذا رُمت امتنانا

عليَّ له أبي إلاَّ امتناعا

۱۰۔ تجھ پر فدا ہو جائے وہ کہ جب تو مجھ پر احسان کا قصد کرے تو اس کی طرف سے انکار نہ ہوا مگر امتناع کی وجہ سے۔

فلا عندي له نعمٌ تجازى

وَلا لِي عِنْدَهُ ذِمَمٌ تُرَاعَى

۱۱۔ میرے پاس اُس کے لئے نعمتیں نہیں کہ اُسے جزا دی جائے اور نہ ہی میرے لئے اُس کے پاس کچھ مذمت (کی چیز ہے) جس کی رعایت کی جائے۔

أباسطهُ وأحذرهُ كأني

أُمَارِسُ مِنْ خلائِقِهِ السِّباعا

۱۲۔ میں اسے فراخی دینے والا ہوں اور اُس سے ڈرنے والا ہوں گویا میں اُس کے خلائق سے سات سات اچھی عادات حاصل کرنے والا ہوں۔

فلا أنا آمنٌ منه ضراراً

ولاَ هُوَ آمِلٌ مِنِّي انْتِفاعاً

۱۳۔ میں اُس سے ضرر کی جانب سے امن میں نہیں اور نہ ہی وہ مجھ سے کسی نفع کا اُمید رکھتا ہے۔

فلستُ أُوُدُّهُ إلاَّ رياءً

وليس يودُّني إلا خداعا

۱۴۔ پس میں اُس کی محبت نہیں رکھتا مگر ریاء کرتے ہوئے اور وہ مجھ سے محبت نہیں رکھتا مگر دھوکا دیتے ہوئے۔

أَضَعْت حُقُوقَهُ وأَضَاعَ حَقِّي

فيا لَكِ صُحْبَةٌ ذَهَبَتْ ضَيَاعَا

۱۵۔ میں نے اُس کے حقوق کو ضائع کیا اور اُس نے میرے حق کو ضائع کر دیا واہ کیا تیری صُحبت تھی جو بالکل ضائع ہوگئی۔

قافية ﴿الفاء﴾

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے قاضی عمادالدین کے لئے کہا اور اُن کو کنافہ پر اُبھارا۔

حَدِيثُ خُرافَه

خرافات

ما أكلنا في ذا الصيامِ كُنافه

آهِ وابعدها علينا مسافه

۱۔ روزہ دار کُنافہ میں ہم نے کچھ نہ کھایا افسوس اُس کا ہم سے کئی مسافت پر دُور ہونا۔

قالَ قَوْمٌ إنَّ العِمادَ كَرِيمٌ

قُلْتُ هذا عندي حَدِيثُ خُرافَهْ

۲۔ قوم نے کہا کہ عمادالدین کریم ہے میں نے کہا میرے نزدیک یہ بات خُرافات ہے۔

أنا ضَيْفٌ لَهُ وَقَدْ مُتُّ جوعاً

لَيتَ شِعْرِي لِمْ لا تُعدُّ الضِّيافَهْ

۳۔ میں اس کا مہمان تھا مگر بھوک سے مرا جارہا تھا اے کاش میزبانی کا حق کیوں نہ ادا کیا گیا۔

وهُوَ إنْ يُطْعِمِ الطَّعامَ فما يُطْعِمُهُ

إلاَّ بسمعةٍ أو مخافهْ

۴۔ وہ اگر بھوکے کو کھانا کھلائے بھی تو صرف مکاری کے لئے یا ڈر کی وجہ سے کھلائے گا۔

وهُوَ في الحَرِّ والخريفِ وفي ال

بَيْتِ يَجْمَعُ الحُطامَ كالجَرّافهْ

۵۔ وہ گرمی میں اور خریف کے موسم میں گھر کے اندر روٹی کے ٹکڑے جمع کرتا ہے جیسے وہ شخص کرتا ہے جس کا سارا مال ضائع ہو گیا ہو۔

فاعلموهُ عني ولا تعتبوني

إنَّ عنديَ في الصومِ بعضَ الجِرافهْ

۶۔ اُس کو تم مجھ سے پہچانو اور مجھے تنگ مت کرو اس لئے کہ میرے پاس روزہ میں کچھ نہ کچھ حصّہ (خوراک کا) باقی ہے۔

فهو إنْ لمْ يُخرجْ قليلاً إلى الحا

ئط في ليلتي طلعتْ القرافهْ

۷۔ وہ یہ کہ اگر وہ میری رات میں تھوڑا بہت برتن کی تہہ میں نہ نکالے تو مقبرہ ظاہر ہو جائے۔ (یعنی موت واقع ہو جائے)

جب الجناب الساقی، صنعاء کے شیوخ کے پاس حاضر ہُوا اور اُن میں سے ہر ایک نے آدھی ڈاڑھی کٹوا دی اور اُس نے عزم کیا اس پر کہ اُن کو ممتاز کر دے۔ وہ جب اُس پر داخل ہوئے تو امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس کے لئے یہ ابیات لکھے۔

ذقون حُلقت

ڈاڑھیاں بنائی گئیں

أخبرونی غضبةً وصلفا
أنكم رُحْتُمُ إليهِ مَرْصَفا

۸۔ انہوں نے مجھے غضب اور تکبر کی خبر دی (میں نے کہا) تم ترتیب سے خود کو سجا کے اس کے استقبال کے لئے گئے ہو۔

ثمَّ قالوا عَنْ ذُقون حُلِقَتْ
قُلْتُ لا بُدَّ لها أن تُخْلَفا

۹۔ پھر اُنہوں نے بنائی گئی ڈاڑھیوں کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا کہ اس کو بہت بڑھانا کوئی ضروری نہیں۔

إنَّ حلقَ الذقنِ خيرٌ للفتى
يابنى الأعمامِ منْ أنْ تنتفا

۱۰۔ بے شک ڈاڑھی کو کچھ کٹوانا نوجوان کے لئے بہتر ہے اے اندھوں کی اولاد اس کو بالکل ختم کردینے کی بجائے۔

وَالذی حَلَقَ أنصافَ اللِّحی
كانَ فی الأَحكامِ عَدْلا مُنصِفا

۱۱۔ وہ جس نے نصف ڈاڑھی کو کترا دیا وہ احکام میں عادل اور منصف ہوا۔

حلقَ النصفَ بذنبٍ حاضرٍ
وعفا بالنصفِ عمّا سلفا

۱۲۔ نصف کو اُس نے حاضر گناہ سے کاٹا اور نصف سے جو گزرے گئے گناہ اُن سے عافیت دی۔

قافية ﴿الكاف﴾

جب الصاحب فخر الدین کی موت ہوئی اور الصاحب بہاء الدین کی محرم ۶۷۲ھ میں ولادت ہوئی جو ابن حناء کے نام سے مشہور ہوا، اُس کی لحد میں داخل ہو کے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے کھڑے ہو کر یہ کہا:

نَمْ هَنِيْئًا

خوشی سے سوجا

نَمْ هَنِيئاً مُحَمّدَ بْنَ عَلِيِّ
بجميلٍ قدّمتَ بين يديكا

۱۔ خوشی سے سوجا محمد بن علی اُس خوبصورت اعمال نامہ کے سبب جو تُو نے آگے پیش کر دیا۔

لم تزلْ عوننا على الدهرِ حتى
غَلَبَتْنَا يَدُ المَنُونِ عَلَيْكا

۲۔ ہمیشہ تو ہماری مدد کرتا رہا زمانہ پر حتیٰ کہ ہم پر تیرے احسان کا دستِ شفقت غالب رہا ہے۔

أنتَ أحسنتَ فی الحياةِ إلينا
أحسنَ اللهُ فی الممات إليكا

۳۔ تُو اپنی زندگی میں ہم پر احسان کرتا رہا اللہ تعالیٰ مرنے کے بعد اب تجھ پر احسان کرے۔

لوگ یہ سُن کر رو پڑے۔ ہر ایک حاضر شخص کے دل میں اُس کا ٹھکانا تھا اور کتاب السلوک میں مقریزی نے اس کو نص نہیں کیا۔

اسی طرح شیخ شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک دفعہ خواب دیکھا بادشاہ اشرف خلیل بن قلاوون کے عکا کی طرف خروج سے پہلے جو ۶۸۹ھ میں بادشاہ بنا اور ۶۹۳ھ میں قتل ہوا تب امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ کہا:

استعادة عكا

عکا کی طرف واپسی

قد أخذ المسلمون عكا
وأشبعوا الكافرين صكا

۴۔ مسلمانوں نے عکاؔ شہر پر قبضہ جما لیا اور کافر دانت پیستے صکا مقام کے سیر ہوئے۔

وساق سلطاننا إليهمْ
خَيْلا تدُكُّ الْجِبالَ دَكَّا

۵۔ ہمارے سلطان نے اُن کی طرف گھوڑے کو دوڑایا اور پہاڑوں کو اُس نے ریزہ ریزہ کر دیا۔

وأقسم الترك منذ سارتْ
لا تَرَكُوا لِلفُرَنْجِ مُلْكاً

۶۔ ترکوں نے اس وقت سے کہ جب سے ایسا ہُوا قسم کھائی ہے کہ وہ فرنگیوں کے لئے کوئی مُلک نہ چھوڑیں گے۔

قافية ﴿اللام﴾

یہ قصیدہ امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا جس کا نام ''المخرج والمردود علی النصاریٰ والیھود'' (نصاریٰ اور یہود کو نکالنا اور ان کا رد) رکھا۔

نبوة المسيح

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت

جاءَ المَسِيْحُ مِنَ الالهِ رَسُولا
فأبَى أقَلُّ العالَمِينَ عُقُولا

۱۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کی طرف سے رسول بن کر آئے عالمین میں سے سب اَقل ترین نے عقلاً اُن کا انکار کیا۔

قَوْمٌ رَأوْا بَشَراً كريماً فادَّعَوْا
مِنْ جَهْلِهِم لله فيهِ حُلولا

۲۔ وہ قوم کہ جس نے بشرِ کریم کو دیکھا تو دعویٰ کر دیا کہ اس میں اللہ نے حلول کیا ہے۔

و عِصابَةٌ ما صَدَّقَتْهُ وَ أكْثَرَتْ
بالإفْكِ والبُهتَانِ فيهِ القيلا

۳۔ اور تعصّب رکھنے والی قوم نے آپ علیہ السلام کی تصدیق نہ کی اور اُنہوں نے آپ علیہ السلام کی والدہ (مریم علیہا السلام) کے بارے میں جھوٹ اور بہتان کے ساتھ بہت کچھ کہا۔

لَمْ يَأْتِ فيهِ مُفرِطٌ و مُفَرِّطٌ

بالحَقِّ تَجريحا وَ لا تعدِيلا

۴۔ جرح اور تعدیل پر کوئی بھی افراط وتفریط کرنے والا اس میں حق پر نہ آیا۔

فكأنّما جاءَ المَسِيحُ اليهِمْ

لِيُكَذِّبُوا التَّوراةَ والإنجيلا

۵۔ گویا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس لیے اُن کے پاس آئے تا کہ وہ سب تورات وانجیل کا انکار کردیں۔

فاعَجَب لامَّتِهِ التى قد صَيَّرَت

تَنْزِيهَها لإلِهِها التَّنكيلا

۶۔ اُس قوم پر تعجب کر جو اُن کی امت تھی کہ اس امت نے اپنی پاکی کو بدل دیا اپنے معبود کے لئے سزا کی وجہ سے (ناپاکی میں صلیب کے قول سے)

و اذا اَرادَالله فِتنَةَ مَعْشَرٍ

وَ اَضَلّهم رَ اَوا القَبِيحَ جَمِيلا

۷۔ جب اللہ تعالیٰ کسی گروہ کو آزمانا چاہے اور اُن کو گمراہ کرنا چاہے تو وہ ناپسندیدہ چیز کو بھی خوبصورت دیکھتے ہیں۔

هُم بجَلُوهُ بِباطِلٍ فابتَزَّهُ

اعداؤه بالباطِلِ التَّبجِيلا

۸۔ اُنہوں نے باطل قول کے ساتھ اُسے خوش کرنا چاہا اُس کے دُشمن باطل کے ساتھ اُس کو ملا کر اُس کے حق کو چھیننا چاہتے ہیں۔

و تَقَطّعُوا اَمْرَ العَقائِدِ بينهم

زُمَرا لَمْ تَرَ عِقْدَ ها مَحلولا

۹۔ اُن کے درمیان عقائد کا معاملہ بگڑ گیا سخت دُشوار ہو کے اُس حلول شدہ عقائد کا جدا ہونا اب دکھائی نہ دیتا تھا۔

هُوَ آدَمٌ فِي الفَضلِ الا انهُ

لَمْ يُعطَ حالَ النَّفخةِ التَّكْمِيلا

۱۰۔ وہ فضیلت میں آدم علیہ السلام کی طرح ہیں مگر یہ کہ پھونک مارنے کے وقت تکمیل اُن کو نہ دی گئی (یعنی حضرت آدم علیہ السلام مکمل جوانی کی عمر میں پھونک مار کے زندگی دیئے گئے اور آپ علیہ السلام ماں کنواری پاک بتول مریم علیہا السلام سے پیدا ہوئے)

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:

جب میں نے یہود و نصاریٰ کی تبدیل شدہ کتب کا مطالعہ کیا جو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کا انکار کرتے ہیں تو ان میں تو (انجیل میں) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں جو الوہیت کا وہ دعویٰ کرتے ہیں اُس کے خلاف بات ہے اور اُن کو سولی پر لٹکانے کے خلاف بات ہے اور نصاریٰ ویہود کی طرف بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ثبوت ہے جو کہ پوشیدہ نہیں ہے (کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے نبی ہیں) اس قصیدہ میں اس کے ذکر کو میں نے ضروری جانا جس سے اس قصیدہ کا نظم کرنا آسان ہو جائے، اور میں نے ارادہ کیا کہ اس کے تمام اَبیات میں وہ چیزیں وارد کروں جو اشارہ کریں ان نصوص کی طرف کہ نظم میں جن کے لفظ کے ذکر کرنے اور ترتیب دینے کی استطاعت نہیں ہوتی (وہ صرف نثر کی باتیں ہیں) پس اسی سے یہ بھی ہے کہ

انہوں نے ذکر کیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اللہ کے بندے اور اُس کے رسول اور واسطہ ہیں اس کے اور بندوں کے درمیان انہوں نے لغت عربیہ میں ان الفاظ کا اظہار کیا ہے اور یہ بھی مانا ہے کہ یہ انجیل کے الفاظ ہیں لوقاء کی انجیل میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول

ہے کہ انبیاء میں سے کوئی اپنے وطن میں قتل نہ ہوا تو وہ مجھے کیسے قتل کریں گے؟ اور جب وہ
سامریہ کے مقام سے نکلے تو اس وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ حق تو صرف اللہ ہی کے
ساتھ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کو بھی اپنے وطن میں عزت نہ دی۔ یہ دلیل ہے اس پر کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام خود کو صرف نبی ہی جانتے تھے اور مرقس کی انجیل صفحہ ۱۰ پر ان کا یہ قول ہے
کہ جب ایک شخص اُن کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے معلم صالح میں کون سا ایسا عمل کروں
کہ ہمیشہ کی زندگی حاصل کرلوں؟ تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اس سے فرمایا تم نے مجھے صالح
کیوں کہا صالح تو اللہ وحدہ ہے۔ اور اسی طرح یوحنا کی انجیل میں ہے کہ جب یہود نے
آپ علیہ السلام کو پکڑنا چاہا اور آپ علیہ السلام کو یہ معلوم ہوا تو آپ علیہ السلام نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف
اُٹھائی اور عرض کیا اے میرے اللہ وقت قریب آگیا اپنی بارگاہ میں مجھے شرف دے اور
مجھے ایسی راہ دے کہ اس ہر چیز کا مالک ہو جاؤں جو حیاتِ دائمی سے تو مجھے مالک کرے اور
باقی زندگی میں وہ تجھے واحد اور یکتا مان کر ایمان رکھیں اور اس حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر بھی ایمان
رکھیں جس کو تو نے بھیجا تحقیق تمام زمین والوں پر میں تجھے عظمت دیتا ہوں اور میں نے اس
بوجھ کو بھی برداشت کیا جس کا تو نے مجھے حکم دیا۔ پس مجھے اپنی بارگاہ میں شرف دے۔ یہ
قول حضرت عیسیٰ کا کافی ہے اس پر کہ وہ خود کو ربّ کے سامنے عاجز اور بندہ جانتے تھے اور
سوال و اعتراف کرتے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کے حکم پر چلتے تھے۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ
قول بھی ہے جو آپ علیہ السلام نے حواریوں سے کہا تھا کہ اپنے باپ کو زمین میں نہ بُھلاؤ کیونکہ
تمہارا باپ آسمان میں اکیلا ہے (یاد رہے کہ بنی اسرائیل نے اپنی کتب میں خود کو ابناء اللہ
کہا اور یہی قول قرآن میں آیا یہ لاڈلی قوم تھی اس لئے خود کو ابناء اللہ کہتے تھے) لوقاء کی
انجیل میں ہے کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے شہر کے دروازہ پر مُردہ کو زندہ کر دیا تو وہ کھڑا ہوا
ماں کی طرف شفقت کرتے ہوئے جو اُس کے غم میں نڈھال ہو چکی تھی لوگ بول اُٹھے کہ یہ
عظیم نبی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے اس نبی سے فائدہ دیا ہے۔ تو اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا

ہونے کا دعویٰ کرتے تو جو نصاریٰ نے اُن کے بارے میں قول کر رکھا ہے اس کے برخلاف
اس وقت اُن کے بارے میں شکر و تصدیق کے معرض میں یوں نہ کہتے اور اسی طرح یوحنا کی
انجیل میں بھی اُن کا قول ہے کہ میں اپنی جانب سے کسی چیز کی قدرت نہیں رکھتا مگر میں تو وہی
تمہیں جواب دیتا ہوں جو ربّ سے سنتا ہوں اس لئے کہ میں اپنے ارادہ کو نافذ نہیں کرتا بلکہ
اُس کے ارادہ کو نافذ کرتا ہوں جس نے مجھے مبعوث کیا، اور اسی طرح یوحنا کی انجیل میں اُن
کا یہ قول بھی ہے یہود کے لئے کہ تحقیق تم نے مجھے جان لیا اور میرے ٹھکانا کو بھی جانا۔ میں
اپنی ذات سے تو نہیں آیا بلکہ اللہ نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا ہے اور تم جاہل ہو اگر میں کہوں
کہ میں اسے جاہل کہہ رہا ہوں تو میں تمہاری طرح جھوٹا ہوں گا جبکہ میں جانتا ہوں کہ میں
اُس کا نبی ہوں اور اُس نے مجھے مبعوث کیا ہے، اور اسی طرح یہود سے آپ علیہ السلام نے یہ بھی
کہا کہ اگر تم بنی اسرائیل ہو تو اسی پر قائم رہو اور میرے قتل کا ارادہ نہ کرو کیونکہ میں وہ بندہ
ہوں کہ جس نے اس حق کو ادا کر دیا جو میں نے اللہ سے سنا تھا مگر تم اپنے آباء کی روش کو چھوڑ
بیٹھے ہو اور آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر اللہ تمہارا باپ ہے تو تم ضرور میری حفاظت کرو کیونکہ
میں اُس کا رسول ہوں اس کی طرف سے آیا ہوں اپنی ذات کی طرف سے نہیں آیا بلکہ اسی
نے مجھ کو مبعوث کیا ہے تمہاری طرف لیکن تم ہو کہ میری وصیت کو قبول نہیں کرتے اور انجیل
میں یہ بھی ہے کہ ایک دن وہ ستونِ سلیمان میں آ کے چلے تو یہود نے اس جگہ کو گھیر لیا اور اُس
سے بولے کہ کب تک تم اپنے معاملہ کو چھپاؤ گے؟ اگر تو وہی عیسیٰ ہے کہ جس کا ہمیں انتظار تھا
جیسے کہ ہم اس کا علم رکھتے تھے؟ (دیکھئے یہاں پر) یہودیوں نے یہ نہ کہا کہ اگر تو اللہ ہے اور
ربّ ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ یہود نے آپ علیہ السلام کو پکڑنے کا ارادہ کیا اور آپ علیہ السلام کی
طرف اعوان بھیجے اور وہ اعوان اُن کے سرداروں کی طرف لوٹ کر آئے اور اُن سے کہا کہ
حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو مت پکڑو؟ انہوں نے کہا کہ ہم نے کسی آدمی کو اس سے زیادہ منصف
نہیں پایا یہودی بولے کہ تم بھی دھوکے باز ہو کیا تم یہ دیکھتے ہو کہ کسی سردار اور اہل کتاب

کے کسی رئیس کی جانب سے اُس کو امن دیا گیا ہے؟ اسے تو صرف اس جماعت نے امن دیا جو کتاب سے جاہل ہیں۔ اُن کو یودنس القس نے کہا کہ کیا تم یہ کہتے ہو کہ تمہاری کتاب کسی ایک پر حکم کرتی ہے اس سے سننے سے پہلے وہ بولے تو کتاب کو کھول تو دیکھے گا کہ وہ اللہ کی طرف سے کبھی نبی بن کر نہیں آیا۔

چنانچہ اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بشر رسول نبی ہونے کے علاوہ کوئی دعویٰ ظاہر ہوتا تو اعوان یہ نہ کہتے کہ ہم نے آدمیوں میں ایسا کوئی منصف نہیں پایا اور یہود یہ نہ کہتے کہ اللہ کی طرف سے یہ بالکل نبی بن کر نہیں آیا۔

اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا کہ عنقریب وہ گھڑی آئے گی کہ تم کو جو قتل کرے گا وہ یہ گمان کرے گا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف تقرب کے لئے یہ کام کر رہا ہے کیونکہ اس طرح اُس نے اللہ کو اور مجھے نہ پہچانا اور رسائل بولس میں یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اُس کی طرف سے امین ہے کہ جس نے اسے تخلیق کیا، اور اسی طرح اُن کا قول جبریل علیہ السلام سے حکایت ہوا آپ علیہ السلام کی والدہ کے لئے کہ عنقریب اے مریم علیہا السلام آپ ایک پہاڑ اُٹھاؤ گی اور بیٹا جنو گی اس کو یسوع کے نام سے بلایا جائے گا یہ عظیم ہوگا اور اپنے ربّ معبود کی بارگاہ میں عظمت پر ہوگا اپنے باپ داؤد کی کرسی ہوگا، اور بولس الرسول نے کہا ان میں ہمارے سردار یسوع مسیح کا معبود ہے۔ وہ تمہیں روحِ حکم و بیان دیتا ہے اور اُس نے کہا کہ اللہ ہمیں یسوع مسیح سے فائدہ دے اور چنے ہوئے ملائکہ سے اور اُس نے یہ بھی کہا کہ یہ رسولِ عظیم ہے۔ ہمارے ایمان کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے چن لیا جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کیا تھا اور اُن کا یہ قول بھی ہے جیسے کہ نصاریٰ نے گمان کیا کہ الٰہی الٰہی تو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا اور اُن کا یہ قول بھی ہے کہ وہ اس کی استطاعت رکھتا ہے کہ اس گھڑی میری آنکھوں کو ٹھنڈا کر دے اور اسی طرح اُن (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کا یہ بھی قول ہے کہ اے اللہ اب ہر شے تیری قدرت میں ہے مجھے اس پیالہ سے گھونٹ پلا جو میرے ارادہ میں نہیں بلکہ صرف

تیرے ارادہ میں ہے اور اسی طرح آپ علیہ السلام کا یہ بھی قول ہے کہ اب میری جان سیر ہوگئی اب میں کیا کہوں اے میرے ربّ اس وقت مجھے محفوظ رکھ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بھی ہے جب ان سے پوچھا گیا قیامت کے بارے میں (تو بولے) کہ یہ وہ دن اور وہ گھڑی ہے کہ جس کے بارے میں ملائکہ اور اُمتیں نہیں جانتیں مگر اللہ ہی جانتا ہے اور آپ علیہ السلام نے اپنے حواریوں کو یہ بھی کہا تھا کہ اللہ پر اور مجھ پر ایمان رکھو اور آپ علیہ السلام کا یہ قول بھی ہے جو اس شخص کو آپ علیہ السلام نے کہا تھا کہ جس نے سوال کیا تھا کہ میں اللہ کے اعمال میں سے کون سا عمل اپناؤں؟ تو آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ عملِ اللہ یہ ہے کہ لوگ اُس پر ایمان لائیں کہ جس کو رسول بنا کر اُس نے بھیجا اور داؤد علیہ السلام کی زبور میں اللہ کی طرف سے خطاب ہے کہ بے شک اللہ عنقریب تجھے وہ بیٹا دے گا کہ مجھے جس کا باپ کہا جائے گا اور اُسے میرا بیٹا کہا جائے گا داؤد علیہ السلام نے کہا کہ اے اللہ وہ سنت بنانے والا بھیج تا کہ لوگ جان لیں کہ وہ بشر ہے۔

اس سے مفہوم یہ ہے کہ داؤد علیہ السلام کو اللہ نے اطلاع دی اس کے بارے میں جس کو مسیح کہا جائے گا تو انہوں نے عرض کی کہ یا اللہ وہ سنت بنانے والا بھیج تا کہ لوگ جان لیں کہ وہ بشر ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں ربوبیت کا دعویٰ اُن کے آسمان کی طرف اُٹھائے جانے اور اُن کے حواریوں کی موت کے بعد کا ہے تقریباً تین سو سال بعد اور آپ علیہ السلام نبی بشر ہیں اور اس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انجیل میں قول درج ہے کہ اے اللہ فارقلیط کو بھیج دے تا کہ وہ لوگوں کو بتائے کہ لوگ بشر ہیں۔ فارقلیط محمد ﷺ کا سابقہ کتب میں نام آیا ہے۔

اور زبور میں ہے کہ بندے مجھ سے تو سوال کرتا کہ میں تجھے اُن میں خاص پہچان دوں جس کی وہ رعایت کریں اور بولس کا یہ قول انجیل میں ہے کہ اللہ واحد اکیلا ہے اور اللہ اور لوگوں کے درمیان یسوع مسیح واسطہ ہے اور بولس کا یہ قول بھی ہے کہ تا کہ وہ اللہ بعض کے بعض سے گناہ معاف کرے جیسے اللہ نے مسیح کی وجہ سے تمہارے گناہ معاف کئے۔

أسمِعتُمُ أنَّ الإلٰه لحَاجَةٍ
يتناوَلُ المشروبَ والمأكولا

۱۱۔ کیا تم نے یہ سنا کہ اللہ کو حاجت ہوتی ہے کسی چیز کے کھانے اور کسی چیز کے پینے کی؟

وينامُ من تعبٍ ويدعو ربَّهُ
ويرومُ من حرِّ الهجيرِ مقيلا

۱۲۔ اور وہ تھکاوٹ سے سوتا ہے اور وہ اپنے ربّ کو بُلاتا ہے اور دن کے وقت سخت گرمی سے قیلولہ کا قصد کرتا ہے؟

ويمسُّهُ الألمُ الذی لم يستطعْ
صَرْفاً لَهُ عنهُ ولا تحْوِيلا

۱۳۔ اور اُسے ایسا غم لگتا ہے کہ اس کو پھیرنا اور خوشی میں بدلنا یہ اُس کے استطاعت سے باہر ہے؟

ياليت شعرى حين مات بزعمهم
منْ كان بالتدبير عنهُ كفيلا

۱۴۔ کاش نصاریٰ میری بات کو سمجھ لیتے کہ جب اُن کے اپنے گمان کے مطابق وہ مر گئے تو اُن کی تدبیر سے پھر کون کفالت کرنے والا ہے۔

هَلْ كانَ هَذا الكَوْنُ دَبَّرَ نَفْسَهُ
من بعدِهِ أم آثرَ التعطيلا

۱۵۔ کیا یہ کائنات ان کے بعد خود بخود چلتی رہی یا معطل ہو گیا سارا کام؟

اجزُوا اليَهُودَ بِصَلْبِهِ خيراً ولا
تُخْزُوا يَهُوذَا الآخِذَ البِرْطِيلا

۱۶۔ یہود کو تو پھر صلیب دینے کی وجہ سے بہتر جزا دینی چاہیے اور یہودا کو رشوت لینے پر اُس کی مذمت نہیں کرنی چاہیے۔

زعموا الإلٰهَ فدى العبيدَ بنفسهِ
وأراهُ كانَ القاتِلَ المَقْتُولا

۱۷۔ انہوں نے معبود کو گمان کیا کہ بندوں کو خود پر فدا کرتا ہے اور اُسے یہ گمان کیا کہ مقتول ہی قاتل ہے۔

أيكونُ قَوْمٌ فی الجَحِيمِ ويَصْطَفِي
منهم كَلِيما ربُّنا وخَلِيلا

۱۸۔ کیا یہ قوم جہنم میں نہ ہو گی؟ جبکہ ان میں سے ہمارے ربّ نے خاص موسیٰ علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کو چُن لیا۔

وإذا فَرَضْتُمْ أنَّ عيسى ربَّكُمْ
أَفَلَمْ يَكُنْ لِفِدائِكُمْ مَبْذُولا

۱۹۔ اے نصاریٰ جب تم نے فرض کر لیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام تمہارے ربّ ہیں تو وہ تمہارے فدا کی طرف مبذول کیوں نہ ہوئے؟ (اُن کی بجائے تم سولی پر کیوں نہ چڑھے)

وأُجِلُّ رُوحاً قَامَتِ المَوْتَى بِهِ
عَنْ أنْ يُرَى بِيَدِ اليَهودِ قَتِيلا

۲۰۔ اور رُوح اللہ اس سے بزرگ ہیں کہ یہود کے ہاتھوں سے قتل ہو کر موت اُن پر قائم ہوئی۔

فدعوا حديثَ الصَّلبِ عنه ودونكمْ
مِنْ كُتْبِكُمْ ما وافَقَ التَّنْزِيلا

۲۱۔ اُن سے سولی پر لٹکائے جانے کی بات کا دعویٰ ہوا اور یہ اُس کے بر خلاف ہے جو کہ تمہارے اُوپر نازل کردہ تمہاری کتب میں درج ہے۔

شهدَ الزبورُ بحفظهِ ونجاتهِ
أفتعجلون دليلهُ مدخولا

۲۲۔ زبور تو اُن کی حفاظت اور نجات پر گواہی دیتی ہے کیا تم اس کی دلیل کو داخل دفتر کردو گے؟

أَيَكُونُ مَنْ حَفظ الإلهُ مضيَّعًا
أو من أشيدَ بنصرهِ مخذولا؟

۲۳۔ کیا جس کی اللہ حفاظت کرے وہ یوں ضائع ہوگا یا جو اُس کی مدد کا ذمہ لے وہ اُس کو یوں رُسوا کرے گا؟

أيَجُوزُ قَوْلُ مُنَزِّهٍ لإلههِ
سبحانَ قاتِلِ نَفْسِهِ فأَقُولا؟

۲۴۔ کیا جو اپنے اللہ کی تنزیہ کرے اُس کا یہ قول جائز ہوگا؟ (ہرگز نہیں) وہ پاک ہے اس سے کہ خود کا قاتل بنے میں تو یہی کہوں گا۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح علیہ السلام کو نجات دی اور آسمانِ قدس سے اُن کو اجابت دی اور اسی طرح زبور میں یہ بھی ہے کہ بے شک اللہ ملائکہ کو تیرے بارے میں اے عیسیٰ وصیت کرتا ہے کہ وہ تیری حفاظت کریں تو اگر یہ سولی پر لٹکائے جانے اور قتل کئے جانے سے حفاظت اور نجات نہیں تو پھر کیا ہے؟ اور نصاریٰ و یہود سے اس سولی اور قتل کے بارے میں کوئی خبر اور روایت درست نہیں آئی اس لئے کہ جب

آپ علیہ السلام کے کسی حواری نے دیکھا اور یہودی پہچانتے ہی نہ تھے آپ علیہ السلام کو انہوں نے اس شخص کا کہا مان لیا جس کو یہودا کہتے ہیں اور یہودی اس کو یودنس الاسخر یوطی کا نام دیتے ہیں (اس کو سولی پر لٹکا دیا) اس کے قتل کے ساتھ مسیح علیہ السلام بحفظ وسلامت آسمان کی طرف اٹھائے گئے اور یہ قتل کیا گیا شبہ میں) یہ وہ شخص تھا جو پہلے حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر ایمان لایا پھر مُرتد ہو گیا۔

أوْ جَلَّ مَنْ جَعَلَ اليَهُودُ بِزَعْمِكُمْ
شوكَ القتادِ لرأسهِ إكليلا

۲۵۔ وہ تو اس سے بہت بزرگ ہیں کہ تمہارے گمان کے مطابق یہود اُن کو سولی پر چڑھا کے اُن کے سر پر کیل ٹھونکیں اور موت کا پروانہ دیں۔

ومضى بحملِ صليبهِ مستسلماً
للموتِ مكتوفَ اليدينِ ذليلا

۲۶۔ اور اُن کو سولی پر اُس وقت تک لٹکایا جائے جب تک موت نہ آجائے ذلت کے ساتھ ہاتھ بندھے ہوئے۔

كم ذا أبكتكمْ ولمْ تستنكفوا
أنْ تَسْمَعُوا التَّبْكِيتَ والتَّخْجِيلا

۲۷۔ میں نے تمہیں کتنی دلیلیں دیں مگر تم نے اس طرف توجہ ہی نہ دی کہ دلیلوں کو سنو اور شرمندگی حاصل کرو۔

ضلَّ النصارى في المسيح وأقسموا
لايهتدون إلى الرشادِ سبيلا

۲۸۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے معاملہ میں نصاریٰ گمراہ ہوگئے اور انہوں نے قسم کھائی کہ راہنمائی کی طرف کوئی راہِ ہدایت نہ پکڑیں گے۔

جَعَلوا الثَّلاثَةَ واحِداً وَلَو اهتَدوا

لَمْ يَجْعَلُوا العَدَدَ الكَثيرَ قليلا

۲۹۔ انہوں نے تین کوایک بنادیا اگروہ ہدایت پاتے توعددِ کثیر کوقلیل نہ بناتے۔

عَبَدُوا إلهاً مِنْ إلهٍ كائِناً

ذا صورةٍ ضلوا بها وهيولى

۳۰۔ انہوں نے اللہ (کے نبی) کوخدا بنا کر پوجا کی کہ صورت وھیولیٰ والے کوخدا بنا کے گمراہ ہوگئے۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

(یودنس کو) انہوں نے اپنی تعریف کی خاطر اُس کوتیس درہم دیئے پھر جب اُس کو پتہ چلا تو دراہم لوٹا دیئے اور نادم ہوا اور یہود اس مکان کی طرف آئے جس میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے یہودیوں کی طرف ایک شخص نکل کر باہر آیا انہوں نے کہا کہ تو یسوع ہے اُس شخص نے کہا ہاں اُنہوں نے اس کو پکڑ لیا اور لے گئے وہ اس سے پوچھتے اور کہتے کہ کیا تو ہی مسیح ہے تو وہ کہتا کہ تم کہتے ہو۔ وہ جمعہ کے روز اُسے لے گئے اور نصاریٰ نے کہا اُس دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سُولی پر لٹکا دیا گیا نویں ساعت میں اور یہود بولے کہ چالیس روز اُس کو انہوں نے قیدی بنائے رکھا اس دوران وہ اس سے برابر پوچھتے رہے اور سوال کرتے رہے کہ کیا وہ مسیح ہی ہے اُن کے لئے نشانی کوئی نہ کوئی ظاہر ہوتی مگر وہ اُن کے سوال کا درست جواب نہ دیتا پکڑنے کے وقت سے لے کر سُولی پر لٹکائے جانے کے وقت تک اور نصاریٰ نے کہا کہ یودنس جس نے یہود کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں خبر دی تھی کہ فلاں گھر میں ہیں اور خود کو زندہ جلا کے شرمندہ ہوا انہوں نے یہ تاویل کی کہ اُس نے مسیح سے پہلے موت کا قصد کیا تا کہ آگ میں داخل ہو چنانچہ جب مسیح علیہ السلام کو سولی پر لٹکا کر مارا گیا وہ جہنم کی طرف

گئے اور تمام بنی آدم اور اُن کی اولاد سے اُس کو خلاصی دی۔ نصاریٰ کے گمان کے مطابق آدم علیہ السلام سے لے کر اُس دن تک تمام جہنم میں تھے کیا نبی کیا رسول کیا مؤمن کیا کافر مسیح نے اُن سب کو نکالا اور خلاصی دی اور خود سولی پر لٹک گئے۔

پس یہود میں سے تو کوئی مسیح کو جانتا تک نہ تھا اور اُن کے زعم پر اُن کو سولی دینے کے وقت اور قید کے دوران زندہ رہنے کے دوران اُن کا کوئی حواری وہاں حاضر نہ تھا۔ انہوں نے اس معاملہ میں ایک مرتد کے قول کی تصدیق کر دی پھر جب وہ گم ہو گیا تو انہوں نے یہ کہہ دیا کہ اُس نے خود کو جلا دیا اور یہ تاویل کی اور تمہیں کیا معلوم کہ اللہ تعالیٰ نے مسیح علیہ السلام کی شبیہ اُس پر ڈال دی جس نے اپنے گناہ اور کفر کی وجہ سے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں بتایا تھا کہ (اس مکاں میں ہیں) اور اللہ بہتر جاننے والا ہے۔

ضلَّ النَّصاري واليهودُ فلا تكنْ

بهِمِ عَلَى سُبل الهُدَى مَدْلُولا

۳۱۔ نصاریٰ اور یہود دونوں گمراہ ہوگئے، ہدایت کے راستوں پر اُنکو تو مدلول مت بنا۔

والمدّعو التثليثِ قومٌ سَوَّغوا

ما خالف المنقولَ والمَعْقولا

۳۲۔ اور تثلیث کا قول کرنے والوں سے (بھی دُور رہ) یہ وہ قوم ہے جس نے اس چیز کو جائز رکھا جس کا منقول ومعقول مخالف ہے۔

والعابدونَ العجلَ قد فُتنوُا به

ودُّوا اتخاذ المُرسلينَ عجولا

۳۳۔ اور بچھڑے کے پجاریوں سے بھی (دور رہ) انہوں نے اس کی پوجا کی اور آزمائش میں مبتلا ہوئے اُنہوں نے رسولوں سے بچھڑے کی پوجا کرنے کو پسند کیا۔

فإذا أتت بُشری إلیهم کذّبوا
بهوی النفوسِ وقُتِلوا تقتیلا

۳۴۔ جب بشارت اُن کی طرف آئی تو نفوس کی خواہشات کے ساتھ انہوں نے اُسے جھٹلایا اور وہ بُری مار مارے گئے۔

وکفی الیهود بأنهم قد مثّلوا
معبودهم بعبادِهِ تمثیلاً

۳۵۔ یہودیوں کے لئے تو یہی کافی ہے کہ انہوں نے اپنے معبود کو عبادت کے ساتھ شریک کیا (بچھڑے کی پوجا کر کے)

وبأنّ إسرائیلَ صارعَ ربَّهُ
ورمی به شکراً لإسرائیلا

۳۶۔ کہ اسرائیل نے اپنے رب کی قدر کم کی اور اس کے ساتھ اسرائیل کے لئے شکر کا قصد کیا۔

وبأنّهم رحلوا به فی قُبّةٍ
إذ أزمعوا نحوَ الشامِ رحیلا

۳۷۔ کہ وہ بنی اسرائیل کوچ کر گئے اس کے ساتھ قبہ میں جب انہوں نے شام کی طرف کوچ کا پختہ ارادہ کیا۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

کیا شک ہوگا جب سب سے بڑا سچا رب قرآن میں فرمائے کہ:

"وَاِنَّ الَّذِیْنَ اخْتَلَفُوْا فِیْهِ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْهُ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ۔"

ترجمہ: "بے شک وہ جنہوں نے اس میں اختلاف کیا وہ اس میں شک پر ہیں ان کا اس میں کوئی علم نہیں سوائے ظن کی پیروی کے۔"

(سورۃ النساء، آیت ۱۵۷)

اور اُن کا معاملہ اس سے خارج نہیں۔ اسی طرح دو عورتوں مریم مجدلیہ اور مریم ام یعقوب کی قبر سے اُن کے قیام سے نصاریٰ نے یہ خبر دی ہے کہ ان دونوں نے یہ خبر دی کہ وہ دونوں قبر کی طرف آئیں انہوں نے قبر میں ایک شخص کو دیکھا جو کھڑا ہوا اور ان دونوں سے کہنے لگا کہ یسوع جس کو سولی پر لٹکایا گیا وہ قبر سے اُٹھا اور ربّ سے مل گیا اس بارے میں اُن کی خبر ہے اور اُن کے عقائد میں بھی ایسی ہی خبر ہے۔ یہ تمام کی تمام خبریں بے پر کی باتیں ہیں۔

۱۔ تورات میں تبدیل پر دلالت کرتی ہے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ انسان کی طرح ہے شخص اور اعضاء رکھنے والا۔ (معاذ اللہ)

۲۔ اور اس میں یہ ہے کہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے یعقوب کے ساتھ کشتی لڑی اور یعقوب نے اس کو مارا۔ (معاذ اللہ)

۳۔ اور اس میں یہ ہے کہ جب اللہ نے ان کو شام کی طرف رُخ کرنے کا حکم دیا تو اُن سے وعدہ کیا کہ وہ بھی اُن کے ساتھ رُخ کرے گا اور اُن کو حکم دیا کہ فلاں صورت پر اُس کے لئے قُبہ بنائیں وہ اُن کے ساتھ اس طرف چلنے میں شام کے اندر نازل ہوا پھر یہ کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اے ربّ یہ سخت مشقت میں پڑی ہوئی قوم ہے یہ شام کی طرف اُس وقت تک نہ جائیں گے یہاں تک کہ تُو ان کے ساتھ جائے جیسے کہ تُو نے ان سے وعدہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہاں میرے لئے تم سب قُبہ بناؤ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے قُبہ بنایا اور اس کا نام قُبۂ عہد رکھا وہ (اللہ) اس قُبہ میں عرش سے نازل ہوا اور اُن کے ساتھ قُبہ میں

داخل ہوگیا کہ ان کے نازل ہونے کے ساتھ نازل اور اُن کے کوچ کرنے کے ساتھ کوچ کرتا ہے۔ یہ نص ہے جو تورات سے وہ پیش کرتے ہیں۔ بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ انہوں نے اموال حضرت موسیٰ علیہ السلام کو لا کے دیئے اور وہ ان اموال کے قبہ پر خرچ کے والی ہوئے ان سب نے گمان کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اس پر خرچ نہیں کیا تو آپ علیہ السلام نے سترہ سو رطل (آدھے سیر کا پیمانہ) کی تعجیز کی جب انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تہمت کی یہاں تک کہ انہوں نے ہوا سے یہ آواز سنی کہ یہ وزن جس میں (تم شک کر رہے ہو) قبہ میں اور ستون کی بنیاد میں منتقل ہوگیا ہے۔

وبأنهم سمعوا كلامَ إلههم
وسبيلهم أن يسمعوا المنقولا

۳۸۔ اور اس وجہ سے بھی کہ انہوں نے یہ کہا کہ انہوں نے اپنے معبود کے کلام کو سنا اور اُن کی راہ یہ ہے کہ وہ منقول کلام کو سنتے۔

وبأنهم ضربوا ليسمعَ ربَّهم
في الحربِ بوقاتٍ لهُ وطُبولا

۳۹۔ اور اس وجہ سے بھی کہ انہوں طبلہ زور سے بجایا جنگ کے اندر تا کہ وہ اس کی ضربوں کی آواز اپنے رب کو سنائیں۔

وبأنَّ ربَّ العالمينَ بداله
في خلقِ آدمَ يالهُ تجهيلا

۴۰۔ اور اس وجہ سے بھی (گمراہ ہوئے کہ انہوں نے کہا کہ) ربّ العالمین خلقِ آدم میں ظاہر ہوا۔ یہ کیا جہالت کی بات ہے۔

وبدا لهُ في قومِ نوح وانثنى
أسفاً يعضُّ بنانهُ مذهولا

۴۱۔ اور قوم نوح میں اس کا ظہور ہوا کیا ان پر تاسف ہے کہ (یوں پاگل ہوگئے) جیسے پاگل اپنی انگلیوں کے پوروں کو بے پروائی سے کاٹتا ہے۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

۱۔ اور تورات میں یہ بھی ہے کہ بنی اسرائیل نے بغیر کسی واسطہ کے اللہ کے کلام کو سنا جیسے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے سنا تو پھر اُن پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کیا فضیلت ہوئی۔

۲۔ اور انہوں نے تورات میں یہ بھی منسوب کر دیا کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو حکم دیا کہ وہ اپنے لشکر میں تھوڑا تھوڑا بگل ماریں یہاں تک کہ دُشمن سے مل جائیں تو پھر اس زور سے اس بگل کو بجائیں تا کہ اللہ تعالیٰ کو وہ سنا دیں اور وہ اُن کے دشمنوں پر اُن کی مدد کرے گویا اللہ تعالیٰ جو مقدس، منزہ ہے وہ انسان ہے اللہ وہ ربّ اُن کے اس قول سے پاک ہے۔

۳،۴۔ اور انہوں نے اس میں یہ بھی منسوب کیا کہ اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام کو تخلیق کر کے شرمندہ ہوا اور خوف زدہ ہوا کہ کہیں یہ شجرِ حیات سے نہ کھالے اور اس کی مثل خدا بن جائے۔ اسی وجہ سے اُس کو جنت سے نکال دیا اور اس میں یہ بھی ہے کہ جب اُس نے دیکھا کہ آدمیوں کا فساد زمین میں زیادہ ہوگیا تو وہ انسان کی تخلیق پر (معاذ اللہ) شرمندہ ہوا اور کہا کہ عنقریب میں آدمی کو اٹھالوں گا جس کو میں نے بنایا زمین پر اور جانوروں اور آسمانوں کے پرندوں کو بھی اس لئے کہ ہم ان کی تخلیق پر نادم ہوں اور اسی طرح جب قومِ نوح علیہ السلام نے نافرمانی کا فعل کیا تو اُس

وقت بھی اُس کی طرف سے ندامت کا قول آیا ہے اللہ سبحانہ وتعالیٰ اس سے بالکل پاک ہے اور یہ سخت محال ہے۔

وَبأنَّ إبراهيمَ حاولَ أكْلَهُ
خُبْزاً وَرامَ لِرِجْلِهِ تَغْسِيلا

۴۲۔ اور اس لئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے روٹی اُس کو کھلائی اور اُس کی (خدا کی) ٹانگ کو دھونے کا قصد کیا (اس گمراہ قول کی وجہ سے گمراہ ہوئے)۔

وبأنَّ أموالَ الطّوائِفِ حُلِّلَتْ
لهمُ رباً وخيانةً وغلولا

۴۳۔ اور اس لئے بھی کہ انہوں نے کہا کہ طوائف کے اموال سُود پر بھی اُن کے لئے حلال ہوئے اور اُن میں خیانت اور ہیر پھیر جائز ہے۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

۱۔ اس تورات میں یہ بھی ہے کہ ایک دن حضرت ابراہیم علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے فسطاط کے دروازے کے پاس بیٹھے تھے انہوں نے تین آدمی قریب ہی کھڑے پائے تو اُن کے لئے سجدہ میں حضرت ابراہیم علیہ السلام گر گئے اور فرمایا کہ اے خاص (تینوں کو ایک کر کے مخاطب کیا) اگر تو مجھ سے راضی ہے تو مجھے اپنے سے دور مت کر۔ یہاں تک کہ میں وہ پانی نکال لاؤں جس سے تم اپنے پاؤں دھوؤ اور تم اس درخت کی طرف توجہ کرو اور میں تمہارے لئے تمہارے دل کے قیام کے لئے کچھ کھانا فراہم کروں اُس کے بعد تم چلے جاؤ۔ اب یہاں یہود نے زعم کیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تین کو ایک کہہ کے بلایا اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے اس کو گمان کرتے ہوئے (معاذ اللہ) انہوں نے یہ بھی گمان کیا اس بات کا جواز کر

کے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے (معاذ اللہ) اللہ کو روٹی کھلائی تا کہ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کا دل مضبوط ہو اور اُس کے پاؤں دھوئے جبکہ اللہ تعالیٰ اس سے پاک عظیم اور بلند تر ہے۔ اسی سے نصاریٰ نے دلیل پکڑی کہ تین ایک ہی ہیں، اللہ تعالیٰ نے یوں ذکر کیا۔:

"هَلْ أَتٰكَ حَدِيثُ ضَيْفِ اِبْرٰهِيمَ الْمُكْرَمِينَ۔"

ترجمہ: ''کیا تجھ تک ابراہیم کے معزز مہمانوں کی بات پہنچی۔''

(سورۃ الزاریات، آیت ۲۴)

۲۔ یہود نے یہ زعم کیا کہ موسیٰ علیہ السلام نے اُن کو حکم دیا کہ مصر والوں سے فدیہ کے طور پر اُن کے خزانوں کے اموال لیں۔ پھر اُن سے کہا کہ اللہ تم سے کہتا ہے کہ جلدی سے دوڑ کر یہ کام کرو وہ کہنے لگے کہ یہ وہ جرأت ہے کہ فرعون کے ساتھ ہماری مشقت پر ہے اور یہ اُن کی اجرت کمزوروں، مساکین اور عام لوگوں پر نہیں بلکہ اُس فرعون کے اوپر ہے کہ جس نے اُن سے خدمت کی مشقت لی۔

اور تورات میں ہے کہ تو زنا مت کر تا کہ تیرا رب معبود تجھے برکت دے اور اس تورات میں یہ بھی ہے کہ فضول خرچی نہ کر جھوٹ مت بولو اور کوئی مرد اپنے بھائی سے فجور مت کرے اس سے انہوں نے صرف یہود کی تاویل کی جملہ بنی آدم سے صرف نظر کرتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اُن کے بارے میں یوں خبر دی قرآن میں کہ:

"ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لَيْسَ عَلَيْنَا فِى الْاُمِّيّٖنَ سَبِيْلٌ وَ يَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُوْنَ۔"

ترجمہ: ''یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے کہا کہ ہماری ان پڑھوں میں کوئی راہ نہیں اور وہ اللہ پر جان بوجھ کر جھوٹ کہتے ہیں۔''

(سورۃ آل عمران، آیت ۷۵)

اور اُن کے اقوال سے یہ بھی ہے کہ اپنی شرم کی حفاظت کر اور جو چاہے کر۔

وبأنهمْ لم يَخرجُوا مِنْ أرْضِهِمْ
فكأنهم حسِبوا الخُروجَ دُخولا

۴۴۔ اس وجہ سے بھی گمراہ ہوئے کہ وہ اپنی زمین سے نہ نکلے گویا انہوں نے خروج کو دخول گمان کیا۔

وحديثهمْ في الأنبياءِ فلا تسَلْ
عنه وخَلِّ غِطاءهُ مَسْدُولا

۴۵۔ اور انبیاء میں ان کی باتوں کو اللہ سے مت سمجھ اور اُن کی اس آمیزش سے اُس کے حجاب کے پردہ کو گرائے رکھ (اللہ تعالیٰ کو اس تہمت سے دور رکھ)

لَمْ يَنتهُوا عَنْ قَذْفِ دَاوُدَ وَلا
لوطٍ فكيفَ بقذفهم روبيلا

۴۶۔ وہ حضرت داؤد علیہ السلام اور حضرت لوط علیہ السلام پر تہمت لگانے سے باز نہ آئے تو روبیل علیہ السلام سے کیسے باز رہ سکتے ہیں۔

وَعَزَوْا إلَى يَعْقُوبَ مِنْ أوْلادِهِ
ذِكراً مِنَ الفِعْلِ القَبيحِ مَهولا

۴۷۔ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی طرف فعل قبیح کی نسبت کر کے اُن کو اُن کی اولاد سے تہمت زنی کرتے ہوئے گمراہ ہوئے۔

وإلى المسيحِ وأمهِ وكَفى بها
صِدِّيقةٌ حَمَلَتْ به وبَتُولا

۴۸۔ اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی ماں کی طرف بھی تہمت لگائی جبکہ اُن مریم علیہا السلام کو صدیقہ اور بتول ہونا کافی ہے جنہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بوجھ اُٹھایا۔

وَلِمَنْ تَعَلَّقَ بالصَّليبِ بِزَعْمِهِم
لعناً يعودُ عليهم مكفولا

۴۹۔ وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کہ اُن کے زعم کے مطابق اُن کو بے رحمی کے ساتھ سُولی پر لٹکایا گیا جو اُن پر ضامن بنا ہوا لوٹ کر آئے گا (اُن کے گماں کے مطابق)

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

۱۔ تورات میں یہ بھی ہے کہ بنی اسرائیل مقدس سرزمین میں آخر دم تک ٹھہریں گے اور اُن کا اس سے نکالا جانا اس کی دلیل ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ پر جھوٹ باندھا اپنی کتب میں۔

۲۔ تورات میں یہ بھی انہوں نے منسوب کیا جو اُن کے ہاتھوں کا کیا دھرا ہے انبیاء کرام علیہم السلام پر تہمت لگا کر کہ جن کو اللہ نے چن لیا تھا ایسی تہمتیں کہ جن کا ذکر کرنا اور اس طرف اشارہ کرنا بھی ہمارے نزدیک جائز نہیں اور یہ بھی اُن کے جھوٹے ہونے پر دلیل ہے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ زندہ کریم نے انبیاء کو معصوم بنایا کیا وہ ربّ اُن انبیاء کے بارے میں اپنی کتب میں فاحشہ باتیں ذکر کرے گا جو کتابیں زمانوں کے گزرنے کے ساتھ ساتھ پڑھی جائیں اللہ تعالیٰ پاک اور منزہ ہے اس سے اور بہت بلند ہے۔

۳۔ اور اُن کے جھوٹے ہونے پر یہ بھی دلیل ہے کہ انہوں نے تورات میں یہ لکھا کہ وہ ملعون ابن ملعون ہے جس نے صلیب کے ساتھ تعلق کیا یہ انہوں نے تمہید کی اپنے اس زعم کے عذر کے لئے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو سولی پر لٹکایا اور یہ وہ مسیح نہیں تھے جن کے بارے میں گواہی دی گئی اور اسی طرح نصاریٰ نے کتاب عاموص النبی کی طرف یہ منسوب کیا جب تکونی لکڑی پر ان کو لٹکا کے

ضرب ماری گئی وہ زمین میں گرے تو صیبون جو بدرانِ ناموسی کا غلام تھا کہنے لگا اور اس پر مخلوق کا علم حاوی ہوا کہ اب بنی اسرائیل نے خود کو ضائع کر دیا غم کے ساتھ اور بھوک کے ساتھ۔ اب اس سلسلہ میں نصاریٰ کا کلام یہود کے کلام سے مخالف ہے اور سولی پر لٹکائے جانے کے معاملہ میں دونوں گمراہ ہوئے اور دونوں گروہ باطل ہیں شبہ میں پڑ کے۔

وجنوا علی ھارونَ بالعجلِ الذی
نسبوا لهُ تصویرهُ تضليلا

۵۰۔ اُنہوں نے ہارون علیہ السلام پر بچھڑے کی پوجا کا مطالبہ کر کے جرم کیا کہ انہوں نے گمراہی کے ساتھ اللہ کے لئے مجسمہ تصویر منسوب کی۔

وَبأنَّ موسی صَوَّرَ الصُّوَرَ التی
ما حلَّ منها نهيهُ معقولا

۵۱۔ اور اس سبب گمراہ ہوئے کہ انہوں نے کہا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے صورتیں تشکیل کیں کہ اُن سے معقول نہی کا رب سے کوئی جواز نہ آیا۔

ورضوا له غضبَ الإلهِ فلا عدا
غَضَبُ الإلهِ عَدُوَّهُ الضِّلِّيلا

۵۲۔ اور وہ اُن کے لئے غضب الٰہی پر راضی ہوئے جبکہ اللہ کا غضب ہمیشہ اُس کے گمراہ دشمنوں پر رہا ہے۔

وبأنَّ سِحراً ما استطاعَ لآيَةٍ
منه وَلا استطاعتْ لهُ تبطِيلا

۵۳۔ اور اس سبب گمراہ ہوئے کہ کہنے لگے کہ جادو میں وہ طاقت ہے جو آیت کے اندر نہیں اور اس جادو کو ختم کرنے کی آیت میں کوئی طاقت نہیں۔

وبأنَّ ما أبدَی لهُمْ مِنْ آيَةٍ
أبدَوْا إليه مِثلَها تخييلا

۵۴۔ اور اس سبب کہ کہنے لگے کہ اُن کے لئے کوئی آیت ظاہر نہیں ہوئی جو اُن کے خیال فاسد کے مطابق جادو کے مثل ہو۔

إلاَّ البَعُوضَ ولا يَزالُ مُعانِداً
لإلهِهِ بِبَعُوضَةٍ مَخذُولا

۵۵۔ مگر مچھر کے برابر، اور معبودِ برحق سے دشمنی کرنے والا مچھر کی طرح ذلیل ہے۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

۱۔ تورات میں یہ بھی ہے کہ ہارون علیہ السلام نے اُن کے لئے بچھڑا بنایا جس کی انہوں نے پوجا کی اور انہوں نے بنی اسرائیل کو حکم دیا کہ اللہ کے علاوہ قربانی دیں انہوں نے یہ کام کیا اور اس بچھڑے کے سامنے عید کی وہ اس کے سامنے بیٹھتے کھاتے پیتے اور دوڑیں لگاتے اب دیکھو اس قول کی طرف کہ نبی کی طرف ایسی نسبت جائز نہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق کی ہدایت کے لئے چنا۔ اُن میں سے جو بھی اسلام میں داخل ہوا اس نے بتایا کہ یہودیوں کے نزدیک کسی نے بھی اس میں اختلاف نہ کیا کہ یہ بات تورات میں منصوص ہے اور وہ زیور جو انہوں نے ہارون علیہ السلام کی طرف پیش کیا اس میں حضرت یوسف صدیق علیہ السلام کی انگوٹھیوں میں سے ایک انگوٹھی تھی۔ اس میں انہوں نے طالعِ ثور میں عمل کیا تھا اس لئے اس پر بیل کی تصویر تھی۔ پس جب ہارون علیہ السلام نے زینت کا سوال کیا اور اُس انگوٹھی کو پہنا تو اس کی وجہ سے اُن کے دل میں بچھڑے کا تصور آیا۔ اب اس طرح کی من گھڑت باتوں کی طرف دیکھ کہ اُن کے قائل کتنے گمراہ ہوئے؟

۲۔ اور تورات میں تصویر کی حرمت اور بتوں کے کام کی حرمت کا ذکر ہے اور اس کام کے کرنے والے پر لعنت آئی ہے اور اُس پر غضب ہوا ہے پھر اس میں یہ بھی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے دو مقرب فرشتوں کی تصاویر بنائیں سونے کی دھات سے جن کے پر پھیلے ہوئے تھے اور دونوں میں سے ہر ایک کا رُخ دوسرے کی طرف کیا اور اس تصویر کو سونے کے صحیفہ پر چسپاں کیا اور اس کا نام صحیفہ تطہیر بکلمۃ اللہ رکھا اور ان دونوں کے درمیان اسی طرح سانپ کی صورت کا عمل کیا تانبے کے ساتھ۔

۳۔ مطلب اس کا یہ ہے کہ تورات میں اس پر لعنت اور غضب کا ذکر ہوا جس نے تصویر بنائیں اور حضرت موسیٰ علیہ السلام نے خود پھر اس تصویر گری کا عمل کیا اور تورات میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام و حضرت ہارون علیہ السلام پر غضب کیا اور اُن دونوں کو مقدس سرزمین کی طرف جانے سے روکا۔ پھر پانچویں سفر میں اس کا تکرار کیا۔ پس حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اللہ نے ہم پر غضب کیا اور یہ حلف لیا کہ اس سرزمین کے اندر میں داخل نہ ہوں جو اللہ نے تم کو بخش دی ہے۔

اور تورات میں یہ بھی ہے کہ فرعون کے جادوگروں نے پہلی نو نشانیوں پر عمل کیا اور اُنہوں نے اس پر قدرت نہ پائی کہ وہ ان نشانیوں میں سے کسی کو باطل کریں اور اللہ تعالیٰ نے اُن کے پیش کردہ جادو میں سے کسی کو باطل نہ کیا اور اللہ تعالیٰ مقدس اور پاک ہے جو قرآن میں فرماتا ہے:

"مَا جِئْتُمْ بِهِ السِّحْرُ اِنَّ اللّٰهَ سَيُبْطِلُهٗ"

ترجمہ: "جو تم جادو لے کر آئے عنقریب بیشک اللہ اس کو باطل کرے گا۔"

(سورۃ یونس، آیت ۸۱)

ورضوا لموسى أن يقولَ فواحشاً
ختمتْ وصيَّتُهُ لهنَّ فصولا

۵۶۔ اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام فاحشہ کلام کہنے پر راضی ہوئے کہ اس کی وصیت اُن کے لئے فصول پر ختم ہوئی (اپنے نبی کی طرف غلط بات منسوب کر کے گمراہ ہوئے)

نقلوا فواحشَ عن كليمِ اللهِ لمْ
يَكُ مِثلُها عَنْ مِثْلِهِ مَنقُولا

۵۷۔ اُنہوں نے کلیم اللہ سے فواحش کو نقل کیا کہ ایسی فواحش باتوں کے مثل کچھ بھی منقول نہ ہوا۔

وَأظُنُّهُمْ قد خالفوه فَعُجِّلَتْ
لهُمُ العُقُوبَةُ بالغنا تعْجِيلا

۵۸۔ میں تو اُن کو یہی گمان کرتا ہوں کہ انہوں نے کلیم اللہ کی مخالفت کی تو اسی سبب اُن کے لئے شکلوں کے بگڑنے کا عذاب جلد آیا۔

وشكتْ رجالهمُ مصادرَ ذيلها
ونِساؤُهُمْ غيرَ البُعُولِ بُعولا

۵۹۔ اُن کے مردوں نے دُم کے نکلنے کے مصادر کی شکایت کی اور اُن کی عورتوں نے شوہروں کے معدوم ہونے کا شکوہ کیا۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

۱۔ اُن کے زعم کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بنی اسرائیل کو اپنی اس وصیت میں کہا جو اُن سے کی اُس کے آخر میں کہا کہ اگر تو کفر کرے تو اُس کے راستے سے پھرے گا اور تو نے اجنبی معبود کی پھر عبادت کی اللہ تعالیٰ مصر میں تجھے آزمائش

میں مُبتلا کرے گا اور تیرے جسم میں وہ عیب دار پھوڑے پیدا کرے گا جن سے گندگی جاری رہے گی اس پھوڑے اور دانے کی وجہ سے کہ جس کا کوئی علاج نہ ہوگا۔ تو شادی کرے گا مگر وہ غیر کے پہلو میں لیٹے گی اور اس میں اختلاف نہیں کہ بنی اسرائیل نے معبودوں کی پوجا کی چنانچہ یا تو یہ قول باطل ہے یا یہ کہ وہ آزمائش میں مُبتلا ہوئے اس کے ساتھ کہ جو اللہ نے اُن سے وعدہ کیا اپنے علم سے شہوت اور پھنسیوں سے ان کو آزمایا۔ اس لئے کہ وہ پھوڑے اور پھنسیاں کہ جن کی کوئی دواء نہیں وہ شہوت ہی ہے اس لئے کہ جسم سے وہ گندگی کے مصدر میں معین ہے اور یہ وہ بواسیر نہیں جس میں وہ مُبتلا ہوئے اس لئے کہ بواسیر مرض ہے برص اور جذام کی طرح اور اسی طرح یہ کہ مرد شادی کرے اور اس کی عورت غیر کے پہلو میں جائے اس لئے کہ مقصود دونوں مقامات میں عیوب سے ہے اور برص میں کوئی عیب نہیں۔

لُعِنَ الذینَ رأوا سبیلَ محمدٍ
وَالمؤمِنینَ بِهِ أضَلَّ سَبِیلا

۶۰۔ اُن پر لعنت ہوئی جنہوں نے محمد ﷺ اور مؤمنین کے سیدھے راستے کو دیکھا مگر راہ سے بھٹکے ہی رہے۔

أَبناءُ حَیَّاتٍ أَلَمْ تَرَ أنهمْ
یَجِدُونَ دِرْیَاقَ السُّمومِ قَتولا

۶۱۔ اُن زندوں کو کیا تو نے نہ دیکھا کہ بادِ سموم کے تھپیڑوں سے انہوں نے قتل کا منظر پایا۔

مذْ فارقوا العجلَ الذی فتنوا به
ودُّوا اتخاذ الأنبیاء عجولا

۶۲۔ جب سے وہ اس بچھڑے سے جُدا ہوئے کہ جس سے وہ آزمائے گئے تو انہوں

نے اس کی چاہت کی کہ انبیاء علیہم السلام کو بھی بچھڑوں کی طرح پوجیں۔

فإذَا أَتَی بَشَرٌ إلیهمْ كَذَّبوا
بهوی النفوس وقُتِّلوا تقتیلا

۶۳۔ جب اُن کے پاس نبی بشر آیا تو انہوں نے خواہشِ نفسانی کی وجہ سے اُن کو جھٹلایا اور اُن کو سخت قتل کیا۔

أَخلَوْا كِتابَ الله مِنْ أحكامِهِ
عدواً وكان العامرَ المأهولا

۶۴۔ انہوں نے دُشمنی پر اللہ کی کتاب کے احکام کو چھوڑ دیا اور زندہ آباد آزمائش زدہ مشکلات میں پڑ گیا۔

جعلوا الحَرَامَ بِهِ حَلالاً وَالهُدَی
غیًّا وموصولَ التقی مفصولا

۶۵۔ انہوں نے حرام کو حلال بنالیا اور ہدایت کو گمراہی میں بدلا اور تقویٰ کی طرف جانے کو دُور ہونا بنالیا۔

وَدَعاهُم ما ضَیَّعُوا مِنْ فَضْلِهِ
أَنْ یَمْلَئُوهُ مِنَ الْكَلَامِ فُضُولا

۶۶۔ جو انہوں نے اُس کے فضل سے ضائع کیا (گمراہی سے) اس نے اُن کو دعوت دی کہ اس کے کلام کو فضولیات (زیادتیوں) سے بھر دیں۔

كَتَمُوا العِبادَةَ والمعادَ وَمَا رَعَوْا
للحقِ تعجیلاً ولا تأجیلا

۶۷۔ انہوں نے عبادت اور معاد کو چھپا دیا اور انہوں نے دُنیا اور آخرت کے لئے حق کی کوئی رعایت نہ کی۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

جان لو کہ علماء مسلمین نے ذکر کیا کہ تورات وانجیل اب اصلی باقی نہ رہیں مگر اس حال میں کہ جو نصاریٰ اور یہود نے گمراہی کو چُنا اُن سے بھری ہیں اس حذف، استدراک، تحریف اور تبدیل کے بعد اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ:

"یٰاَھْلَ الْکِتٰبِ قَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلُنَا یُبَیِّنُ لَکُمْ کَثِیْرًا مِّمَّا کُنْتُمْ تُخْفُوْنَ مِنَ الْکِتٰبِ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ"

ترجمہ: "اے اہل کتاب تحقیق تمہارے پاس ہمارے رسول آئے جو بیان کرتے ہیں وہ بہت کچھ تمہارے لئے جو کتاب سے تم چھپاتے ہو اور بہت زیادہ سے عافیت دیتا ہے۔"

(سورۃ المائدہ، آیت ۱۵)

یہ کافی ہے یہود یہ کہتے ہیں کہ ستر کاہنوں نے اس پر اتفاق کیا کہ وہ تورات سے تیرہ حرف بدل دیں۔ یہود نے تین حروف کا اعتراف کیا۔ جو اس کا اعتراف کرے تو وہ کیسے انکار کرے گا اس تحریف کی جنس سے جو کہا گیا ہے اُس کا، اور جو پہلے نصوص ذکر ہوئی ہیں وہ اس پر دلالت کو کافی ہیں اور اسی طرح وہ جس کو میں ذکر کر رہا ہوں وہ بھی دلالت کرتا ہے۔ یہ اُس سے ہے جس کا کوئی یہودی انکار نہیں کر سکتا اور وہ یہ ہے کہ جو تورات یہودیوں کے ہاتھ میں ہے اب اس میں مر کے اُٹھنے قیامت، آخرت اور جنت و دوزخ کا کوئی ذکر نہیں اور جو بھی نیکی کا اس میں ذکر ہے اس کا بدلہ دُنیا میں ہی ہے۔ ان کے زعم کے مطابق اُن کو اس طرح جزا دی جاتی ہے کہ دشمنوں پر مدد دی جاتی ہے وہ اطاعت کر لیتے ہیں۔ عمر بڑھا دی جاتی ہے عمدہ زندگی دی جاتی ہے رزق میں وسعت دی جاتی ہے اور مقدس سرزمین میں زیادہ دیر رہائش دی جاتی ہے اور کفر اور نافرمانی پر جزا دی جاتی ہے موت کے ساتھ اور

بارش کے رُکنے کے ساتھ اور پھلوں کے رُکنے کے ساتھ اور دُشمنوں کے اُن پر ظہور کے ساتھ ظلم کے ساتھ مشقت، زخموں، بخاروں، پھوڑوں، یرقان اور گرم ہواؤں کی صورت میں اور آسمان کے اُن کے لئے آگ برسانے کی طرح ہونے اور زمین کے لوہے کی طرح ہونے کے ساتھ بدلہ ہے (اُن کے زعم کے مطابق) تو اُن پر بارش کے بدلے غبار اور تاریکی اور آسمان سے مٹی نازل ہوتی ہے اور وہ دن کے وقت کسی شے کو یوں ٹٹولتے ہیں کہ جیسے کوئی اندھا دن کے وقت شے کو ٹٹولے نہ وہ دیکھ سکتے ہیں اور اُن کے لئے نہ معاملہ درست ہو سکتا ہے۔ ادھر ادھر بھاگتے ہیں اور چیختے ہیں اُن کو سواری میں اور بازاروں میں اس بُرائی کی آنکھ کا مرض پہنچتا ہے کہ جس کی اُن کے پاس کوئی شفاء نہیں۔ اُن کی کتب میں دنیا کی مذمت نہیں اور نہ ہی زھد کی بات ہے اور نمازِ معلومہ کا کوئی وظیفہ نہیں بلکہ اس تورات میں باطل کا حکم کھانے پینے کی باتیں سرور وغنا اور لہو کی باتیں ہیں اُن کے زعم کے مطابق یہ سب تورات میں نص ہے اور یہ بھی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے لئے کہا کہ یا اللہ تیری طرف میں طلب کرتا ہوں کہ کسی ایسے کو رسول بنا دے جو میرے علاوہ ہو اس پر اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر شدید غضب کیا پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ سے کہا کہ اگر تو ان کے گناہ معاف کر دے تو ٹھیک ورنہ جو سفر تو نے مجھ پر فرض کیا ہے اُس سے مجھے معاف رکھ یعنی مجھے نبوت سے ہٹا دے۔

اب اس میں یہ ہے کہ بنی اسرائیل کو اللہ نے اُن انبیاء کے ساتھ امتحان میں ڈالا جو جھوٹے تھے اور آیات اور عجائب لے کر آتے رہے، اور یہ کہ اللہ تعالیٰ آباء کے گناہوں کے سبب تین پشتوں تک بیٹوں کی پکڑ کرتا ہے اس کے علاوہ بھی وہ اقوال ہیں کہ ہر صاحب بصیرت جانتا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہیں آئے، اور تورات میں یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا کہ میں وہ ہوں جس نے تیرے ہاتھ کو تیرے دامن میں داخل کرایا اور اس کو برص شدہ نکالا برف کی طرف سفید۔

تو اس صورت میں اگر برص شدہ نکلا تو کون سی نشانی ہوئی کیونکہ برص کی سفیدی لوگوں میں موجود ہے جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے برعکس اپنی کتاب عزیز کی محکم آیت میں فرمایا:

"وَاَدْخِلْ یَدَکَ فِیْ جَیْبِکَ تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ"

ترجمہ: ''اور اپنے ہاتھ کو اپنے گریباں میں داخل کرو وہ بغیر کسی بُرائی کے سفید صورت میں نکلے گا۔ (موسیٰ علیہ السلام سے یہ خطاب ہوا)''

(سورۃ النمل، آیت ۱۲)

اور تورات میں لوحین کے بارے میں یہ ہے کہ وہ دونوں منقوش اور رنگ دار تھیں، جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ:

"وَ كَتَبْنَا لَهٗ فِی الْاَلْوَاحِ مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْعِظَةً وَّ تَفْصِیْلًا لِّكُلِّ شَیْءٍ"

ترجمہ: ''ہم نے موسیٰ علیہ السلام کے لئے الواح میں وعظ سے ہر شے لکھی اور ہر چیز کی تفصیل لکھی۔''

(سورۃ الاعراف، آیت ۱۴۵)

اسی طرح تورات میں ہے کہ اسحاق علیہ السلام ذبیح ہیں جبکہ ذبیح اسماعیل علیہ السلام ہیں اور دلیل اس کی یہ ہے کہ نحر اور ذبح منیٰ میں ہوا جو اسماعیل علیہ السلام کا وطن تھا کیونکہ مینڈھے کے سینگ جو فدیہ میں ذبح ہوا ابراہیم علیہ السلام کے دور سے لے کر حجاج بن یوسف کے عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ پر حملہ کرکے داخل ہونے کے دور تک کعبہ میں لٹکتے رہے پھر حجاج کے حملہ سے وہ جل گئے۔ تورات میں یہ بھی ہے کہ سانپ نے حضرت حواء علیہا السلام کو ورغلایا درخت سے کھانے کے لئے اللہ نے پھر حواء علیہا السلام کو کہا کہ میں عنقریب تیری اور اس سانپ کی نسل کے درمیان عداوت ڈال دوں گا۔ وہ ہمیشہ تجھے پیچھے سے ڈنگ مارے گا اور تو ہمیشہ اس کے سر کو

کچلتی رہے گی تاکہ وہ مرجائے اس کی بہت سی خرافات پر مبنی خبریں ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"فَوَسْوَسَ لَهُمَا الشَّیْطٰنُ لِیُبْدِیَ لَهُمَا مَا وٗرِیَ عَنْهُمَا مِنْ سَوْاٰتِهِمَا"

ترجمہ: ''آدم وحوا کو شیطان نے وسوسہ میں ڈالا تاکہ ان دونوں پر شرم کی وہ چیزیں ظاہر کردے جو ان دونوں سے چھپی تھیں۔''

(سورۃ الاعراف، آیت ۲۰)

تورات میں اسی طرح حضرت نوح علیہ السلام کے بارے میں ہے کہ اپنی اولاد کے سامنے حضرت نوح علیہ السلام نے حالت نیند میں اپنے کپڑے اُتار دیئے اُن کا بیٹا حام یہ دیکھ کر مسکرانے لگا، اُن کا بیٹا سام آیا اور اس نے اپنی چادر والد کے پردہ کے مقام پر پیچھے سے آکر ڈال دی یہاں تک کہ اُن کو ڈھانپ دیا جب حضرت نوح علیہ السلام بیدار ہوئے تو حام کے لئے دُعا کی کہ عنقریب تیرا رنگ سیاہ ہوگا اور تیری اولاد غلام بنے گی تیرے بھائی کی اولاد کی۔ اسی طرح اور بھی عجائز اور بچوں کی باتیں تورات میں نقل ہیں، اور تورات میں ہے کہ سلیمان بن داؤد علیہ السلام نے اپنا معاملہ ختم کردیا جادو کے ساتھ اور بتوں کی پوجا کے ساتھ اور اپنی عورت اور بیٹوں کو گالیاں دینے کے ساتھ اور اس کے علاوہ بھی کئی فواحش انبیاء اور انبیاء کے بیٹوں کی طرف منسوب کردیئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی حیاء اس طرح کی واہیات کے بولنے اور لکھنے سے منع کرتی ہے اس کے معصوم رسولوں کو جو عزت والے ہیں سے اعراض کی خاطر ایسی قبیح باتوں کا ذکر کرنا درست نہیں اللہ کی طرف سے تمام انبیاء پر درود ہو۔

عجباً لهم والسَّبتُ بیعٌ عندهمُ
لمْ یلقَ منهُ المُشترونَ مقیلا

۶۸۔ اُن پر تعجب ہے ہفتہ کا دن ان کی نزدیک بیع کا ہے۔ مشتریوں نے اس دن بیع کو

فسخ نہ کیا۔

هَلاَّ عَصَوْا فی السَّبْتِ يُوشَعَ إِذْ غَدا
يدعو جنوداً للوغى وخيولا

۶۹۔ انہوں نے ہفتہ کے دن کے معاملہ میں یوشع علیہ السلام کی نافرمانی کی جب اُنہوں نے ان کو صبح جنگ کی خاطر لشکر اور گھوڑوں کی تیاری کی طرف بلایا۔

أو خالفوا هارونَ فی ذبح وفی
عَجْنٍ له لَمْ يُبْدِ عنهُ نُكُولا

۷۰۔ یا انہوں نے ہارون علیہ السلام کی ذبح میں مخالفت کی اور آٹا سے اُس کے لئے پنیر کو نہ بنایا۔

أو ألحقوا بهما المسيحَ وسَوَّغوا التَّـ
حْرِيمَ فِي الحَالَيْنِ وَ التَّحْلِيلا

۷۱۔ یا وہ دونوں کے ساتھ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملے اور دونوں حالوں میں انہوں نے تبدیلی کی کہ حرام کو حلال اور حلال کو حرام میں بدلا۔

أو أَثْبتُوا النَّسْخَ الَّذِي فِي كُتْبِهِمْ
قد نُصَّ عنْ شَعْيا وعَنْ يُوئيلا

۷۲۔ یا اپنی کتب میں انہوں نے تبدیلی کا ثبوت کیا اور نص بنا ڈالی شعیا اور یوئیلا علیہما السلام سے۔

أولمْ يروا حُكمَ العتيقةِ ناسخاً
أحكامَ كتبِ المرسلينَ الأولى

۷۳۔ یا انہوں نے اس کتاب کو جو تبدیلی سے آزاد ہے پچھلی تمام کتب مرسلین کے احکام کو فسخ کرنے والی نہ مانا۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

تورات میں ہے کہ ہفتہ کے دن کو مضبوطی سے پکڑو جب تک آسمان وزمین کا قیام ہے اور اس حکم مین بڑی سختی اور شدت تھی جو کہ پوشیدہ نہیں اور یہود کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو حکم دیا ہر اس نبی کی نافرمانی کا کہ جو ایسا دین لے کر آئے کہ جس میں ایامِ متصلہ تمام میں سے کسی بعض کے نسخ کا حکم مشروع کرے اور اللہ نے ان کو حکم دیا کہ ہفتہ کے دن جنگ دُگنی کریں اور اس میں یوں سختی سے ملیں کہ آئمہ اور تمام لشکر سات مرتبہ سخت جنگ کے ساتھ جمع ہوں۔ پس تورات کی نص میں یہ کہا کہ جب وہ شہر کا جنگ کے لئے احاطہ کرتے تو اس پر ایک مرتبہ ہی قلعہ بندی کرتے اور چھ دن اسی کو بناتے رہتے اور سات دن بگل اُٹھائے پھرتے اور صندوق کے سامنے ناچتے اور ساتویں دن سات مرتبہ شہر کا احاطہ کرتے اور آئمہ بگل بجاتے، اور تورات میں یہ ہے کہ ہارون کو حکم دیا گیا کہ وہ ہفتہ کے دن دو اصلی مینڈھے پورے سال کے ذبح کریں اور وہ کچھ مکیال آٹا زیتون کے تیل میں گوندھ کر بنائیں اب اس تناقض پر تعجب کر کہ تورات کا حکم تھا کہ ہفتہ کے دن کو نہ توڑیں اور جو نبی بھی ایسے احکام لے کر آئے جس میں اس دن کے توڑنے کی کوئی چیز ہو اس کی اطاعت نہ کریں اور انہوں نے شعیا اور ہارون علیہ السلام کی اس بات میں پیروی کی جس سے روکے گئے تھے۔ نسخ کے منع کے باوجود انہوں نے حرام کو حلال کر دیا اور ہفتہ کے دن مردہ کو زندہ کرنے پر انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا انکار کیا اور کفر کیا اس لئے کہ وہ منکر تھے ہر اس کے جو دونوں کتابوں میں تھا اور دونوں کتابوں میں سے کسی کے اقوال پر انہوں نے موافقت نہ کی جبکہ تینوں نبی علیہم السلام تھے۔

أفيأنفُ الكُفّارُ أنْ يستدركوا
قولاً على خيرِ الورى منحولا

۷۴۔ کیا کفار اپنی ناک خاک آلود کرتے ہیں کہ استدراک کرتے ہیں مخلوق میں

سب سے بہتر نبی ﷺ کی طرف قول کی نسبت کر کے (قبیح قول)

لادرَّ درهمُ فإنّ كلامهم
يذرُ الثّرى من أدمعي مبلولا

۷۵۔ اُن کی بیماری دور نہ ہوگی اس لئے کہ اُن کا کلام ڈھول چھوڑتا ہے۔ بغیر صحت یابی کے آنسوؤں سے۔

فكأنني ألفيتُ مقلةَ فاقدٍ
ثكلى وموجعةٍ تصيبُ عويلا

۷۶۔ گویا میں گم شدہ چیز پر آنکھ کو گردش دیئے ہوئے ہوں اور درد کی شدت سے چیخ و پکار کئے جا رہا ہوں۔

ظَنُّوا بربِّهِمُ الظُّنُونَ وَرُسْلِهِ
وَرَمَوْا إِنَاثًا بالأَذى وَ فُحُولاً

۷۷۔ انہوں نے اپنے ربّ اور اس کے رسولوں کے بارے میں بدگمانیاں کیں اور انہوں نے عورتوں کا قصد اذیت کے ساتھ کیا اور ہجو کے ساتھ کیا۔

إنْ يبخسوهُ بكيلِ زورٍ حقَّهُ
فلأوسعنهمُ الجزاءَ مكيلا

۷۸۔ اگر وہ اُس کے حق کی جھوٹ کے کیل کے ساتھ کم قیمت لگائیں تو ضرور میں بھی اُن کو برابر برابر جواب سے بدلہ دوں گا۔

ومن الغبينةِ أن يجازى إفكهم
صِدْقِي ولَسْنا فی الكلامِ شُكُولا

۷۹۔ اور دھوکے دہی سے یہ ہے کہ اُن کے جھوٹ کی جزا میرے سچے اقوال دیں اور ہم کلام میں کوئی جھوٹ بولنے والے نہیں ہیں۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

تورات میں ہے کہ اللہ کے فرشتہ نے ہاجرہ علیہا السلام سے کہا میں تیری اولاد میں کثرت دوں گا اور ان کی کثرت کو شمار نہیں کیا جا سکتا اور ان کو کہا کہ تم حاملہ ہو اور عنقریب لڑکا پیدا کرو گی اس کو تم اسماعیل کے نام سے بلاؤ گی بے شک اللہ تعالیٰ نے سن لیا تیری بندگی کو اور وہ لوگوں پر حاوی ہوگا اس کا ہاتھ ہر ہاتھ پر اور ہر ایک پر اس کا احسان ہوگا۔ اس کی وجہ سے اُس کا قبیلہ اور اس کے بھائیوں کی (یعنی قبیلہ والوں کی) پہچان ہوگی۔ اس کلام کے ایک نسخہ میں ہے کہ وہ اُمتوں میں بڑا عظیم ہوگا اور ایک نسخہ میں ہے کہ اس کا ہاتھ تمام پر ہوگا اور تمام کا ہاتھ اس کی طرف عاجزی سے بچھا ہوگا یہ تمام کی تمام بشارتیں محمد ﷺ کے بارے میں ہیں اس لئے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے بھائیوں کے حصہ کو زینت نہ دی اور نہ ہی ان قبیلہ والوں کے ہاتھ ان کی طرف عاجزی کے ساتھ پھیلے اور نہ ہی اُن کا ہاتھ ان کے ہاتھوں پر تھا اور نہ ہی اُن کا ہاتھ ہر ہاتھ پر تھا اور نہ ہی ہر ایک اُن کا مرہونِ منت تھا اس لئے کہ تورات میں ہے کہ اسماعیل علیہ السلام اور اُن کی والدہ سب کچھ چھوڑ کر دُھتکار کر نکالے گئے (معاذ اللہ) اور اسماعیل علیہ السلام اسحاق علیہ السلام کے ساتھ کسی چیز کے وارث نہ بنے۔ کسی ایک نے بھی یہ نہ کہا کہ اسحاق علیہ السلام اور اُن کی اولاد نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اور اُن کی اولاد کے لئے عاجزی کی۔ ہمیشہ سرداری اور بادشاہت اولادِ اسحاق علیہ السلام میں رہی۔ یہاں تک کہ اللہ نے محمد ﷺ کو مبعوث کیا تو اس وقت اولادِ اسحاق علیہ السلام نے اپنے ہاتھوں کو اُن کے لئے عاجزی سے بچھا دیا اس طرح آپ ﷺ کا دستِ مبارک اور بنی اسماعیل کا ہاتھ تمام ہاتھوں پر آیا اور تمام ہاتھ ان کے مددگار ہو گئے گویا اسماعیل علیہ السلام کے ذکر سے مقصود اُن کے اسی بیٹے محمد ﷺ کا ذکر ہے۔

لو يصدقون لما أتت رسلٌ لهمُ

أترى الطبيبَ غدا يزور عليلا

۸۰۔ جب رسول اُن کی طرف آئے تو اگر وہ اُن کی تصدیق کرتے تو کیا طبیب کو تو دیکھتا کہ وہ کسی علیل کو دیکھے؟

إنْ أنكرُوا فضلَ النبيّ فإنما

أرْخَوْا عَلَى ضَوْءِ النهارِ سُدُولا

۸۱۔ اگر انہوں نے نبی ﷺ کی فضیلت کا انکار کیا تو انہوں نے دن کی روشنی کو رات کی تاریکی سمجھ لیا۔

الله أكبرُ إنَّ دِينَ مُحَمّدٍ

وكتابَهُ أقوى وأقومُ قيلا

۸۲۔ اللہ سب سے بڑا ہے کہ دین محمد ﷺ اور اُن کی کتاب سب سے قوی ہے اور قول کے اعتبار سے سب سے زیادہ قائم ہے۔

طلعتْ به شمسُ الهدايةِ للورى

وأبى لها وصفُ الكمالِ أُفولا

۸۳۔ اُن کی وجہ سے ہدایت کا سورج طلوع ہوا مخلوق کے لئے اور وصفِ کمال نے اُس سورج کے غروب ہونے کا انکار کیا۔

والحقُّ أبلجُ في شريعتهِ التي

جمعتْ فروعاً للورى وأصولا

۸۴۔ حق اُن کی شریعت میں ظاہر ہوا کہ جس نے مخلوق کے لئے اصول اور فروع کو جمع کر دیا۔

لاتذكروا الكتبَ السّوالفَ عندهُ

طلعَ النهارُ فأطفِئُوا القنديلا

۸۵۔ اس کے سامنے تو پچھلی کتب کا ذکر نہ کرو دن جب طلوع ہوا تو اُس نے قندیلوں کو بُجھا دیا۔

دَرَسَتْ معالِمُها ألاَ فاستَخبِرُوا

منها رُسوماً قد عَفَتْ وطُلُولا

۸۶۔ اُس کے معالم نے مخلوق کو درس دیا خبردار اس سے رسوم کی خبر طلب کرو تحقیق اس نے تبدیلی سے عافیت پائی اور اچھی حالت پر رہا۔

تُخْبِرْكُمْ التَّوْراةُ أنْ قد بَشَّرَتْ

قِدْماً بأحمدَ أم بإسماعيلا

۸۷۔ تم کو تورات بھی خبر دیتی ہے کہ پہلے کیا احمد ﷺ کی بشارت دی اُس نے کہ اسماعیل علیہ السلام کی۔

ودعتهُ وحشُ الناسِ كلُّ نديَّةٍ

وعلى الجميعِ له الأيادي الطُّولى

۸۸۔ ہر تر و تازہ شے نے لوگوں کی وحشت میں آپ ﷺ کو پکارا اور تمام کے اوپر آپ ﷺ کے بے پایاں احسان تھے۔

تَجِدُوا الصحيحَ مِنَ السَّقيمِ فطالما

صدقَ الحبيبُ هوى المحبِ نحولا

۸۹۔ تم نے بیمار سے تندرستی کو پایا حبیب نے محب کی خواہشات کی عطیہ پر تصدیق کی۔

مَنْ مِثْلُ موسَى قد أُقِيمَ لأَهْلِهِ
من بين إخوتهمْ سواهُ رسولا

۹۰۔ کون ہے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثل اُن کے بھائیوں کے درمیان سے اُس کے گھر والوں کے لئے کھڑا ہوا اُس کے علاوہ رسول بن کے۔

أوْ أنّ إخوتهمْ بنو العيص الذى
نُقِلَتْ بَكارَتُهُ لإسْرائيلا

۹۱۔ یا یہ کہ اُن کے بھائی بنوالعیص تھے جن کی بکارت منتقل کی گئی اسرائیل کے لئے۔

تاللهِ ما كانَ المُرادُ به فتى
موسى ولا عيسى ولا شمويلا

۹۲۔ اللہ کی قسم! اس سے مراد نہ وہ جوان حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور نہ ہی شموئیل علیہ السلام۔

إذْ لَنْ يَقومَ لَهُمْ نَبِيٌّ مِثْلُهُ
منهم ولو كانَ النبيُّ مثيلا

۹۳۔ اس لئے کہ اُن میں سے کوئی نبی اُن کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے مثل کھڑا نہ ہوا اگرچہ نبی کا کوئی اور نبی مثل ہوتا۔

طوبى لِمُوسى حينَ بَشَّرَ باسمِهِ
ولِسامِعٍ مِنْ فَضْلِهِ ما قيلا

۹۴۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بشارت ہو کہ انہوں نے ہمارے نبی ﷺ کی نام کے ساتھ بشارت دی اور اُن کے فضل سے سننے والے نے جو سنا قول کو اس کی بھی بشارت ہو۔

وَجِبالُ فارانَ الرَّوابِي إنها
نالتْ عَلَى الدُّنْيا به التَّفضيلا

۹۵۔ اور فاران کی بلند چوٹیوں کو بھی مبارک ہو کہ انہوں نے دنیا میں آپ ﷺ کے سبب فضیلت پائی۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

تورات میں جس طرح بہت سے مقامات پر یعقوب علیہ السلام کا ذکر ہوا اور اس سے مقصود یعقوب علیہ السلام کی اولاد تھی چنانچہ سفرِ خامس میں اس سلسلہ میں ہے کہ اے اسرائیل تم کو چاہیے کہ اللہ اپنے ربّ سے ڈرو اور اس کی راہ میں چلو اور اُس کے لئے عمل کرو۔ پس یہ خطاب بنی اسرائیل کو ہے جبکہ نام اُن کے باپ اسرائیل کا لیا گیا اور یہ قول بھی سفرِ خامس میں ہے کہ اسرائیل خوب طاقتور ہوا اور مالدار ہوا اس نے اموال کو جمع کیا اور اللہ کو بھول گیا اور اُس سردار پر ناراضگی کی جس نے اُس کو چنا تھا اور ذبح شیاطین کی طرف اُس نے انسان پر غضب کیا۔ اب یہ قول اللہ کا موسیٰ علیہ السلام کے لئے نہیں بلکہ اُن کی قوم کے لئے ہے کہ اے اسرائیل سن پھر اسے یاد رکھ اور عمل کر تیرا رب تجھ پر بھلائی کرے گا تجھے عزت دے گا اور نعمت کرے گا تورات میں ہے کہ وہ ابراہیم علیہ السلام کو کہتا ہے جبکہ یہ بات اسماعیل علیہ السلام کے بارے ہے کہ میں نے تجھے سنا اور اس کو میں نے برکت دے دی اور خوب عزت دے دی عنقریب وہ عظیم بارہ عدد لڑکے جنے گا اور میں اُس کو جلیل حصہ دوں گا۔ دوسرے نسخہ میں یوں ہے کہ اسماعیل تحقیق میں نے اس کے بارے میں تیری دُعا کو سن لیا اور اُس پر برکت دی۔ اور اس کو خوب عظمت دی اور ایک نسخہ میں ہے کہ پاک صاف ہو گا اور کہہ کہ حمد ہے اللہ کی خوب عنقریب وہ بارہ عدد لڑکے جنے گا اور اس کو میں اُمتِ عظیم کے لئے بناؤں گا۔ تو کیا اسماعیل علیہ السلام کے لئے اُمتِ عظیمہ تھی؟ نہیں بلکہ امتِ عظیمہ اُن کے ولد محمد عربی ﷺ کے لئے تھی۔

اور تورات میں ہے کہ اللہ کے فرشتہ نے ہاجرہ علیہا السلام کو بُلایا اور اُن سے کہا اے ہاجرہ تجھے کیا ہے کہ نہیں ڈرتی بے شک اللہ نے لڑکے کی آواز کو سن لیا ہے جہاں وہ ہے پس کھڑی ہو اور لڑکے سے حمل اٹھا اور اس کے ساتھ دونوں ہاتھ اپنے باندھ دے بیشک میں اُس کو بڑی اُمت کے لئے بنانے والا ہوں اور تورات میں یہ بھی ہے کہ یہ برکتِ موسیٰ علیہ السلام ہے جو بنی اسرائیل کو ملی اُن کی وفات سے پہلے انہوں نے کہا کہ اللہ طور سینا سے ظاہر ہوا اور ساعیر سے ہمارے لئے روشن ہوا اور فاران کی چوٹیوں سے اُس نے اعلان کیا اور اُس کی دائیں طرف سے پاکیزگی کی جنت ساتھ ساتھ تھی اور ایک نسخہ میں ہے کہ اللہ نے سیناء سے تجلی کی اور ساعیر سے روشنی دی اور فاران کی چوٹیوں سے بلند اعلان کیا۔ پس یہ اشارہ ہے نبوتِ عیسیٰ علیہ السلام و محمد ﷺ کی طرف۔ اس لئے کہ طور وہ مکان ہے جس کو اللہ نے موسیٰ علیہ السلام کی مناجات کے لئے خاص کیا اور ساعیر شام کا پہاڑ ہے اس سے نبوت عیسیٰ علیہ السلام قرب ناصرہ کے ساتھ ظاہر ہوئی اور یہ وہ شہر ہے جس میں عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی۔ او اہل کتاب میں سے کسی نے اس میں اختلاف نہ کیا کہ فاران مکہ میں ہوا اور اس میں یہ ہے کہ سردار سیناء سے آیا اور بھلائی پر وہ فاران کی چوٹیوں سے ہمارے لئے ظاہر ہوا اور اُس کے ساتھ ہزار نیکوکار تھے۔ اس کے ساتھ باری تعالیٰ کی کتاب تھی اور وہ تمام اجناس میں سے خاص ہے اور تمام صالحین اس کے قبضہ میں ہیں اور جو اس کے قدموں سے میرے قریب آئے وہ اس کے عمل تک پہنچ جائے گا۔ اور تورات کے سفرِ خامس میں ہے کہ اللہ نے موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے کہا کہ میں بنی اسرائیل کے لئے اُن میں سے ہی تیری مثل قائم کرنے والا ہوں میں اپنے کلام کو اس پر ڈالنے والا ہوں۔ اور جو اُس کی نافرمانی کرے گا میں اُس سے انتقام لوں گا۔ اور ایک نسخہ میں ہے کہ اللہ تیرا رب ہے وہ تیرے بھائیوں سے ایک نبی بنائے گا اس کو سنا کہ میں نے اپنے ربّ سے سوال کیا اجتماع کے دن کے موقع پر جب میں نے کہا کہ میں نہ لوٹوں گا میں نے اپنے ربّ کی آواز سنی تا کہ میں مر نہ جاؤں تو اللہ نے تجھ سے کہا ہاں

انہوں نے کہا (کہ اللہ نے یہ کہا کہ) میں عنقریب اُن کے لئے تیرے بھائیوں سے تیری مثل نبی قائم کروں گا اور میں اپنے کلام کو اس کے منہ میں ڈالوں گا پس وہ ہر شے اُن سے کہے گا جس کا میں اُس کو حکم دوں گا اور جو بھی شخص اس کی اطاعت نہ کرے، کہ جو میرے نام کے ساتھ تکلم کرے گا تو میں اُس سے انتقام لوں گا۔ اگر تم کہو کہ وہ یوشع بن نون علیہ السلام تھے تو اللہ تعالیٰ نے تورات کے آخر میں فرمایا کہ بنی اسرائیل میں موسیٰ علیہ السلام کی مثل کوئی قائم نہ ہوا اور ایک اور نسخہ میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی مثل بنی اسرائیل میں ہمیشہ کوئی نہ آئے گا۔ اب دیکھ اُن کی طرف جو اسرائیل کے بھائی ہیں، اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ عرب اور روم والے ہیں۔ تو بنی اسرائیل میں ایوب علیہ السلام کے علاوہ موسیٰ علیہ السلام سے پہلے اس طرح کی عظمت والا کوئی نبی نہ تھا یہ جائز نہیں کہ یہ وہ نبی ہوں جن کی تورات میں بشارت دی گئی تھی (کیونکہ وہ موسیٰ علیہ السلام سے پہلے تھے) اب صرف عرب والے باقی رہتے ہیں جن میں صرف محمد ﷺ عظمت و مرتبہ عالی والے تھے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے تورات میں فرمایا جب عرب کے جدّ اسماعیل علیہ السلام کا ذکر کیا کہ وہ فسطاط کو اپنے بھائیوں کے شہر کے وسط میں رکھے گا۔ پس یہاں بنی اسماعیل سے کنایہ کیا گیا اسمٰعیل کے بھائیوں کو جیسے کہ عرب سے کنایہ کیا گیا بنی اسرائیل کے بھائیوں کے ساتھ اس قول میں کہ عنقریب میں بنی اسرائیل کے لئے اُن کے بھائیوں کو اُن سے قائم کروں گا تیری مثل اور یوشع علیہ السلام تو موسیٰ علیہ السلام کا کفو نہ تھے بلکہ وہ اُن کے زندگی میں خادم تھے اور اُن کی وفات کے بعد اُن کی دعوت کو پختہ کرنے والے تھے بلکہ موسیٰ علیہ السلام کے کفو تو محمد ﷺ ہیں اس لئے کہ وہ نصب دعوت میں اُن کے مماثل تھے اور معجزات بھی رکھنے میں اور شرع احکام میں اور پچھلی شرائع کے اوپر نسخ کے جاری کرنے میں بھی مماثل تھے اور اللہ کا یہ فرمان کہ میں اُس کے منہ میں اپنا کلام جاری کروں گا اس سے اشارہ محمد ﷺ کی طرف ہے اور اس کا معنیٰ یہ ہے کہ میں اس کی طرف وحی کروں گا بغیر الواح اور کتابوں میں لکھی ہوئی (یعنی وہ اپنے لبوں سے وحی کو ادا کرے گا

جس کو اس کے ماننے والے لکھ لیں گے) اس لئے کہ امی ہوگا کہ (نہ کسی استاد سے) کوئی کتاب پڑھے گا اور نہ ہاتھ سے لکھے گا۔

واستَخبِرُوا الإنجيلَ عنه وحاذِرُوا

مِنْ لَفظِهِ التَّحْرِيفَ والتَّبدِيلا

۹۶۔ اور اسی سے انجیل کی حقیقت کے بارے میں خبر لے لو اور اس کے لفظ کی تحریف اور تبدیل سے احتراز کرو (آپ ﷺ کی ذات سے سابقہ کتب کا نسخ ہوا)

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

بعض علماء نے ذکر کیا ہے کہ تحریف اور تبدیل کا سبب انجیل میں اور نصاریٰ کے عقائد کے بگڑنے کا سبب یہ تھا کہ جب عیسیٰ علیہ السلام کے حواری فوت ہوئے اور نصاریٰ کے گروہ متفرق ہو گئے اور اُن کے اقوال میں اختلاف ہوا اور وہ کمزور ہو گئے۔ یہاں تک کہ اُن میں سے کوئی ایک بھی سوائے قتل اور مثلہ کے نہ پایا گیا (ہر ایک باطل تھا اور دوسرے گروہ کا جانی دشمن تھا) عیسیٰ علیہ السلام کے رفع کے چالیس سال گزرنے کے بعد انہوں نے دین کے اعمال میں سرکشی شروع کر دی تین سو سال تک۔ اور کہا گیا ہے کہ دو سو تینتیس سال تک۔ اور اس زمانہ میں قسطنطین جو بادشاہ تھا ملک روم کا وہ مضطرب ہوا اُس نے ارادہ کیا کہ وہ ایسی شریعت کو اٹھائے اُن کے اوپر جو ان کے طریقہ پر ہو، اب اُس نے متفرق چیزیں تالیف کیں اُس نے اہل نظر سے اس معاملہ میں مشورہ طلب کیا اپنے سامنے تو اس بات کو اختیار کیا گیا کہ قوم کو طلب دم پر غلام بنایا جائے تا کہ وہ اس وجہ سے بادشاہ کے ساتھ خاص قوی رابطہ قائم رکھیں اور اُن کے لشکر اس کی مدد خوب کریں۔ تو انہوں نے یہود کو اس گمان پر پایا کہ اُن کی بعض تواریخ میں ایک آدمی کے بارے میں خبر ہے کہ جو اُن سے ہی ہو گا اور تورات کے حکم کو منسوخ کرنے کی کوشش کرے گا اور اس میں تاویل سے متفرد ہو گا اب

یہود نے اس کا پیچھا کیا اور وہ انہی میں سے ایک گروہ کے درمیان تھا اُن میں سے ایک نے مخبری کی تو اس کے ساتھ وہ کامیاب ہو گئے اس تک پہنچنے میں ایک آدمی نے کہا کہ یہ وہی مطلوب ہے تو انہوں نے اس کو سولی پر لٹکا دیا ان کے پاس کوئی تحقیق نہیں کہ جس کو سولی پر انہوں نے لٹکایا وہ درحقیقت وہی تھا یا کوئی اور مگر اس وقت سے انہوں نے اسے کھو دیا۔ امت عیسیٰ علیہ السلام سے جو بھی قسطنطین کو ملا اُس نے اس پر پختگی کی عیسیٰ علیہ السلام کے بعد چالیس سال تک دین کی دعوت کا سلسلہ چلتا رہا پھر قسطنطین جو کچھ شریعت کی رسم سے اُن کے ہاتھوں میں بچا تھا اس کو نکال لایا اور اس پر وزراء کو جمع کیا اور اُس نے جو چاہا اور جس کے بارے میں رائے دی اُس کو ثابت کر دیا اپنے اختیار کے موافق، جیسے کہ صلیب کا قول تا کہ قوم سے طلب دم کی اتباع کروائے اور ختنوں کو ترک کرنے کا قول اس لئے کہ یہ اس کی قوم کی پہچان تھی اور یہ وہ پہلی شے تھی جو اس تحریف کے معاملے سے ظاہر ہوئی پس اس کے تمام انصار اور رومی رعایا نے نصاریٰ سے کہا کہ بادشاہ کے پاس خواب میں آنے والا آیا اور اُس نے اس رسم کے غالب کرنے کے بارے میں بادشاہ کو کہا اور اس کو صلیب کی صورت بھی بتا دی۔ اب یہ معاملہ عوام میں بڑا عظیم ہو گیا اور جب اس سے سنا گیا تو اب اس پر عمل بھی ہونے لگا اس نے ایک عورت جو اس زمانے کی بڑی کاہنہ تھی کی طرف قاصد روانہ کیا وہ عقل و دانش اور قوت والی تھی اُس نے بھی کہا کہ جس طرح بادشاہ نے دیکھا وہی کچھ اس نے بھی دیکھا اور تصدیق عامہ کے لئے مضبوط ہو گئی۔ اس تمام میں انہوں نے اس رسم کے لئے تاویل نہ دیکھی اور قسطنطین نے بھی اس معاملہ سے کچھ خاص پردہ نہ اٹھایا اور اُن کے ساتھ وہ اپنے دشمنوں کی طرف نکلا ان کو اس نے وعظ کیا تب اُن پر رسم کا معاملہ اُس نے کچھ آسان کیا اس طرح اُن کو حاصل ہو گیا وہ جس کا انہوں نے ارادہ کیا تھا، جد قوم سے اور اس کے ساتھ اجتہاد کا پھر جب وہ اپنے اوطان کو لوٹے تو اب انہوں نے اس رسم کی تاویل کا سوال کیا اور اس میں وہ باضد ہو گئے تو اُس نے کہا کہ مجھے خواب میں وحی کی گئی ہے کہ اللہ

تعالیٰ (معاذ اللہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام) آسمان سے زمین کی طرف اُترا اور یہود نے اُس کو سولی دے دیا۔ اب پہلے جو اُن کے پاس اس سولی پر لٹکائے جانے کی باتیں تھیں اُن کی تصدیق اُن کو نظر آئی اور اس کی باتیں ان کو بڑی عظیم لگیں اور انہوں نے قسطنطین کے بارے میں اب عمدہ گمان کیا اور قسطنطین نے بھی اُن کی طرف سے جس کا ارادہ کیا اُس کو درست طور پر پالیا اب جن پر نصاریٰ ہیں اُس نے اُن کے لئے ان میں سے بعض چیزیں مشروع کی تھیں اور اہل علم کی ایک جماعت کو اس زمانہ میں یہ بات ظاہر ہوئی جو شرائع والوں سے علاوہ تھے کہ یہ شخص جس کی نصاریٰ تعظیم کرتے ہیں اور اس کے لئے الوہیت کا قول کرتے ہیں اس کا عالم میں کوئی وجود نہیں۔ لیکن قسطنطین نے اُن کے لئے اس تمام بدعت کا آغاز کیا تھا اور یہود کے احبار کے ایک گروہ اور اُن کے علماء کے ساتھ اس نے اتفاق کیا اس پر کہ متاع دنیا میں سے جو چاہیں وہ اُن پر خرچ کرے گا مگر وہ اتنا کریں کہ اپنی قوم سے کہیں کہ وہ شخص جس کو سولی دیا گیا وہ یہود کے پاس تھا انہوں اس طرح کی گھڑی ہوئی خبریں تالیف کر ڈالیں اب اس بات کا ثبوت ہو گیا کہ یہ تمام قول اس شخص کے سولی پر لٹکائے جانے کے کئی سال بعد کا ہے۔ اب نصاریٰ نے اپنی شریعت میں اسی واقعہ کو زندہ رکھا ان خوابوں کو سننے کے ساتھ جن کا دعویٰ عورتوں اور بچوں نے کیا اور جنہوں نے اس کی تصدیق پر یقین نہ کیا اور اُن کے ہاتھوں کی اس تبدیلی کو نہ مانا اور انہوں نے انجیل کے اندر موجود عیسیٰ علیہ السلام کی صفات بشریہ کو دیکھا تو انہوں نے حلول کا قول کر دیا اس طرح عقائد مختلف ہو گئے ان کے۔ اور فلسفیہ اقوال بھی انہوں نے ایسے ایسے شامل کر دیئے کہ جن پر اللہ نے کوئی دلیل نازل نہ کی تھی اور نہ ہی ان کی شہادت کوئی سابقہ کتاب نے دی ہے اور انجیل میں اقوال کے اندر تناقض پایا جاتا ہے جو بہت زیادہ تبدیلی پر دلالت کرتا ہے پس اسی سے عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہے کہ میں باب ہوں جو مجھ پر داخل ہوا وہ سلامت رہے گا اور ہمیشہ خوشحالی پائے گا پس جس نے تعریض کی اس کے ساتھ کہ انبیاء میں کسی کو بھی اس نے قتل کیا ہو تو ایسا شخص اُن کو (اس

دروازے پر آنے والا) چور اور ڈاکو بنانے والا ہے۔ پھر کہا کہ آمین آمین۔ میں تم سے یہ کہتا ہوں کہ (اس طرح میں) تنگی والا دروازہ ہوں اور تم پر آنے والے چور، ڈاکو ہیں اور چور صرف اس لئے آتا ہے کہ وہ چوری کرے اور قتل کرے جبکہ میں تمہارے پاس اس لئے آیا ہوں تا کہ تم کو نئی زندگی دوں اور تمہارا اجر بھی زیادہ ہو اور انجیل میں عیسیٰ علیہ السلام سے یہ بھی ہے کہ میں اپنی جان کی شہادت دیتا ہوں۔ پس میری شہادت حق ہے۔ اس لئے کہ میں جانتا ہوں کہ میں کہاں سے آیا اور کہاں جانے والا ہوں۔ اب اللہ تعالیٰ کی شہادت کس طرح حق اور باطل ہوگی اور مقبول وغیر مقبول ہوگی اور کیسے ان دونوں اقوال کو جمع کیا جائے گا جو کتاب میں اللہ کی طرف منسوب ہیں اور انجیل میں یہ بھی ہے کہ جب یہود نے تمہارے گمان پر اس (مسیح علیہ السلام) کے وقوف پر اطلاع حاصل کر لی تو کہنے لگا کہ اب میری جان شکنجے میں آ گئی اب میں کیا کہوں اے میرے باپ؟ اب تو اس وقت مجھے سلامتی دے اور جب اس کو لکڑی پر اٹھایا گیا تو زور زور سے چیخا اے میرے اللہ اے میرے اللہ تو نے کیوں مجھے چھوڑ دیا اور انجیل میں ایک مقام پر یہ بھی ہے کہ اس سے پہلے اُس نے کہا کہ جو یہ چاہتا ہے کہ میرے حکم پر عمل پیرا ہو وہ ضرور جائے اور جانوں کے تلف کروانے پر اُبھارے اب وہ اس پر چیخ و پکار کیوں کریں گے جس پر خود ابھارتے تھے۔ یا یہ کیسے خدا ہو سکتے ہیں کہ خود پر چیخ و پکار کرتے ہیں یا وہ کیسے اللہ کے بیٹے ہو سکتے ہیں کہ اس وقت خاص اس کو بلائیں اور وہ اُن (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کو جواب ہی نہ دے۔

یوحنا کی انجیل میں ہے جو عیسیٰ علیہ السلام کا حواری تھا جب اس نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نسب ذکر کیا تو کہا کہ وہ یوسف بن یعقوب بن الیعازر بن اخیم کے بیٹے تھے اور اس نے حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام تک اُنتالیس سلسلے گنوائے پھر لوقا حواری کی انجیل میں شجرہ یوں ہے کہ یوسف بن حالی بن لاوی بن ملحان بن ینا بن بن حنان کے بیٹے تھے (معاذ اللہ جب کہ وہ بن باپ کے پیدا ہوئے) اور یہاں ابراہیم علیہ السلام تک اکیاون سلسلے شمار کئے گئے

اب اللہ کی کتاب میں اس طرح کا اختلاف کیسے واقع ہوسکتا ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ انہوں نے ایک دن بیت المقدس میں اُن کو تجارت کرنے سے روکا۔ یہود نے اس دن اس سے کہا کہ کون سی علامت ہمارے لئے تو ظاہر کرے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ اس گھر کو تم گرادو میں اس کو تین دنوں میں بنادوں گا یہود کہنے لگے کہ پینتالیس سال میں جس گھر کو بنایا گیا تھا اس کو تم تین دنوں میں بنادو گے؟ اب تورات میں ایک جگہ یہ ہے کہ جب تمہارے گمان پر یہود کامیاب ہوگئے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو پکڑنے میں تو عامل قیصر کے شہر میں اُن کو لے کر آئے اور اس تعمیر کے بارے میں اُس کو کہا کہ دو جھوٹے گواہ آئے ہیں اور کہتے ہیں کہ اس نے دعویٰ کیا ہے کہ میں بیت المقدس کو تین دنوں میں بنالوں گا۔ اب مجھے بتایئے کہ کس طرح تم اُن دونوں کو جھوٹا گواہ کہنے کی جرأت کرتے ہو جبکہ تمہاری کتاب کی نص اس پر شہادت دیتی ہے اگر کہو کہ یہود نے اس قول سے گمان کیا وہ جو عیسیٰ علیہ السلام نے معنی لیا تھا تو گواہوں نے اس تاویل کی گواہی نہ دی انہوں نے گواہی تو عیسیٰ علیہ السلام کے لفظ اور زبان کی نطق کی دی تھی۔

اور یہ تمہاری کتاب کی نص میں ہے یہود کے اس جواب سے جو ظاہر ہے اس کو ماننے کے علاوہ کوئی اور تاویل نہیں ہوسکتی ہے کہ بیت یہاں پر بیت المقدس مراد ہے اس سے مراد اُن کی اس کا جسم تھا اور انہوں نے اس کا قیام کیا صلیب دیئے جانے کے تین دن بعد اور عجیب چیز یہ ہے کہ تم نے یہود پر تاویل کی ہے اس بارے میں جبکہ تم اقرار کرتے ہو کہ یہود نے اُس سے یہ کہا تھا اور اس کے لئے اس کا قصد کیا تھا، اور یہ تب ہوا جب اُن سے عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اس گھر کو گرادو میں تین دن میں تمہارے لئے گھر بنادوں گا تو انہوں نے کہا کہ پینتالیس سال میں جو بنا ہے اس کو تین دنوں میں کیسے بناسکتے ہو؟ تم اس بارے میں کہتے ہو کہ معنی اس کا یہ ہے کہ زمین کے پینتالیس خطے جس مٹی سے بنائے گئے اس سے وہ مراد ہے اور جب ابتداء سطر کے حروف کو جب (ابجدی طور پر) حاصل کیا جائے تو آدم

نام آتا ہے اور تم نے اس بے وقوفی پر مبنی معنی کی تصدیق کی تاکید کی ہے اس کے عدد آدم کے نکالتے ہوئے ابجدی حروف کی ترکیب پر پینتالیس کے عدد پر (آدم) آتا ہے لیکن اُس سے بھی عجیب چیز یہ ہے کہ اُن کے اسلاف اور عیسیٰ علیہ السلام کے درمیان یہ مجلس ہوئی اور اس میں یہ ہے کہ بچی نے کہا، یہ زیادتی کرتا ہے اور کبھی کمی نہیں کرتا اب کس طرح زیادتی اور نقص جائز ہے اس پر جو کہ خدا ہو۔

اور اس انجیل میں یہ بھی ہے وہ جو لوقا کی انجیل ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں میں سے دو آدمیوں کو کہا کہ اس قلعہ کی طرف جاؤ جو تمہارے سامنے ہے جب اُس میں سے داخل ہوجاؤ تو تم کو گدھے کا بچہ ملے گا بندھا ہوا اس پر تم میں سے کوئی بھی سوار نہ ہونا اُس کی مہار پکڑ کر اُسے میرے پاس لے کر آؤ۔ اور اس میں یہ ذکر ہے کہ وہ تھکی ماندی گدھی تھی اب مجھے اس تحریف والی کتاب میں شک کرنے کے لئے یہی کافی ہے اور لوقا کی انجیل میں ہے کہ اک عورت نے خبر دی کہ اُس نے عیسیٰ علیہ السلام کے پاؤں پر خوشبو لگائی اور یہ اُن کے حواریوں پر گراں گزرا، اور انہوں نے کہا کہ کیا تو سچ کہتی ہے اور متی کی انجیل میں ہے کہ اس نے عیسیٰ علیہ السلام کے سر پر خوشبو لگائی اب اس اختلاف کے ہوتے ہوئے ایسی کتاب پر یقین کرنا بڑا البعید ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ دو بیٹوں کی ماں سردار عورت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئی اور اُس کے ساتھ اس کے دونوں بیٹے بھی تھے عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ وہ کیا چاہتی ہے اُس نے کہا میں چاہتی ہوں کہ آپ میرے دونوں لڑکوں کے ساتھ یوں بیٹھیں کہ ایک تیرے دائیں طرف ہو اور دوسرا تیرے بائیں طرف ہو جب اپنے ملک میں آپ بیٹھیں۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ کیا تو جہالت کا مظاہرہ کرتی ہے سوال کرتے ہوئے، کیا یہ دونوں اس پیالے پر صبر کر پائیں گے جس کو میں پیئوں۔ دونوں لڑکے بولے کہ ہم صبر کریں گے آپ علیہ السلام نے ارشاد فرمایا یہ دونوں میرے پیالے سے پئیں گے اور میرے دائیں بائیں تم میں سے کوئی نہ بیٹھے گا مگر وہ جو اس کو میرے لئے بخشے گا اب دیکھو کیا یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں جو اقرار کرتے ہیں کہ

اُن کے پاس کسی شے کا اختیار نہیں ہے اور تمہاری انجیل میں یہ تناقض بھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ تم یہ گمان مت کرو کہ میں تمام زمین والوں کی اصلاح کے لئے آیا ہوں میں تمہاری اصلاح کے لئے نہیں آیا بلکہ تمہارے درمیان جنگ ڈالنے کے لئے آیا ہوں ہاں ہاں میں اس لئے آیا کہ باپ بیٹے اور ماں بیٹی میں تفریق کردوں یہاں تک کہ آدمی کے گھر والے اُس کے دشمن ہو جائیں اور اس میں عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بھی ہے کہ میں اس لئے نہیں آیا کہ اپنے سے پہلے کی شریعت کو ختم کردوں بلکہ میں اُس کو مکمل کرنے کے لئے آیا پھر اس انجیل میں ہی تورات کا نقض اور اُس کے احکام کا نقض موجود ہے عیسیٰ علیہ السلام کے اس قول کے ساتھ کہ تم نے یہ تو جان لیا کہ قدماء کو کہا گیا کہ قتل نہ کرو اور جو قتل کرے گا وہ قتل کا موجب ہوگا اور میں یہ کہتا ہوں کہ جو بھی اپنے بھائی پر ظلم کرے گا وہ سزا کا موجب ہوگا اور جس نے اپنے بھائی پر قذف لگائی تو اس کو جماعت سے نکال دیا جائے گا اور جس نے اس پر آگ بھڑکائی وہ جہنم کی آگ کا حق دار ہوگا۔ تم جانتے ہو اس کو جو قدماء کو کہا گیا کہ جس نے اپنی عورت سے جدائی کی تو اس کے لئے ضرور طلاق کی کتابت ہوگی اور میں تم سے کہتا ہوں کہ تم میں سے جو اپنی عورت سے جدائی کرے گا وہ اس کے لئے زنا کی راہ نکالے گا اور جو طلاق یافتہ سے نکاح کرے گا اس نے فسق کیا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول بھی ہے کہ تم تک یہ بات پہنچی ہے کہ قدماء کو کہا گیا کہ آنکھ کے بدلے آنکھ دانت کے بدلے دانت ہے اور میں تم سے کہتا ہوں کہ تم میں سے کسی کا برائی میں کفو نہیں ہے بلکہ جو تجھے دائیں رُخسار پر تھپڑ مارے اُس کے آگے بائیں رُخسار کو رکھ دے اور جو ارادہ کرے تجھ پر غلبہ کا اور تیری قمیص کے اُتارنے کا تو اُس کو تو چادر پیش کر اور جو ہزار باع (ماپنے کا آلہ) تیرے لئے مسخر کرے، اس کو تو ایسا ہی بدلہ دے اور جو سوال کرے اُس کو کچھ شے عطا کر اور جو تیرے لئے کوئی چیز پیش کرے تو تو بھی اس کے آگے کچھ پیش کر، اور متی کی انجیل میں اس طرح ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے بیطرہ سے فرمایا اے شمعون بن حمامہ تجھے بشارت ہو میں تجھ کو کہتا ہوں کہ تو پتھر ہے اور

یہ اس لئے کہ تو نے میری بیعت کا انکار کیا اور جب بھی میں اس کو زمین پر حلول کروں تو وہ آسمان سے محلول ہوگا اور جب بھی میں زمین پر اُس کو عقد کروں وہ آسمان میں معقود ہوگا پھر اس کے بعد چند حروف کی سطور کے بعد یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام اس سے یوں کہتے ہیں کہ اے شیطان مجھ سے دور ہو جا اور تعارض مت کر اس لئے کہ تو جاہل ہے اور آسمان والا شیطان کی پیروی کیسے کر سکتا ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ کوئی عورت یحییٰ کے مثل نہیں جن سکی اور یہ متی کی انجیل میں ہے پھر یوحنا کی انجیل میں یہ ہے کہ یحییٰ کی طرف یہودیوں نے کسی کو بھیجا جو اس معاملہ کو جانے (کہ وہ کون ہے) پس جس شخص کو انہوں نے بھیجا انہوں نے اُس سے پوچھا کہ کیا وہ مسیح ہے؟ اُس نے کہا نہیں پھر بولے کیا تو نبی ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں انہوں نے کہا ہمیں بتا کہ تو کون ہے؟ تو اس نے کہا کہ ندا کرنے والے کی آواز۔ غار کے اندر کلامِ کثیر کی طرف اُس سے نفی کرتی ہے نبی ہونے کی اور نبی کے لئے تو یہ جائز نہیں کہ اس کلام میں وہ اپنی نبوت کا انکار کرے اور عیسیٰ علیہ السلام نے یہ ذکر کیا کہ یہ درست نہیں کہ جو جوتوں کے تسمے صحیح طرح نہ کھول سکے اُس کو نام دے دو اللہ کے اُتار کا۔ اب نصاریٰ تم تو عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ کہتے ہو اسی وجہ سے تم انجیل میں تاویل کرتے ہو جو تمہارے پاس ہے، کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں اور انجیل میں ایک مقام پر دوسری جگہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء کو مبعوث کرے گا جبکہ یہ قول عیسیٰ علیہ السلام نے یہود سے کیا تھا کہ اللہ فرماتا ہے کہ عنقریب میں تمہاری طرف انبیاء اور علماء کو بھیجوں گا اور عنقریب تم ان میں سے بعض کو قتل کر دو گے اور سولی پر لٹکا دو گے اور ایک دوسرے کی حمایت میں اُن کو اذیت دو گے اور ان کو دوسرے شہروں کی طرف نکلنے پر مجبور کرو گے، اور تمہاری کتب میں اے نصاریٰ یہ بھی تو ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد انطاکیہ میں انبیاء آئے اُن میں سے یار بنا شمعون اور لوقیوس اور مانالی ہیں اسی طرح تمہاری کتب میں یہ بھی ہے کہ انبیاء بیت المقدس سے آئے اور ان میں سے ایک نے تکلم کیا جس کا نام انحیانوس تھا اور اس نے کہا شہروں میں سختی اور شدید قحط ہوگا اور انجیل

میں یہ بھی ہے کہ جرجیس علیہ السلام عیسیٰ علیہ السلام کے بعد آئے اور اُن کو ملک موصل کی طرف بھیجا گیا جو اہل فلسطین سے تھے اور انہوں نے بعض حواریوں کو بلایا اب تم تو یہ کہتے ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام کے بعد کوئی نبی نہیں اور اسکے ساتھ ساتھ ان سب مذکورہ انبیاء کی نبوت کی تم تصدیق کرتے ہو اور کتب میں ایسا کوئی ذکر نہیں اور نہ ہی انبیاء سے ایسا کچھ ذکر ہوا جس طرح کا تم کفر کرتے ہو۔

إنْ يدْعُهُ الإنجيلُ فارقليطهُ
فلقدْ دَعاهُ قبلَ ذلكَ إيلا

۹۷۔ اگر انجیل احمد ﷺ کو فارقلیط کے نام سے ذکر کرتی ہے تو تحقیق اس سے قبل اللہ تعالیٰ کو ایلاء کے نام سے ذکر کیا ہے۔

ودَعاهُ رُوحَ الحَقِّ لِلْوَحْيِ الذى
يُتلى عليه بُكرةً وأصيلا

۹۸۔ اور اس کو روح حق کہا ہے وحی کے لئے وہ وحی جو صبح و شام اُن کے اوپر تلاوت کی جاتی ہے۔

وَأَرَاه لَا يتكلَّمُ الَّا اذَا
ارفعت عنكم لِلإلهِ مقولًا

۹۹۔ میں اس کو تکلم کرتے ہوئے نہیں پاتا مگر اس وقت کہ جب میں تم سے معبود کا جو قول تم کرتے ہو اس کو رفع کردوں۔

إنْ أنْطَلِقْ عنكم يَكنْ خيرٌ لكم
ليجيئكمْ منْ ترتَضُوهُ بديلا

۱۰۰۔ اگر میں اس کو تم سے دور کرتا ہوں تو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے تا کہ وہ تمہیں ایسا بدلہ دے کہ جس سے تم راضی ہوا ُس سے۔

يأتي على اسم الله منه مباركٌ
ما كانَ مَوْعِدُ بَعْثِه مَنْطُولا

۱۰۱۔ اسم الٰہی پر اُن سے مبارک نام آیا ہے اُن کی بعثت کا زمانہ کچھ دور نہ تھا (ہمارے نبی ﷺ مراد ہیں)

يَتْلُو كِتابَ البَيِّناتِ كِتابُهُ
و يَرُدُّ أمثالِ به التأوِيلا

۱۰۲۔ اس کی کتاب کتاب بینات کی تلاوت کرتی ہے اور اس کے مثل کسی کتاب کی تاویل کا یہ رد کرتی ہے (قرآن پاک مراد ہے۔)

وَ يُفَنِّدُ العُلَماءَ توبيخا لَهُمْ
وكَفَاهُمُ بِخَطِيئَةٍ تَخْجِيلا

۱۰۳۔ اور علماء (جو اُن یہود و نصاریٰ کے تھے) کو ملامت دلانے کے لئے اُن کی تکذیب کرتا ہے اور اُن علماء کی شرمندگی کے لئے اُن کا خطاوار ہونا کافی ہے۔

و يُرِيحُ مُلكَ الله منكم عَنوَةً
لِيُبيحَهُ اهلَ التُّقَى و يُنِيلا

۱۰۴۔ تمہارے اوپر غلبہ کی وجہ سے اللہ کا ملک راحت پاتا ہے تا کہ اہل تقویٰ کے لئے وہ ہموار ہو جائے اور وہ اس میں (راحت کو) پالیں۔

وكما شَهِدتُ لهُ سَيَشْهَدُ لِي إذا
صار العليمُ بما أتيتُ جهولا

۱۰۵۔ جیسے میں اُن کے لئے گواہی دیتا ہوں عنقریب وہ میرے لئے بھی گواہی دیں گے کیونکہ میں جب بھی جہالت کا مظاہرہ کروں وہ اس کو جاننے والے ہیں۔

يُبْدِي الحوادِثَ والغُيوبَ حَدِيثُه

وَيسوسُكُمْ بالحَقِّ جِيلاً جِيلا

۱۰۶۔ اُن کی باتوں نے حوادث اور تمام غائب چیزوں کو ظاہر کر دیا ہے اور وہ تمہیں غول درغول حق کی طرف چلاتا ہے۔

هوَ صخرةٌ ما زوحمتْ صدمتْ فلا

تبغُوا لها الّا النُّجومَ وَ غُولا

۱۰۷۔ وہ تو چٹان ہیں جن کو ہٹانے کے لئے بڑا ہجوم کیا گیا۔ انکار نہیں کیا اُن کا مگر ستاروں اور پہاڑوں کے پجاریوں نے۔

والآخرونَ الأوَّلونَ فقومهُ

آخذوا عَلَى العَمَلِ القَليلِ جَزِيلا

۱۰۸۔ پہلے گزرے ہوئے لوگ اور تھے آپ ﷺ کی قوم نے تو قلیل عمل پر بڑا اجر پایا۔

والمُنْحِمِنَّا لا تَشْكُوا إنْ أتَى

لَكم فليسَ مَجِيئه مَجهولا

۱۰۹۔ ہمارے پاس جو نبی بن کر آئے تم یہ شکایت نہ کرو کہ کاش وہ تمہارے لئے ہوتے کیونکہ اُن کا تشریف لانا کوئی مجہول نہیں تھا۔

وَ هُوَ المُوَكَّلُ آخِرا بالكَرمِ لَا

يَختارُ مالِكُهُ عليه وكيلا

۱۱۰۔ وہ مؤکل آخر ہیں کرم کے ساتھ اُن کے مالک نے اُن کے اوپر کسی کو مختار مالک نہیں کیا ہے۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

انجیل میں نبی ﷺ کے ذکر کے ساتھ مسیح علیہ السلام کی یہ بشارت دینے کا قول موجود ہے کہ اے اللہ فارقلیط (احمد ﷺ) کو مبعوث فرما تا کہ وہ لوگوں کو بتائے کہ انسان کا بیٹا بشر ہے اور یوحنا کی انجیل میں ہے کہ فارقلیط اس وقت تک نہ آئے گا جب تک میں نہ چلا جاؤں جب وہ آئے گا تو دنیا سے برائی کا خاتمہ کر دے گا اور وہ اپنی مرضی سے کوئی بات نہ کرے گا لیکن وہ جو کچھ اللہ سے سنے گا وہی کلام تم سے کرے گا اور تم کو حق کی طرف چلائے گا اور تم کو حوادث اور غیوب کی خبر دے گا۔

یہاں تک کہ انہوں نے کہا کہ عنقریب وہ آ کے میری عظمت بیان کرے گا اور عیسیٰ علیہ السلام نے ذکر کیا وہ کس طرح دنیاداروں کی حقارت بیان کرے گا؟ اور واضح کلام میں اس نبی ﷺ کے اوصاف عیسیٰ علیہ السلام نے بیان کئے چنانچہ فرمایا کہ عنقریب وہ میرے لئے گواہی دے گا جیسے میں نے اس کی گواہی دی ہے میں امثال کے ساتھ تمہارے پاس آیا ہوں اور وہ تاویل کے ساتھ حکم کرے گا اور یوحنا کی انجیل میں ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے حواریوں سے کہا جس نے مجھے ناراض کیا تحقیق اُس نے ربّ کو ناراض کیا اگر میں تمارے سامنے یہ دین حاضر نہ کروں تو کوئی بھی نہ کرے گا اور پھر ان پر کوئی گناہ بھی نہ ہو پھر عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اگر احمد ﷺ تشریف لائیں تو وہ ایسے رسول ہیں کہ ربّ قدوس کی طرف سے تمہارے پاس آئیں گے وہ مجھ پر گواہی دیں گے اور اس طرح تم پر بھی اس لئے کہ تم پہلے سے میرے ساتھ ہو۔ یہ میرا قول تمہارے لئے ہے تا کہ جب احمد ﷺ آ جائیں تو تم شکایت نہ کرو یہ سریانی زبان میں کہا گیا تھا اور رومی زبان میں اس کا مطلب فارقلیط ہے اور عربی میں اس کا مطلب احمد ﷺ ہے اور انجیل میں یہ بھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے یہود سے کہا کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ اب تم مجھے نہ دیکھو گے حتیٰ کہ وہ آئے گا جس کو تم مبارک کہو گے اسم الٰہی پر وہ آئے گا

اور انجیل میں یہ بھی ہے کہ نبوت اور کتاب یحییٰ کی طرف ہے اُس کے بعد اللہ کا ملک بہت زیادہ (توحید سے روشن) ہو جائے گا اور ملک پر قبضہ جمائے گا یہ بشارت محمد ﷺ کے بارے میں ہے کہ اس زمین میں آئے گا جہاں اجناس کی کمی ہوگی اور یہود سے جو تلوار کے ساتھ قتل ہوگا وہ اسی سے ہوگا اور اللہ سے کفر پر انتقام کے معاملے میں صابر ہوگا اور مؤمنین کے خون زمین پر متفرق طور ان یہود کے اوپر تکمیل کریں گے ہابیل صالح کے خون سے یحییٰ بن زکریا کے خون تک جس کو انہوں نے قتل کیا مذبح خانہ میں آمیں آمین۔ اب میں کہتا ہوں (عیسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ) عنقریب اس امت سے ہر وہ وصف ظاہر ہوگا جو بُرا ہے یہ امت انبیاء کو قتل کرے گی اور اے اللہ تیری طرف سے جو رحم آئی اس کو بھی قتل کرے گی (قطع رحمی کرے گی) میں ارادہ کرتا ہوں کہ تیرے بیٹوں کو (اس امت کو) اکٹھا کروں جیسے مرغی اپنے پروں کے نیچے چوزوں کو اکٹھا کرتی ہے اور متی کی انجیل میں ہے کہ جب یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کو قید کیا گیا تو انہوں نے اپنے حواری عیسیٰ علیہ السلام کی طرف بھیجے اور اُن کو کہا کہ عیسیٰ علیہ السلام سے کہو کہ کیا تو آئے گا یا میں تیرے علاوہ کسی اور سے توقع رکھوں، تو عیسیٰ علیہ السلام نے ان کو جواب دیا یہ کہتے ہوئے کہ حق الیقین کے ساتھ میں تم سے کہتا ہوں کہ عورتوں نے آج تک یحییٰ بن زکریا علیہ السلام سے افضل کوئی نہ جنا۔ تورات اور کتب انبیاء میں سے بعض بعض پر نبوت اور وحی کی ترجمانی کرتی ہیں یہاں تک کہ یحییٰ آگیا اب اگر تم چاہتے ہو تو یہ کام کر لو اس لئے کہ ایلیا مزمع بھی آنے والا ہے جس کے کان ہیں وہ اچھی طرح سے اس بات کو سن لے۔ اب یہ بشارت محمد عربی ﷺ کے بارے میں ہے اگر یہ گمان کیا جائے کہ انہوں نے لوگوں کو اللہ کی بشارت دی تو یہ بہت بڑی جہالت اور جھوٹ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ پر اس لئے کہ اس طرح لوگ اس کے اپنی قوم کی طرف بھیجنے کی طرف تقدم کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی طرف عیسیٰ علیہ السلام کا یہ قول ہوگا کہ ایلیاء مزمع ضرور آئے گا اور یہ جملہ کہنے والا بھی خدا ہو اس طرح اللہ تعالیٰ کو بھیجنے والا ہی اللہ کے رسول کو بھیجنے والا ہوگا اس کی کتاب اور اُس کے حکم

کے ساتھ جیسے کہ تورات میں آیا ہے کہ اللہ طور سیناء سے آیا (معاذ اللہ) اور انجیل میں یہ بھی ہے کہ میں تم سے کہتا ہوں کہ تم سے ملک چھین لیا جائے گا عنقریب اور اطاعت کرنے والی اور نیک کام کرنے والی اُمت کو دے دیا جائے گا۔ پھر عیسیٰ علیہ السلام نے وہی چٹان والی مثال دی کہ جو اس چٹان پر ٹوٹا وہ عنقریب اس کا انکار کرے گا اور جس پر یہ چٹان آئے گی وہ اس کی زد میں آ جائے گا اس سے عیسیٰ علیہ السلام کی مراد آپ ﷺ کی ذات تھی جس نے آپ ﷺ کی فرماں برداری کی اور جس نے آپ ﷺ سے جنگ کی اللہ نے آپ ﷺ پر اُس کو ظاہر کر دیا، اور انجیل میں یہ بھی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام نے دنیا کے لئے مثال یوں دی کہ جیسے ایک شخص انگور کی بیل گاڑے اور اس کے ارد گرد زمین ہلکی کر دے اور اس میں پانی لگاتار ہے اور اس کی حد بندی میں گھاس وغیرہ کی کمی کرے اس پر نگران قائم کر کے خود اُس سے دور ہو جائے جب اس کے پھل کو حاصل کرنے کا وقت قریب آئے تو اپنے غلام کو اُن نگرانوں کی طرف جو انگور پر موکل بنائے گئے تھے بھیجے عیسیٰ علیہ السلام نے انگور کی یہ مثال انبیاء کے لئے دی پھر کلام کثیر میں اپنے لئے پھر محمد ﷺ کے لئے اور موکل آخر جو انگور کی طرف گیا وہ آپ ﷺ ہی ہیں امت محمد ﷺ کے شرف اور کرم کو فصیح ترین انداز میں بیان کیا۔

وهوَ الذي منْ بعدِ يحيى جاءهم
إذْ كانَ يَحيَى لِلْمَسِيحِ رَسيلا

۱۱۱۔ آپ ﷺ وہ ہیں جو یحییٰ کے بعد اُن کی طرف آئے اس لئے کہ یحییٰ عیسیٰ علیہ السلام کے لئے رسول تھے (اُن کی شریعت کو آگے بڑھانے کے لئے آئے تھے)

وَسَلُوا الزَّبورَ فإنَّ فيه الآنَ مِنْ
فصلِ الخطابِ أوامراً وفصولا

۱۱۲۔ زبور کو دیکھ لو اس میں اب بھی فصلِ خطاب ہے اوامر اور فصول سے۔

فهوَ الذی نَعَتَ الزَّبورُ مُقَلَّداً

ذا شفرتينِ من السيوفِ صقيلا

۱۱۳۔ زبور میں آپ ﷺ کی ہی تعریف ہوئی ہے اس طرز پر کہ صیقل ہوئی تلواروں کی دھار سے اُن کی پیروی ہوئی۔

قُرنتْ بهيبتهِ شريعةُ دينهِ

فأراك أخذَ الكافرينَ وبيلا

۱۱۴۔ اُن کے دین کی شریعت اُن کے رُعب کی وجہ سے غالب آگئی تو نے دیکھا کافروں نے آپ ﷺ سے (میدانِ جنگ میں) شدت پائی۔

فاضتْ على شفتيهِ رحمةُ ربهِ

فاستشفِ من تلكَ الشفاهِ عليلا

۱۱۵۔ آپ ﷺ کے لبوں پر ربّ کی رحمت کا فیض جاری ہوا ان سے تو بیماروں نے بھی شفا حاصل کی ہے۔

وَلِغالِبٍ مِنْ حَمْدِهِ وَبَهائِهِ

مَلأَ الأَعادِي ذِلَّةً وخُمولا

۱۱۶۔ اُن کی تعریف اور بخشش کے غلبہ کی وجہ سے دُشمنوں نے ذلت اور رُسوائی سے خود کو بھرا۔

فی أمةٍ خُصَّتْ بكل كرامةٍ

وتفيأتْ ظلَّ الصلاحِ ظليلا

۱۱۷۔ اس اُمت میں آئے کہ جو ہر عزت سے خاص ہوئی انہوں نے اصلاح کی گنی چھاؤں میں ڈیرا ڈالا۔

وَعَلَى مَضاجِعِهِمْ وكلِّ ثَنِيَّةٍ

كلٌّ يُسِرُّ وَيُعْلِنُ التَّهْلِيلا

۱۱۸۔ اُن کے پہلوؤں پر راحت بھری چھاؤں طاری رہی ہر ایک عمدہ طریقہ پر تھا ہر ایک خوش تھا اور ربّ کی کبریائی کا اعلان کرنے والا۔

رُهبانُ ليلٍ أسدُ حربٍ لم تلجْ

إلاَّ القنا يومَ الكريهةِ غيلا

۱۱۹۔ وہ راتوں کو جاگنے والے سخت جنگجو جنگ کی شدت کے دن وہ صرف موت کو گلے لگانے کے لئے لڑتے۔

كم غادَروا الملكَ الجليلَ مُقَيَّداً

والقَرْمَ مِنْ أشرافِهِمْ مَغْلولا

۱۲۰۔ انہوں نے کتنے ہی بڑے بڑے ملکوں کو مقید کیا اور ماتحت کیا اور بڑے سردار اُن کے اشراف سے طوق زدہ ہو گئے۔

فالله مُنْتَقِمٌ بهِمْ مِنْ كلِّ مَنْ

يَبْغِي عَلَى الحَقِّ المُبينِ عُدُولاَ

۱۲۱۔ اللہ اُن کی طرف سے انتقام لینے والا ہے ہر اُس باغی سے جو حق المبین سے بغاوت کرتے ہوئے روگردانی کرے۔

أعجبتَ من ملكٍ رأيتَ مقيداً

وَشَرِيفِ قَوْمٍ عِنْدَهُمْ مَغلولا

۱۲۲۔ کیا تو اس بادشاہ سے تعجب کرتا ہے جس کو تو نے مقید دیکھا اور قوم کے شریف کو اُن کی بارگاہ میں طوق زدہ دیکھا۔

خَضَعَتْ مُلوكُ الأرضِ طائِعَةً لَهُ
وغَدا بهِ قُربانُهُمْ مَقْبُولا

۱۲۳۔ زمین کے بادشاہوں نے عاجزی سے آپ ﷺ کی اطاعت کی اور اُن کی قربانی آپ ﷺ کے سامنے مقبول ہوئی۔

مازال للمستضعفين مؤازراً
وأُولِي الصَّلاَحِ وَلِلعُفاةِ بَذُولا

۱۲۴۔ وہ ہمیشہ کمزوروں کے بوجھ اُٹھانے والے رہے اور اصلاح اور عافیت والوں پر بخشش کرنے والے رہے۔

لم يدعهُ ذو فاقةٍ وضرورةٍ
إلاّ ونالَ بجودِهِ المأمولا

۱۲۵۔ فاقہ کش اور ضرورت مند نے جب بھی آپ ﷺ کو پکارا اُس نے آپ ﷺ کی سخاوت کے ساتھ آرزو کو پالیا۔

ذاكَ الذِي لم يَدْعُهُ ذُو فاقَةٍ
إلاّ وكانَ لهُ الزّمانُ مُنيلا

۱۲۶۔ وہ ہستی کہ فاقہ والے نے جب بھی آپ ﷺ کو پکارا اگر اسی زمانہ میں اُس نے سب کچھ پالیا۔

تَبْقَى الصَّلاةُ عليهِ دائِمَةً فَخُذْ
وَصْفَ النبيّ مِنَ الزّبُورِ مَقُولا

۱۲۷۔ ہمیشہ درود آپ ﷺ پر باقی رہے پس زبور کے اقوال سے نبی ﷺ کے وصف کو تھام لے۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

زبور میں آپ ﷺ کی بشارت سے یہ بھی ہے کہ اللہ کی تسبیح جدید کرتے رہو اور اس کی تسبیح کرو جس کا ھیکل صالحین ہیں اور اسرائیل کو چاہیے کہ اپنے خالق سے خوش رہیں اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن کو امت کے طور پر چنا اور اُن کو مدد دی اور اس امت کے صالحین کی عزت کو اور بڑھا دیا اور وہ اپنے پہلوؤں پر اللہ کی تسبیح کرتے ہیں اور بلند آواز سے اللہ کا ذکر کرتے ہیں ان کے ہاتھوں میں دھاری دار تلواریں ہیں تا کہ وہ ان کے ساتھ ہر اس قوم سے انتقام لیں جو اللہ کی عبادت نہیں کرتی اور ان کے بادشاہوں کو قید کر دیتے ہیں اور اُن کے اشراف کے گلوں میں طوق ڈال دیتے ہیں اور زبور میں یہ بھی ہے کہ اے جابر تلوار کے ساتھ پیروی کر لے اس لئے کہ تیرا ناموس اور تیرے شرائع تیرے دائیں ہاتھ میں ہیں اور تیرا حصہ مسنونہ ہے قومیں تیرے تحت چلتی ہیں۔

اور زبور میں یہ بھی ہے کہ بحر سے بحر تک وہ جائے گا اور ایک نہروں کے سلسلہ کے منقطع ہونے سے دوسری انہار کے منقطع کے مقام کی طرف جائے گا اور اہل جزائر اُس کے سامنے اپنی گردنیں رکھ دیں گے اور وہ اپنے دشمنوں سے سوار ہو کے ملے گا بادشاہ اُس کے سامنے گردنیں جھکاتے اور سجدہ کرتے آئیں گے اور تمام قومیں اُس کے سامنے اطاعت اور عاجزی کے ساتھ آئیں گی اس لئے کہ وہ اس کی بارگاہ میں جو اس سے زیادہ قوی ہے نہایت خالص ہوگا اور اس کمزور کی مدد کرے گا جس کا کوئی مددگار نہیں اور وہ ضعیف اور مسکین لوگوں پر رحم کرے گا کئی شہروں سے اس کے پاس سونا عطیہ کے طور پر آئے گا ہر وقت اس پر درود ہوگا اور آخر زمانہ تک اس کا حکم قائم رہے گا۔ اور زبور میں یہ بھی ہے کہ بے شک اللہ نے ظاہر کیا صہیون سے اکلیل محمود کو اور اکلیل کی مثال ریاست کی ہے اور محمود اسم محمد ﷺ ہے اور زبور میں ہے کہ اللہ تعالیٰ داؤد علیہ السلام سے فرماتا ہے کہ عنقریب تیرے لئے ایک لڑکا میں

پیدا کروں گا کہ مجھے جس کا باپ کہا جائے گا اور اس کو میرا بیٹا کہا جائے گا داؤد علیہ السلام نے کہا اے اللہ سنت بنانے والا مبعوث فرما تا کہ لوگ جان لیں کہ وہ بشر ہے۔ اب ذرا داؤد علیہ السلام کے قول پر غور کر جب اس کی اُن کو کھٹک ہوئی اور اس سے خوف ہوا کہ ان کے بیٹے کو معبود کہا جائے تو کہا اے اللہ سنت والا مبعوث فرما تا کہ لوگ جان لیں کہ وہ بشر ہے اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام نے انجیل میں کہا کہ اے اللہ فارقلیط (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کو مبعوث فرما تا کہ یہ معلوم ہو جائے کہ ابنِ انسان بشر ہے۔

وكتابُ شعيا مخبرٌ عن ربهِ
فاسْمَعْهُ يفرِحُ قَلْبَكَ المَتْبُولا

۱۲۸۔ اور شعیا علیہ السلام کی کتاب اپنے رب سے خبر دے رہی ہے اُس خبر کو سُن تا کہ تیرا پریشان حال دل خوشی پائے۔

عَبْدِي الذى سُرَّتْ به نَفْسِي وَمَنْ
وحيي عليه مُنَزَّلٌ تنزيلا

۱۲۹۔ (اللہ نے فرمایا کہ) وہ میرا بندہ جس سے مجھے خوشی ہے اور میری وحی اُس پر نازل ہوگی۔

لَمْ أُعْطِ ما أعْطَيْتُهُ أحداً مِنَ
فضلِ العظيمِ وحسبهُ تخويلا

۱۳۰۔ جو میں نے اُسے فضلِ عظیم دیا ایسا فضل کسی کو عطا نہیں کیا اُس کو یہی عظمت کی نگہبانی کافی ہے۔

يَأتى فَيُظْهِرُ فى الوَرَى عَدْلِي وَلَمْ
يكُ بالهوى فى حكمهِ ليميلا

۱۳۱۔ وہ آئے گا تو میرا عدل مخلوق میں ظاہر کر دے گا اور اس کے حکم میں خواہش نفسانی

بالکل نہ ہوگی تا کہ (مخلوق کو اپنی طرف) مائل کر دے۔

إنْ غضَّ منْ بصرٍ ومنْ صَوتٍ فما
غَضَّ التُّقَى والفَضْلُ مِنْهُ كليلا

۱۳۲۔ اگر آنکھ اور آواز کو کوئی جھکائے، تو تقویٰ سے اگر کوئی جُھکائے تو پھر بھی فضیلت میں اس سے کم ہی ہوگا۔

فَتَحَ العُيُونَ العُورَ لكنَّ العِدا
عنْ فضلهِ صرفُوا العيونَ الحُولا

۱۳۳۔ اس نے بند آنکھوں کو کھول دیا (بھینگے کو دُرست کیا) لیکن دُشمنوں نے اس کے فضل سے آنکھوں کو دوسری طرف پھیر دیا (فضیلت کو نہ مانا)

أحيا القلوبَ الغلفَ ، أسمعَ كل ذى
صَمَمٍ وَكَمْ داءٍ أزالَ دَخِيلا

۱۳۴۔ اُس نے پردہ والے دلوں کو زندہ کر دیا ہر بہرے کو اُس نے اپنا کلام سنا دیا اور کتنی ہی بیماریاں اُس نے جڑ سے ختم کر دیا۔

يُوصى إلى الأُمَمِ الوصايا مِثْلَمَا
يُوصِي الأَبُ الْبَرُّ الرَّحِيمُ سَلِيلا

۱۳۵۔ وہ قوموں کو یوں وصیت کرتا ہے کہ جس طرح نیک رحم دل باپ اپنی نسل کو وصیت کرتا ہے۔

لا تُضحِكُ الدُّنيا لهُ سِناً وَما
لَمْ يوتَ منها عدةُ تنويلا

۱۳۶۔ دُنیا کی چمک دمک اُن کو اپنی طرف مائل نہ کر سکی اور اس دنیا کے سازوسامان سے کچھ عطاء آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حاصل نہ کی۔

مَن غیرُ احمدَ جاءَ یَحْمَدُ رَبَّہُ

حمداً جدیداً بالمزیدِ کفیلا

۱۳۷۔ کون احمد ﷺ کے علاوہ اپنے ربّ کی حمد پر سب سے زیادہ حمدِ جدید کی کفالت کرنے والا ہوگا؟

وکتابہُ مالیسَ یطفأُ نُورہ

والحقُّ مُنقادٌ الیہ ذَلولا

۱۳۸۔ اور اُن کی کتاب کا نور بُجھنے والا نہیں اور حق یہ ہے کہ اس کے سامنے عاجزی کے ساتھ جُھکنا لازم ہے۔

خَصَمَ العِبادَ بِحُجَّةِ اللہِ التی

امسَی بھا عُذرُ الوریٰ متبُولا

۱۳۹۔ آپ ﷺ نے بندوں کی مخالفت کی اُس اللہ تعالیٰ کی حُجت کے ساتھ کہ مخلوق کے عذر اس سے کمزور پڑ گئے۔ (اللہ سے دُشمنی کرنے والوں سے دُشمنی کی)

فَرِحَت بِہِ البَرِیَّۃُ القُصوَی وَ من

فیھا وفاضلتِ الوعورُ سھولا

۱۴۰۔ دور دور تک مخلوق آپ ﷺ کے سبب خوشحال ہوئی اور جو اس دنیا میں ہے وہ بھی خوش ہوا اور آپ ﷺ نے مشکلات کو آسان کیا۔

فَزَھَتْ وَنَالَتْ حُسْنَ لُبنانَ الذی

لولا کرامۃُ أحمدٍ ما نیلا

۱۴۱۔ لُبنان (شام کا پہاڑ) کا حُسن اور بڑھا اور اُس نے زینت پائی اگر احمد ﷺ کی کرامت نہ ہوتی تو وہ یہ حسن نہ پاتا۔

مُلِئَت مَساکِنُ آلِ قیدار بہ

عِزًا و طابَت مَنزِلا و نَزِیلا

۱۴۲۔ آلِ قیدار کے گھر آپ ﷺ کی وجہ سے عزت سے بھر گئے اور آپ ﷺ کی وجہ سے منزل اور مکین سب خوشحال ہوئے۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

شعیا علیہ السلام کی کتاب میں محمد ﷺ کی بشارت سے ذکر وارد ہوا اس قول خدا کے ساتھ کہ میرے اس بندے سے مجھے خوشی ہے میں اس پر وحی نازل کروں گا اور وہ قوموں میں میرے عدل کو ظاہر کرے گا اور وہ اُن کو وصایا کی وصیت کرے گا وہ ہنسے گا نہیں قہقہے مار کر اور اس کی آواز بازاروں میں نہ سنی جائے گی وہ بھینگی آنکھوں کو کھولے گا اور بہرے کانوں کو کھولے گا اور دلوں کے پردے کھولے گا اور میں اس کو وہ عطا کروں گا جو کسی کو بھی عطا نہیں کیا حمد جدید پر اللہ کی حمد کرے گا۔ وہ زمین کے مقام تہامہ سے آئے گا مخلوق کو خوش کرے گا اور اس بستی کے مکین ہر اونچی جگہ پر اللہ کی تکبیر کہیں گے اور اس کی بڑائی بیان کریں گے ہر ایک ٹیلہ پر نہ وہ کمزور ہوگا اور نہ اس پر کوئی غالب آئے گا اور نہ ہی خواہش کی طرف مائل ہوگا اور نہ وہ صالحین کو رُسوا کرے گا جو کہ کمزور طبقہ کی طرح ہیں (یعنی بہت کم ہوتے ہیں) بلکہ وہ صدیقین کو مضبوط کرے گا اور وہ تواضع کرنے والوں کا رُکن ہوگا اور وہ اللہ کا ایسا نور ہے جو بُجھے گا نہیں اس کی بادشاہت کا اثر اس کے کندھوں پر ہوگا۔ یہ سب کچھ سریانی زبان سے ترجمہ ہے اور یونانی میں جو ہے اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اس کے کندھوں پر علامتِ نبوت ہوگی اور زبور میں یہ قول ہے کہ وہ سَخ کرے گا اور وہ حضرت محمد ﷺ ہی ہیں سریانی زبان میں اور سَخ ان کے نزدیک حمد ہے۔

جَعلوا الکَرامَۃَ لِلإلٰہِ فَأُکْرِمُوا
فاللہ یَجْزِی بالجَمیلِ جَمیلا

۱۴۳۔ انہوں نے اللہ کے لئے عاجزی کی تو وہ خود عزت والے ہو گئے پس اللہ اچھے عمل کا اچھا بدلہ دیتا ہے۔

و لبیتہ الحرام الحرام طریقہ
یتلو رعیل المخلصین رعیلا

۱۴۴۔ اور اس کے بیت الحرام کے لئے ایسا طریقہ عمدہ جاری ہوا کہ مخلصین کی جماعت اس پر عمل پیرا رہی۔

لا تَخطُرُ الأرْجاسُ فیہِ وَلا یُرَی
لِخُطاھم فی أرضہِ تنقیلا

۱۴۵۔ اس میں ناپاکی کا کوئی خطرہ نہیں ہے اور اس کی زمین میں (حرم میں) گنہگاروں کی خطاؤں کے لئے کوئی بدلہ نہیں دیکھا جاتا۔

کتفاہ بینھما علامۃُ مُلکہِ
للہِ مُلکٌ لا یزالُ أثیلا

۱۴۶۔ اُن کے دونوں کندھوں کے درمیان اس مُلک کی علامت ہے کہ جس مُلک کی عظمت اللہ کے لئے ہمیشہ رہنے والی ہے۔

من کانَ من حِزبِ الإلٰہِ فلمْ یزلْ
منہ بحسنِ عنایۃٍ مشمولا

۱۴۷۔ وہ جو اللہ کے گروہ سے ہے اور اس سے ہمیشہ حسنِ عنایت ہی مشمول رہی ہے۔

ھو راکب الجمل الذی سقطت بہ
أصْنامُ بابلَ قد أتاکَ دَلیلا

۱۴۸۔ وہ ایسے اونٹ پر سوار ہیں کہ جن کی وجہ سے بابل کے بت ٹوٹ گئے یہ تیرے

پاس دلیل ہیں۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

شعیاء علیہ السلام کی کتاب میں ہے کہ اعتقاد کے دن آئے کمال کے دن آئے پھر کہا کہ اے بنی اسرائیل جاہلو اس لئے تا کہ تم جان لو کہ جس کو تم نے گمراہ کا نام دیا وہ صاحب نبوت ہے۔ تم اپنے گناہوں کی کثرت پر اور نافرمانی کی زیادتی پر یہ کہتے ہو اور شعیاء علیہ السلام کی کتاب سے یہ بھی ہے کہ مجھے کہا گیا کھڑا ہو اور دیکھ اور جو کچھ تو دیکھے اس کی خبر دے میں نے کہا کہ میں نے دو سواروں کو آتے دیکھا دونوں میں سے ایک گدھے پر اور دوسرا اونٹ پر تھا ایک دوسرے سے کہہ رہا تھا کہ بابل اور اس کے بت ٹوٹ گئے اور شعیاء علیہ السلام کی کتاب سے یہ بھی ہے کہ میں ضرور تمام زمین والوں کے ساتھ علم کو اُٹھاؤں گا جو اُن کو شہروں کی دُوریوں میں کامیابی دے گا پس تب وہ جلدی کرتے ہوئے آئیں گے۔ اب یہاں مراد نبی ﷺ کی ذات ہے اور لوگوں کا دین الٰہی میں گروہ در گروہ داخل ہونا ہے اور زمین کی دوریوں سے بیت الحرام کا وہ حج کریں گے یہ مراد ہے اور شعیاء علیہ السلام کی کتاب میں یہ بھی ہے کہ اُمت نبی ﷺ صف بندی کرے گی وہ قوموں کو کچل ڈالیں گے۔ جیسے بیلوں کی جوڑی کے ساتھ میدان کو ہل چلایا جاتا ہے تا کہ وہ چمک دار تلواروں کے درمیان دُشمن کو ہزیمت دیں اور جنگ کی شدت سے دُشمن کو کاٹ دیں یہ اشارہ ہے بدر کے دن عرب کی ہزیمت کا پھر وہ آپ ﷺ پر ایمان لائے پھر کھلی زمین میں ہل چلانے کی طرح قوموں نے آپ ﷺ کے قدموں کے نیچے سر جھکا دیا۔

وَالغَرْسُ فی البَدْوِ المُشار لِفضلِہِ
إنْ کنتَ تجھلہُ فسلْ حزقیلا

۱۴۹۔ بادیات میں ہر گاڑھی ہوئی چیز اُن کی فضیلت کی طرف اشارہ کرنے والی ہے اگر تو اس سے جاہل ہے تو حزقیل علیہ السلام سے سوال کرلے۔

غُرِستْ بأرضِ البدوِ منه دوحةٌ

لَمْ تَخْشَ مِنْ عَطَشِ الفلاةِ ذُبولا

۱۵۰۔ اُن سے دیہات کی زمین میں درخت کو گاڑھا گیا تو اُس درخت کو جنگل کی پیاس سے مُرجھانے کا کوئی خوف نہیں ہے۔

فأتتك فاضلةَ الغصونِ وأخرجتْ

نَارًا لِمَا غَرَسَ اليهود أكولًا

۱۵۱۔ وہ تجھ تک شاخوں کو پھیلائے آیا اور اس کی روشنی خوب نکلی جس کو یہود نے فنا کرنا چاہا تھا۔

ذهبت بكرمه قوم سوء ذللت بيد

الفرور قطوفها تذليلا

۱۵۲۔ وہ درخت بری قوم سے اپنی شاخیں دور لے گیا جو دھوکا کے ہاتھ سے ذلیل ہوئی اور اس کا پھل بھی ناقص تھا۔

وسلوا الملائكة التى قد ايدت

قيدار تبدى العلة المعلولا

۱۵۳۔ اُن ملائکہ سے تُو پوچھ لے جنھوں نے قیدار (بنو قیدار) کی مدد کی علت نے معلول کو ظاہر کر دیا۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

(۱) حزقیل نبی علیہ السلام نے جو محمد ﷺ کی بشارت دی اس میں سے وہ قصہ ہے جس میں یہود کے ظہور اور اُن کے کفرانِ نعمت کا ذکر ہے انگور کی بیل سے اُن کو تشبیہ دی پھر فرمایا کہ بے شک میں نے اس بیل کو گاڑھا اگر وہ جڑ سے اکھاڑ پھینکی جائے اور زمین پر

پھینک دی جائے تو آسمان کو جلا دے تب کھلے میدان میں اس کو گاڑھنے والا یا ایسی زمین میں جو پیاسی مہمل سی ہو تب اُس کی اوپر والی شاخوں سے آگ نکلے جو اس بیل کو کھا لے یہاں تک کہ اس میں سے کوئی بھی لٹکی ہوئی شاخ نہ رہے۔ اور حزقیل علیہ السلام کے کلام سے وہ خبر بھی ہے جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے کہ میں قیدار کی ملائکہ سے مدد کرنے والا ہوں اور قیدار ابن اسماعیل علیٰ نبینا علیہ السلام تھے۔

وسَلَنَ حبقوقَ المُصَرِّحَ باسْمِهِ

وبوصفهِ وكفى به مسؤولا

۱۵۴۔ اور ضرور حبقوق نبی علیہ السلام سے سوال کیا جائے جو آپ ﷺ کے نام مبارک اور آپ ﷺ کے وصف کے ساتھ تصریح کرنے والے تھے اور حبقوق ہی ہیں جن سے اس بارے میں سوال کیا جا سکتا ہے۔

إذا أوْصَلَ القَوْلَ الصَّرِيحَ بِذِكْرِهِ

للسَّامعينَ فأحسنَ التوصيلا

۱۵۵۔ جب سامعین کے سامنے انہوں نے قولِ صریح کے ساتھ آپ ﷺ کا ذکر کیا تو سامعین کو خوب بات پہنچائی۔

والأرضُ مِنْ تَحْمِيدِ أحمدَ أصْبَحَتْ

وبِنُورِهِ عَرْضاً تُضِيءُ وطُولا

۱۵۶۔ زمین احمد ﷺ کی تعریف سے روشن ہوگئی اور آپ ﷺ کے چہرۂ انور کی روشنی سے خوب روشنی والی اور طویل ہوگئی۔

رويت سهامُ محمدٍ بقسيّهِ

وغدا بها مَنْ ناضَلَتْ مَنْصُولا

۱۵۷۔ محمد ﷺ کے کمان سے تیر چلا اور جس کا بھی نشانہ لیا اس تک ضرور پہنچا۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

حبقوق نبی علیہ السلام کی کتاب میں رسول اللہ ﷺ کی بشارت سے یہ بھی ہے کہ اللہ تیمان سے آیا اور فاراں کی پہاڑیوں سے وہ پاک ذات ظاہر ہوئی اور زمین احمد ﷺ کی تحمید اور تقدیس سے بھر گئی اور زمین اُن کے دائیں ہاتھ میں تھی اور زمین اُن کے نور سے روشن ہوگئی اُن کے گھوڑے سمندر میں چلے اور قوموں کی گردنوں کے وہ مالک ہوئے، اور حبقوق علیہ السلام کے صحف میں یہ بھی ہے کہ اُن کے نور سے زمین روشن ہوگی اور عنقریب وہ تیری کمان میں تیر داخل کرے گا اور اعراب کی طرف پھینکے گا تیرے حکم کے ساتھ اے محمد ﷺ اس کا جاری ہونا ہے کیا ہی عمدگی پر؟؟؟ اور ان صحف کے کلام سے یہ بھی ہے کہ جب آخری اُمت آئے گی تو اونٹ والا یا اونٹ پر سواری کرنے والا تسبیح کہے گا مختلف مقامات کی عبادت گاہوں میں تسبیح جدید کرے گا وہ خوش ہوں گے اور زمین میں سیر کریں گے صہیون کی طرف وہ اپنی امت کو بلند آواز کے ساتھ تسبیح جدیدہ کی طرف بلائیں گے جو اللہ نے اُن کو عطا کی ایام اخیرہ میں وہ اُمت جدیدہ ہوگی اُن کے ہاتھوں میں تیز دھار والی تلواریں ہوں گی وہ تمام روئے زمین میں کافر قوموں سے انتقام لیں گے۔ اب یہ ایسی تصریح ہے کہ جس کی تفسیر کی ضرورت نہیں۔

واسمعْ برؤيا بُختنصّرَ والتمس
منْ دانيالَ لها إذنْ تأويلا

۱۵۸۔ بخت نصر کے خواب کو سن اور دانیال علیہ السلام سے پھر اس خواب کی تعبیر کی التماس کر۔

وَسلوهُ كمْ تمتدُّ دَعْوَةُ باطلٍ
لِتُزيحَ علةَ مُبطلٍ وتُزيلا

۱۵۹۔ انہوں نے آپ ﷺ کے بارے میں اللہ سے دُعا کی کتنی ہی باطل دعوت کے

لمبا ہونے کے وقت تاکہ وہ آکر اس باطل کی علت کو ختم کردیں اور زائل کردیں۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

بخت نصر نے خواب دیکھا اور دانیال علیہ السلام نبی کے پاس آیا اور اُن سے اس کی تعبیر پوچھتے ہوئے سوال کیا کہ مجھے بتایئے کہ میں نے خواب میں خوبصورت بت دیکھا ہے اس کی بلندی پر سونا لگا ہے وسط میں چاندی اور نیچے پیتل ہے اس کی پنڈلیاں سونے کی اور پاؤں مٹی کے ہیں جب آپ اُس کو دیکھیں تو تعجب کریں اللہ نے آسمان سے پتھر پھینکا وہ اس بُت کے سر پر پڑا اور اس کو کچل دیا۔ یہاں تک کہ اس کا سونا، چاندی، لوہا، پیتل اور مٹی آپس میں مل گئے۔ پھر وہ پتھر اور بلند اور بڑا ہوگیا۔ یہاں تک کہ ساری زمین کو اُس نے بھر دیا بخت نصر نے دانیال علیہ السلام سے کہا کہ یہ میرا سچا خواب ہے اس کی تعبیر بتایئے۔

دانیال علیہ السلام نے اُس سے کہا کہ وہ بت مختلف امتیں ہیں پہلے زمانہ میں درمیانی زمانہ اور آخری زمانے کی سونے کا سراے بادشاہ تو ہے اور چاندی تیرے بعد تیرا بیٹا اور پیتل روم ہے اور لوہا تو فارس والے ہیں اور مٹی سے مراد وہ دو کمزور قومیں ہیں کہ یمن اور شام میں اُن پر دو عورتوں نے حکمرانی کی اور وہ پتھر دین نبی ﷺ ہے اور ملک ابدی ہے آخر زمانہ میں جو تمام قوموں پر غالب ہوگا پھر وہ عظیم ہوگا یہاں تک کہ تمام زمین کو بھر دے گا جیسے کہ خواب میں تم نے اس پتھر سے زمین کو بھرتے دیکھا تھا۔

دانیال علیہ السلام کے صحف میں یہ بھی ہے کہ اس نے جھوٹوں کے لئے مبعوث کیا اور فرمایا کہ تم نے اس کو بلایا اور اس پر فدا نہ ہوئے اس نے اللہ کی قسم اٹھائی اس کی مدد کے ساتھ کہ وہ باطل کو ظاہر نہ کرے گا اور جھوٹ نہ بولے گا تاکہ جھوٹے کو بھگا دے تیس سال تک ربّ کی دعوت ہوگی یہ اوّل دلیل ہے نبوتِ محمد ﷺ کا انکار کرنے والوں کے

اوپر (جو جھوٹے تھے)۔

وارمِ العِدا ببشائرٍ عنْ أرميا

إذْ كَفَّ نَبْلُ كِنانِهِ مَبْتُولا

۱۶۰۔ ارمیاء علیہ السلام نے جو آپ ﷺ کی بشارتیں دیں وہ دشمنوں کو بتا جب ترکش سے تیر چلا کے ہتھیلی کمزور ہو جائے تو (یہ تیر چلا)

إذ قال قد قدَّستهُ وعصمتُهُ

وجعلتُ للأجناس منهُ رسُولا

۱۶۱۔ جب اللہ نے فرمایا کہ میں نے اُسے پاک کیا اور اُسے عصمت دی اور تمام لوگوں کے لئے اُسے ہی ان میں سے رسول بنایا ہے۔

وجعلتُ تقديسي قبيلَ وجودِهِ

وَعْداً عَلَيَّ كَبَعْثِهِ مَفْعُولا

۱۶۲۔ میں نے اپنی تقدیس کو اُس کے وجود کے قبیلہ میں رکھا ہے اپنے پر وعدہ کرتے ہوئے کہ اس کی بعثت ضرور کروں گا۔

وحديثُ مكةَ قد رواهُ مُطولاً

شَعْيا فَخُذْهُ وَجانِبِ التَّطْوِيلا

۱۶۳۔ اور حدیث مکہ کو جو طویل ہے شعیاء علیہ السلام نے روایت کیا پس اس کو پکڑ اور لمبی بات چھوڑ دے۔

إذْ راحَ بالقَوْلِ الصَّريح مُبَشِّراً

بالنَّسْلِ منها عاقراً مغضولا

۱۶۴۔ کہ جب قولِ صریح کے ساتھ خوشی سے انہوں نے مکہ کی نسل کو جو ویران اور مصیبت زدہ تھی خوشخبری دی۔

وتَشَرَّفَتْ باسمٍ جديدٍ فادعها

حَرَمَ الإلهِ بَلَغَتْ منه السُّولا

۱۶۵۔ وہ مکہ نئے نام سے مشرف ہوا حرم الٰہی کہلانے لگا اللہ کی بارگاہ میں وہاں سے سوال ہونے لگے۔

فتنبهتْ بعد الخمولِ وكُلِّلَتْ

أبْوَابُها و سقُوفُها تكْليلاً

۱۶۶۔ بدحالی کے بعد اُس میں خوشحالی آئی۔ اُس کے دروازوں اور چھتوں کو خوبصورت تاج پہنائے گئے۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

ارمیاء علیہ السلام کی کتاب سے یہ ہے کہ تیری تخلیق سے پہلے ہی میں نے تجھے عصمت دی۔ قبل اس کے کہ میں تیری بطن میں تصویر بناتا تجھے پاک کر دیا اور تمام لوگوں کے لئے تجھے نبی بنایا یہ نبی ﷺ کی بشارت ہے اس لئے کہ آپ ﷺ کے علاوہ کوئی بھی تمام لوگوں کے لئے مبعوث نہ ہوا۔

انجیل میں مسیح علیہ السلام کے کلام سے یہ ہے کہ میں تمام لوگوں کے لئے مبعوث نہیں ہوا بلکہ میں بنی اسرائیل کی آوارہ بھیڑوں کی طرف آیا ہوں اور آپ علیہ السلام نے حواریوں سے کہا کہ تمام لوگوں کے راستے میں نہ چلو بلکہ اسرائیل کی نسل کی آوارہ بھیڑوں کی طرف توجہ کرو۔

وَنَأَتْ عَنِ الظُّلْمِ الذي لا يَنْتَغي

لغضابهِ شيبُ الزمانِ نصولا

۱۶۷۔ وہ ظلم کہ زمانے کے گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کا خروج نہیں ہونا چاہیے اُس

سے یہ سرزمین کمزور پڑ چکی تھی۔

حَرَمٌ على حمل السلاح مُحَرَّمٌ
فكأنما يَسْقِي السُّيوفَ فلولا

۱۶۸۔ وہ حرم کہ اسلحہ کے اُٹھانے کے اوپر یہ محترم ہوا گویا اس نے تلواروں کو رخنہ والا پانی پلایا۔

وَتعالُ مِنْ تحْرِيمِ حُرْمَتِهِ العِدا
عُزُلاً وإنْ لَبِسُوا السِلاحَ وَمِيلا

۱۶۹۔ اس کی حرمت والی تحریم سے دُشمن جنگ سے چھُٹکارا پاتے ہیں اگرچہ وہ اسلحہ پہنیں اور نہ پہنیں (یہاں محفوظ رہیں گے)

لم يتخذْ بيتٌ سواهُ قبلةً
فازدد بذاكَ لما أقولُ قبولا

۱۷۰۔ اس کے علاوہ کسی گھر کو قبلہ نہ بنایا گیا جو میں کہہ رہا ہوں اس کو تو خوب قبول کر لے (یعنی آپ ﷺ نے اسی کو قبلہ پسند کیا)۔

وبَنُو نَبايُتَ لَمْ تَزَلْ خُدّامُها
لا تَبْتَغِي عنها لَهُمْ تَحْوِيلا

۱۷۱۔ بنونبایت ہمیشہ اس کے خُدام رہے اس سے اُن کو کبھی تحویل کرنا نہیں چاہیے۔

جُمِعَتْ له أغنامُ قيدارَ التي
قد كانَ منها ذبحُ إسْمَاعِيلا

۱۷۲۔ بنوقیدار کے ریوڑ اُن کے لئے جمع ہوئے اس بستی میں کہ جہاں اسماعیل علیہ السلام کے ذبح کا واقعہ ہوا۔

فنمتْ وأَمِنَ خوفُها وعدوُّها
قد باتَ منها خائفاً مَهْزُولا

۱۷۳۔ یہ بستی یوں پروان چڑھی کی خوف سے اور دُشمن سے اس کے باشندوں نے امن پایا۔ دُشمن نے خوفزدہ اور کمزور ہو کر اس سے رات گزاری۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

شعیاء علیہ السلام کی کتاب میں مکہ مشرفہ کا ذکر یوں آیا ہے کہ میں نے اپنے آپ پر قسم اُٹھائی ہے جیسے ایام نوح کے اندر میں نے قسم اُٹھائی کہ میں ضرور زمین کو طوفان میں غرق کروں گا اسی طرح میں نے قسم اُٹھائی کہ تجھ پر ناراضگی نہ کروں گا اور ضرور تیری فضیلت کو بیان کروں گا۔ پہاڑ زائل ہو جائیں گے اور چٹانیں ٹوٹ جائیں گی مگر میری تجھ پر رحمت زائل نہ ہوگی اے مسکینہ (مکہ) اور اے کم گھاس والی جگہ تیری بنیادیں پتھر کی ہیں اور تیری مٹی جوہر سے ہے اور تیرا ملک موتیوں سے ہے اور تیری چھت زبرجد سے ہے اور تیرے دروازے بھی اسی سے ہیں۔ تو ظلم سے دُور ہوگی خوف نہ رکھ ہر وہ اسلحہ جس کو بنانے والا بنائے وہ تجھ میں آ کر کام نہیں کرے گا۔ اور ہر زبان تیرے ساتھ خصومت کے ساتھ قائم ہوگی۔

اللہ تجھ کو نیا نام دے گا پس تو بول اور شرف والی ہو جا اس لئے کہ تیرا نور قریب آ گیا اور اللہ کی تجھ پر عزت قریب آ گئی اپنی آنکھ سے دیکھ وہ تیرے اردگرد جمع ہیں تیرے بیٹوں اور بیٹیوں کے دُشمن بن کر آئے ہیں تب تو روشن ہوتی ہوگی؟ اور خوب صاف ہوتی ہوگی کہ تیرا دُشمن خوفزدہ ہوتا ہوگا؟ اور تیرے دل کو سیری حاصل ہوگی قیدار کے سارے ریوڑ تجھ میں جمع ہوں گے اور نبایت کے سردار تیری خدمت کریں گے۔ تیرے دروازے ہمیشہ دن اور رات کو کھلے رہیں گے، اور وہ تجھے قبلہ بنائیں گے۔ اس کے بعد تجھے رب کے شہر

سے بُلایا جائے گا (یہ نام دیا جائے گا) یہ تمام خطاب مکہ سے ہے اور قیدار اسماعیل علیہ السلام کے بیٹے تھے اور وہ نیا نام جو اس کعبہ کو دیا گیا وہ بیت الحرام ہے اور ربّ کا شہر حرم اللہ ہے اور ہر بنانے والا جو اسلحہ بنائے وہ اس میں کام نہیں کرے گا یہ اشارہ ہے حرم کی سرزمین کے امن والا ہونے کی طرف اور قیدار کے ریوڑ سے تصریح ہے کہ حج اور عمرہ میں اسی کی طرف احرام پہنے آئیں گے ہدایت کے ساتھ اور نیابت کے سردار تیری خدمت کریں گے یعنی وہ کعبہ کے سَدَنہ ہیں اور یہ نبایت بن قیدار بن اسماعیل علیہ السلام کے بیٹے تھے اور اس کو قبلہ بنانے سے تو کُھل کر تصریح ہوگئی (کہ مراد مکہ ہی ہے اور نہیں)۔

شعیاء علیہ السلام کی کتاب سے یہ بھی ہے کہ اے بانجھ اُٹھ اور اب چمک جا اس لئے کہ تیری روشنی قریب ہے اور ربّ کی کرامت تجھ پر ظاہر ہونے والی ہے اس لئے کہ تاریکی نے زمین کو ڈھانپ لیا ہے اور تجھ پر تجلی ہوگی اور ربّ کی کرامت تجھ پر ہوگی قبائل اور بادشاہوں تک تیری روشنی آئے گی اور وہ نور جو تجھ پر منظور ہوگا اپنی حدود کی طرف تو اپنی نظر کو کھینچ لے تمام کی طرف نظر ڈال وہ گروہ در گروہ ہیں اور وہاں یہاں سے تیری طرف آتے ہیں تو روشن ہوتی ہے اور خوشحال ہوتی ہے اس وجہ سے کہ تیری طرف قوی ترین قبائل آتے ہیں اور خوبصورت قافلے تجھے ڈھانپ رہے ہیں۔ اغنیاء سونے کے ساتھ آتے ہیں اور اونٹ کے سوار ربّ کی تسبیح کو اُٹھاتے ہوئے یہاں آتے ہیں اور تمام قیدار کے ریوڑ تجھ تک جمع ہوتے ہیں یہ ربّ قوی کا قول ہے۔

شعیاء علیہ السلام کی کتاب سے ہے کہ اے ویران سرزمین خوش ہو جا اور بلند ہو جا اور تسبیح کا نطق کر اس لئے کہ تیرے باشندے میرے ساری زمین کے باشندوں میں افضل ہوں گے۔ یہ اشارہ ہے مکہ کی طرف کیونکہ وہ ویران سرزمین تھی اس لئے کہ وہ بغیر کھیتی کی وادی تھی۔ اسماعیل علیہ السلام کے علاوہ ان سے پہلے کوئی بھی مکہ میں نبی نہ آیا اور اس بستی میں سے کوئی (اس سے قبل) اتنا عظمت والا اثر کا پیدا نہ ہوا۔

وَكَلَامُ شَمْعُونَ النبيِّ تَعَالُه
لكلامِ موسى قد أتى تذييلا

۱۷۴۔ اور شمعون نبی علیہ السلام کا کلام موسیٰ علیہ السلام کے کلام کی ترجمانی کرتے ہوئے اُسی کے تحت آیا ہے۔

وَجَمِيعُ كُتُبِهِمُ على عِلأَتها
نَطَقَتْ بِذِكْرِ مُحَمَّدٍ تَعْلِيلا

۱۷۵۔ اُن کی کُتب تمام کی تمام مکمل طور پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکرِ مبارک کے ساتھ نطق کرتی ہیں۔

لمِ يجهلوه غيرَ أنَّ سيوفهُ
أبْقَتْ حُقُوداً عِندَهمْ وذُحُولا

۱۷۶۔ اُن صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ جاہل نہ ہوئے مگر یہ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کے لشکر) کی تلواریں اُن پر دشمنی اور عداوت کے ساتھ باقی رہیں۔

فاسْمَعْ كلامَهُمْ ولا تَجْعَلْ عَلَى
ما حرَّفوا من كتبهمْ تعوِيلا

۱۷۷۔ اُن کے کلام کو سن جو اُنہوں نے اپنی کتب میں تبدیلی کر کے تحریف کی اُس کی طرف توجہ نہ کر۔

لولا اسْتِحَالتُهُمْ لَمَا أَلْفَيْتَنِي
لك بالدليلِ على الغريمِ محِيلا

۱۷۸۔ اگر یہ اُن کی حالت کی تبدیلی نہ ہوتی تو میری، تیری طرف اُلفت نہ ہوتی اس دلیل کے ساتھ کہ جو مخالف پر ناممکن ہے۔

أوقدْ جهلتَ من الحديثِ روايةً

أمْ قد نسيتَ مِنَ الكتابَ نُزُولا

۱۷۹۔ یا تو حدیث کی روایت سے جاہل ہے یا تو کتاب کے نزول میں جو کچھ آیا اُسے بھول گیا۔

فاتركْ جدالَ أخي الضلالِ ولا تكن

بمراء منْ لا يهتدي مشغُولا

۱۸۰۔ گمراہی والوں کے جھگڑوں کو چھوڑ دے اور جو ہدایت کی طرف مشغول نہ ہو اُس کی طرف مت دیکھ۔

مالي أُجادِلُ فيهِ كلَّ أخي عَمَىً

كيما أقيمَ على النهارِ دليلا

۱۸۱۔ مجھے کیا ہوا کہ میں جھگڑا کروں ہر بھائی چچا سے تا کہ میں دن کے وقت دلیل قائم کروں بہادری کی۔

واصرفْ إلى مدح النبيِّ محمدٍ

قولاً غدا عن غيرهِ معدُولا

۱۸۲۔ نبی ﷺ کی مدح کی طرف قول کو پھیر آپ ﷺ کے علاوہ غیر سے توجہ کو پھیرتے ہوئے۔

فإذا حصلتَ على الهدى بكتابهِ

لا تَبْغِ بَعْدُ لِغَيرِهِ تحْصِيلا

۱۸۳۔ جب اُن کی کتاب کے ساتھ تو ہدایت کو حاصل کرے تو اُن کے علاوہ کسی سے ہدایت کے حاصل کرنے کو مت چاہ۔

ذِكْرٌ بِهِ تَرَقَّى إلَى رُتَبِ العُلا

فتخالُ حامِلَ آيِهِ مَحْمُولا

۱۸۴۔ اُس کے ذکر کے ساتھ تو بلندی کی طرف ترقی کرے گا جو آیت قرآن کی اُٹھانے والا ہو گا وہ اس پر محمول ہو گی۔

يذَرُ المُعارِضَ ذا الفصاحةِ ألْكنا

في قولهِ وأخا الحجا مخبولا

۱۸۵۔ فصاحت والا غیر عربی الفاظ کو آپ ﷺ کے قول میں معارض الفاظ کو چھوڑ دیتا ہے اور عقل والا اسی بوجھ کو اُٹھاتا ہے۔

لا تَنْصِبَنَّ لهُ حِبالَ مُعانِدٍ

فتَرَى بِكَفَّةِ آفةٍ مَحْبُولا

۱۸۶۔ دُشمنی کی رسّی اُن کے لئے مت نصب کر تو دیکھے گا کہ آفت کی ہتھیلی رسّی سے بندھی ہوئی ہے۔

إن كنتَ تنكرُ مُعجزاتِ محمدٍ

يوماً فكنْ عنّا جهلتَ سئُولا

۱۸۷۔ اگر تو آج معجزاتِ محمد ﷺ کا انکار کرے تو جن معجزات سے تو جاہل ہے اُن کے بارے میں سوال کرلے۔

صاحب دیوان حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ:

شعیاء علیہ السلام کی کتاب سے یہ بھی ہے کہ حق کے ساتھ میں تم سے کہتا ہوں کہ میں ضرور اس ویرانہ کو لبنان اور بیت المقدس والی عزت دوں گا اور اس کھلے میدان کی زمین میں محل، قصور اور پانی بناؤں گا وہاں میں حرم طریقہ بناؤں گا کہ جس میں قوموں کی ناپاک

نہیں گزرے گی اور وہاں طریقہ دوسرے مقامات کے مخالف ہوگا۔

شعیاء علیہ السلام کے صحف میں سے یہ بھی ہے کہ ضرور اہلِ بادیہ پیاسے فرحت پائیں گے اور بادیات اور جنگل خوشحال ہوں گے اس لئے کہ عنقریب احمد ﷺ کے ساتھ اس کو حسن عطا کیا جائے گا محاسنِ لبنان کی طرح اور حسنِ دساکر اور ریاض کی طرح۔ شمعون علیہ السلام کے کلام سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ آیا فاران کی پہاڑیوں سے آسمان اور زمین اس کی تعریف اور اُس کی اُمت کی تعریف سے بھر گئے یعنی فاران کی چوٹیوں کا قول انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے حکایت کیا۔

شَهِدَتْ لهُ الرُّسُلُ الكِرامُ وَاُشْفَقوا
من فاضلٍ يستشهدُ المفضولا

۱۸۸۔ عزت والے رسولوں نے آپ ﷺ کی گواہی دی اور آپ ﷺ کی فضیلت سے وہ سب مفضول ہوئے۔

قارَنْتُ نُورَ النَّيِّرَيْنِ بِنُورِهِ
فرأيتُ نورَ النيرينِ ضئيلا

۱۸۹۔ نیران کا نور آپ ﷺ کے نور کی وجہ سے ماند پڑ گیا میں نے نیران کے نور کو اس نور میں گم دیکھا۔

وَنَسَبْتُ فضلَ العالَمِينَ لفضلِهِ
فَنَسَبْتُ منهُ إلى الكَثِيرِ قليلا

۱۹۰۔ میں نے عالمین کے فضل کو آپ ﷺ کی فضیلت سے نسبت دی بہت ساروں کو میں نے جب آپ ﷺ کی جانب نسبت دی تو اُن کو قلیل پایا۔

وَأرانِيَ الزَّمَنِ الجوادَ بِجودِهِ
لَمّا وَزَنْتُ بِهِ الزَّمانَ بَخِيلا

۱۹۱۔ میں نے آپ ﷺ کی سخاوت کے مسبب زمانے کو سخی دیکھا جب میں نے آپ ﷺ کے ساتھ بخیل زمانے کا وزن کیا۔

ما زالَ يَرْقَى في مَواهِبِ رَبِّهِ
وينالُ فضلاً من لدنهِ جزيلا

۱۹۲۔ وہ ہمیشہ اپنے ربّ کی بخششوں میں ترقی کرتے ہیں اور اللہ کی جانب سے فضلِ جزیل کو پاتے ہیں۔

حتى انثنى أغنى الورى وأعزهمْ
ينقادُ محتاجاً إليهِ ذليلا

۱۹۳۔ یہاں تک کہ مخلوق میں سب سے غنی اور سب سے زیادہ عزت والے جو آپ ﷺ کی بارگاہ میں عاجزی کے ساتھ تعریف کرتے ہیں وہ بھی کمزوری میں آپ ﷺ کی طرف محتاج ہوتے ہیں۔

بَثَّ الفضائِلَ في الوجودِ فَمَنْ يُرِدْ
فضلاً يَزِدْهُ بفضلهِ تفصيلا

۱۹۴۔ فی الوجود سارے فضائل آپ ﷺ کے قبضہ میں ہیں پس جو اپنی فضیلت کو زائد کرنا چاہیے وہ آپ ﷺ کے فضل سے حصہ پا سکتا ہے۔

فالشمسُ لا تُغْني الكَواكِبُ جُمْلَةً
في الفضلِ مغناها ولا تفضيلا

۱۹۵۔ سورج سے تمام ستاروں کا فضل میں غنی ہونا ممکن نہیں وہ سورج سے روشنی کے محتاج ہیں اور وہ تفضیل میں بھی سورج سے غنی نہیں۔

سَلْ عَالَمَ المَلَكُوتِ عنهُ فَخيرُ مَا
سأل الخبيرُ عن الجليلِ جليلا

۱۹۶۔ پوچھ عالم ملکوت سے آپ ﷺ کے بارے میں پس بہتر ہے وہ جلیل سوال جو خبیر جلیل کے بارے میں کرے۔

فَمِنِ المُخبِرُ عَنْ عُلاً مِنْ دونها

ثَنَتِ البُراق وأخَّرتْ جِبْرِيلا

۱۹۷۔ عالم ملکوت کے علاوہ کون ہے جو عالمِ بالا سے خبر دے (تم کو) بُراق کی تعریف سے اور جبریل کے (سدرہ پر) پیچھے رہ جانے سے۔

فَلوِ استَمَدَّ العالَمونَ عُلومَه

مَدَّتهُمُ القَطَراتُ منهُ سيُولا

۱۹۸۔ اگر تمام عالم آپ ﷺ کے علوم سے فیض طلب کریں تو اس بہتے ہوئے سیلاب سے وہ کچھ قطرات پائیں گے۔

فتَلَقَّ ما تسطيعُ من أنوارِهِ

إنْ كانَ رَأْيُكَ فى الفَلاحِ أصِيلا

۱۹۹۔ اُن کے انوار سے جتنا ہو سکے تو حاصل کرلے اگر فلاح میں تیری رائے کچھ اصل رکھتی ہے۔

فلرُ بما القى عليك كتابه

قَوْلاً مِنَ السِّرِّ المَصُونِ ثَقِيلا

۲۰۰۔ کتنا ہی تجھ پر اُن کی کتاب قول کے ساتھ مضبوط بھاری راز کا القاء کرتی ہے۔

ذاكَ الَّذِي رَفَعَ الهُدىٰ بيمينه

علماً وجرَّدَ صارماً مصقولا

۲۰۱۔ وہ ایسے ہیں کہ جنہوں نے ہدایت کا جھنڈا دائیں ہاتھ میں اُٹھایا اور صاف ستھری تلوار کے ساتھ سب سے جدا ہوئے۔

أوَماترى الدِّينَ الحنيفَ بسيفِهِ

جعلَ الطُّهورَ له دماً مطلولا

۲۰۲۔ یا تو کیا دین حنیف کو آپ ﷺ کی تلوار سے نہیں دیکھتا ہے کہ گرے ہوئے خون سے آپ ﷺ کے دین کے طہارت ہوئی ہے۔

والشرك رجس فى الانامِ و خيرما

ألفَيْتَهُ بِدَمِ العِدا مَغْسولا

۲۰۳۔ مخلوق میں شرک ناپاک ہے اور دشمنوں کے خون سے غسل دے کر جو تو نے دین کی اُلفت کا ثبوت دیا وہ بہتر ہے۔

داعٍ بأمر اللهِ أسمعَ صوتهُ الثَّقَ

قَلَينِ حتى ظُنَّ إسْرَافِيلا

۲۰۴۔ وہ اللہ کے حکم کے ساتھ بلانے والے ہیں اُن کی آواز جن وانس کو سنائی گئی یہاں تک کہ صور اسرافیل کا گمان ہونے لگا۔

لمْ يدعُهُمْ إلاَّ لما يحييهمْ

أبداً كما يَدْعو الطَّبيبُ عليلا

۲۰۵۔ اُن کو ہمیشہ اسی چیز کی طرف آپ ﷺ نے بلایا جو اُن کو نئی زندگی دے جیسے کہ طبیب بیمار کو بلاتا ہے۔

تَحدُو عَزائمُهُ العِبادَ كَأنَّما

تخذتْ عزائمهُ الفضاءَ سبيلا

۲۰۶۔ بندوں کو اُن کے عزائم نے گرویدہ بنالیا گویا آپ ﷺ کے عزائم نے فضا میں راستہ بنالیا۔

یُھدِی إلی دارالسلامِ من اتقی

و غدا بنور کتابه مکحولا

۲۰۷۔ وہ سلامتی والے گھر کی طرف ہدایت دیتے ہیں اُس کو جو ڈرنے والا ہو اور پھر وہ آپ ﷺ کی کتاب کے نور سے آنکھوں میں سُرمہ لگانے والا ہوتا ہے۔

و یَظَلُّ یُھدِی لِلجَحِیمِ بِسَیفِهِ

مِمَّن عَصَی بعدَ القتیلِ قتیلا

۲۰۸۔ وہ اپنی تلوار کے ساتھ ہمیشہ جہنم سے ڈراتے رہے اس کو جو قتل و غارت کے بعد معصیت میں ڈوبا رہے۔

حتی یقولَ الناسُ أتعبَ مالکاً

بحُسامِهِ وأراحَ عزریلا

۲۰۹۔ یہاں تک کہ لوگ بول اٹھے کہ مالک نے اُن کی تلوار سے ہم کو تھکا دیا اور عزرائیل نے خوب موت کے پیام دے کر سکون کیا۔

فاسمَع شمائِلَهُ التی ذِکرِی لها

قد کادَتحسِبُهُ العُقُولُ شمُولا

۲۱۰۔ اُن کے اُن شمائل کو سن جن کا میں نے ذکر کیا ہے کہ عنقریب عقول اُن کو یہ گمان کریں گے کہ سب پر چھا گئے ہیں۔

مَنْ خُلقُهُ القرآنُ جَلَّ ثناؤُهُ

عنْ أن یکونَ حدیثهُ مملولا

۲۱۱۔ وہ جن کا خلق قرآن ہے اُن کی تعریف بڑی بزرگ ہے اس سے کہ اُن کی بات سے رنجیدگی ہو۔

وإذا أتَتْ آیاتُهُ بِمَدِیحِهِ

رَتَّلْتُ منها ذِکرَهُ ترتیلا

۲۱۲۔ جب قرآن کی آیات اُن کی مدح کے ساتھ آئیں تو میں نے ترتیل کے ساتھ قرآن کی آیت میں سے اُن کے ذکر کو پڑھا۔

انَّ امرأً مُتَبَتِّلا بِثَنائِهِ

متبتلٌ لإلهِهِ تبتیلا

۲۱۳۔ بے شک وہ جو دنیا سے قطع تعلق ہو اُن کی ثناء کے ساتھ، تو وہ اپنے الٰہ کے لئے دنیا سے کنارہ کشی کرنے والا ہے۔

انی لأورد ذِکرَهُ لِتَعَطشی

فأحالُ انی قد وَرَدتُ النِّیلا

۲۱۴۔ بے شک میں ضرور اُن کے ذکر کو پیاسوں کے لئے وارد کرنے والا ہوں تو میں عقلمندی کر کے مراد کو پا گیا۔

وَالنِّیلُ یُذکِرُنِی کَرِیمَ بنانِهِ

فأطِیلُ مِن شَوقٍ لهُ التقبیلا

۲۱۵۔ دریائے نیل مجھے اُن کے سخاوت والے پوروں کی یاد دلاتا ہے تو میں اُن کو چومنے کے شوق میں اور (زیادہ محبت سے) طویل ذکر کرتا ہوں۔

من لی بأنی من بنانِ محمدٍ

باللثمِ نلتُ المنهلَ المعسولا

۲۱۶۔ کہ میں وہ ہوں جس کے لئے محمد عربی ﷺ کے پوروں کو چومنا ایسا ہے کہ شہد کے چھتے سے میٹھا شہد میں نے پایا۔

مِنْ راحَةٍ هِيَ فی السَّماحَةِ کَوْثَرٌ

لکِنَّ وارِدَها یَزِیدُ غَلِیلا

۲۱۷۔ اس ہتھیلی کے پورے ہیں کہ جو سخاوت کی کوثر ہے لیکن اس پر وارد ہونے والا (اس کی طلب اور عشق میں اور) پیاسا ہو جاتا ہے۔

سارتْ بطاعتها السَّحابُ کأنما

أمرتْ بما تختارُ میکائیلا

۲۱۸۔ اس کی طاعت کے ساتھ بادل اُڑ کر آئے جیسے کہ میکائیل علیہ السلام اختیار کے ساتھ اُن کو حکم کرتے ہیں۔

أنّي دعا وأشارَ مبتهلا بها

لمیاهِ مُزنٍ مایزالُ هطولا

۲۱۹۔ انہوں نے دُعا کی اور اشارے پر بلند ہوئے پانی کی طلب کے لئے (ہاتھ مبارک) تو لگاتار جل تھل بارش ہونے لگی۔

وَ أظُنّه لو لَم یُرِد اقلاعَهُ

لاتَیٰ بسَیلٍ ما یُصِیبُ مَسِیلا

۲۲۰۔ میں نے ان ہاتھوں کو گمان کیا کہ اگر بارش کے ختم ہونے کے لئے دوبارہ نہ اُٹھتے تو خوب سیلاب آتا کہ ہر چیز کو بہالے جاتا۔

وَکَمْ اشْتَکَتْ بَلَدٌ أذاهُ فأُلْبِسَتْ

بدعائهِ من صحوةٍ إکلیلا

۲۲۱۔ کتنی ہی بار شہر نے تکلیف کی شکایت کی تو اُن کے دُعا (کے لئے بلند ہونے) کی وجہ سے چاند کی منزل کے اُترتے ہی بادل منڈلانے لگے۔

یارحمةً للعالمینَ ألم یکن

طفلاً لِضُرّ العالمین مزیلا

۲۲۲۔ اے رحمۃ للعالمین کیا اس وقت بچے نہ تھے کہ عالمین کی تنگی کو زائل کرنے والے اس وقت بھی تھے۔

إذ قامَ عَمُّكَ فی الوری مستسقیاً

کادَت تَجُرُّ عَلَی البِطاحِ ذُیولا

۲۲۳۔ جب مخلوق میں آپ ﷺ کے چچا کھڑے ہوئے بارش طلب کرتے ہوئے تو پتھریلے نالوں پر پانی گر کے جاری ہونے لگا۔

وَرَفَعت عامَ الفِیلِ عنهم فِتنَةً

ألفیتَ فیها التابعینَ الفیلا

۲۲۴۔ اور عام الفیل کے فتنہ میں آپ ﷺ اُن کی جانب سے رفعت پر تھے کہ ہاتھی آپ ﷺ کی محبت میں اس وقت تابع داری کرنے لگے۔ (کیونکہ آپ ﷺ کی تشریف آوری قریب تھی)۔

بِسحائبِ الطَّیرِ الأَبَابِیل التی

جادتهمُ مطرَ الرَّدَی سِجّیلا

۲۲۵۔ اڑنے والے ننھے ابابیلوں کے بادلوں کے ساتھ جو کنکریوں کے ساتھ موت کو اُڑا کر گروہ در گروہ آئے۔

فَفَدَوْكَ مَوْلوداً وَقَیْتَ نُفُوسَهُمْ

شِیباً وَشُبّاناً مَعاً وَکُهُولا

۲۲۶۔ آپ ﷺ کے مولود پر ان سب کی قربانی ہوئی آپ ﷺ نے بڑھاپے میں اُن کی جانوں کو بچایا اور جوانوں کو بھی اور ادھیڑ عمر والوں کو بھی (اہل مکہ میں سے

جو تھے)۔

حتی إذا ما قُمْت فیھمُ مُنْذِراً

أبْدُوا إليك عَداوۃ وذُحولا

۲۲۷۔ یہاں تک کہ جب آپ ﷺ اُن میں ڈرانے کے لئے کھڑے ہوئے تو انہوں نے آپ ﷺ کی جانب دشمنی اور عداوت شروع کر دی۔

فلقیتھمُ فرداً بعزمٍ ما انثنی

یوماً وحسنِ تصبرٍ ماعیلا

۲۲۸۔ پس آپ ﷺ ایسے عزم والے فرد کے طور پر اُن سے پیش آئے کہ آج تک اس کی تعریف ہے اور خوب حسن صبر کا آپ ﷺ نے مظاہرہ کیا۔

وَ وَکلت امرَكَ لِلإلٰهِ وَ یالَھا

ثِقةٌ بنَصْرِ مَنِ اتَّخَذْتَ وَکیلا

۲۲۹۔ آپ ﷺ اللہ کے لئے اپنے امر کے وکیل ہوئے اور کیا ہی مضبوط مدد ہے اُس کی جس نے وکیل چنا (آپ ﷺ کو)

وَأَطلْتَ فی مَرْضَاۃِ رَبِّكَ سُخْطَھُمْ

فَجَرَعت منھم عَلقما مَغسُولا

۲۳۰۔ آپ ﷺ اللہ کی رضا کے طلب گار رہے اُن کی رنجش میں بھی کہ آپ ﷺ کو بے قراری ہوئی ان کی جانب سے کڑوے پن میں دھوئے جانے کی وجہ سے۔

وَطَفِقْتَ یَلْقاكَ الصَّدِیقُ مُعادِیاً

والسِّلْمُ حرباً والنَّصیرُ خذولا

۲۳۱۔ جب آپ ﷺ نے تبلیغ شروع کی تو دوست دشمن ہو گئے اور سلامتی والے

جنگ والے بن گئے اور مدد کرنے والے رسوائی کروانے والے ہو گئے۔

و دَعوتَھُم بالبَیِّنَاتِ مِنَ الھُدَی

وَ ھَزَزتَ فیھم صارما مسلولا

۲۳۲۔ آپ ﷺ نے واضح آیات کے ساتھ اُن کو ہدایت کی طرف بُلایا اور تلوار لہراتے ہوئے اُن میں آپ ﷺ اُتر گئے۔

وأقمت ذالكَ العضبَ فیھم قاضیاً

ونَصَبْتَ تلك البیّناتِ عُدولا

۲۳۳۔ آپ ﷺ اُن میں سے اس جہالت کو ختم کرنے کے لئے کھڑے ہوئے کاٹنے والی تلوار سے اور آپ ﷺ نے ان واضح نشانیوں کو ان کی جگہ نصب کیا۔

فطفقتَ لاتنفكُّ تتلو آیَةً

فیھم و تَحسِمُ بالحُسامِ تَلیلا

۲۳۴۔ آپ ﷺ نے آغاز کیا ہمیشہ اُن میں آپ ﷺ آیات کی تلاوت کرتے رہے اور تلوار اُن کی گردن و رخسار پر لہراتے رہے۔

حتّٰی قضَی بالنَّصْرِ دینُكَ دِینَهُ

وغدا لدین الکافرین مُزِیلا

۲۳۵۔ یہاں تک کہ مدد کے ساتھ آپ ﷺ کا دین کفر کے دین کو ختم کر گیا اور پھر کافروں کے دین کو زائل کرنے والا ہوا۔

وعَنَتْ لِسَطْوَتِكَ المُلوكُ وَلَمْ تَزَلْ

بَرًّا رَحِیمًا بِالضَّعِیفِ وصولا

۲۳۶۔ آپ ﷺ کی سطوت کے سامنے بادشاہ جھک گئے اور آپ ﷺ جب کمزور

تھے اس وقت بھی نیک، رحیم اور صلہ رحمی کرنے والے رہے۔

لَم تخشَ الّا الله فی امر وَ لَم

تملك طِباعَك عادَةٌ فتحُولا

۲۳۷۔ آپ ﷺ امر میں صرف اللہ سے ڈرتے اور آپ ﷺ فطرتاً بُری عادت کے مالک ہی تھے کہ آپ ﷺ حیلہ بازی کرتے۔

الله أعطى المصطفى خُلقاً على

حُبُّ الإلهِ وَ خوفِه مجبولا

۲۳۸۔ اللہ نے مصطفیٰ کو وہ خلق عطا کیا کہ آپ ﷺ اللہ سے محبت کرتے اور اسی سے ڈرتے پیدائش سے ہی۔

غَمَرَ البَرِيَّةَ عَدْلُهُ فَصَدِيقُهُ

وعدوُّهُ لا يظلمونَ فتيلا

۲۳۹۔ آپ ﷺ کے عدل نے مخلوق کو ڈھانپ لیا۔ پس آپ ﷺ کے دشمن اور دوست ظلم کی رسی میں نہیں بٹے جاتے۔

وَإذا أرادَ الله حِفظَ وَلِيِّهِ

محرج الهوى من قلبه معزولا

۲۴۰۔ جب اللہ اپنے دوست کی حفاظت کرنے کا ارادہ کرے تو اس کے دل سے خواہشات کو بالکل معزول کر کے نکال دیتا ہے۔

عُرِضَتْ عليهِ جبالُ مكةَ عسجداً

فأبى لفاقتهِ وكان مُعيلا

۲۴۱۔ آپ ﷺ پر مکہ کے پہاڑ سونے کے بنا کر پیش کئے گئے تو آپ ﷺ نے انکار کر دیا اپنی فقر اختیاری کے لئے جبکہ آپ ﷺ اہل وعیال والے تھے۔

رکبَ الحمارَ تواضعاً من بعدما

رکبَ البراقَ السابقَ الهذلولا

۲۴۲۔ آپ ﷺ دراز گوش پر سوار ہوئے عاجزی کے ساتھ بعد اس کے کہ آپ ﷺ پہلے طویل پشت والے بُراق پر سوار ہوئے تھے۔

أمعَنّفي انّي أُطيلُ مَديحَهُ

من عَدَّ موجَ البحرِ عَدَّ طويلا

۲۴۳۔ مجھے یہ الزام دیا گیا کہ میں آپ ﷺ کی بہت طویل مدح کرتا ہوں جس نے سمندر کی موج کو شمار کیا میری مدح کی نسبت میں تو اس نے بہت طویل یہ شمار کیا۔

انی ترَكتُ مِنَ الكلام نُخالَهُ

وأخذتُ منه لبابهُ المنخولا

۲۴۴۔ میں فضول کلام کو ترک کرنے والا ہوں اور میں اس سے چھنے ہوئے کلام خالص کو پکڑنے والا ہوں۔

ماذا عَلَى مَن مَدَّ حَبلَ مدائح

فيهِ بِحَبْلِ مودّةٍ مَوْصولا

۲۴۵۔ اس کو کیا رنج ہے، جو آپ ﷺ کی تعریفات کی رسی سے بندھا ہو کہ مودّت کی رسی اُن تک پہنچنے والی ہے۔

قيّدتُهُ بالنّظمِ الّا انّهُ

سبقَ الجيادَ إلى المدى مشكُولا

۲۴۶۔ میں نے نظم کے ساتھ محبت کو قید کیا مگر اس نے گردنوں کو کنارے کی طرف مقید کر کے آگے کیا۔

وأضاءتِ الأیامُ مِنْ أنوارِہٖ

فاستصحبتْ غُرَراً بھا وحجولا

۲۴۷۔ اُن کے انوار سے دن روشن ہو گئے اور پیشانیاں ان انوار سے روشن اور سفید ہو گئیں۔

إنی امروٌ قلبی یحبُ محمداً

ویلومُ فیہِ لائماً وعذُولا

۲۴۸۔ میں وہ شخص ہوں جس کا دل محمد ﷺ کی محبت میں سرشار ہے اور اس محبت میں ملامت کرتا ہے (ہر طعنہ دینے والے کو) اور سب چھوڑنے والا ہے۔

أأُحِبُّہ وَ أَمَلُّ مِن ذِکری لَہُ

لیس المُحِبُّ لمن یحبُّ ملولا

۲۴۹۔ کیا میں اُن سے محبت بھی کروں اور اُن کے ذکر سے اُکتا بھی جاؤں ہرگز محب محبوب کے ذکر سے تھکتا نہیں ہے۔

یالَیتَنِی مِن مَعشَرٍ شَھدُوا الوغَی

معہُ زماناً والکفاحَ طویلا

۲۵۰۔ کاش میں اُس گروہ میں ہوتا جنہوں نے آپ ﷺ کی معیت میں جنگ لڑی اُس زمانہ میں اور یہ چیز بہت بڑی ہے۔

فأقُومَ عنہ بِمقُولٍ وبصارمٍ

ابدًا قو و لا فی رضاہ فعولا

۲۵۱۔ میں ہمیشہ آپ ﷺ کی جانب سے جواب دیتے ہوئے اور حملہ کرتے ہوئے کھڑا ہوتا آپ ﷺ کی رضا میں ہی میں بولتا اور فعل کرتا۔

طوداً بقافیۃٍ یُریکَ ثباتھا

کَفَّ الردی عن عرضہ مشلولا

۲۵۲۔ اس قافیہ کے ڈھنگ پر کہ جس کو قائم کرنے سے آپ ﷺ کو خوشی حاصل ہو آپ ﷺ کی عزت سے ہراپاہج ہلاکت والے ہاتھ کے مقابلہ میں۔

وبضربۃٍ یَدَعُ المُدَجَّجَ وِتْرُھا

شفعا کما شاء الردی مجدولا

۲۵۳۔ اور ایک ضرب کے ساتھ اسلحہ سے لیس کو بالکل ایسے خالی کر دیتے جیسے پچھاڑا ہوا شخص ہلاکت کو چاہے۔

وبطعنۃٍ جلَتَ السِّنانَ فمغلتْ

عَیْناً لِعَیْنِکَ فی الکَمِیِّ کَحِیلا

۲۵۴۔ آپ ﷺ نے اگر نیزہ تان کر مارا تو اسلحہ میں ڈھکے ہوئے کی آنکھوں کا آپ ﷺ کی سرگمی آنکھوں نے نشانہ لیا۔

فی مَوقِفٍ غَشِیَ اللِّحاظَ فلا یَری

لحظٌ بہٖ الّا قناۃ مِیلا

۲۵۵۔ وہ مقام کہ جہاں لمحوں کی دیر میں بہت کچھ ہوتا ہے وہاں تو کوئی لمحہ ایسا نہ دیکھا گیا جس میں نیزہ میل سے میدان جنگ کو نہ ڈھانکے۔

فَرَشَفْتُ ثَغرَ المَوتِ فیہ أشْنَبَا

وَلَثَمْتُ خَدَ المَشْرَفیِّ أسِیلا

۲۵۶۔ میں نے اس میں موت کی گھاٹی سے ٹھنڈا پانی پیا اور مشرفی تلوار کی دھار کو میں نے برابری میں چوما۔

والخیل تسبح فی الدماءِ و تتقی

ایدی الکُماۃ من التّجیح وحولا

۲۵۷۔ اور گھوڑے خون میں لت پت ہوتے ہیں اور بہادر لوگوں کے ہاتھ وہاں خون کی دلدل سے بچتے ہیں۔

فاطْرَبْ إذا غَنّی الحَدیدُ فخیرُ ما

سَمِعَ المَشُوقُ إلی النِّزالِ صَلیلا

۲۵۸۔ خوش ہو جا اس وقت جب لوہے گیت گائیں پس بہتر ہے وہ جو شوق میں ڈوبا ہوا جنگ کے اندر تلواروں کی جھنکار کو سنے۔

تاللّٰہ یُثنی القلبُ عنه ما ثنی

خوف المنیۃِ عامر اوسلولا

۲۵۹۔ اللہ کی قسم! دل اس سے تعریف پاتا ہے جیسے موت کا خوف آباد رہنے والے اور تلوار والے کی تعریف کرتا ہے۔

أیضِنُّ عنه بماله وَ بِنَفسِهِ

صَبٌّ یَرَی لَهُما الفواتَ حُصُولا

۲۶۰۔ میں اُن کے مال اور اُن کی جان سے اُن کی وجہ سے بخل کرنے والا ہوں مصائب کو ان دونوں مال و جان نے بالکل ختم کر دیا۔ (یعنی اُن کے جان و مال پر بہت حریص ہوں)

فلأقطعنَّ حبالَ تسویفی التی

منعتْ سوای إلی حماہُ وصولا

۲۶۱۔ میں ضرور دوری کی رسّی کو کاٹوں گا جس نے مجھے ان کی بارگاہ تک پہنچنے سے روکا ہے۔

ولأمنعنَّ العینَ فیه منامها

ولأَجْعَلَنَّ لها السُّهادَ خَلیلا

۲۶۲۔ ضرور میں اُن کی محبت میں آنکھ کو نیند سے روکوں گا اور ضرور بیداری کو اس خاطر دوست بناؤں گا۔

وَ لآزمینَ لهُ الفِجاجَ بِضُمَّر

کالنَّبلِ سَبقا والقِسِیِّ نُحولا

۲۶۳۔ میں ضرور شگاف کروں گا اُن کے لئے دُبلی چیز کے ساتھ جیسے تیر کمان پر جو باریک ہو چڑھا کر پھینکا جاتا ہے۔

من کل دامیۃِ الأیاطلِ زدتُها

عنقاً إذا کلفتها التمهیلا

۲۶۴۔ ہر بہادری کے بہتے ہوئے خون والے زخم سے میں محبت کی گردن اور اونچی کرتا ہوں جب میں اسے مہلت کی تکلیف دوں۔

سارت تقیسُ ذراعها سقفَ الفلا

فکأنما قاست بمیل میلا

۲۶۵۔ اس کمان کے بازو یوں قیاس ہوتے ہیں جیسے کھلے میدان کی چھت ہو گویا وہ میل سے جھک کے کمان کے لئے کھچے ہیں۔

حتی تُریكَ الحرفَ مِن صَلدِ الصَّفا

أخفافُها بدِمائها مَشکولا

۲۶۶۔ یہاں تک کہ تم چٹان کے کنارے کو دیکھو کہ خفیف ہو گیا ہے کہ جنگ کے خون سے رنگین ہو گیا ہے۔

وَ كانما ضَرَبَت بِصَخر مِثلَهُ

من ميسمٍ فتكافنآ تقتيلا

۲۶۷۔ گویا خوبصورتی سے اس چٹان کی مثل (سرخ رنگ) کی مثال اس وقت ہوئی جب اس کے برابر قتل کیا گیا۔

قطعتُ حبالَ البعدِ لما أعملت

شَوْقاً لَطَيْبَةَ ساعِداً مَفتُولا

۲۶۸۔ دوری کی رسی ٹوٹ گئی جب میں نے اُن کے شوق میں بٹ کر مدینہ طیبہ کی خاطر مضبوطی کی تو یہ عمل ہو گیا۔

حتى أضُمَّ بِطَيبَةَ الشَّمل الذى

انضَى اليها العِرمس الشَّمليلا

۲۶۹۔ یہاں تک کہ میں نے مدینہ منورہ کی خاطر تیز رفتار مضبوط اونٹنی کو سواری کے لئے اختیار کیا تو مدینہ سے مل گیا۔

وَ أُرِيحَ مِن تَعَبِ الخَطايا ذِمَّة

ثَقُلَتْ عليها للذُّنوبِ حُمُولا

۲۷۰۔ میں نے خطاؤں کی تھکاوٹ سے راحت پائی اُس گناہوں کی امانت سے کہ جن گناہوں کے بوجھ کا اُٹھانا بھاری ہے۔

وَ يُسَرُّ بالغُفرانِ قلبٌ لَم يَزَل

حيناً بطولِ إساءتى مشكولا

۲۷۱۔ دل کو مغفرت سے خوشی حاصل ہو گئی جو ہمیشہ میرے گناہوں کی طوالت سے مشکل میں رہا ہے۔

وأعُودَ بالفضلِ العظيمِ مُنَوَّلا

وكفى بفضلٍ منه لى تنويلا

۲۷۲۔ اور میں فضلِ عظیم سے حصہ پانے کے لئے یہاں لوٹ آیا اور میرے لئے اُن کے فضل سے حصہ پانا ہی کافی ہے۔

وإذا تعسرتِ الأمورُ فإننى

راجٍ لها بمحمدٍ تسهيلا

۲۷۳۔ جب اُمور مشکل ہو جائیں تو میں محمد ﷺ کی بارگاہ سے ان کی آسانی کی اُمید کرتا ہوں۔

يارَبِّ هبنا للنبىِّ وهبْ لنا

ما سَوَّلَتهُ نُفوسُنا تَسْوِيلا

۲۷۴۔ اے ہمارے ربّ نبی ﷺ کے سبب ہم کو بخش دے اور ہمیں وہ بخش دے زینت کہ ہماری جانوں نے جو اُن کو محبت سے زینت دی ہر جھوٹی بات سے ہٹ کر۔

واسترْ علينا ما علمتَ فلمْ يُطِقْ

مِنّا امْرُؤٌ لِخَطِيئَةٍ تَخجِيلا

۲۷۵۔ اور ہم پر وہ پردہ ڈال دے جو تو جانتا ہے ہم میں سے کوئی بھی اپنی خطاؤں پر شرمندگی کی وجہ سے کچھ طاقت نہیں رکھتا۔

وَاعطِفْ عَلَى الخَلقِ الضَّعِيفِ إذا رَأى

هولَ المعادِ فأظهرَ التهويلا

۲۷۶۔ اس کمزور مخلوق پر مہربانی فرما کہ جب یہ محشر کی سختیوں کو دیکھے تو اس وقت خوف ظاہر کرے گی۔

يومٌ تضلُّ به العقولُ فتشخص

ابصار خوفا عنده و ذهولا

۲۷۷۔ وہ دن کہ جب عقول بھٹک جائیں گی اور اُس کی بارگاہ میں آنکھیں بے آرام اور تاریک ہو جائیں گی۔

و يُسِرُّ فيهِ المُجرِمُونَ نَدامَة

حيناً وحيناً يُظهرونَ عويلا

۲۷۸۔ مجرم ندامت کی حالت میں بھی ہر ہر مقام پر خوشی پائیں گے (جب وہ) اس کی رحمت پر بھروسہ کا اظہار کریں گے۔

و يظلُّ مُرتادُ الخلاص مُقلِّبا

فی الشُّفِعِينَ لِحَاظَهُ وَ مُجِيلا

۲۷۹۔ اخلاص کی طرف پلٹنے والا شفاعت کرنے والوں میں پلٹ کر سایہ پائے گا کہ اس کا لحاظ ہو اور اس کو نئی زندگی ملے۔

لتنالَ من ظمأ القيامةِ نفسهُ

ريًّا و من حرّ السعير مقيلا

۲۸۰۔ تاکہ قیامت کی ہولناکی میں اُس کی جان تروتازگی پائے اور جہنم کی آگ سے چھٹکارا پائے۔

وَاجعَل لنا اللّٰهُمَّ جاهَ مُحَمَّدٍ

فرطاً تبلّغنا به المأمولا

۲۸۱۔ اے اللہ محمد ﷺ کی بارگاہ سے ہمیں وہ حصہ دے کہ جس سے ہماری آرزوئیں پوری ہوں۔

واصرف به عنا عذابَ جهنمَ

كَرَماً وكُفَّ ضِرامَها المَشْغُولا

۲۸۲۔ اُن کے سبب ہم سے جہنم کا عذاب پھیر دے کرم کے ساتھ اور اُس کی آگ میں ڈالے جانے سے ہمیں روک دے۔

واجعل صلاتكَ دائما مُنهَلّةً

لَم تُلفِ دونَ ضَرِيحِهِ تَهليلا

۲۸۳۔ اور لگا تار اپنی جانب سے عمدہ درود بھیجتا رہ جو کبھی بھی آپ ﷺ کی قبرِ انور پر پابندی سے پڑھے جانے سے ختم نہ ہو۔

ما هزَّتِ القُضُبَ النسيمُ ورجعتْ

ورقاءُ فی فننِ الأراكِ هديلا

۲۸۴۔ جب تک بادِ نسیم کی جھونکے لہراتے رہیں اور جب تک کبوتر اراک (درخت جس سے مسواک بنائے جاتے ہیں) کی شاخوں پر اپنی آواز بلند کرتے رہیں۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قصیدہ کہا اور اس کا نام "ذخر المعاد" رکھا "بانت سعاد" کے وزن پر، جو کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کا مشہور قصیدہ ہے جسے انہوں نے حضور ﷺ کے سامنے پڑھا تھا۔

قصیدہ ذخر المعاد

إلى متى أنتَ باللذاتِ مشغولُ

وَأنتَ عنْ كلِّ ما قدّمْتَ مَسْؤُولُ

۲۸۵۔ کب تک تو لذتوں میں مشغول رہے گا اور تو کب تک ایسا رہے گا حالانکہ تیرے ہر آگے پیش کیے گئے عمل پر تجھ سے سوال ہوگا۔

فی كلِّ يومٍ تُرجى أن تتوبَ غداً
وَعَقْدُ عَزْمِكَ بالتَّسْوِيفِ مَحْلُولُ

۲۸۶۔ ہر دن تُو نے یہ اُمید کی کہ کل توبہ کروں گا اور تیرے عزم کا عقد بہت دوری کے ساتھ ملا ہوا تھا۔

أما يُرى لكَ فيما سَرَّ من عملٍ
يوماً نشاطٌ وغَمّا ساء تكسيلُ

۲۸۷۔ کیا تیرے لئے یہ نہیں دیکھا جاتا کہ آج جو تو نے نیک عمل کیا اُس میں تجھے خوشی ہے اور جو بُرا عمل کیا اُس کا غم ہے۔

فَجَرِّدِ العَزْمَ إنَّ الموتَ صارِمُهُ
مُجَرَّدٌ بِيَدِ الآمالِ مَسْلُولُ

۲۸۸۔ عزم کو مجرد کر دے اس لئے کہ موت کی ننگی تلوار مجرد ہے آرزوؤں کے ہاتھ میں لہراتی ہوئی۔

واقطع حبالَ الأمانيّ التي اتَّصلت
فإنما حَبْلُها بالزُّورِ مَوْصولُ

۲۸۹۔ وہ آرزوئیں جو تیرے ساتھ جُڑی ہیں اُن کو ختم کر دے اس لئے کہ ان آرزوؤں کی رسّی جھوٹ سے ملی ہوئی ہے۔

أنفقتَ عُمرك فی مالٍ تُحَصِّلُهُ
وَمَا عَلَى غيرِ إثْمٍ منكَ تحصيلُ

۲۹۰۔ تو نے ساری عمر مال کے حصول میں خرچ کر دی اور اس سلسلے میں تجھ سے سوائے گناہ کے کچھ حاصل نہ ہوا۔

ورُحتَ تعمرُ داراً لابقاءَ لها
وأنْتَ عنها وإن عُمِّرْتَ مَنْقُولُ

۲۹۱۔ تو نے اس جہان میں رہنے کو قرار سمجھا جو باقی نہیں ہے اور تو اس میں اگرچہ ایک عمر گزرے پھر بھی اس سے منتقل ہوگا۔

جاءَ النَّذِيرُ فَشَمِّرْ لِلْمَسِيرِ بلا
مهلٍ فليس مع الإنذارِ تمهيلُ

۲۹۲۔ ڈرانے والے نبی ﷺ آئے اب بغیر کسی مہلت کے اس طرف سفر کرنے میں جلدی کر۔ اس لئے کہ جب ڈر خوف آ جائے تو اس کے بعد کچھ مہلت نہیں ہوتی (سوچنے کے لئے)

وصُنْ مَشِيبَكَ عنْ فِعْلٍ تُشانُ به
فكلُّ ذی صبوةٍ بالشيبِ معذولُ

۲۹۳۔ اب اپنے بڑھاپے کو ہر اس فعل سے پختہ کر کہ جس کے ساتھ تیری عظمت ہو اس لئے کہ ہر پختگی والا جوان بڑھاپے کے ساتھ معذول ہونے والا ہے۔

لاتنكرَنْهُ وفی القودينِ قد طلعتْ
منهُ الثُّرَيَّا وفوق الرَّأسِ إكليلُ

۲۹۴۔ اُس کا انکار مت کر اور دونوں جہانوں میں اسی سے ثریا کی بلندی طلوع ہوئی اور سر کے اُوپر تاج روشن ہوا۔

فإنَّ أرواحنا مِثْلَ النُّجُومِ لها
مِنَ المَنِيَّةِ تَسْيِيرٌ وَتَرْحِيلُ

۲۹۵۔ اس لئے کہ ہماری ارواح موت سے ستاروں کی مثل ہیں جو چلتی ہیں اور کوچ کرتی ہیں۔

وإنَّ طالِعَها مِنَّا وَغَارِبَها
جِيلٌ يَمُرُّ وَيَأْتِي بَعْدَهُ جِيلُ

۲۹۶۔ اس لئے کہ ہم سے اُن نجوم کے طالع اور غروب ہونے والے، گروہ بن کر گزرتے ہیں جن کے بعد اور گروہ ہے۔

حتى إذا بعثَ الله العبادَ إلى
يَوْمٍ بِهِ الحكمُ بينَ الخلقِ مَفصولٌ

۲۹۷۔ یہاں تک کہ جب اللہ بندوں کو اس دن اٹھائے جب مخلوق کے درمیان عدل کے ساتھ فیصلہ ہو۔

تبينَ الربحُ والخسرانُ في أممٍ
تخالفَتْ بيننا منها الأقاويلُ

۲۹۸۔ اس دن نفع ونقصان واضح ہو جائے گا قوموں میں، ہمارے درمیان اس دن کلام مختلف ہوگا۔

فأخسرُ الناسِ من كانتْ عقيدتهُ
فِي طَيِّها لِنُشورِ الخَلْقِ تَعْطِيلُ

۲۹۹۔ پس لوگوں میں سب سے زیادہ خسارہ والا وہ ہے جس کا عقدہ مخلوق کے محشر میں اٹھنے کے دن، دیر سے حل ہو۔

وأمةٌ تعبدُ الأوثانَ قد نصبتْ
لها التصاويرُ يوماً والتماثيلُ

۳۰۰۔ وہ قوم جو بتوں کی پوجا کرتی رہی اور اُس نے اس کے لئے تصاویر اور تماثیل نصب کیں۔

وأمةٌ ذهبتْ للعجلِ عابدةً
فنالها مِنْ عذابِ الله تَعْجِيل

۳۰۱۔ وہ اُمت جو بچھڑے کی پوجا کر گئی تو اُس نے اللہ کے عذاب کو جلد پایا۔

وأمةٌ زعمتْ أنَّ المسيحَ لها
ربٌّ غدا وهو مصلوبٌ ومقتولُ

۳۰۲۔ اور وہ امت جس نے یہ گمان کیا کہ مسیح علیہ السلام اُن کے ربّ ہیں جبکہ (ان کے عقیدہ میں) وہ کل سولی پر لٹکائے گئے اور قتل کئے گئے۔

فثلثتْ واحداً فرداً نوَحِّدُهُ
وَلِلْبَصَائِرِ كالأبصارِ تخييلُ

۳۰۳۔ انہوں نے ایک کو تین بنا دیا اُس ذاتِ واحد کو جس کو ہم واحد مانتے ہیں اور دیکھنے والوں کے لئے آنکھوں کی طرح مختلف خیالات آتے ہیں۔

تباركَ الله عمّا قالَ جاحِدُهُ
وجاحِدُ الحَقِّ عِنْدَ النَّصْرِ مَخْذُولُ

۳۰۴۔ اللہ عظیم ہے اس سے کہ جو اُس کا انکار کرنے والا اس کے بارے میں کہے اور حق سے انکار کرنے والا مدد کے وقت رسوا ہوتا ہے۔

والفوزُ في أمةٍ ضوءُ الوضوءِ لها
قد زانها غُررٌ منه وتحجيلُ

۳۰۵۔ کامیابی تو اُس امت کی ہے کہ جن کے وضو کی روشنی اُن کی پیشانیوں سے (قیامت کے دن) چمکے گی اور پنڈلیاں ان کی روشن ہوں گی۔

تظلُّ تتلو كتاب اللهِ ليسَ بهِ
كسائِرِ الكُتْبِ تَحْرِيفٌ وتَبْدِيلُ

۳۰۶۔ وہ ایسی کتاب کی تلاوت کرتی رہی ہے کہ دوسری تمام کتب کی طرح اس میں کوئی تحریف اور تبدیلی نہیں۔

فالکتبُ والرُسلُ من عند الإلهِ أتتْ

ومنهمُ فاضِلٌ حقًا ومفضولُ

۳۰۷۔ کتب اور رُسل اللہ کی طرف سے آئے اور اُن میں سے کچھ کا حق فاضل اور کچھ مفضول ہیں۔

والمصطفٰی خیرُ خلقِ الله کلِّهِمِ

لهُ علی الرسلِ ترجیحٌ وتفضیلُ

۳۰۸۔ مصطفٰی ﷺ تمام مخلوق میں سب سے بہتر ہیں تمام رسل پر ان کو تفضیل اور ترجیح حاصل ہے۔

مُحَمّدٌ حُجّةُ الله التی ظَهرتْ

بِسُنَّةٍ مالها فی الخلقِ تحویلُ

۳۰۹۔ محمد ﷺ اللہ کی وہ حجت ہیں جو سنت کے ساتھ ظاہر ہوئی اور مخلوق میں اس کا بدلنا بالکل نہیں ہے۔

نَجْلُ الأکارِمِ والقومِ الذین لهم

عَلَی جَمِیعِ الأنَامِ الطَّوْلُ والطُّولُ

۳۱۰۔ وہ عمدہ مکارم والے ہیں اور جس قوم کی طرف وہ حجت آئی۔ وہ ایسے ہیں کہ تمام مخلوق میں غنی اور فضل و بخشش والے ہیں۔

مَنْ کَمّلَ الله معناهُ وصورتَهُ

فلَمْ یَفُتْهُ عَلَی الحَالَیْنِ تَکْمِیلُ

۳۱۱۔ وہ نبی جن کے باطن اور ظاہری صورت کو اللہ نے کمال تکمیل دی اور دونوں

حالوں پر آپ ﷺ کی تکمیل فوت نہ ہوئی۔

وخَصّهُ بوقارٍ قرّ منه لهُ

فی أنفسِ الخلقِ تعظیمٌ وتبجیلُ

۳۱۲۔ اللہ نے آپ ﷺ کو وقار سے خاص کیا کہ مخلوق کے لوگوں میں آپ ﷺ کی تعظیم اور بزرگی نے قرار پکڑا۔

بادِی السکینةِ فی سُخْطٍ لهُ وَرِضاً

فلم یزلْ وهو مرهوبٌ ومأمولُ

۳۱۳۔ آپ ﷺ کی عدمِ رضا اور رضا میں سکینہ ہی ظاہر ہوا ہمیشہ وہ خدا خوفی رکھنے والے اور ہر رضا کے ادا کردہ رہے۔

یُقابِلُ البِشْرَ منه بالنَّدَی خُلُقٌ

زاكٍ علی العدلِ والإحسانِ مجبولُ

۳۱۴۔ عمدہ اخلاق کی تروتازگی نے اُن کے چہرے کی خوبصورتی بڑھائی عدل و احسان پر وہ بڑے ڈیل ڈول والے تھے۔

مِنْ آدمٍ ولحینِ الوضعِ جوهرةُ ال

مکنونُ فی أنفسِ الأصدافِ محمولُ

۳۱۵۔ آدم علیہ السلام سے لے کر آپ ﷺ کی پیدائش تک آپ ﷺ کا جوہر پاکیزہ رحموں میں پوشیدگی سے اٹھایا گیا۔

فلِلنُبُوّةِ إتمامٌ ومُبْتَدأٌ

به وَللفَخْرِ تَعْجِیلٌ وَتأْجِیلُ

۳۱۶۔ نبوت کی انتہاء اور ابتداء آپ ﷺ سے ہی ہے اور آپ کے افتخار کے لئے یہ ابتداء اور انتہاء ہے۔

أتتْ إلى الناسِ من آياتهِ جُمَلٌ

أَعْيَتْ عَلَى الناسِ مِنهُنَّ التَّفاصيلُ

۳۱۷۔ اُن کی آیات سے ایسے جُملے لوگوں کے لئے آئے کہ ان کی تفاصیل سے لوگ عاجز آ گئے۔

أَنْبَا سَطِيحٌ وَشِقٌّ وَابْنُ ذِي يَزَنٍ

عنه وقُسٌّ وَأحبارٌ مَقاوِيل

۳۱۸۔ خبر دی سطیح اور شق (کاہنوں نے عرب کے) اور ابن ذی یزن (یمن کے بادشاہ) اور قس (خطیب عرب) نے آپ ﷺ کی اور بڑے بڑے علماء نے بھی اپنے اقوال کے ساتھ۔

وعنه أَنْبَأَ موسى وَالمسيحُ وقد

أَصغت حواريه الغرُّ البهاليل

۳۱۹۔ اور آپ ﷺ کی موسیٰ علیہ السلام اور عیسیٰ علیہ السلام نے خبر دی اور اُن کے حواریوں نے شریف قوم نے جو کہ سردار تھے توجہ سے اس خبر کو سنا۔

بانه خاتَمُ الرُّسلِ المُبَاحُ لهُ

مِنَ الغَنائِمِ تقسيمٌ وتَنْفيلُ

۳۲۰۔ کہ وہ خاتم الرسل ﷺ ہوں گے جن کے لئے مالِ غنیمت کی تقسیم اور اس کو فضل سے عطا کرنا بھی مُباح ہوگا۔

وليسَ أَعْدَلَ منه الشاهِدُونَ لهُ

ولا بأعلمَ منهُ إنْ هُمْ سيلوا

۳۲۱۔ اور آپ ﷺ کے شاہد جتنے بھی ہیں وہ آپ ﷺ سے زیادہ عادل نہیں اور نہ ہی ان میں سے کوئی آپ ﷺ سے زیادہ جاننے والا ہے اگرچہ ان کی تعداد

جتنی بھی ہے اُن سے سوال کر کے دیکھ لیا جائے۔

وإنْ سألتهُمْ عنه فلا حرجٌ

إنَّ المحكَّ عَنِ الدِّينارِ مَسْؤُولُ

۳۲۲۔ اگر تو ان سے آپ ﷺ کے بارے میں سوال کرے تو کوئی حرج نہیں اس لئے کہ کسوٹی پر دینار کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے۔

كَمْ آيةٍ ظَهَرتْ فى حينِ مَوْلِدِهِ

بِهِ البشائرُ منها والتَّهاويلُ

۳۲۳۔ آپ ﷺ کی ولادت کے وقت کتنی ہی نشانیوں کا ظہور ہوا جن میں بشارتیں بھی تھیں اور ہولناکی بھی تھی۔

علومُ غيبٍ فلا الأرصادُ حاكمةٌ

وَلا التقاويمُ فيها وَالتَّحاويل

۳۲۴۔ علومِ غیب کا کوئی گھات والا حکمران نہیں اور نہ ہی تقاویم اور تحاویل (یہ نجومیوں کی اصطلاحات ہیں) اس میں ہے۔

إذِ الهَواتِفُ والأنوارُ شاهِدُها

لَدَى المَسامِعِ وَالأبصارِ مَقْبُول

۳۲۵۔ جب ہواتف (عالم غیب) اور انوار اُس کے شاہد ہوں تو کانوں اور آنکھوں والوں کے ہاں مقبول ہیں۔

ونار فارسَ أضحتْ وهي خامدةٌ

وَنَهْرُهُمْ جامِدٌ والصَّرْحُ مَثْلول

۳۲۶۔ فارس کی آگ (وقت ولادت) ٹھنڈی پڑ گئی اور اُن کی نہر خشک ہو گئی اور محل گر گئے۔

وَمُذْ هدانا إلى الإسلامِ مَبْعَثُه

دهى الشياطينَ والأصنامَ تجديلُ

۳۲۷۔ جب آپ ﷺ نے ہم کو اپنی بعثت کے ساتھ ہی اسلام کی طرف ہدایت دی شیاطین اور بت الٹے منہ گر گئے اور ہلاکت میں پڑے۔

وانظر سماءً غدتْ مملوءةً حرساً

كأنها البيتُ لما جاءهُ الفيلُ

۳۲۸۔ آسمان کو دیکھ کہ بھر گیا نگہبانی کرنے والوں (ابابیل) سے گویا وہ محروس گھر ہو جب اس گھر کی طرف ہاتھی آئے۔

فردَّتِ الجنَّ عنْ سمعِ ملائكةٌ

إذْ رَدَّتِ البَشَرَ الطَّيْرُ الأبابِيل

۳۲۹۔ جن، ملائکہ کی باتوں کو سننے سے رد ہوئے جب اڑنے والے ننھے ابابیل سے بشر رد ہوئے۔

كلٌّ غدا وله مِنْ جِنْسِهِ رَصَدٌ

لِلجنِّ شُهُبٌ وللإنسانِ سجِّيل

۳۳۰۔ ہر ایک یوں ہوا پھر کہ اس کی جنس سے، جن کے لئے روشن ستارے اونچے چبوترے تھے اور انسان کے لئے پتھر۔

لَوْلا نبيُّ الهدَى ما كانَ في فَلَكٍ

على الشياطينِ للأملاكِ تَوْكيل

۳۳۱۔ اگر نبی ہدایت نہ ہوتے تو شیاطین کے اوپر آسمان میں املاک کے لئے وکیل بنانا نہ ہوتا۔

لَمَّا تَوَلَّتْ تَوَلَّى كلُّ مُسْتَرِقٍ

عَنْ مَقْعَدِ السَّمْعِ منها وهُوَ مَعْزُول

۳۳۲۔ وہ شیطان جب اس پر والی ہوئے تو ہر ایک چوری بات سننے کا والی ہوا کہ چھپ کر بات سنتا جبکہ وہ معزول کیا گیا ہوتا۔

إنْ رُمتَ أكبرَ آياتٍ وأكملها

كفاك من محكم القرآن تنزيل

۳۳۳۔ اگر تو بڑی آیات اور کامل آیات کا ارادہ کرے تو تجھے قرآن کی محکم آیات کی تنزیل کافی ہے۔

وانظرْ فليس كمثلِ الله من أحدٍ

ولا كقولٍ أتى من عندهِ قيلُ

۳۳۴۔ دیکھ اللہ کی مثل کوئی بھی نہیں اور نہ ہی اس کے فرمان کی طرح کوئی فرمان آیا ہے۔

لو يستطاعُ له مثلٌ لجيءَ به

والمستطاعُ من الأعمالِ مفعولُ

۳۳۵۔ اگر ان آیات کی مثل لانے کی استطاعت ہوتی تو کوئی ضرور لے آتا اور اعمال میں جس کی استطاعت ہو وہ ضرور کیا جاتا ہے۔

لله كمْ أفحمتْ أفهامَنا حِكَمٌ

منه وكمْ أعجزَ الألبابَ تأويلُ

۳۳۶۔ اللہ کے لئے کتنی ہی آیات ہیں جنہوں نے ہماری سوچوں کو اپنی حکمت سے لاجواب کر دیا اور کتنے ہی عقل والے تاویل سے عاجز آ گئے۔

يَهْدِي إلى كُلِّ رُشْدٍ حِينَ يَبْعثُهُ
إلى المسامعِ ترتيبٌ وترتيلُ

۳۳۷۔ آپ ﷺ کے مبعوث ہونے کے وقت سے ہی کانوں کی طرف ترتیب اور ترتیل کے ساتھ انہوں نے ہر راہنمائی لینے والے کو ہدایت دی۔

تَزْدادُ منه على تَرْدادِهِ مِقَةً
وكلُّ قولٍ على التردادِ مملولُ

۳۳۸۔ اس سے ہی آپ ﷺ سے محبت رکھنے والا اور زیادتی پاتا ہے اور ہر قول جو اُن کے ردّ کے لئے ہو بڑے خسارے میں ہوتا ہے۔

وَ رُبّما مجّهُ قلبٌ به ريبٌ
كما يَمُجُّ دواء الدّاءِ مَعلول

۳۳۹۔ کتنی بار دل اس سے شک کو دور پھینکتا ہے جیسے بیمار بیماری کی دوا کو دُور پھینکتا ہے۔

ما بعدَ آياتِهِ حقٌّ لِمُتّبِعٍ
والحقُّ ما بَعْدَهُ إلاّ الأباطِيلُ

۳۴۰۔ اُس کی آیات کے بعد اتباع کرنے والے کے لئے کوئی حق نہیں اور اُس کے بعد حق (کا جو بھی دعویٰ کرے) باطل ہی ہے۔

وما محمدٌ إلا رحمةٌ بُعِثَتْ
للعالمينَ وفضلُ اللهِ مبذولُ

۳۴۱۔ محمد ﷺ تو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجے گئے اور اللہ کا فضل عظیم بن کر آئے۔

هو الشفيعُ إذا كان المعادُ غداً
واشتدَّ للحشرِ تخويفٌ وتهويلُ

۳۴۲۔ کل قیامت کے دن وہ شفیع ہیں اور حشر کے دن کا خوف اور ڈر بہت شدید ہوگا۔

فما على غيره للناس معتمدٌ
ولا على غيره للناس تعويلُ

۳۴۳۔ آپ ﷺ کے علاوہ لوگوں کے لئے کس پر اعتماد ہے اور آپ ﷺ کے علاوہ لوگوں کو کس پر بھروسہ ہوگا۔

إنَّ امرأً شَمِلَتْهُ مِنْ شَفاعَتِهِ
عِنايةٌ لامْرُؤٌ بالفَوْزِ مَشْمُول

۳۴۴۔ بے شک وہ شخص جو آپ ﷺ کی شفاعت کی عنایت میں شامل ہو جائے وہ شخص ضرور کامیابی میں مشمول ہوگا۔

نالَ المَقامَ الذی ما نالَهُ أحَدٌ
وطالما ميّزَ المقدارَ تنويلُ

۳۴۵۔ آپ ﷺ نے وہ مقام حاصل کیا جو کسی ایک نے بھی حاصل نہ کیا اور بعد میں آپ ﷺ نے مقدار کو حصول سے تمیز دی۔

وأدركَ السوْلَ لمّا قامَ مجتهداً
ومَا بِكلِّ اجتهادٍ يُدْرَكُ السُولُ

۳۴۶۔ جب آپ ﷺ نے کوشش کی تو مقصد کو حاصل کر لیا اور ہر ایک کوشش کرنے والا مقصد کو نہیں پاتا۔

لو أنَّ كُلَّ عُلاً بالسَّعْيِ مُكْتَسَبٌ

ما جازَ حين نزولِ الوحيِ تزميلُ

۳۴۷۔ اگر ایسے ہو کہ ہر بلندی کا اکتساب کوشش سے ہو، تو یہ جائز نہیں کہ وحی کا نزول ہو اور اُس کو چھپایا جائے۔

أَعْلَى المَراتِبِ عند الله رُتبَتُهُ

فاعلم فما موضعُ المحبوبِ مجهولُ

۳۴۸۔ اللہ کے ہاں جتنے مراتب ہیں سب سے اعلیٰ آپ ﷺ کا مرتبہ ہے تو جان لے کہ محبوب کی جگہ کون سی مجہول ہوتی ہے۔

من قاب قوسينِ أو أدنى له نزلٌ

وحُقَّ منه له مثوىً وتحليلُ

۳۴۹۔ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی کے مقام سے انہوں نے نزول کیا اور اس جناب میں وہاں آپ ﷺ کو ٹھکانا ملا اور قُرب ملا۔

سَرع إلى المسجِدِ الأقصَى وَعاد بِهِ

ليلاً بُراقٌ يبارى البرقَ هذلول

۳۵۰۔ وہ مسجدِ اقصیٰ کی طرف چلے اور رات کے مختصر حصے میں وہاں سے لوٹے اس براق پر جو بہت تیز سفر والا تھا بجلی کی طرح۔

يا حبّذا حالُ قُربٍ لاأُكيّفُهُ

وحبّذا حالُ وصْلٍ عنه مغفولُ

۳۵۱۔ واہ واہ کیا عمدہ قرب کا حال تھا اس کی کیفیت بیان نہیں ہو سکتی، اور وہ حال بڑا عمدہ تھا مگر غفلت میں ڈالا ہوا اس سے گمراہ ہے۔

وَكَمْ مواهِبَ لم تدْرِ العِبادُ بها

أتتْ إليه وسترُ الليلِ مسدولُ

۳۵۲۔ کتنی ہی نوازشیں آپ ﷺ کو ملیں کہ جن کو بندے جانتے ہی نہیں اور رات کا پردہ ابھی پڑا ہوا تھا۔

هذا هو الفضلُ لا الدنيا وما رجحت

به الموازينُ منها والمكاييلُ

۳۵۳۔ یہ وہ فضیلت ہے جو دنیا کی نہیں نہ دنیا کے میزان اور کیل وغیرہ اس فضیلت کو تول سکتے ہیں۔

وكم أتتْ عنْ رسول اللهِ بيّنَةٌ

فى فضلها وافَقَ المنقولَ معقولُ

۳۵۴۔ رسول ﷺ سے کتنی واضح نشانیاں فضیلت میں آئی ہیں جن کی موافقت منقول اور معقول کرتے ہیں۔

نورٌ فليسَ له ظلٌّ يُرى ولهُ

مِنَ الغمامَةِ أنَّى سارَ تظليل

۳۵۵۔ وہ ایسا نور ہیں کہ جن کا کوئی سایہ نہیں اور اُن کے لئے تو ہمیشہ بادل سایہ کئے چلتا تھا۔

ولا يُرى فى الثّرى أثرٌ لأخمصهِ

إذا مشى وله فى الصخرِ توحيلُ

۳۵۶۔ (اُن کے دشمن پر) اُن ﷺ کے مٹی میں نقشِ قدم ظاہر نہ ہوتے جب وہ چلتے جبکہ چٹان میں اُن کا نقشِ قدم موجود ہے۔

دنا إليهِ حنينُ الجِذعِ من شغفٍ

إذْ نالهُ منه بَعْدَ القُرْبِ تَزْيِيلُ

۳۵۷۔ کھجور کا تنا آپ ﷺ کے عشق میں آپ ﷺ کے قریب ہوا جب اس نے آپ ﷺ کے قرب کے بعد جدائی پائی۔

فَلَيْتَ مِنْ وَجهِهِ حَظِّي مُقابَلَةٌ

وَلَيْتَ حَظِّيَ مِنْ كَفَّيْهِ تَقْبِيلُ

۳۵۸۔ کاش ان کے چہرۂ انور کے مقابل میرا بھی حصہ ہوتا کاش اُن کے ہاتھوں کو چومنے کا مجھے شرف مل جاتا۔

بيضٌ ميامينُ يستسقي الغمامُ بها

للشمسِ منها وللأنواءِ تخجيلُ

۳۵۹۔ وہ سفید چہرے والے مبارک کہ جس کے وسیلہ سے بارش طلب کی جاتی ہے اس کے سامنے سورج اور اس کی گرم شعاعوں کو شرمندگی ہوتی۔

ما إنْ يَزالُ بها في كلِّ نازِلَةٍ

للقُلِّ كثرٌ وللتصعيبِ تسهيلُ

۳۶۰۔ وہ جہاں کہیں بھی جگہ میں نازل ہوں وہ قلت کو کثرت میں بدل دیتے اور مشکل کو آسان کرتے۔

فاعجبْ لأفعالها إن كنتَ مدركها

واطربْ إذا ذُكرتْ تلك الأفاعيلُ

۳۶۱۔ ان کے افعال پر تعجب کر اگر تو ان کا ادارک کرے۔ اور خوش ہو جا اس وقت جب ان کے افعال کا ذکر کیا جائے۔

كم عاود البرءُ من إعلالهِ جسداً

بلمسهِ واستبانَ العقلَ مخبولُ

۳۶۲۔ ان کے چھونے سے کتنی ہی جسم کی بیماریوں کی مرہم پٹی ہوئی اور جنون والی عقل کو اس سے نجات ہوئی۔

وَرَدَّ ألفَيْنِ في رِيٍّ وَفي شِبَعٍ

إذ ضاق باثنينِ مشروبٌ ومأكولُ

۳۶۳۔ آپ ﷺ نے دو ہزار کو سیر کر دیا وہ جو بھوک کی حالت میں تھے اور مشروب اور ماکول دو کو بھی پورا نہ ہوسکتا تھا۔

وردَّ ماءً ونوراً بعدَ ماذهبا

رِيقٌ لهُ بِكِلا العَيْنَيْنِ مَتْفُولُ

۳۶۴۔ وہ آنکھیں جو آشوب زدہ تھیں آپ ﷺ کے لعابِ دہن کی برکت سے ان کا پانی ختم ہوا اور نور آ گیا۔

ومنبعُ الماءِ عذباً من أصابعهِ

وذاكَ صُنْعٌ به فينا جَرَى النيلُ

۳۶۵۔ آپ ﷺ کی انگلیوں سے میٹھا پانی پھوٹا اور وہ ایسا احسان ہے ہم پر کہ ہمارے لئے (دریائے) نیل بن کے جاری ہوا۔

وكم دعا ومحيّا الأرضِ مكتئبٌ

ثمَّ انثنى وله بِشرٌ وتهليلُ

۳۶۶۔ کتنی بار آپ ﷺ نے دُعا کی اور مردہ زمین کو زندہ کر دیا پھر اُس کی تعریف ہوئی اور اس نے خوشی پائی اور بلندی پائی۔

فأصْبحَ المَحْلُ فيها لا مَحَلَّ لَهُ
وغالَ ذكرَ الغلا من خصبها غولُ

۳۶۷۔ ہر جگہ زمین میں ایسی ہوئی کہ اس میں کوئی جگہ نہ رہی اب اس کی زرخیزی سے وہ ویرانی کا ذکر بالکل ختم ہوگیا۔

فبالظِّرابِ ضُرُوبٌ لِلْغمامِ كما
عَنِ البِناءِ عَزالِيها مَعازيلُ

۳۶۸۔ پتھروں کے اوپر بارش ٹوٹ کر برسی (اندر تک) جیسے بنیاد سے پانی ٹھہر کر زمین کی طرف خوشحالی لاتا ہے۔

واَضَ من روضها جيدُ الوجودِ به
مِنْ لُؤْلُؤِ النَّورِ تَرْصِيعٌ وتكليلُ

۳۶۹۔ اس کے باغ میں پھر سے گردن بلند کی وجود کے ساتھ سفید کلی کے موتی نے مرصع ہوکے اور تاج پہن کے۔

وَعَسْكَرٍ لَجِبٍ قَدْ لَجَّ فِي طَلَبٍ
لغزوهِ غَرَّةٌ بأسٌ وترعيلُ

۳۷۰۔ بہادروں کے لشکر نے آپ ﷺ کے ساتھ غزوہ میں طلب (رزق) کے لئے جب التجا کی جن کو تنگی نے اور پیش قدمی کرتے گھوڑوں نے گھیر لیا تھا۔

دعا نزالِ فولّى والبوارُ به
من الصَّبا والحصى والرُّعبِ منزولُ

۳۷۱۔ آپ ﷺ نے جب نزولِ (شے) کی دُعا کی تو اس کے والی ہوئے کہ صبا، کنکریاں، رُعب، بارش جو چاہا نازل ہوا۔

واغيرتا حين أضحى الغارُ وهو بهِ
كمثلِ قلبى معمورٌ ومأهولُ

۳۷۲۔ واہ ان دونوں کا اس وقت تنہا ہونا جب وہ غار میں تھے غار کی زمین اس طرح بھر گئی جیسے میرا دل معمور اور ہولناکی سے بھرا ہے۔

كأنَّما المُصطفى فيهِ وصاحِبُه الصِّـ
ـديقُ ليثانِ قد آواهما غيلُ

۳۷۳۔ گویا مصطفی ﷺ اس میں ہیں اور اُن کے صاحب صدیق اکبر رضی اللہ عنہ دونوں شیر ہیں جن کو اس غار نے جھاڑیاں بن کر پناہ دی۔

وَجلَّلَ الغارَ نَسْجُ العنكبوتِ عَلَى
وَهْنٍ فيا حبَّذا نَسْجٌ وَتَجْلِيلُ

۳۷۴۔ غار اور محفوظ ہوگیا جب مکڑی نے جالا تانا دھانے پر واہ کیا عمدہ جالا تھا اور کیا عمدہ بزرگی تھی۔

عنايةٌ ضلَّ كيدُ المشركينَ بها
وما مَكايِدُهمْ إلاَّ الأضاليلُ

۳۷۵۔ وہ عنایت کہ جس سے مشرکین کے فریب گم ہوگئے اور اُن کے فریب گمراہی ہی ہیں۔

إذْ يَنظُرُونَ وهمْ لا يُبْصِرُونَهُما
كأنَّ أبصارهم من زيغها حُولُ

۳۷۶۔ جب وہ اُن کو دیکھتے بھی تھے مگر وہ دونوں ان کو نظر نہ آتے تھے گویا ان کی آنکھیں ان کو دیکھنے سے اندھی ہوگئیں۔

إنْ يقطع الله عنه أمةً سفهتْ

نفوسها فلها بالكفرِ تعليلُ

۳۷۷۔ اگر اللہ اُن سے اس قوم کو دور کر دیتا جو بے وقوف لوگ ہیں تو اس قوم کی کفر کے ساتھ تعلیل قائم رہتی۔

فإنما الرُّسلُ والأملاكُ شافعها

لِوُصْلةٍ منه تَسألٌ وَتطفيلُ

۳۷۸۔ رسول اور املاک اس قوم کے شافع ہیں کیونکہ یہ قوم آپ ﷺ سے ملی اور اُن کے وسیلہ اور طفیل کو چاہتی ہے۔

ماعُذْرُ من منعَ التصديقَ منطقهُ

وقد نبا منه محسوسٌ ومعقولُ

۳۷۹۔ اس کا کیا عذر ہوگا جس کی منطق اس کو تصدیق سے روکے جب کہ اُن کے سچے ہونے کی خبر محسوس اور معقول نے دی۔

والذئبُ والعيرُ والمولودُ صدّقهُ

والظّبْيُ أفْصحَ نُطقاً وَهُوَ مَخبُولُ

۳۸۰۔ بھیڑیئے اونٹ اور ہر مولود نے اُن کی تصدیق کی اور رسّی میں بندھی ہرنی نے آپ ﷺ کی بارگاہ میں فصیح ترین کلام کیا۔

والبَدْرُ بادَرَ مُنْشقًّا بِدَعْوَتِهِ

له كما شقَّ قلبٌ وهو متبولُ

۳۸۱۔ آپ ﷺ کے اشارے کو پاتے ہی چاند دو ٹکڑے ہو گیا جیسے دل دو ٹکڑے ہو بیماری کے ساتھ۔

وَالنّخْلُ أثْمَرَ في عامٍ وسُرَّ بِهِ

سلمانُ إذ بسقتْ منه العثاكيلُ

۳۸۲۔ اسی سال کھجوریں پھل لے آئیں اور سلمان رضی اللہ عنہ اس سے خوش ہوئے جب کھجوریں پکی ہوئی بلندی پر لہلہانے لگیں۔

إنْ أنكَرَتْهُ النّصارَى واليَهُودُ عَلَى

ما بيَّنتْ منه توراةٌ وإنجيلُ

۳۸۳۔ اگر نصاریٰ اور یہود اُن کا انکار کریں جن کا واضح ذکر تورات و انجیل میں موجود ہے۔

فقد تكرَّرَ منهم في جحودهم

للكفرِ كفرٌ وللتجهيل تجهيلُ

۳۸۴۔ کفر کی وجہ سے جو انہوں نے انکار کیا تو ان کا کفر بڑھا اور جہالت کی وجہ سے اُن کی جہالت اور بڑھی۔

قلْ للنصارى الألى ساءت مقالتهم

فما لها غير محضِ الجهلِ تعليلُ

۳۸۵۔ ان نصاریٰ کو کہہ دے کہ جن کی باتیں گمراہ ہیں کہ اُن کی محض جہالت کے علاوہ کوئی بیماری نہیں۔

مِنَ اليَهودِ استَفَدْتُمْ ذا الجُحودَ كما

من الغرابِ استفادَ الدفنَ قابيلُ

۳۸۶۔ اے انکار کرنے والو یہود سے تم نے استفادہ کیا جیسے قابیل نے دفن کا استفادہ کوے سے حاصل کیا تھا۔

فإنَّ عِندَكُمْ تَوراتُهُمْ صَدَقَتْ

ولمْ تُصَدِّقْ لكمْ منهمْ أناجيلُ

۳۸۷۔ اس لئے کہ تمہارے پاس اُن کی تورات ہے جو آپ ﷺ کی تصدیق کرتی ہے تمہارے لئے اُن میں سے اناجیل کی تصدیق نہ آئی۔

ظلمتونا فأضحوا ظالمينَ لكم

وذاكَ مِثْلُ قِصاصٍ فيهِ تعْدِيلُ

۳۸۸۔ تم نے ہم پر ظلم کیا تو وہ تمہارے اوپر ظلم کرنے والے ہوئے اور یہ قصاص کے مثل پورا پورا بدلہ ہے۔

منكمْ لنا ولكم من بعضكمْ شغلٌ

والناسُ بالناسِ فى الدنيا مشاغيلُ

۳۸۹۔ تم ہمارے لئے ظلم پر مشغول ہوئے اور تم آپس میں بھی ایک دوسرے پر مشغول ہوئے اور دنیا میں لوگ دوسرے لوگوں کے ساتھ مشغول ہوتے ہیں۔

لقدْ عَلِمْتُمْ ولكِنْ صَدَّكُمْ حَسَدٌ

أنَا بما جاءنا قومٌ مقابيلُ

۳۹۰۔ تم سب جانتے تھے مگر حسد کی وجہ سے تم نے انکار کیا ہم بے شک اس قوم کے ساتھ جو ہمارے مقابل آئے مقابلہ کرنے والے ہیں۔

أما عرفتم نبى الله معرفةَ الأ

بْناء لكنكم قَوْمٌ مناكيلُ

۳۹۱۔ کیا تم اللہ کے نبی ﷺ کو یوں نہیں جانتے جیسے اپنے بیٹوں کو جانتے ہو لیکن تم سرکش قوم ہو۔

هذا الذى كنتم تستفتحون به

لولا اهتدى منكم للرشدِ ضِلّيلُ

۳۹۲۔ یہ وہی ہیں جن کے وسیلہ سے تم فتح مانگا کرتے تھے اگر تم میں سے کوئی ہدایت کی راہنمائی پاتا تو گمراہ نہ ہوتا۔

فَلا تُرَجُّوا جزيلَ الأجرِ مِنْ عَمَلٍ

إنَّ الرَّجاء مِنَ الكُفّارِ مَخذُولُ

۳۹۳۔ تم کسی عمل سے بڑے اجر کی اُمید نہ رکھو اس لئے کہ کفار سے اُمید صرف رُسوائی کی ہے۔

تؤذنونَ بزقٍ من جهالتكمْ

به انتفاخٌ وجسمٌ فى ترهيلُ

۳۹۴۔ تم بھٹی میں زور زور سے اپنی جہالت کی وجہ سے پھونکیں مارتے ہو اور جسم اس میں (پھونکیں مار مار کے) پھولا ہوا ہے۔

موتوا بغيظٍ كماقد مات قبلكمْ

قابيلُ إذ قرَّبَ القربانَ هابيلُ

۳۹۵۔ اپنے غیظ میں ڈوب مرو جیسے تم سے پہلے قابیل ہابیل کی قربانی کے بعد مر گیا تھا۔

ياخير من رويتْ للناسِ مكرمةٌ

عنهُ وفُصِلَ تحْرِيمٌ وَتَحْلِيلُ

۳۹۶۔ اے وہ بہتر ذات جن کی وجہ سے انسانیت کو عزت ملی اور چیزوں کے حرام اور حلال کی تفصیل ملی۔

كَمْ قد أتتْ عنكَ أخبارٌ مُخَبِّرَةٌ

فى حُسْنِها أشْبَهَ التَّفْرِيعَ تأْصِيلُ

۳۹۷۔ کتنی ہی آپ ﷺ سے سچی خبریں دی ہیں خبر دینے والوں نے اس کرم کے بارے میں کہ جس کی فرع بھی اصل کے مشابہ ہے۔

تَسْرِي إِلَى النَّفْسِ منها كلما وَرَدَتْ
أَنْفاسُ وَرْدٍ سَرَتْ وَالوَرْدُ مَطْلُولُ

۳۹۸۔ وہ کرم جان کی طرف آیا جلا دینے کے لئے جب بھی وہ آئے تو گلاب کی خوشبوئیں چلتی ہیں اور گلاب کم پانی والی زمین میں بھی اُگ جاتا ہے۔

مِنْ كُلِّ لَفْظٍ بَلِيغٍ راقَ جَوْهَرُهُ
كأَنَّهُ السَّيْفُ ماضٍ وَهْوَ مَصْقُولُ

۳۹۹۔ ہر لفظ بلیغ سے اُن کا جوہر پھوٹا گویا وہ ایسی چمکتی تلوار ہیں جو صیقل ہوتی ہے۔

لم تبقِ ذكراً لذي نُطقٍ فصاحتهُ
وهل تضيءُ مع الشمسِ القناديلُ؟

۴۰۰۔ کسی بھی فصاحت والے کی نطق کا ذکر (آپ ﷺ کے سامنے) باقی نہ رہا کیا سورج کی روشنی کے سامنے قندیلیں روشن ہوتی ہیں؟

جاهَدْتَ في الله أبْطالَ الضَّلالِ إلى
أن ظلَّ للشركِ بالتوحيدِ تبطيلُ

۴۰۱۔ اے اللہ کے نبی آپ ﷺ نے اللہ کی ذات میں مجاہدہ کیا گمراہی کو ختم کرنے کے لئے یہاں تک کہ توحید کے ساتھ شرک کو باطل کر دیا۔

شَكا حُسامُكَ ما تَشْكو جُمُوعُهُمُ
ففيه منها وفيها منه تَفْلِيلُ

۴۰۲۔ آپ ﷺ کی تلواروں نے وہ جوہر دکھائے کہ بڑے بڑے گروہوں نے اُن کی شکایت کی جنگ سے اور ان تلواروں کی جنگ سے دھونی ہے۔

لله يَوْمُ حُنَيْنٍ حينَ كانَ بهِ
كساعةِ البَعْثِ تَهْوِيلٌ وَتَطْوِيلُ

۴۰۳۔ اللہ اللہ وہ حُنین کا دن کہ جب بعثت کی گھڑی کی طرح معاملہ خوفناک اور لمبا ہو گیا تھا۔

ويوم أقبلتِ الأحزابُ وانهزمتْ
وكمْ خبا لهبٌ بالشركِ مشغولُ

۴۰۴۔ وہ دن جب گروہ جمع ہو کے آئے مگر انہوں نے شکست کھائی اور کتنے ہی شرک کی چنگاری میں مشغول چھپ کر آئے تھے۔

جاءوا بأسلحةٍ لم تحمِ حاملها
إنَّ الكُماةَ إذا لم ينصروا ميلُ

۴۰۵۔ وہ اسلحہ کے ساتھ آئے جبکہ ان اسلحہ کے حاملین کو اسلحہ نے نہ بچایا بے شک اسلحہ والے جب دیکھتے ہیں کہ مدد نہیں رہی تو گھوڑے سے اُتر آتے ہیں۔

مِنْ بَعدِما زُلزلتْ بالشِرْكِ أَبْنِيَةٌ
وانْبَتَّ حَبْلٌ بأيْدِي الرَّيْبِ مَفْتُولُ

۴۰۶۔ بعد اس کے کہ شرک سے بنیادیں کانپ گئی تھیں اور دھوکے کے ہاتھ سے رسّی شرک کی مضبوطی سے انہوں نے بٹی۔

وظنَّ كلُّ امرئٍ في قلبهِ مرضٌ
بأنَّ موعدهُ بالنَّصْرِ مطولُ

۴۰۷۔ ہر شخص نے اپنے دل میں مرض گمان کیا کہ مدد کی گھڑی کافی طویل ہو چکی ہے۔

فأنزَلَ الله أمْلاكاً مُسَوَّمَة
لبوسها من سكيناتٍ سرابيلُ

۴۰۸۔ اللہ نے وہ نشان زدہ املاک نازل کیں کہ جن کا لباس سکینہ کی چادر ہے۔

شا کی السلاح فما تشکو الکلالَ ومن

صنع الإلهِ لها نسجٌ وتأثيلُ

۴۰۹۔ اسلحہ سے لیس جس سے کوئی تھکاوٹ کی شکایت نہیں اور اللہ کی صفت سے ان املاک کے لئے سجاوٹ اور اصل خوبصورتی ہے۔

مِنْ كُلِّ مَوْضونَةٍ حَصْداءَ سابِغَةٍ

تَرُدُّ حَدَّ المَنايا وهْوَ مَفْلُولُ

۴۱۰۔ ہر سجاوٹ والی چادر تنگ گلے والی سفید رنگ والی موت کی آخری ہچکی سے یوں رد ہوتی ہے کہ چھید زدہ ہو۔

وَكلِّ أَبْتَرَ لِلْحَقِّ المُبِينِ بِهِ

وللضلالةِ تعديلٌ وتمييلُ

۴۱۱۔ آپ ﷺ سے ہر ایک حق مبین اور گمراہی والا جدا جدا ہوا تعدیل کے ساتھ اور ایک طرف مائل ہونے کے ساتھ۔

لم تبقِ للشركِ من قلبٍ ولا سببٍ

إلاَّ غَدا وَهْوَ مَتبولٌ وَمَبْتُولُ

۴۱۲۔ اب جس دل میں بھی شرک باقی رہا وہ بیماری (لاعلاج موت کی) وجہ سے اور بالکل قطع ہونے کی وجہ سے۔

وَيَوْمُ بَدْرٍ إذِ الإسلامُ قد طَلَعَتْ

به بُدُوراً لها بالنصرِ تكميلُ

۴۱۳۔ اور بدر کا دن کہ جب اسلام کے چاند مکمل مدد کے ساتھ طلوع ہوئے۔

سِيئَتْ بما سرنا الكُفّار منه وقد

أفنى سراتهمْ أسرٌ وتقتيلُ

۴۱۴۔ آپ ﷺ کے سبب کفار بالکل شکست زدہ ہوئے جس نے ہم کو خوش کر دیا اور ان کے بڑے بڑے سردار قیدی بن کے یا قتل ہو کے فنا ہوئے۔

كأنَّما هُوَ عُرْسٌ فيه قد جُلِيَتْ

على الظبا والقنا روسٌ مفاصيلُ

۴۱۵۔ گویا وہ تو ایسی عرس کی تقریب تھی کہ جس میں تلوار کی دھار اور نیزے کی انی پر فاصلے ظاہر ہوئے۔

والخَيْلُ تَرْقُصُ زَهْواً بالكُماةِ وما

غيرَ السيوفِ بأيديهمْ مناديلُ

۴۱۶۔ اسلحہ والوں کے اُوپر گھوڑے رقص کناں تھے ناز دکھاتے ہوئے آج اُن کے ہاتھ میں تلواروں کے علاوہ کوئی کپڑا (خون صاف کرنے کو) نہ تھا۔

ولا مُهورَ سِوَى الأرْواحِ تَقبَلُها البِيـ

ضُ البهاتيرُ والسُّمْرُ العطابيلُ

۴۱۷۔ سوائے روحوں کے قبض کے ان کا کوئی معاوضہ نہیں جن کو میانہ قد خوبصورت چودھویں کے چاندی حسین عورتیں قبول کرتی ہیں اور خوبصورت اونچی گردن والی۔

فلوْ تَرَى كلَّ عُضوٍ مِنْ كماتِهمْ

مُفَصَّلاً وهْوَ مَكفُوفٌ ومَشلولُ

۴۱۸۔ اگر تو اُن کے ہر عضو کو جو اسلحہ کے اندر ہے غور سے دیکھے تو وہ دیکھنے کے قابل نہیں ناکارہ اور شل ہوا ہے۔

كأحرفٍ أشكلت خطّا فاكثرُها
بالطّعنِ والضّربِ منقوطٌ و مشكولُ

۴۱۹۔ جیسے حروف کو خط کی شکل دی گئی ہو اُن اعضاء میں سے اکثر نیزہ کے ساتھ اور ضرب کے ساتھ منقوط اور مشکول تھے۔

وكلُّ بيتٍ حكى بيتَ العرُوضِ له
بالبِيضِ والسُّمرِ تقطِيعٌ وتفصِيلُ

۴۲۰۔ ہر گھر اُن کے لئے ساز و سامان سے معمور گھر کے طور پر، حکایت ہوا چاندی اور سونے کے ساتھ (یہ توریہ ہے مراد کٹے ہوئے اعضاء ہیں) وہ قطع شدہ اور جُدا جُدا تھے۔

وداخلتْ بالردى أجزاءهم عللٌ
غدا المرقّلُ منهاوهوَ مجزولُ

۴۲۱۔ اُن کے بیمار اجزاء پر موت کی بیماری داخل ہوئی جب دامن ان سے ہٹا تو وہ بہت زیادہ تعداد میں (کٹے ہوئے) تھے۔

وكلُّ ذِي ترَةٍ تغلِي مَراجلُهُ
غدا يُقادُ ذليلاً وهْوَ مَغلول

۴۲۲۔ ہر خاک آلود مٹی میں کنگھی کیا ہوا تھا (جو تکبر دیکھا تا تھا) وہ کل ذلیل ہو کے قید ہوا کہ اُس کے گلے میں طوق پڑا تھا۔

وكلُّ جرج بجسمِ يستهلُّ دماً
كأنهُ مبسمٌ بالرّاج معلولُ

۴۲۳۔ ہر جسم کے زخم سے خون بہتا تھا گویا وہ سرخی میں معلول ہو کے تبسم کناں تھا۔

وعاطلٌ مِنْ سلاحٍ قد غدا ولهُ
أساورُ من حديدٍ أو خلاخيلُ

۴۲۴۔ اور اسلحہ سے خالی جو ہو گیا وہ کل یوں ہوا کہ اس کے ہاتھ میں لوہے کا کنگن اور زیور تھا (یعنی بیڑیوں میں تھا)۔

والأرضُ مِنْ جُثثِ القتلَى مُجلّلَةٌ
والتُّرْبُ مِنْ أدْمُعِ الأحياءِ مَبلولُ

۴۲۵۔ زمین قتل شدگان کے جسموں سے ڈھک گئی اور مٹی زندوں کے (مردوں پر) آنسوؤں سے تر ہو گئی۔

غَصّتْ قلوبٌ كما غصّ القليبُ بهم
لِلأسى فيهِمُ والنارِ تأكيلُ

۴۲۶۔ دلوں کو پھندے پڑ گئے جیسے کہ اُن کو (بدر کے) کنوئیں میں ڈال کر پھندا ملا اُن کے گناہگار مردوں کو اور آگ کا تاج انہوں نے پہنا۔

فأصْبحَ البِئْرُ إذْ أهْلُ البَوارِ به
مِثْلُ الوَطيسِ بهِ جُزُرٌ رَعابيلُ

۴۲۷۔ کنواں یوں ہو گیا کہ ہلاکت والے اس میں یوں ہیں کہ تنور میں ہیں کٹے ہوئے جلے بھنے کپڑے کی طرح۔

وأصبحتْ أيّمات محصناتُهُمُ
وأمهاتُهُمُ وهي المثاكيلُ

۴۲۸۔ شوہروں نے عورتوں کو بیوہ کر دیا اور ماؤں نے اپنے بیٹوں کو گم کر دیا۔

لاتمسكُ الدمعَ من حزنٍ عيونهمُ
إلاّ كما يمسكُ الماءَ الغرابيلُ

۴۲۹۔ ان کی آنکھوں سے غم کے آنسو نہ رُکے مگر ایسے جیسے پانی کو چھلنی روکتی ہے۔

وصارَ فَقْرُهُم لِلمسلِمينَ غِنًى
وفى المَصائِبِ تَفْوِيتٌ وتَحْصِيلُ

۴۳۰۔ ان کا فقر مسلمانوں کے لئے مالداری بن گیا اور مصائب میں کچھ فوت کر جاتے ہیں اور کچھ حاصل کر لیتے ہیں۔

ورَدَّ أَوْجُهَهُمْ سُوداً وأَعْيُنَهُمْ
بِيضاً مِنَ الله تنكيدٌ وتَنْكِيلُ

۴۳۱۔ اُن کے چہرے سرداری سے پھر گئے اور اُن کی آنکھیں اللہ سے فریب دہی اور سزا کی وجہ سے سفید ہو گئیں۔

سالَتْ وساءَتْ عُيونٌ منهمُ مَقَلاً
كأنّما كُلُّها بالشَّوْكِ مَسْمُولُ

۴۳۲۔ خوب بہہ کر اُن کی آنکھیں بینائی کھو گئیں گویا سب کو کانٹے کی نوک چبھ گئی ہے۔

أَبْغِضْ بها مُقَلاً قد أشْبهَتْ لَبَناً
طفا الذبابُ عليهِ وهو مقتولُ

۴۳۳۔ برائی کے ساتھ انہوں نے اس طرح سے بغض کیا جیسے دودھ پر مکھی چکر لگائے اور وہ اُس میں ڈوب جائے۔

ويومَ عَمَّ قلوبَ المسلمينَ أسىً
بِفَقْدِ عَمِّكَ والمَفْقُودُ مَجْذُولُ

۴۳۴۔ اور وہ دن جب مسلمانوں کے دل غم میں ٹوٹ گئے آپ ﷺ کے چچا کے کھونے کی وجہ سے اور وہ مفقود حمزہ رضی اللہ عنہ شہادت سے مسرور تھے۔

ونالَ إحدى الثَّنايا الكَسْرُ فى أُحُدٍ
وجاءَ يَجْبُرُ منها الكَسْرَ جِبْرِيلُ

۴۳۵۔ اُحد کے میدان میں آپ ﷺ کے سامنے کے دندان مبارک میں سے ایک کا کنارہ ٹوٹا اس ٹوٹے ہوئے کو لینے کے لئے جبریل دوڑے آئے۔

وفى مواطنَ شتى كم أتاكَ بها
نَصْرٌ مِنَ الله مَضْمُونٌ ومَكْفُولُ

۴۳۶۔ کتنے ہی مواطن میں آپ ﷺ کے لئے اللہ کی طرف سے مدد کا مضمون اور کفالت آئی۔

ومَلَّكَتْ يَداكَ اليُمْنى ملائكةٌ
غُرٌّ كِرامٌ وأبطالٌ بهاليلُ

۴۳۷۔ آپ ﷺ کے دائیں ہاتھ کی طرف ملائکہ مالک ہوئے بڑی عزت والے اور نوجوان بہادر سردار بھی مددگار ہوئے۔

يُسارِعُونَ إذا نادَيْتَهُمْ لِوَغًى
إنَّ الكِرامَ إذا نُودوا هَذالِيلُ

۴۳۸۔ جب آپ ﷺ جنگ کے لئے بلاتے تو وہ دوڑے آتے بے شک عزت والے وہ ہیں کہ جب اُن کو بلایا جائے تو دوڑتے آتے ہیں۔

مِنْ كُلِّ نِضْوٍ نُحولٍ ما يزالُ به
إلى المكارمِ جدٌّ وهو مهزولُ

۴۳۹۔ ہر دُبلا اور کمزور ہمیشہ آپ ﷺ کے سبب کمزوری کے باوجود مکارم کی طرف کوشش کرنے والا ہے۔

بنانهُ بدمِ الأبطالِ مختضبٌ

و طَرفُهُ بِسنَا الایمانِ مَكحُولُ

۴۴۰۔ اس کے پورے بہادروں کے خون سے رنگے ہوئے تھے اور اس کی آنکھیں ایمان کی سلائی سے سُرمہ لگی تھیں۔

آلَ النبی بمنْ أو ما أشبهکم

لقد تعذَّرَ تشبیهٌ وتمثیلُ

۴۴۱۔ آل نبی ﷺ آپ کو میں کس سے تشبیہ دوں؟ یہاں تو تشبیہ اور تمثیل بھی عاجز آگئی ہیں۔

وهل سبیلٌ إلی مدحٍ یکون به

لأهْلِ بَیْتِ رَسولِ الله تأْهِیلُ

۴۴۲۔ کیا کوئی مدح کا راستہ ہے؟ کہ جس کے ساتھ اہل بیتِ نبی ﷺ جس مدح کے حقدار ہیں وہ حق پورا ہو جائے۔

یا قَوْمِ بایَعْتُکُمْ أَنْ لا شَبِیهَ لَکُمْ

مِنَ الوَرَی فاسْتقِیلوا البَیْعَ أوْ قِیلُوا

۴۴۳۔ اے وہ قوم جس کی میں نے بیعت کی ہے مخلوق میں کوئی اس کے برابر نہیں پس یہی بیع قبول کرلو یا فسخ کردو (تمہاری مرضی ہے)۔

جاءت علی تلو آیاتِ النبی لهم

دلائلٌ هی للتاریخ تذییلُ

۴۴۴۔ آیات نبی ﷺ اُن کی شان میں آئی ہیں جو ایسے دلائل ہیں کہ تاریخ میں لگاتار یہ دلائل آئے ہیں۔

مَعاشِرٌ ما رَضُوا إنِّي لَمُبْتَهِجٌ

بِهِمْ وما سَخِطُوا إنِّي لَمَشْغُولُ

۴۴۵۔ کچھ گروہ اس سے راضی نہیں کہ میں ان سے کیوں لگاؤ رکھتا ہوں؟ اور اس پر برانگیختہ نہیں ہوتے جس کو میں کھودیتا ہوں۔

وإنَّ من باعَ فی الدنیا محبتهم

ببغضهِ اللهَ فی الأخری لمرذولُ

۴۴۶۔ اور جس نے دُنیا میں اُن کی محبت کو فروخت کر دیا وہ آخرت میں اللہ کی دُشمنی سے رسوائیوں میں ہوگا۔

وحسبُ من نکلتْ عنهمْ خواطرهُ

إنْ ماتَ أو عاشَ تنکیلٌ وتثکیلُ

۴۴۷۔ اس کو کافی ہے یہی کہ جس کے دل میں اُن کی محبت کی تکمیل ہو چاہے وہ مرے یا زندہ رہے وہ انہی سے وابستہ ہے اور باقی سب کو چھوڑ چکا ہے۔

إنَّ المَوَدَّةَ فی قُرْبَی النبیِّ غِنیً

لا یَسْتَمِیلُ فُؤادی عنهُ تَمْوِیلُ

۴۴۸۔ بے شک محبت قرابت دار نبی ﷺ کی مالداری ہے میرا دل اُن کی محبت سے کبھی دوسری طرف مائل نہ ہوگا۔

وکَمْ لأصْحَابِهِ الغُرِّ الکِرامِ یَدٌ

عِنْدَ الإلهِ لها فی الفضلِ تَخْوِیلُ

۴۴۹۔ اور آپ ﷺ کے کتنے ہی عزت والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اللہ کے ہاں بڑا مقام ہے اُن کی فضیلت میں اللہ کی طرف سے ملکیت ہے۔

قومٌ لهمْ فی الوغی من خوفِ ربهمْ
حسنُ ابتلاءٍ وفی الطاعاتِ تبتیلُ

۴۵۰۔ وہ قوم کہ جنگ میں اُن کے ربّ کے خوف سے اُن کی آزمائش عمدہ ہوئی اور اُن کی طاعت میں خوب آزمائش ہوئی۔

کأنهمْ فی محاریبٍ ملائکةٌ
وفی حُروبِ أعادیهمْ رَآبیلُ

۴۵۱۔ گویا وہ محاریب میں ملائکہ تھے اور جنگوں میں اپنے دُشمن سے مقابلہ میں وہ شیر ہوتے۔

حَکَی العَباءَةَ قَلْبی حینَ کانَ بها
لِلآلِ تَغْطِیَةٌ والصَّحْبِ تَخلیل

۴۵۲۔ میرے دل نے عبا (چادر) کی حکایت کی اسی سبب آل کی میں تعظیم کرتا ہوں اور صحابہ کو دوست رکھتا ہوں۔

وَلی فُؤادٌ ونُطْقٌ بالوِدادِ لَهمْ
وبالمَدائحِ مَشغوفٌ ومَشْغولُ

۴۵۳۔ میرا دل اور میری زبان اُن کی محبت میں سرشار ہے اور اُن کی تعریف میں شوق رکھتی ہے اور اس میں مشغول ہے۔

فإن ظَننتُ بهم ختلاً لبعضهمْ
إنی إذنْ بِغُرورِ النفس مَختُول

۴۵۴۔ اگر اُن میں سے بعض کے لئے میں فریب گمان کروں تو تب میں نفس کے دھوکوں سے دھوکا کھانے والا ہوں۔

أئمَّةُ الدِّینِ کلٌّ فی مَحاولَةٍ
إلی صوابِ اجتهادٍ منه مَوْکُولُ

۴۵۵۔ آئمہ دین تمام کے تمام اجتہاد میں درست رائے کی طرف پہنچنے کے لئے انہی کی طرف پھرتے اور انہی کے سپرد کرتے۔

لِیَقْضیَ اللهُ أَمْراً کانَ قَدَّرَهُ
وکُلُّ ما قَدَّرَ الرَّحمنُ مفعُولُ

۴۵۶۔ اللہ تعالیٰ جو بھی فیصلہ فرمائے کسی معاملہ میں تو آپ ﷺ کو اس نے قادر کیا اس امر میں اور رحمن نے جو بھی معاملہ آپ ﷺ کی قدرت میں دیا آپ ﷺ نے وہ کام سرانجام دیا۔

حسبی إذا ما منحتُ المصطفی مدحی
فی الحشرِ تزکیةٌ منهُ وتعدیلُ

۴۵۷۔ میرے لئے کافی ہے یہ کہ میں مصطفی ﷺ کی مدح کے سبب محشر میں اُن سے تزکیہ اور تعدیل پاؤں گا۔

مَدْحٌ بهِ ثَقُلَتْ میزانُ قائلِهِ
وخَفَّ عنهُ من الأوزارِ تثقیلُ

۴۵۸۔ وہ مدح کہ جو بھی کرے گا اُس کا میزان میں نیکیوں والا پلڑا بھاری ہوگا اور اُس کے گناہوں کا پلڑا ہلکا ہوگا۔

وکیفَ تأْبَی جَنَی أَوْصافِهِ هِمَمٌ
یروقها من قطوفِ العزِّ تذلیلُ

۴۵۹۔ اُن کے اوصاف کی تعریف سے ہمتیں کیسے انکار کریں کہ اس عزت کی تراش خراش سے ذلت والا رونق پالیتا ہے۔

وليس يدركُ أدنى وصفهِ بشرٌ

أيقطعُ الأرضَ ساعٍ وهو مكبولُ

۴۶۰۔ اُن کے ادنیٰ وصف کا بھی بشر ادراک نہیں کرسکتا کیا زمین کی وسعت کو قطع کرسکتا ہے وہ جو مقید ہو۔

كُلُّ الفَصاحةِ عِيٌّ فى مَناقِبِهِ

إذا تَفَكَّرْت والتَّكْثِيرُ تَقْلِيلُ

۴۶۱۔ ہر فصاحت اُن کے مناقب کے احاطہ سے عاجز آجاتی ہے جب بھی تو تفکر کرے تو اس میں جتنا کثرت سے کلام کیا جائے کم ہے۔

لو أجمعَ الخلقُ أن يحصوا محاسنَهُ

أَعْيَتْهُمُ جُمْلَةٌ منها وتَفْصِيلُ

۴۶۲۔ اگر تمام مخلوق اُن کے محاسن کو شمار کرنے پر جمع ہوں تو وہ ان اوصاف میں سے جملہ اور تفصیل سے عاجز آجائیں گے۔

عُذْراً إليكَ رسولَ الله مِنْ كَلِمِى

إنَّ الكريمَ لديهِ العُذْرُ مقبولُ

۴۶۳۔ میرے کلمات سے آپ ﷺ کی بارگاہ میں اے اللہ کے رسول عُذر ہے بے شک کریم کی بارگاہ میں عُذر مقبول ہوتا ہے۔

إنْ لَمْ يكنْ مَنْطِقِى فى طيبِهِ عَسَلاً

فإنه بمديحى فيكَ مَعْسُولُ

۴۶۴۔ اگر میرا نطق بولتے ہوئے خوشبو میں مہکا ہوا نہیں میٹھا نہیں۔ تو آپ ﷺ کی جب میں مدح کروں تو شہد سی مٹھاس پاتا ہوں۔

ها مُحَلَّةٌ بخِلالٍ منكَ قد رُقِمَتْ

مافى محاسنها للعيبِ تخليلُ

۴۶۵۔ آپ ﷺ کی تعریف میں جو رقم ہوا وہ آپ ﷺ کی خوشبوؤں کے خلوں میں حل کر کے رقم ہوا ان محاسن کو عیب کے ساتھ ملنے کا کوئی خوف نہیں۔

جاءت بحبى وتصديقى إليكَ وما

حبى مشوبٌ ولا التصديقُ مدخولُ

۴۶۶۔ آپ ﷺ کے ساتھ میری محبت اور تصدیق کے سبب یہ تعریف آئی میری محبت کمزور پڑنے والی اور میری تصدیق عیب میں داخل ہونے والی نہیں۔

ألبستها منك حُسناً فازدهتْ شرفاً

بها الخواطرُ منا والمناويلُ

۴۶۷۔ میں نے آپ ﷺ سے اس مدح کو حسین لباس پہنایا ان مدائح کی وجہ سے دلوں کا شرف بڑھا رونق کے ساتھ ایک ہی راہ کے اوپر برابر برابر۔

لم أنتحلها ولم أغصبْ معانيها

وَغيرُ مَدْحِكَ مَغصوبٌ ومَنْحُولٌ

۴۶۸۔ میں صرف اس مدح کو معاوضہ کے لئے نہیں کہتا کہ اس کے معانی میں زبردستی کرنے والا ہوں آپ ﷺ کے علاوہ جس کی مدح ہو اُس میں زبردستی اور معاوضہ ہوسکتا ہے۔

ومَا على قَوْلِ كَعْبٍ أَنْ تُوازِنَهُ

فَرُبَّمَا وَازَنَ الدُّرَّ المَثَاقِيلُ

۴۶۹۔ کعب بن زہیر رضی اللہ عنہ کے قول پر اس کا موازنہ نہیں ہوسکتا (جو میں نے تعریف کی ہے) کتنی ہی بار موتیوں کو برابر برابر میزان پر وزن کیا جاتا ہے۔

وهلْ تعادلهُ حُسناً ومنطقها

عن منطق العربِ العرباء معدولُ

۴۷۰۔ حسن اخلاق میں اُن کے ساتھ مقابلہ کیسے ہوسکتا ہے کہ اُن کا نطق تو عرب والوں کی منطق سے معدول ہے۔

وَحَيْثُ كُنَّا معاً نَرْمِي إلى غَرَضٍ

فحبذا ناضلٌ منا ومنضولُ

۴۷۱۔ جب ہم ایک ساتھ غرض کی طرف قصد کریں تو ہم میں سے سبقت لے جانے والا اور پیچھے رہنے والا دونوں مبارک ہیں۔

إن أقفُ آثارهُ إنى الغداةَ بها

على طريق نجاجٍ منك مدلولُ

۴۷۲۔ اگر میں اُن کے نقش قدم پر چلوں تو میں اس تعریف کے ساتھ یوں صبح کرنے والا ہوں کہ آپ ﷺ سے نجات کے طریقہ پر مدلول ہوں۔

لمَّا غفرتَ له ذنباً وصنتَ دماً

لولا ذِمامُكَ أَضْحَى وَهْوَ مَطْلولُ

۴۷۳۔ جب آپ ﷺ نے اُن (کعب رضی اللہ عنہ) کے گناہ معاف کئے اور اُن کا خون محفوظ کر دیا اگر آپ ﷺ کے عہد کی پناہ میں وہ نہ آتے تو بغیر قصاص کے نہ چھوڑے جاتے۔

رَجَوْتُ غُفرانَ ذَنْبٍ مُوجِبٍ تَلَفِي

لهُ مِنَ النَّفْسِ إملاءُ وَتَسْوِيلُ

۴۷۴۔ میں گناہ کی مغفرت کی آرزو رکھتا ہوں جن گناہوں کا موجب وہ نفس بنا ہے جو سیر رہا اور گناہوں سے آراستہ رہا ہے۔

وليس غيرَكَ لِي مَوْلىً أؤمِّلُهُ

بَعْدَ الإلَهِ وَحَسْبِي مِنْكَ تأْمِيلُ

۴۷۵۔ آپ ﷺ کے علاوہ میرے لئے کوئی مولیٰ نہیں کہ اللہ کے بعد میں اُس سے اُمید رکھوں اور میرے لئے آپ ﷺ سے امید رکھنا کافی ہے۔

ولي فُؤادُ مُحِبٍّ ليس يُقْنِعُهُ

غيرُ اللقاءِ ولا يشفيهِ تعليلُ

۴۷۶۔ میرا دل اس طرح کی محبت رکھنے والا ہے کہ ملاقات کے علاوہ کسی چیز پر قناعت نہیں کرتا اور اس بیماری سے اُسے سوائے ملاقات کے کوئی شفا نہیں۔

يميلُ بي لك شوقاً أو يخيل لي

كأنما بيننا من شُقةٍ ميلُ

۴۷۷۔ میرے لئے آپ ﷺ کی طرف شوق کا میلان رکھتا ہے یا خیال رکھتا ہے گویا ہمارے درمیان مشقت کا رُجحان ہے۔

يهمُّ بالسعيِ والأقدارُ تمسكهُ

وكيفَ يعدوُ جوادٌ وهو مشكولُ

۴۷۸۔ وہ کوشش کے ساتھ ہمت کرتا ہے اور اقدار اس کو تھامے ہوئے ہیں سخاوت والا کیسے مخالفت کر سکتا ہے جبکہ وہ مشکیزہ بھرا ہوا ہے۔

مَتَى تَجُوبُ رسولَ الله نَحْوَكَ بِي

تِلْكَ الجِبالَ نَجِيبَاتٌ مَراسِيلُ

۴۷۹۔ جب بھی رسول اللہ ﷺ کی طرف اونٹنی سفر کا قصد کرتی ہے تو وہ پہاڑیاں اس اونٹنی کے راستے میں چرتے ہوئے قربت کا پیغام بن جاتی ہیں۔

فأنثنی وَیَدی بالفَوْزِ ظافِرَةٌ
وثوبُ ذنبی من الآثامِ مغسولُ

۴۸۰۔ محبت مجھے آگے بڑھاتی جاتی ہے اور میرے ہاتھ میں کامیابی کی مہار ہے میرے گناہ کے کپڑے نے گناہوں میں غسل کیا ہوا ہے۔

فی مَعْشَرٍ أَخلصوا لله دِینَهُمْ
وفَوَّضُوا إنْ هُمْ نالوا وإنْ نِیلُوا

۴۸۱۔ اس گروہ میں کہ اللہ کے لئے (ان کا دین خالص ہوا) وہ دین میں مخلص ہوئے اور انہوں نے اس کو تفویض کیا، چاہے کامیاب ہوں یا ناکام۔

شُعْثٍ لهُمْ مِنْ ثَرَى البَیْتِ الذی شَرُفَتْ
به النبیُّون تطییبٌ وتکحیلُ

۴۸۲۔ ان کے بال اس گھر کی مٹی سے پراگندا تھے کہ جس سے انبیاء نے خوشبو اور سرمہ کا شرف حاصل کیا۔

مُحَلِّقِی أَرْؤُسٍ زیدَتْ وجُوهُهُمْ
حسناً بهِ فکأنَّ الحلقَ ترجیلُ

۴۸۳۔ سروں کا حلق کرنے سے ان کے چہروں کا حُسن اور بڑھا گویا وہ حلق بالوں کا اُگنا ہے۔

قد رَحب البیتُ شَوْقاً وَالمقامُ بهِمْ
والحِجْرُ والحَجَرُ المَلْثُومُ والمیلُ

۴۸۴۔ وہ گھر کشادہ تھا شوقِ الٰہی میں اور مقام ابراہیم اور وہ حطیم اور حجر اسود اور میزاب رحمت سب اُن کے لئے کشادہ تھے۔

نذرتُ إن جمعتُ شملی ببابكَ أَوْ
شَفَتْ فُؤَادِی بِهِ قَوْداءُ شِمْلِیلُ

۴۸۵۔ میں نے نذر مانی کہ اگر اپنے شملہ کو آپ ﷺ کے دروازے سے مس کروں اور میں اپنی لمبی اونٹنی تیز رفتار کو آپ ﷺ کے درِ اقدس تک لا کے اپنے دل کو آپ ﷺ کے سبب شفا دوں۔

أَبُلُّ من طیبةٍ بالدمعِ طیبَ ثرى۔
لِغُلَّتِی وغَلِیلِی منه تبلیل

۴۸۶۔ تو میں مٹی کی خوشبو آنسوؤں سے تر کر کے اس خوشبو کی تری حاصل کروں گا جو مدینہ طیبہ میں ہے اپنی پیاس کے لئے اور پیاس کو بجھانے کے لئے یہ تری پاؤں گا۔

دامَتْ علیكَ صلاةُ الله یَكْفُلُها
مِنَ المهَیمِنِ إبلاغٌ وتَوْصِیلُ

۴۸۷۔ آپ ﷺ پر ہمیشہ اللہ کا درود نازل ہو جس درود کی کفالت نگہبانی کرنے والے سے ہے پہنچانے کی اور آپ ﷺ تک ملانے کی۔

ما لاحَ ضوء صباح فاشتَرَبه
من الکواکبِ قندیلٌ فقندیلُ

۴۸۸۔ جب صبح کی روشنی چمکے تو ستاروں سے قندیل نے روشنی خرید لی پھر دوسری قندیل نے خریدی (یہ سلسلہ لگاتار چلتا ہے درود پاک کا)

الحسود

حسد کرنے والے

تجنبْ أحاديثَ الحسود فواجبٌ

تجنبهُ فيما يقولُ ويفعلُ

۴۸۹۔ حسد کرنے والوں کی گفتگو سے اجتناب کر جو واجب ہے اس کے معاملے میں جو کہا یا کیا جائے اس سے اجتناب کر (حسد کرنے والے کی بات نہ مان)۔

وكلُّ حسودٍ ما عدتهُ ملامةٌ

وكلُّ لئيمٍ ما عليه معَوَّلُ

۴۹۰۔ ہر حسد والا شخص جس ملامت کو شمار کرے اور ہر کمینہ اس پر بھروسہ کرے (تو اس سے اجتناب کر)

مَتى قال عَنِي السُّوءَ عِنْدَكَ إنَّهُ

كذاك يقولُ السوء عنك وينقلُ

۴۹۱۔ جو تیرے پاس میرے بارے میں برائی کہے وہ اس طرح تیری برائی بھی بیان کرتا ہے اور نقل کرتا ہے۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی طرح حضور نبی کریم ﷺ کی تعریف میں اسی قافیہ پر یہ فرمایا کہ:

مدح النبی ﷺ

مَدْحُ النَّبِيِّ أمانُ الخائفِ الوجِلِ

فلمدحهُ مُرتَجِلا أوْ غير مُرْتَجل

۴۹۲۔ نبی ﷺ کی مدح خوف زدہ ڈرے ہوئے کے لئے امان ہے پس اُن کی مدح میں کوئی فی البدیہہ شعر کہنے والا ہے اور کوئی فی البدیہہ نہیں کہہ سکتا۔

وَ لا تُشَبِّبْ بأوْطانٍ وَ لا دِمَنٍ

ولا تُعَرِّجْ عَلَى رَبْعٍ و لا طَلَلِ

۴۹۳۔ اوطان اور آبادیوں کے ساتھ آرام مت طلب کر اور آسودگی اور تن پروری کی طرف عروج مت چاہ۔

وصِفْ جمال حبيبِ الله منفرداً

بِوصفِهِ خيرُ الوصفِ وَالغزلِ

۴۹۴۔ صرف اللہ کے حبیب ﷺ کے جمال کی تعریف کر اُن کے وصف کے ساتھ بہترین وصف اور غزل سے۔

رَيحانَتاهُ على زَهرِ الرُّبازَ هَتا

فما لِقَلْبِي و ذِكْرِ البانِ والأثَلِ

۴۹۵۔ اُن کی تر و تازہ کلی (حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا) سے جو اُن کے دو پھول (حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہما) آپ ﷺ کے فرزند (نواسے) ہیں میرے دل میں (ان کے علاوہ) بان (خوشبودار تیل والا درخت) اور اَثل (مضبوط جڑ والا چھاؤں دار درخت) کوئی معنی نہیں رکھتا۔

رَیحانَتاهُ مِنَ الزَّهراءِ فاطِمَةٍ

خَیرِ النِّساءِ وَ مِنْ صِنوِ الامامِ علی

۴۹۶۔ وہ دونوں پھول آپ ﷺ کے جو عورتوں کی سردار حضرت فاطمۃ الزہرا ؓ اور آپ ﷺ کے چچا کے بیٹے حضرت امام علی المرتضیٰ ؓ کے بیٹے ہیں۔

إذا امْتَدَحْتُ نَسِیباً مِنْ سُلالَتِهِ

فهوَ النَّسِیْبُ لِمَدْحِی سَیِّدَ الرُّسُلِ

۴۹۷۔ جب میں اُن کے نسب کی نسلوں کی مدح کروں تو میری مدح کے لئے سید الرسل ﷺ کا نسب ہی اہل ہے۔

مُحَمَّدٌ أفْضَلُ الرُّسْلِ الَّذی شَهِدَتْ

بِفضلِهِ أنبیاءُ الأعصُرِ الأوَلِ

۴۹۸۔ محمد ﷺ رسولوں میں سب سے افضل ہیں کہ پچھلے زمانوں کے انبیاء نے آپ ﷺ کی فضیلت کی شہادت دی ہے۔

لَمْ یَعدُهُ الحُسنُ فی خَلقٍ و فی خُلُقٍ

وَلَمْ یَزَلْ حُبُّهُ شُغلاً لِکُلِّ خَلِی

۴۹۹۔ خَلق اور خُلق میں مخلوق میں سے کوئی آپ ﷺ کے برابر نہ ہوا اور ہر ایک دوست (اللہ کا) آپ ﷺ کی محبت میں مشغول رہا ہے۔

وَقِفْ عَلَى سُنَنِ المَرضِیّ مِنْ سَنَنٍ

فإنَّ فیها شِفاءَ الخَبْلِ والخَبَلِ

۵۰۰۔ اُن کی رضا والی سنتوں پر تو قائم رہ اُن سنتوں سے کہ جن میں اعضاء اور جنون کی حالت کی شفا ہے۔

و نَزِّهِ الفِکْرَ فی رَوْضاتِ فِکْرَتِها

واجْنِ البَلاغَةَ مِنْ أغصانِها الذُّلُلِ

۵۰۱۔ اُن کی فکر کی کیاریوں میں فکر کو پاک صاف رکھ اور اُن باغات (کے درختوں) کی جھکی ہوئی ٹہنیوں سے بلاغت کو چن لے۔

حضرت امام بوصیری ؒ نے اسی قافیہ پر مزید فرمایا کہ:

حکم الهوی

خواہش کا فیصلہ

الیَوْمَ قد حَکَمَ الهَوَی بالمَعْدَلَهْ

وأراحَ قلبی من مکابدة الوَلَهْ

۵۰۲۔ آج خواہش نے فیصلہ کیا ہے عدل کے ساتھ اور میرے دل نے شوق سے اس کی مشقت کا رنج اٹھا کر چین پایا ہے۔

وتَبَدَّلَتْ منی الصبابَةُ سلوَةً

صِینتْ بها عبراتی المتبذلَهْ

۵۰۳۔ آج میری مصیبت خوشی میں بدلی ہے جس سے میری عبرت حقیر بھی مضبوط ہو گئی ہے۔

مالی وللعشاقِ أتبعُ منهمُ

أُمماً تَضِلُّ عن الرشادِ مضلَّلَهْ

۵۰۴۔ مجھے کیا ہے کہ عشاق میں سے ہوتے ہوئے بھی اُن کی پیروی کروں جو اس قوم سے ہیں کہ جنہوں نے ہدایت کو گمراہ کر دیا۔

مِنْ كُلِّ مَنْ يَشْكو جِنايَةَ نَفْسِهِ

ويرومُ من أحبابِهِ ماليس لهُ

۵۰۵۔ ہراس سے جواپنے نفس کے جرم کی شکایت کرے اور اُس کا اُن احباب کے لئے قصد ہو جو اُس کے احباب نہیں۔

إنى امرؤٌ أعطى السُّلُوَّ قيادهُ

وأراحَ مِنْ تعبِ الملامةِ عُذَّلهُ

۵۰۶۔ میں وہ شخص ہوں جس نے وقتی خوشی کو مکمل حصہ دیا اور میں نے ملازمت کی تھکاوٹ سے بے خوف ہو کے نفس کو مکمل عزت دی۔

ودعا جميلُ ابن الزُّبيرِ مديحهُ

فأطاعهُ وعصى الهوى وتغزلهُ

۵۰۷۔ جمیل ابن زبیر (جو بیبرس کے زمانہ میں وزیر بنا تھا ۶۵۶ ہجری تا ۶۵۹ ہجری تک) نے اپنی مدح کی طرف بُلایا تو اس کی اطاعت کی اور نفس کی نافرمانی کی اور وزیر کو عزت دی (مدح کرنے والے نے)

مولىً عرفت بجاهه و بما له

عز الغنى و جهلت ذل المَسْاَله

۵۰۸۔ اس مولی کی جس کو میں اس کی وجاہت اور مال کے سبب جانتا ہوں مالداری کی عزت پر اور میں حقیر مسئلہ سے جاہل رہا۔

و اتمَّ حَظِّى بعدَ نُقصان فكم

مِن عائدٍ لى من نداه و مِن صِلَه

۵۰۹۔ میرا حصہ مکمل ہو گیا نقصان کے بعد میرے لئے کتنا ہی لوٹ کر آنے والا ہے اُن کا کرم اور صلہ۔

وَجَبَتْ عليَّ لهُ حُقوقٌ لَمْ أقُمْ

منها بماضِيةٍ ولا مُستَقبَله

۵۱۰۔ میرے اوپر اُن کے حقوق واجب ہیں میں نے نہ ماضی میں وہ ادا کئے اور نہ مستقبل میں۔

لاأستطيعُ جحودها ،وشهودها

عندى بما أولتْ يداهُ مُعَدَّلهُ

۵۱۱۔ میں استطاعت نہیں رکھتا اُس کے انکار کا اور اُس کے شہود کا اپنے اوپر جو اُن کے احسان عدل کے ساتھ مجھ پر آئے ہیں۔

ما طالَ صَمْتُ مَدائِحِى عَنْ مَجْدِهِ

إلا لأنَّ صلاتِهِ مسترسلهُ

۵۱۲۔ اُن کی بزرگی سے میری تعریفات گونگی نہ رہ سکیں مگر اس لئے کہ اُن کی تعریفات کی عمدگی لگاتار آنی والی ہے۔

فمتى هَمَمْتُ بشُكْرِ سالفِ نِعْمَةٍ

ألفيتُ سالفتى بأخرى مثقلهُ

۵۱۳۔ جب میں گزری ہوئی نعمت کی شکر گزاری کی طرف متوجہ ہوں تو گزری ہوئی نعمت دوسری نعمت کی طرف متوجہ کر کے میں تالیف کرتا ہوں۔

مَنْ مِثْلُ زَيْنِ الدِّينِ يَعْقُوبَ الذى

أضحتْ به رُتَبُ الفخارِ مؤثلهُ

۵۱۴۔ وہ جس کے بلند رتبے زین الدین یعقوب کے مثل ہوں (کون ہے)۔

عَمَّ الخَلائقَ جُودُهُ فكأنَّما

يدهُ بأرزاقِ الورى متكفِّلهُ

۵۱۵۔ اُس کی سخاوت مخلوق میں عام ہوئی گویا اس کا ہاتھ مخلوق کے ارزاق کا کفیل ہے۔

حكمتْ أناملها له بالرفع من

أفعالِهِ الحُسنى بِخَمْسَةِ أَمْثِلَهْ

۵۱۶۔ اُس کی پانچوں اُنگلیوں نے اس کے لئے بلندی کے ساتھ فیصلہ کیا اُس کے افعالِ حُسنیٰ سے پانچ گنا زائد (عدل کے ساتھ)

وأَحَلَّهُ الشَّرَفَ الرَّفِيعَ ذَكَاؤُهُ

فرأيتُ منه عطارداً في السنبلة

۵۱۷۔ اس کی ذہانت نے اس کو بلند شرف دیا میں نے اس سے عطارد کو سنبلہ میں دیکھا (آسمان کے کواکب کے نام)

سَلْ عنه وَاسْأَلْ عَنْ أبيهِ وجَدِّهِ

تَسْمَعْ أحاديثَ الكرام مُسَلْسَلَهْ

۵۱۸۔ اس سے سوال کر اور اس کے باپ اور دادا کے بارے میں سوال کر تو مسلسل عزت کی باتیں سُنے گا۔

إنْ صالَ كانَ الليثُ منهُ شَعْرَةً

أو جادَ كان البحرُ منه أنملة

۵۱۹۔ اگر وہ حملہ کرے تو وہ شیر نظر آئے گا اور اگر سخاوت کرے تو اُس کی انگلیاں سمندر نظر آئیں گی۔

كم أظهرتْ أقلامهُ من معجزٍ

لِلطِّرْسِ لَمَّا أنْ رَأَتْهُ مُرْسَلَهْ

۵۲۰۔ اس کے اقلام نے کتنی ہی اعجاز کی باتیں کتاب کے لئے ظاہر کیں کہ وہ لگاتار آتی نظر آئی ہیں۔

ملأتْ بإملاء الخواطرِ كتبهُ

حِكَماً عَلَى وفْقِ الصَّوابِ مُنَزَّلَهْ

۵۲۱۔ دلوں کے بھرنے کے ساتھ اُس کی کتب حکمت سے بھری ہیں دُرست وفق کے اوپر لکھی ہوئی۔

وَبَدَتْ فَواصِلُهُ خِلالَ سُطُورِها

تُهدى لقارئها العقودَ مفصَّلهْ

۵۲۲۔ اُس کے فواصل ظاہر ہوئے اُس کی ہر ایک سطر سے، قاری کو اس کے عقود تفصیل سے راہنمائی کرتے ہیں۔

ما صانها نقصُ الكمالِ ولم تفتْ

في الحُسنِ بسملةُ الكتابِ الحمد له

۵۲۳۔ نقصِ کمال سے اس کی سطور محفوظ رہیں حُسن میں کتاب کی ابتداء میں اللہ کی حمد بھی نہ چھوڑی گئی۔

قد أغْنَتِ الفُقَراءَ وافْتَقَرَتْ لَهمْ

هممُ الملوكِ فما تزالُ مؤملهْ

۵۲۴۔ فقراء کو اُس نے غنی کردیا بادشاہوں کی ہمتیں اُن کی طرف متوجہ ہوئیں وہ ہمیشہ اُس کے آرزومند رہے۔

مِنْ معشرٍ شرعوا المكارمَ والعُلى

وتبوءوا من كلِّ مجدٍ أوّلَهْ

۵۲۵۔ اس گروہ سے جنہوں نے مکارم اور بلندی کو شروع کیا اور ہر بزرگی سے اونچے مقام پر انہوں نے ٹھکانا کیا۔

آلُ الزُّبیر المرتجی إسعادھمْ

فی کُلِّ نائِبَةٍ تَنُوبُ وَمُعْضِلَهْ

٥٢٦۔ آلِ زبیر کہ جن کی خوشنودی کی امید ہے ہر ایک نائب سے جو اس آل میں نائب بنے اور اُن کی نسل میں آئے۔

المکثِرُون طعامَھمُ وَطِعانَھمْ

یَوْمَ النِّزالِ وَفی السِّنِینَ المُمْحِلَهْ

٥٢٧۔ (وہ قحط کے دنوں میں بھی) لوگوں کو زیادہ کھانا دیتے ہیں اور جنگ کے دن اُن کو نیزے دیتے ہیں اور کئی سالوں میں اس کو وہ جمع کئے رکھتے ہیں۔

قومٌ لکُلِّھِمُ علی کلِّ الوری

أبداً یَدٌ مَرْھُوبَةٌ ومُنَوِّلَهْ

٥٢٨۔ وہ قوم کہ ہر مخلوق پر ہمیشہ اُن تمام کے لئے احسان ہے جدا جدا اور بخشش ہے ہر ایک پر۔

إن یسألوا کرماً وعلماً أعجزوا

ببدیعِ أجوبةٍ لتلك الأسئلهْ

٥٢٩۔ اگر وہ کرم اور علم کے بارے میں پوچھے جائیں تو وہ ان سوالوں کے لئے عجیب جوابات سے عاجز کر دیں۔

أنفوا ذنوباً ودَّ کلُّ مُقبِّلٍ

لو أنها حسناتهُ المتقبلهْ

٥٣٠۔ ہر آنے والے کی محبت سے انہوں نے گناہوں کو درگزر کر دیا گویا وہ گناہ نیکیوں میں بدل کر آئے ہیں۔

لولا مَناقِبُکُمْ لکانت هذه الدُّ

نیا مِنَ الذِّکْرِ الجمیلِ مُعَطَّلَهْ

٥٣١۔ اگر تمہارے مناقب نہ ہوتے تو یہ دُنیا ذکر جمیل سے بالکل معطل ہوتی۔

امام بوصیری ﷫ نے الجناب السابقی کی مدح میں یہ ارشعار اسی قافیہ پر کہے:

العدل

انصاف

إنَّ خُلُقَ الشهودِ والعمالِ

مثلُ خُلقِ العُشّاقِ والعُذَّالِ

٥٣٢۔ بے شک شہود اور عمال کے خلاق عشاق اور ملامت کرنے والوں کے اخلاق کی طرح ہیں۔

کلُّ عدلٍ مضایقٍ فی وصولٍ

کَعَذُولٍ مُضایِقٍ فی وِصالٍ

٥٣٣۔ ہر سخت تنگ عدل وصول میں ایسا ہے جیسے وصال میں جدائی سخت مشکل ہوتی ہے۔

لَسْتُ أَدْرِی معنَی التَّباغُضِ ما بَیْـ

نَ الفَرِیقَیْنِ غیرَ حُبِّ المالِ

٥٣٤۔ میں دوفریقوں کے درمیان دُشمنی کا معنی نہیں جانتا سوائے حُبِّ مال کے۔

فإذا زالتِ المطامِعُ منهمْ

أذَنَ الخُلْفُ بینهمْ بالزوالِ

٥٣٥- جب اُن سے لالچ ختم ہو جائے گی تو اُن میں جو اختلاف ہے وہ بھی زوال کا اعلان کردے گا۔

سالمتني المستخدمونَ وكانوا
قد أعدُّوا سلاحهمْ لقتالي

٥٣٦- ان اُمراء نے مجھے سالم رکھا جبکہ (مخالفوں نے) میری موت کے لئے اپنا اسلحہ تیار رکھا تھا۔

ورثي بعضهمْ لبعضٍ وقد با
نَ لكَ الآنَ شِدَّةُ الأهوالِ

٥٣٧- اُن میں سے بعض دوسرے بعض کے وارث ہوئے اب تیرے لئے شدّت کی مشکلات ظاہر ہوئی ہیں۔

ورَأى ابنُ الأَشَلِّ قد كانَ يبقى
كاتباً مثلَ جدهِ بالشمالِ

٥٣٨- اورابن الاشل نے دیکھا کہ اس کے دادا کی مثل اب بھی اُس کے لئے بائیں طرف کاتب باقی ہے۔

فالتَجا لِلْعَفافِ مَنْ كانَ يَوماً
لا له يَخْطُرُ العَفافُ ببالِ

٥٣٩- اس نے عافیت کی التجا کی جسے آج عافیت کے ڈر سے کوئی خطرہ نہیں۔

ولهم أعينٌ تغضُّ عن العيـ
نِ وَأيدٍ تُمدُّ عِنْدَ الغِلالِ

٥٤٠- ان کی ایسی آنکھیں ہیں جو دوسری آنکھوں کے سامنے جھکی رہتی ہیں اور ایسے ہاتھ ہیں کہ ہتھکڑی کے وقت آگے بڑھتے ہیں۔

يأبي حزمكَ الذي طَرَقَ الأذ
لالَ منهمْ طَرائقَ الأبدالِ

٥٤١- تیرا پھندا انکار کرتا ہے ان سے چھٹکارے کا راستہ بنانے سے اَبدال کے طریقوں پر۔

لا تُوطِنُ قلوبَهُمْ بِهجاءٍ
إنها من سُطاكَ في بَلْبالِ

٥٤٢- اُنکے دلوں میں ہجو کا ٹھکانا نہ بنا بے شک وہ تیرے حملوں سے شدّتِ غم میں ہیں۔

ما استَوَى السَّيفُ وَاللِّسانُ مَضاءً
أتُساوَى حَقيقَةٌ بمُحالِ

٥٤٣- تلوار اور زبان برابر نہیں ہو سکتی چلنے میں کیا حقیقت ناممکن کے برابر ہو سکتی ہے۔

إتن قولي هزلاً وفعلكَ جداً
مِثْلُ نَبْلِ الحَصَى ورَشْقِ النِّبالِ

٥٤٤- میرا قول بہت کمزور ہے اور تیرا فعل بہت اچھا مضبوط ہے کنکریوں کے چھوٹا ہونے اور تیروں کے تیز ہونے کے مثل (یعنی کوئی مقابلہ نہیں)۔

وللهفي ولغتُ بالضربِ في الرّمْ
لِ لأ حَظّي بأسْعدِ الأشْكالِ

٥٤٥- مظلوم ہونے کی حالت میں ریت کے اندر میں اپنے منہ کو مارتا ہوں سعادت والی اشکال کے ساتھ میرا کوئی حصہ نہیں۔

فحمدتُ الطريقَ إذا أشهدتُ لي
حينَ عايَنْتُها بِحُسْنِ مآلِ

٥٤٦- میں نے اس طریق کی تعریف کی جب میرے لئے مشاہدہ کرایا اس نے اچھے انجام کے ساتھ جس وقت میں نے اس کی مدد کی۔

وَغَدا الاجتماعُ لِی عَنْہ

لكَ بُلوغَ الرَّجاءِ وَالآمالِ

۵۴۷۔ میرے لئے اجتماع تیری جانب سے اُمیدوں اور آرزوؤں تک پہنچنے کے ساتھ ظاہر ہوا۔

أنبَتَ العِزُّ منكَ فی بَیْتِ نَفْسِی

وَالغِنَی مِنْ یَدَیْكَ فی بیتِ مالِی

۵۴۸۔ میری جان کے گھر میں تیری عزت پیدا ہوئی اور میرے مال کے گھر میں تیرے دونوں ہاتھوں سے مالداری پیدا ہوئی۔

وإذا كنتَ نُصرَةً لیَ فیما

أرتجیهِ فذاكَ عینُ سؤالی

۵۴۹۔ جب تو نے میری مدد کی اُس میں جس کی میں آرزو کرتا ہوں تو وہی میرے سوال کا مقصد تھا۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے نصاریٰ اور یہود (اللہ ان دونوں گروہوں پر لعنت کرے) کی مذمت میں اسی قافیہ پر فرمایا کہ:

النصاریٰ والیهود

یہود و نصاریٰ

إنَّ النَّصارَی والیَهودَ مَعاشِرٌ

جُبِلوا علی التَّحریفِ والتبدِیلِ

۵۵۰۔ بے شک نصاریٰ اور یہود وہ گروہ ہیں جن کی فطرت میں تحریف اور تبدیل ہے۔

لوْ أنَّ فیهمْ عُوَّرٌ عَنْ باطِلٍ

أبقوا علی التَّوراةِ والإنجیلِ

۵۵۱۔ اگر اُن میں باطل سے یہ بُری عادت نہ ہوتی تو وہ تورات اور انجیل کو اصلی حالت پر باقی رکھتے۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ اس وقت کہا جب جمال الدین نے اُن سے دراز گوش اُدھار لی اور اُس کو واپس کرنے سے انکار کر دیا یہ کہتے ہوئے کہ اس نے دراز گوش کے مالک کو دراہم دے دیئے ہیں۔

أنت لی كافل

تو میرے رزق کا کفیل ہے

یا أیُّها السَّیِّدُ الذی شَهِدَتْ

ألفاظُهُ لی بأنهُ فاضلْ

۵۵۲۔ اے وہ سردار جس کے الفاظ میرے لئے گواہی دیتے ہیں کہ وہ فاضل ہے۔

حاشاكَ منْ أن أجوعَ فی بلدٍ

وأنتَ بالرزقِ فیهِ لی كافلْ

۵۵۳۔ ہرگز ایسا نہ ہوگا کہ شہر کے اندر میں بھوکا رہوں جبکہ تو اس میں رزق کا کفیل ہو۔

ألَمْ تكُنْ قد أخَذْتَ عارِیَةً

مِنْ شَرْطِها أنْ تُرَدَّ فی العاجِلْ

۵۵۴۔ کیا تُو نے عاریۃً مجھ سے اس کو اس شرط پر نہ لیا تھا کہ جلد مجھے لوٹا دے گا۔

وَكانَ عَزْمِي عندَ الوصولِ بِكُمْ
أَجْمَلَ مِنْ أن أُسَاقَ لِلْحاصِلْ

۵۵۵۔ میرا عزم یہ تھا کہ واپس لینے کے وقت اس سے بہتر کا مطالبہ کروں گا نہ کہ اسی کو حاصل کروں گا۔

ما كانَ مثلي يعيرهُ أحدٌ
قطُّ ولكنْ سيِّدي جاهلْ

۵۵۶۔ مجھ جیسے غریب سے کوئی بھی اُدھار چیز نہ لے گا لیکن میرا سردار جاہل ہے۔

لو جَرَّسُوهُ عليَّ مِنْ سَفَهٍ
لقلتُ غيظاً عليه يستاهلْ

۵۵۷۔ اگر بیوقوفی سے وہ مجھ سے گفتگو کریں اس کے سامنے تو میں ضرور غصہ میں اس کو سخت سُست کہوں گا۔

طالَ بي شوقٌ إلى وطني
والشَّوْقُ داءٌ لا ذُقْتَهُ قاتِلْ

۵۵۸۔ میرا اپنے وطن کی طرف شوق طویل ہو گیا اور شوق بیماری ہے جس کو ختم کرنے کا تو نے ذائقہ نہ دیا۔

وبُغيتي أن أكونَ سائبةً
مِنْ بَلَدِي في جوانِبِ السَّاحِلْ

۵۵۹۔ مجھے اتنا باغی کر دیا کہ میں اپنے شہر سے ساحل کی جوانب میں کنارہ کش رہوں۔

لاتطمعوا أن أكونَ عندكمْ
فذاكَ مالا يرومهُ العاقلْ

۵۶۰۔ یہ طمع نہ رکھو کہ میں تمہارے پاس رہوں گا یہ چیز وہ ہے کہ جس کا قصد عقل مند نہیں

کرتا۔

وبعدَ هذا فما يحلُّ لكمْ
ملكي فإني من سيِّدي حاملْ

۵۶۱۔ اس کے بعد تمہارے لئے میرا ملک حلال نہیں اس لئے کہ میں بھی اپنے سردار کا حامل ہوں۔

قافیة ﴿المیم﴾

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں کہا اور یہ اُن کے مشہور ترین اشعار ہیں جو قصیدہ بُردہ یا بُرأۃ کے نام سے جانا جاتا ہے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ نے یہ قصیدہ نہایت بیماری کی حالت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں لکھا جس کی تکمیل پر آپ رحمۃ اللہ علیہ کو (خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی اور) بیماری سے نجات مل گئی۔

قصیدہ بُردہ

أمِنْ تذكُّرِ جيرانٍ بذی سلمِ

مزجتَ دمعاً جری من مقلةٍ بدمِ

۱۔ کیا تجھے ذی سلم کے ہمسائے یاد آ گئے کہ آنسوؤں میں ملا ہوا خون تیری آنکھوں سے جاری ہے۔

أمْ هبّتِ الريحُ من تلقاءِ كاظمةٍ

وأوْمَضَ البَرْقُ فی الظلْماءِ مِنْ إضَمِ

۲۔ یا کاظمہ کی طرف سے ہوا چلی ہے یا اِضم سے اندھیری رات میں بجلی چمکی ہے۔

فما لعينيكَ إن قلتَ اكففا هَمَتا

ومَا لِقَلْبِكَ إنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ يَهِمِ

۳۔ تیری آنکھوں کو کیا ہو گیا کہ منع کرو تو اور روتی ہیں اور تیرے دل کو کیا ہو گیا کہ اسے تو کہتا ہے آفاقہ میں آ تو بے خود ہو جاتا ہے۔

أَيَحْسَبُ الصَّبُّ أنَّ الحُبَّ مُنْكتِمٌ

ما بَيْنَ مُنْسَجِمٍ منهُ ومضطَرِمِ

۴۔ کیا عاشق یہ سمجھتا ہے کہ محبت چھپی رہنے والی ہے؟ اس حال میں کہ آنسو جاری ہیں اور دل سے شعلے نکلتے ہیں۔

لولاَ الهَوَى لَمْ تُرِقْ دَمْعاً عَلَى طَلَلٍ

ولا أرقتَ لذكرِ البانِ والعلمِ

۵۔ اگر تجھ میں محبت نہ ہوتی تو ٹیلوں پر تو نہ روتا اور درخت بان اور علم کے ذکر سے بے قرار نہ ہوتا۔

فكيفَ تُنْكِرُ حُبًّا بعدَ ما شَهِدَتْ

بهِ عليكَ عدولُ الدّمْعِ والسَّقَمِ

۶۔ تو کیسے محبت کا انکار کرے گا جبکہ گواہی دی، دو سچے گواہوں آنسو اور بیماری نے۔

وَأثْبَتَ الوجْدُ خَطَّيْ عَبْرَةٍ وضَنًى

مِثْلَ البَهارِ عَلَى خَدَّيْكَ والعَنَمِ

۷۔ اور ثابت کر دیئے عشق نے دو خط آنسوؤں اور لاغری کے جو زرد پھول اور سُرخ شاخ کی طرح ہیں تیرے رُخساروں پر۔

نعمْ سرى طيفُ من أهوى فأرقنی

والحُبُّ يَعْتَرِضُ اللّذاتِ بالألَمِ

۸۔ ہاں ہاں مجھے اس کا خیال آیا جس کو میں چاہتا ہوں جس سے مجھے رقت ہوئی اور محبت لذتوں کو درد سے بدل دیتی ہے۔

يا لائمي فى الهَوَى العُذرِيِّ مَعْذِرَةً
مِنِّي إليكَ ولو أنصفتَ لم تلُمِ

۹۔ اے مجھے محبت میں ملامت کرنے والے! مجھے معذور رکھ اپنی جانب اور اگر تو انصاف کرتا تو مجھ پر ملامت نہ کرتا۔

عَدَتْكَ حالِيَ لا سِرِّي بمُسْتَتِرٍ
عن الوُشاةِ ولادائي بمنحسمِ

۱۰۔ میرا حال تجھ پر کھل گیا میرا راز چھپنے والا نہیں نکتہ چینی کرنے والوں سے اور نہ میرا درد موقوف ہونے والا ہے۔

مَحَّضْتَنِي النُّصحَ لكِنْ لَسْتُ أسْمَعُهُ
إنَّ المُحِبَّ عَنه العُذَّالِ فى صَمَمِ

۱۱۔ تو نے مجھے اچھی نصیحت کی لیکن میں سننے والا نہیں بے شک محبت کرنے والا نصیحت کرنے والوں سے بہرا ہوتا ہے۔

إنى اتهمتُ نصيحَ الشيبِ فى عذلٍ
والشَّيْبُ أبْعَدُ فى نُصْحٍ عَنِ التُّهَمِ

۱۲۔ میں نے بڑھاپے کی نصیحت کو بے کار جانا تہمت کر کے حالانکہ بڑھاپا نصیحت میں تہمت سے دور ہے۔

فإنَّ أمَّارَتى بالسوءِ ما اتعظتْ
من جهلها بنذيرِ الشيبِ والهرمِ

۱۳۔ میرے نفسِ امارہ نے اپنی جہالت کے سبب بڑھاپے اور ادھیڑ عمری کی نصیحت کو نہ مانا۔

ولا أعَدَّتْ مِنَ الفِعْلِ الجَمِيلِ قِرَى
ضيفٍ ألَمَّ برأسى غير محتشمِ

۱۴۔ اور میں نے اچھے اعمال سے اس مہمان کی مہمانی نہ کی جو میرے سر پر آیا اور میں نے اس کی عزت نہ کی۔

لو كنتُ أعْلَمُ أنّي ما أوَقِّرُهُ
كتمتُ سِراً بدا لى منهُ بالكتمِ

۱۵۔ اگر میں جانتا کہ میں اس کی عزت نہ کروں گا تو جو میرا راز کھل گیا ہے اس کو میں خضاب سے چھپاتا۔

من لى بِرَدِّ جماح من غوايتها
كما يُرَدُّ جماحُ الخيلِ باللجمِ

۱۶۔ کون ہے جو میرے لئے نفسِ سرکش کو سرکشی سے روکے جیسے گھوڑوں کو لگام دے کر روک لیتے ہیں۔

فلا تَرُمْ بالمعاصِى كَسْرَ شَهْوَتِها
إنَّ الطعامَ يُقَوِّى شهوةَ النهمِ

۱۷۔ تو گناہوں سے نفس کی آرزوئیں توڑنے کا ارادہ مت کر اس لئے کہ کھانا تو شہوت کو اور قوت دیتا ہے۔

والنفسُ كالطفلِ إن تهملهُ شَبَّ على
حُبِّ الرَّضاعِ وإن تَفْطِمْهُ يَنْفَطِمِ

۱۸۔ نفس بچہ کی طرح ہے کہ جب تک تو اسے مہلت دیگا وہ دودھ پیئے گا اور جب تو چھوڑائے گا تو چھوڑ دے گا۔

فاصرفْ هواها وحاذرْ أنْ تُوَلِّيَهُ

إنَّ الهوى ما تولَّى يُصمِ أوْ يَصِمِ

۱۹۔ اس کی آرزوؤں کو پھیر دے اور اس کی حکمرانی سے بچ کیونکہ خواہش جب حکمران بنے تو مار ڈالتی ہے یا عیب ناک کرتی ہے۔

وَراعِها وهْيَ فی الأعمالِ سائِمةٌ

وإنْ هِيَ استَحلَتِ المَرْعَى فلا تُسِمِ

۲۰۔ اس کی نگہبانی کر یہ اعمال میں جانور کی طرح ہے اور اگر یہ جانور چراگاہ کو لذیذ جانے تو اسے چرنے مت دے۔

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرءِ قاتِلَةً

من حيثُ لم يدرِ أنَّ السُّمَّ فی الدَّسَمِ

۲۱۔ کتنی ہی اچھی لذتیں آدمی کے لئے قاتل ہیں کیونکہ اس نے یہ نہ جانا کہ چکنائی میں زہر ہے۔

وَاخشَ الدَّسائِسَ مِن جُوعٍ وَمِنْ شِبَعٍ

فَرُبَّ مَخمَصَةٍ شَرٌّ مِنَ التُّخَمِ

۲۲۔ خوف کر بری چیزوں سے جو بھوک سے اور سیر ہونے سے پیدا ہوں اکثر بھوکا رہنا برا ہوتا ہے بہت کھا لینے سے۔

واسْتَفرِغِ الدَّمعَ مِنْ عَيْنٍ قد امْتَلأتْ

مِنَ المَحارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

۲۳۔ آنکھ سے آنسو دور کر جو بھر گئی ہے حرام سے اور ندامت والی چیز سے اس کی نگہبانی لازم رکھ۔

وخالفِ النفسَ والشيطانَ واعصهما

وإنْ هُما مَحَّضاكَ النُّصحَ فاتهمِ

۲۴۔ نفس و شیطان کی مخالفت کر اور اُن کی نافرمانی کر اگرچہ وہ دونوں تجھ کو نصیحت اچھی کریں تو اس کو بھی جھوٹ تصور کر۔

وَلا تُطِعْ منهما خَصْماً وَلا حَكَماً

فأنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الخَصْمِ والحَكَمِ

۲۵۔ اور ان دونوں کی اطاعت نہ کر کہ وہ دشمن اور حاکم ہیں اور تو دشمن اور حاکم کے ہر فریب کو جانتا ہے۔

أستَغْفِرُ الله مِنْ قَوْلٍ بِلاَ عَمَلٍ

لقد نسبتُ به نسلاً لذی عقمِ

۲۶۔ میں اللہ سے مغفرت مانگتا ہوں اس قول سے جس میں عمل نہ ہو اس طرح تو میں نے بانجھ کے لئے نسل منسوب کی۔

أمرتك الخيرَ لكنْ ما ائتمرتُ بهِ

وما استقمتُ فماقولی لك استقمِ

۲۷۔ میں نے تجھے نیکی کرنے کو کہا اور خود میں نے نیکی نہ کی جب میں خود سیدھا نہ ہوا تو میرا قول تجھے کیا سیدھا کرے گا۔

ولا تَزَوَّدْتُ قبلَ المَوتِ نافِلةً

ولَمْ أُصَلِّ سِوَى فَرْضٍ ولَمْ أَصُمِ

۲۸۔ افسوس میں نے موت سے پہلے نفلوں کا توشہ نہ بھیجا نہ کبھی فرض نماز اور فرض روزہ کے سوا کچھ کیا۔

ظلمتُ سُنَّةَ منْ أحيا الظلامَ إلى

أنِ اشْتَكَتْ قَدَماهُ الضُّرَّ مِنْ وَرَمِ

۲۹۔ میں نے ظلم کیا اس نبی کی سنت پر جس نے راتوں کو زندہ کیا اس حد تک عبادت سے کہ پاؤں مبارک سوج کر ورم کر آئے۔

وشدَّ مِنْ سَغَبٍ أحشاءهُ وَطَوى

تحتَ الحجارةِ كشحاً مترفَ الأدمِ

۳۰۔ باندھا اور لپیٹا فاقوں سے اپنے شکم مبارک کو پتھر سے ایسے شکم مبارک کو کہ نہایت نازک جلد تھا۔

وراودتهُ الجبالُ الشُّمُّ من ذهبٍ

عن نفسهِ فأراها أيما شمِمِ

۳۱۔ اونچے پہاڑ سونے کے بن کر آئے کہ اپنی طرف آپ ﷺ کو مائل کریں آپ ﷺ نے کچھ توجہ نہ کی اور ہمت بلند رکھی۔

وأكّدتْ زُهْدَهُ فيها ضرورتهُ

إنَّ الضرورةَ لاتعدو على العصمِ

۳۲۔ بہت مضبوط کر دیا آپ کے زہد کو پہاڑوں سے آپ ﷺ کی ضرورت نے بے شک ضرورت عصمت پر غلبہ نہیں کرتی۔

وَكَيفَ تَدْعُو إلَى الدُّنيا ضَرُورَةُ مَنْ

لولاهُ لم تخرج الدنيا من العدمِ

۳۳۔ اور کیوں ضرورت اس ذات کو دنیا کی طرف مائل کرے کہ اگر وہ نہ ہوتے تو دنیا بھی عدم سے نہ نکلتی۔

محمدٌ سيدُ الكونينِ والثَّقَلَيْ

نِ والفريقينِ من عُربٍ ومن عجمِ

۳۴۔ وہ محمد ﷺ جو دنیا اور آخرت کے سردار اور جن و انس کے سردار اور دونوں فریقوں عرب و عجم کے سردار ہیں۔

نبيُّنَا الآمرُ الناهي فلا أحدٌ

أبَرَّ فى قَوْلِ لا مِنْهُ وَلا نَعَمِ

۳۵۔ ہمارے نبی امر و نہی عن المنکر کرنے والے کوئی اُن سا قول کا سچا نہیں نہ کہنے اور ہاں کہنے میں۔

هُوَ الحَبيبُ الذى تُرْجَى شَفاعَتُهُ

لِكُلِّ هَولٍ مِنَ الاهوالِ مُقتَحَمِ

۳۶۔ وہی اللہ کے ایسے حبیب ہیں کہ جن کی شفاعت کی اُمید ہے ہر ایک آنے والے خوف کے وقت۔

دعا إلى اللهِ فالمستمسكونَ بهِ

مستمسكونَ بحبلٍ غيرِ منفصمِ

۳۷۔ انہوں نے اللہ کی طرف بلایا جس نے ان کا دامن پکڑا تو ایسی مضبوط رسّی کو پکڑا جو ٹوٹنے والی نہیں۔

فاقَ النبيينَ فى خلْقٍ وفى خُلُقٍ

ولمْ يدانوهُ فى علمٍ ولا كَرَمِ

۳۸۔ نبیوں پر برتری لے گئے خلقت اور خلق میں اور وہ نبی علم اور کرم میں اُن کے مرتبہ کے قریب بھی نہ پہنچ سکے۔

وكلهمُ من رسول اللهِ ملتمسٌ
غَرْفاً مِنَ البَحْرِ أَوْ رَشْفاً مِنَ الدِّيَمِ

۳۹۔ وہ سب کے سب رسول اللہ ﷺ سے التماس کرتے ہیں جیسے دریا سے ایک چلو یا مینہ سے ایک گھونٹ پانی کا۔

وواقفونَ لديهِ عندَ حَدِّهِمِ
من نقطةِ العلمِ أومنْ شكلةِ الحكمِ

۴۰۔ اُن کے روبرو کھڑے ہیں اپنے رُتبہ سے آپ ﷺ کے علم سے ایک نقطہ یا حکمتوں سے ایک حکمت حاصل کرنے کے لئے۔

فهْوَ الذى تمَّ معناهُ وصُورَتُه
ثمَّ اصطفاهُ حبيباً بارئُ النَّسمِ

۴۱۔ یہ وہ ہیں جن پر کمالات باطنی اور ظاہری ختم ہیں پھر مخلوق کو پیدا کرنے والے نے اُن کو اپنا حبیب چن لیا۔

مُنَزَّهٌ عن شريكٍ فى محاسنهِ
فَجَوْهَرُ الحُسْنِ فيهِ غيرُ مُنْقَسِمِ

۴۲۔ اپنی خوبیوں میں شریک سے پاک ہیں چنانچہ جوہر حسن ان میں تقسیم ہونے والا نہیں۔

دَعْ ما ادَّعَتْهُ النَّصارَى فى نَبِيِّهِمِ
وَاحكُمْ بما شِئْتَ مَدْحاً فيهِ واحْتَكِمِ

۴۳۔ جو نصاریٰ اپنے نبی کے بارے میں کہتے ہیں وہ تو نہ کہہ اور جس قدر چاہے آپ ﷺ کی مدح میں کہہ اور سن۔

وانْسُبْ إلى ذاتِهِ ما شِئْتَ مِنْ شَرَفٍ
وَانْسُبْ إلى قَدْرِهِ ما شِئْتَ مِنْ عِظَمِ

۴۴۔ جس قدر چاہے آپ ﷺ کی ذات کو شرف سے نسبت دے اور جس قدر تو چاہے آپ ﷺ کے رُتبہ سے بزرگی کو منسوب کر۔

فإن فضلَ رسولِ اللهِ ليس لهُ
حَدٌّ فيُعْرِبَ عنه ناطِقٌ بفَمِ

۴۵۔ بے شک رسول اللہ ﷺ کے فضل کی کوئی حد نہیں جو کوئی کہنے والا اپنے مُنہ سے ظاہر کرے۔

لو ناسبتْ قدرهُ آياتهُ عظماً
أحيا اسمهُ حينَ يُدعى دارسَ الرِّممِ

۴۶۔ اگر آپ ﷺ کے رتبہ کے موافق آپ ﷺ کے معجزے ہوتے بزرگی میں تو آپ ﷺ کے نام سے بوسیدہ ہڈیاں زندہ ہوجاتیں جب بلائی جاتیں۔

لَم يَمتَحِنَّا بما تعيا العُقولُ بِهِ
حرصاً علينا فلم نرتبْ ولم نهمِ

۴۷۔ آپ ﷺ نے ہم پر احکامِ شریعت اس قدر نہیں رکھے کہ جس سے عقلیں عاجز آجائیں ہم پر کمال شفقت فرمائی تو ہم نہ شک میں پڑے اور نہ حیران ہوئے۔

أعيا الورى فهمُ مَعناهُ فليس يُرى
فى القُرْبِ والبعدِ فيهِ غير منفحِمِ

۴۸۔ آپ ﷺ کے کمالات کے دریافت کرنے میں ساری خلقت عاجز رہ گئی۔ قرب وبعد میں سوائے فہم کی عاجزی کے کچھ دکھائی نہیں دیتا۔

كالشمسِ تظهرُ للعينينِ من بُعُدٍ
صَغِيرَةً وَتُكِلُّ الطَّرْفَ مِنْ أَمَمِ

۴۹۔ جیسے آفتاب کہ آنکھوں کو دور سے چھوٹا معلوم ہوتا ہے اور دیکھو تو آنکھیں چندھیا جاتی ہیں۔

وكيفَ يُدْرِكُ فى الدُّنْيَا حَقِيقَتَهُ
قومٌ نيامٌ تسلَّوا عنهُ بالحُلُمِ

۵۰۔ اور کیونکر دریافت کرے آپ ﷺ کی حقیقت دنیا میں وہ قوم جو نیند میں ہے اور خواب میں تسلی کئے ہوئے ہے۔

فمبلغُ العلمِ فيهِ أنهُ بشرٌ
وأنهُ خيرُ خلقِ اللهِ كلهمِ

۵۱۔ علم کی رسائی یہاں تک ہے کہ وہ بشر ہیں اور بے شک وہ اللہ کی ساری مخلوق سے بہتر ہیں۔

وَكُلُّ آيٍ أَتَى الرُّسْلُ الكِرامُ بها
فإنما اتَّصلتْ من نورهِ بهمِ

۵۲۔ اور جتنے معجزے تمام انبیاء علیہم السلام لائے ہیں وہ سب آپ ﷺ کے نور سے اُن کو ملے ہیں۔

فإنهُ شمسُ فضلٍ همُ كواكبها
يُظْهِرْنَ أَنْوارَها للناسِ فى الظُّلَمِ

۵۳۔ کیونکہ آپ ﷺ فضل کے آفتاب ہیں اور سب انبیاء ستارے ہیں جو اس سورج کے انوار لوگوں کے لئے تاریکی میں ظاہر کرتے ہیں۔

أكرمْ بخلقِ نبيٍّ زانهُ خُلُقٌ
بالحُسْنِ مُشْتَمِلٍ بالبِشْرِ مُتَّسِمِ

۵۴۔ نبی ﷺ کی تخلیق کیا عمدہ ہے کہ خلقِ عظیم نے جن کی صورت کو زینت دی ہے کہ حسن بھی جلوہ گر ہے اور تازہ روئی جدا روح افزا ہے۔

كالزَّهرِ فى تَرَفٍ والبَدْرِ فى شَرَفٍ
والبَحْرِ فى كَرَمٍ والدهرِ فى هِمَمِ

۵۵۔ تازگی میں شگوفہ کی طرح اور شرف میں چودھویں کا چاند ہیں بخشش میں دریا کی مانند اور ہمت میں دہر کی طرح ہیں۔

كأنهُ وهو فردٌ من جلالتِهِ
فى عَسْكَرٍ حينَ تلْقاهُ وفى حَشَمِ

۵۶۔ اور جلالت میں اکیلے ایسے ہیں جیسے بڑے لشکر میں ہوں جب تو انہیں دیکھے اور شان وشوکت والے ہیں۔

كَأَنَّما اللُّؤْلُؤُ المَكْنونُ فى صَدَفٍ
من معدنَى منطقٍ منهُ ومبتسمِ

۵۷۔ اور جب بات کریں تو چھپے ہوئے موتی سیپ سے ظاہر ہوں ایک نطق کی کان اور ایک تبسم کی کان دونوں کے موتی ہیں۔

لا طِيبَ يَعْدِلُ تُرْباً ضَمَّ أَعْظُمَهُ
طُوبَى لِمُنْتَشِقٍ منهُ ومُلْتَثِمِ

۵۸۔ جو آپ ﷺ کے جسم مبارک سے مٹی لگی ہے کوئی خوشبو اس کے برابر نہیں خوشحالی اُس کے لئے ہے جو اُس کو سونگھے اور چومے۔

أبان مولدُهُ عن طيبِ عُنصرِهِ

يا طِيبَ مُبْتَدَإٍ منه ومُخْتَتَمِ

۵۹۔ ظاہر کر دیا آپ ﷺ کی ولادت نے آپ ﷺ کے عنصر کی پاکیزگی کو واہ کیا پاکیزگی ہے اول بھی اور آخر بھی۔

يومٌ تفرّسَ فيهِ الفرسُ أنهمُ

قد أنذروا بحلولِ البؤسِ والنقمِ

۶۰۔ اس روز جب فارسیوں نے جان لیا کہ وہ سختی اور عذاب کے آنے سے ڈرائے جائیں گے۔

وباتَ إيوانُ كسرى وهو منصدعٌ

كشملِ أصحابِ كسرى غيرَ ملتئمِ

۶۱۔ اور نوشیرواں کے محل کے کنگرے گر گئے اور وہ پھر نہیں ملنے کے جیسے اُس کے یارومددگار نہ ہوں۔

والنّارُ خامِدَةُ الأنفاس مِنْ أسَفٍ

عليه والنّهرُ ساهي العينِ من سدمِ

۶۲۔ فارسیوں کی آگ نے ٹھنڈی سانس لی افسوس سے اوپر نوشیرواں کے اور پریشانی سے اُن کی نہر سوکھ گئی۔

وساء ساوةَ أن غاضتْ بحيرتها

ورُدَّ واردها بالغيظِ حين ظمي

۶۳۔ اور غمگین کیا ساوہ کو کہ اُس کا پانی سوکھ گیا اور اس پر سے پیاسے غصہ کرتے ہوئے پھر گئے۔

كأنَّ بالنارِ مابالماءِ من بللٍ

حُزْناً وبالماءِ ما بالنّارِ من ضرمِ

۶۴۔ گویا آگ غم سے پانی ہوگئی جیسے پانی تر ہوتا ہے اور پانی غم سے ایسا بھڑکا کہ (آگ کی طرح) خشک ہوگیا جیسے سوکھی مٹی ہو۔

والجنُّ تهتفُ والأنوار ساطعةٌ

والحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنىً ومِنْ كَلِمِ

۶۵۔ اور جن آواز دیتے تھے۔ آپ ﷺ کے ظہور کی اور انوار بلند ہوتے تھے اور حق ظاہر ہوتا ان انوار کے باطن سے اور ان کی آواز سے۔

عَمُوا وصمُّوا فإعلانُ البشائرِ لمْ

تُسْمَعْ وَبارِقَةُ الإنْذارِ لَمْ تُشَمِ

۶۶۔ اندھے اور بہرے ہو گئے کافر کہ انہوں نے خوش خبریوں کے اعلان نہ سنے اور ڈرانے کی بجلیاں نہ دیکھیں۔

مِنْ بَعْدِ ما أَخْبَرَ الأقْوامَ كاهِنُهُمْ

بأنَّ دينَهُمُ المُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

۶۷۔ بعد اس کے کہ اُن کے کاہنوں نے خبر دی تھی کہ اُن کا دین ٹیڑھا ہو گیا کہ اب سیدھا نہ ہوگا۔

وبعدَ ما عاينوا في الأفقِ من شُهُبٍ

منقضةٍ وفقَ ما في الأرضِ من صنمِ

۶۸۔ اور بعد اس کے کہ اُفق آسمان سے آگ کے شعلے گرتے نظر آئے اس کے موافق زمین میں بُت اُلٹے ہو کر گر پڑے۔

حتى غدا عن طريقِ الوحيِ مُنهزمٌ

من الشياطينِ يقفو إثرَ منهزمِ

۶۹۔ یہاں تک کہ وحی کی راہ سے بھاگتے تھے شیاطین ایک کے پیچھے ایک۔

كأنهُمْ هَرَباً أبطالُ أبْرَهَةٍ

أوْ عَسْكَرٌ بالحَصَى مِنْ رَاحَتَيْهِ رُمِي

۷۰۔ گویا وہ بھاگنے میں شیاطین ابرہہ کا لشکر تھا یا وہ لشکر تھا جس پر آپ ﷺ نے کنکر مارے تھے۔

نَبْذاً بِهِ بَعْدَ تَسْبِيحٍ بِبَطْنِهِما

نَبْذَ المُسَبِّحِ مِنْ أحشاءِ مُلْتَقِمِ

۷۱۔ اُن کنکروں کا پھینکنا تھا بعد اس کے کہ انہوں نے آپ ﷺ کی ہتھیلی میں تسبیح کہی لقمہ بنانے والی مچھلی کے پیٹ سے جیسے (حضرت یونس علیہ السلام کو) جو تسبیح کہنے والے تھے باہر پھینکا۔

جاءتْ لدَعْوَتِهِ الأشجارُ ساجِدَةً

تَمْشِي إليهِ عَلَى ساقٍ بِلا قَدَمِ

۷۲۔ آپ ﷺ کے بُلانے پر درخت سجدہ کرتے آئے اپنی پنڈلیوں پر بغیر پاؤں کے چلتے آئے۔

كأنَّما سَطَرَتْ سَطْراً لِمَا كَتَبَتْ

فروعها من بديعِ الخطِّ في اللقمِ

۷۳۔ گویا ان درختوں کی شاخوں نے راہ کے درمیان ایک نادر خط سے آپ ﷺ کے کمال لکھے۔

مثلَ الغمامةِ أنى سَارَ سائرةً

تقيهِ حرَّ وطيسٍ للهجيرِ حمي

۷۴۔ مانند ابر کے ٹکڑے کے جو آپ ﷺ کے ساتھ چلتا گرمی کے موسم میں دوپہر کو گرمی سے آپ ﷺ کو بچاتا تھا۔

أقسمتُ بالقمرِ المنشقِ إنَّ لهُ

مِنْ قَلْبِهِ نِسْبَةً مَبْرُورَةَ القَسَمِ

۷۵۔ میں سچی قسم کھاتا ہوں شق ہونے والے چاند کی کہ اسے آپ ﷺ کے قلب مبارک سے نسبت ہے۔

ومَا حَوَى الغارُ مِنْ خَيْرٍ ومَنْ كَرَمٍ

وكلُّ طرفٍ من الكفارِ عنه عمي

۷۶۔ اور وہ جو غار نے خیر و کرم جمع کیا اور تمام کفار کی آنکھیں آپ ﷺ کو دیکھنے سے اندھی ہوگئیں۔

فالصدقُ في الغارِ والصديقُ لم يرما

وَهُمْ يقولونَ ما بالغارِ مِنْ أرِمِ

۷۷۔ صدق آپ ﷺ سراپا سچ اور صدیق رضی اللہ عنہ جب دونوں غار میں تھے ان کو نہ دکھائی دیئے وہ کہتے کہ غار کے اندر کوئی نہیں (کافروں کو دونوں نظر نہ آئے)

ظَنُّوا الحَمامَ وظَنُّو العَنْكَبُوتَ على

خيرِ البَرِيَّةِ لَمْ تَنْسُجْ ولَمْ تَحُمِ

۷۸۔ انہوں نے گمان کیا کہ مکڑی نے آپ ﷺ پر جالا نہیں تنا اور کبوتر نے انڈے نہیں دیئے بلکہ پہلے سے ایسے ہی ہے۔

وقايةُ اللهِ أغنتْ عن مضاعفةٍ

من الدروعِ وعن عالٍ من الأطمِ

۷۹۔ اللہ کی نگہبانی نے آپ ﷺ کو بے پرواہ کر دیا زرہوں سے جو تہہ بر تہہ ہوں اور بلندی والے قلعوں سے۔

ما سامني الدهرُ ضيماً واستجرت بهِ

إلاّ ونلتُ جواراً منهُ لم يضمِ

۸۰۔ مجھ پر جب بھی زمانہ نے رنج اور ذلت سے ظلم کیا تو میں نے آپ ﷺ کی پناہ لی فوراً حمایت میں آ گیا اور اس کے ستم سے بچ گیا۔

ولا الْتَمَسْتُ غِنَى الدَّارَيْنِ مِنْ يَدِهِ

إلاّ استلمتُ الندى من خيرِ مُستلمِ

۸۱۔ جب میں نے آپ ﷺ سے دارین کی مالداری چاہی اُن کے دستِ مبارک سے تو میں نے بخشش کو چوما اُن کے دستِ مبارک سے جو سب سے بہتر ہے۔

لاتنكرُ الوحىَ من رؤياهُ إنَّ لهُ

قَلْباً إذا نامَتِ العَيْنانِ لَمْ يَنَمِ

۸۲۔ خواب میں اُن کی وحی کا تو انکار مت کر کیونکہ اُن کا وہ دل ہے کہ جب آپ ﷺ کی دونوں آنکھیں سو جاتیں تو وہ نہ سوتا۔

وذاكَ حينَ بُلوغٍ مِنْ نُبُوَّتِهِ

فليسَ يُنْكَرُ فيهِ حالُ مُحْتَلِمِ

۸۳۔ یہ تو آپ ﷺ کی نبوت کے بلوغ کا وقت تھا اور اس حال مین خواب کا انکار نہیں ہو سکتا۔

تَبارَكَ اللهُ ما وحْيٌ بمُكْتَسَبٍ

وَلا نَبِيٌّ عَلَى غَيْبٍ بِمُتَّهَمِ

۸۴۔ اللہ بزرگ و برتر ہے وحی کسب سے حاصل نہیں ہوتی اور کوئی نبی بھی غیب کی خبر سے تہمت نہ کیا گیا (کہ اسے جھوٹا کہا جائے غیب بتانے میں)۔

كَمْ أبْرَأَتْ وَصِبا باللَّمْسِ راحتهُ

وأَطْلَقَتْ أرِباً مِنْ رِبْقَةِ اللَّمَمِ

۸۵۔ کتنے ہی بیمار اچھے ہو گئے آپ ﷺ کے ہاتھ لگانے سے اور بہت سے محتاج دیوانگی سے رہا ہو گئے آپ ﷺ کے دستِ مبارک کے سبب۔

وَأَحيته السنَةَ الشَّهْبَاءَ دَعْوَتُهُ

حتى حَكَتْ غُرَّةً فى الأَعْصُرِ الدُّهُمِ

۸۶۔ اور قحط کا سال جو سیاہ تھا آپ ﷺ کی دعا سے زندہ ہو گیا اور اس سیاہی میں سفید روشن ہوا۔

بعارضٍ جادَ أو خلتَ البطاحَ بها

سيبٌ من اليَمِ أو سيلٌ من العرمِ

۸۷۔ اس بادل سے ایسا برسا کہ اسے تو بڑی ندیاں خیال کرے اس دریا کے عطائے کثیر سے یا ایک روپانی کی سخت بند سے کھل گئی۔

دعنى ووصفى آياتٍ له ظهرتْ

ظهورَ نارِ القرى ليلاً على علمِ

۸۸۔ مجھے حضرت کے معجزے بیان کرنے کے لئے چھوڑ دے جو اُن سے ظاہر ہوئے جیسے رات کو پہاڑ کے اوپر مہمانی کی آگ ظاہر ہوتی ہے۔

فالدرُّ يزدادُ حُسناً وهو منتظمٌ

وليسَ ينقصُ قدراً غير منتظمِ

۸۹۔ پس موتیوں کی خوبی پرونے سے زیادہ ہو جاتی ہے اور نہ پرونے سے بھی کچھ عزت کم نہیں ہوتی۔

فما تَطاوَلُ آمالُ المَدِيح إلى

ما فيهِ مِنْ كَرَمِ الأَخلاَقِ والشِّيَمِ

۹۰۔ پس مدح کرنے والے کی آرزوئیں کیوں نہ بڑھیں اُس چیز کی طرف جو آپ ﷺ کے اخلاق بزرگ اور خصلتوں میں ہیں۔

آياتُ حقٍ من الرحمنِ مُحدثةٌ

قَدِيمَةٌ صِفَةُ المَوْصوفِ بالقِدَمِ

۹۱۔ وہ آیاتِ حق ہیں رحمن جل جلالہ کی بارگاہ سے، مُحدث لفظوں میں ہیں قدیم معنی میں وہ اس کی صفت ہیں جو قدم سے موصوف ہے۔

لم تقترنْ بزمانٍ وهي تخبرنا

عَنه المعادِ وعَنْ عادٍ وعَنْ إرَمِ

۹۲۔ نہ مقترن تھیں زمانہ سے اور وہ ہم کو خبر دیتی ہیں آخرت کی اور اولادِ عاد کی اور قومِ ارم کی۔

دامَتْ لَدَيْنا فَفاقَتْ كلَّ مُعْجِزَةٍ

مِنَ النَّبِيِّينَ إذْ جاءتْ ولَمْ تَدُمِ

۹۳۔ ہمیشہ رہیں گے ہمارے پاس یہ معجزے جو سب نبیوں کے معجزوں سے فائق ہیں کہ اُن کے معجزے ہوئے اور نہ رہے۔

مُحَكَّماتٌ فما تبقينَ من شبهٍ

لذي شقاقٍ وما تبغينَ من حكمِ

۹۴۔ وہ آیات ایسی محکمات ہیں کہ کسی دُشمن کے لئے جائے شبہ نہیں اور نہ ہی کسی حاکم کو چاہتی ہیں کہ فیصلہ کرے۔

ما حُورِبَتْ قَطُّ إلاَّ عادَ مِنْ حَرَبٍ

أَعْدَى الأعادى إليها مُلقِي السَّلَمِ

۹۵۔ ان آیات سے جب کسی دُشمن بدترین دشمنوں میں سے نے جنگ کی تو وہ باز آیا صلح کرتا ہوا۔

رَدَّتْ بلاغَتُها دَعْوى مُعارِضِها

ردَّ الغيور يدَ الجانى عن الحُرَمِ

۹۶۔ ان کی بلاغت نے معارضہ کرنے والے کو ایسا رد کیا ہے جیسے غیرت مند مرد گناہ کرنے والے کا ہاتھ اپنی حرم سے رد کرتا ہے۔

لها مَعانٍ كَمَوْجِ البَحْرِ فى مَدَدٍ

وفَوْقَ جَوْهَرِهِ فِي الحُسْنِ والقِيَمِ

۹۷۔ ان آیات کے ایسے معانی ہیں جیسے دریا کی موجیں ایک دوسرے کی مدد کرتی ہیں اور اس دریا کے جوہر سے فوق ہیں حسن و قیمت میں۔

فما تُعَدُّ وَلا تُحْصَى عَجَائبُها

ولا تُسامُ عَلَى الإكثارِ بالسَّأَمِ

۹۸۔ پس شمار نہیں کئے جا سکتے قرآن کے عجائب اور ملالت کے ساتھ ان عجائب کی خریداری نہیں کی جاتی ہے کیونکہ وہ بہت زیادہ ہیں احاطہ نہیں ہوتے۔

قَرَّتْ بها عينُ قاريها فقلت له

لقد ظَفِرتَ بِحَبْلِ الله فاعْتَصِمِ

۹۹۔ اُس کے پڑھنے والے کی آنکھیں ٹھنڈی ہوئی میں نے اُس سے کہا تو (بڑے نصیب والا ہے) کہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ کر کامیاب ہوا ہے۔

إنْ تَتْلُها خِيفَةً مِنْ حَرِّ نارِ لَظَى

أُطْفأْتَ نارَ لَظَى مِنْ وِرْدِها الشَّجِمِ

۱۰۰۔ اگر تو وہ آیات پڑھے آتشِ دوزخ کے خوف سے تو تو نے وہ آگ بجھا دی ان آیات کے سرد پانی سے۔

كأنها الحوضُ تبيضُ الوجوه به

مِنَ العُصاةِ وقد جاءُوهُ كَالحُمَمِ

۱۰۱۔ گویا وہ حوضِ کوثر ہیں جس سے منہ سفید ہوتے ہیں ان گناہگاروں کے جو کوئلوں کی مانند کالے ہوں گے۔

وَكالصِراطِ وكالمِيزانِ مَعدِلَةً

فالقِسْطُ مِنْ غَيرِها فى الناس لَمْ يَقُمِ

۱۰۲۔ اور عدل میں جیسے صراط اور میزان ہیں کہ اُن کے علاوہ لوگوں کے لئے عدل قائم نہیں ہوسکتا۔

لا تعْجَبَنْ لِحَسُودٍ راحَ يُنكِرُها

تَجاهُلاً وهُوَ عَينُ الحاذِقِ الفَهِمِ

۱۰۳۔ تعجب نہ کر اگر حاسد انکار کرے جان بوجھ کر کہ وہ خوب زیرک ہے اور سمجھا ہوا ہے۔

قد تنكرُ العينُ ضوء الشمس من رمدٍ

ويُنْكِرُ الفَمُ طَعْمَ الماء مِنْ سَقَم

۱۰۴۔ کیونکہ آنکھ انکار کرتی ہے آفتاب کا آشوبِ چشم کے سبب اور بیماری کے سبب منہ پانی کے مزے کا انکار کرتا ہے۔

ياخيرَ من يَمَّمَ لعافونَ ساحتَهُ

سَعْياً وفَوْقَ مُتُونِ الأَيْنُقِ الرُّسُمِ

۱۰۵۔ اے بہتر اُن میں کہ جن کے فضل کا لوگ احسان طلب کرتے ہیں دوڑ کے آتے ہیں پیدل اور اونٹوں پر سوار پے در پے۔

وَمَنْ هُو الآيَةُ الكُبْرَى لِمُعْتَبِرٍ

وَمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ العُظْمَى لِمُغْتَنِمِ

۱۰۶۔ اور وہ ذات پاک آیتِ کبریٰ ہے عبرت والے کے واسطے اور وہی ہے نعمتِ عظمیٰ غنیمت گننے والے کو۔

سريتَ من حرمٍ ليلاً إلى حرمٍ

كما سرى البدرُ فى داءٍ من الظلمِ

۱۰۷۔ سیر فرمائی آپ ﷺ نے شب میں ایک حرم (بیت اللہ) سے دوسرے حرم (بیت المقدس) تک جیسے چودھویں کا چاند چلے اندھیری رات میں۔

وَبِتَّ تَرْقَى إلَى أنْ نِلْتَ مَنْزِلَةً

من قابِ قوسينِ لم تدركْ ولم ترمِ

۱۰۸۔ اور ترقی کئے گئے، یہاں تک کہ قاب قوسین کے رُتبہ کو پہنچے جو نہ ادراک کیا جاتا ہے اور نہ طلب کیا جاتا ہے۔

وقدّمتك جميعُ الأنبياء بها

والرُسْلِ تَقْدِيمَ مَخْدُومٍ عَلَى خَدَمِ

۱۰۹۔ اس رُتبہ کے سبب تمام انبیاء کرام علیہم السلام نے آپ ﷺ کو مقدم کیا اور تمام رسولوں نے جیسے خادم اپنے مخدوم کو مقدم کرتے ہیں۔

وأنت تخترق السبعَ الطِّباقَ بهمْ

فى مَوْكِبٍ كنتَ فيهِ صاحِبَ العَلَمِ

۱۱۰۔ اور آپ ﷺ پھاڑتے گئے ساتوں طبق آسمان کے اس طرح کہ ایک لشکر میں جھنڈا آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہو۔

حتى إذا لَمْ تَدَعْ شَأْواً لِمُسْتَبِقٍ

من الدنوِ ولا مرقىً لمستنمِ

۱۱۱۔ یہاں تک کہ باقی نہ رکھا آگے جانا کسی آگے جانے والے کا نزدیکی میں اور نہ اوپر جانے کے لئے کوئی بالا خانہ باقی رکھا۔

خفضتَ كلَّ مقامٍ بالإضافة إذ

نُودِيتَ بالرَّفْعِ مِثْلَ المُفْرَدِ العَلَمِ

۱۱۲۔ اضافت سے ہر مقام کو آپ ﷺ نے پست کر دیا۔ اس لئے کہ آپ ﷺ بلندی پر بلائے گئے جیسے منادی مفرد علم رفع سے پڑھا جاتا ہے۔

كيما تفوزَ بوصلٍ أيِّ مستترٍ

عن العيونِ وسرٍّ أيِ مُكتتمِ

۱۱۳۔ یہاں تک کہ ایسے وصال سے بہرہ ور ہوئے جو آنکھوں سے کمال پوشیدہ ہے اور ایسے راز سے جو نہایت پوشیدہ ہے۔

فَحُزْتَ كلَّ فَخَارٍ غيرَ مُشْتَرَكٍ

وجُزْتَ كلَّ مَقامٍ غيرَ مُزْدَحَمِ

۱۱۴۔ آپ ﷺ کو ایسے رُتبے حاصل ہوئے جو باعث فخر ہیں اور کوئی ان میں شریک نہیں اور گزرے آپ ﷺ ہر مقام سے کہ وہاں کوئی اور نہ تھا۔

وَجَلَّ مِقْدارُ ما وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ

وعزَّ إدْراكُ ما أُولِيتَ مِنْ نِعَمِ

۱۱۵۔ اور بہت ہیں بزرگی میں وہ رتبے جو آپ ﷺ کو دیئے گئے اور جو نعمتیں آپ ﷺ کو عطا ہوئیں کسی کے ادراک میں نہ آئیں۔

بُشْرى لَنا مَعْشَرَ الإسلامِ إنَّ لنا

من العنايةِ رُكناً غيرَمنهدمِ

۱۱۶۔ اے گروہِ اسلام ہم کو بہت بشارت ہے کہ ہمارے واسطے ایسا رکن عنایت ہوا جو نہ کبھی خراب ہوا اور نہ گرے۔

لَمَّادعا الله داعينا لطاعتهِ

بأكرمِ الرُسْلِ كنّا أكرمَ الأممِ

۱۱۷۔ جب بلایا اللہ نے ہمارے بلانے والے کو اُن کی اطاعت کی وجہ سے تو اُن کو بزرگ ترین کیا رسولوں میں سے اور ہم کو بزرگ ترین امت سے کیا۔

راعتْ قلوبَ العدا أنباءُ بعثتهِ

كَنَبْأَةٍ أَجْفَلَتْ غَفْلاً مِنَ الغَنَمِ

۱۱۸۔ دشمن جتنے بھی تھے اُن کے دلوں کو آپ ﷺ کی بعثت کی خبر نے ڈرا دیا جیسے ایک بکری غافل ڈر جاتی ہے، اور بھاگتی ہے بکریوں سے۔

ما زالَ یلقاهمُ فی کلِّ معترکٍ

حتی حَکَوْا بالقنا لَحماً علی وضَمِ

۱۱۹۔ آپ ہمیشہ جہاد کرتے رہے کافروں سے ہر معرکہ میں یہاں تک کافر نیزوں پر یوں معلوم ہوتے تھے جیسے گوشت نیزے پر لٹکایا جاتا ہے۔

ودوا الفرار فکادوا یغبطونَ بهِ

أشلاءَ شالتْ مع العقبانِ والرَّخمِ

۱۲۰۔ وہ بھاگنے کو دوست رکھتے اور قریب تھا کہ رشک کریں ان پر جن کے گوشت عقاب اور پرندے اوپر لے گئے۔

تمضی اللیالی ولا یدرونَ عدتها

ما لَمْ تَکُنْ مِنْ لیالِی الأَشْهُرِ الحُرُمِ

۱۲۱۔ راتیں گذرتی جاتی تھیں اور کافر نہ جانتے تھے اُن کے شمار جب تک راتیں اُن مہینوں کی نہ ہوتیں جن میں لڑائی حرام ہے۔

کأنّما الدِّینُ ضَیْفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ

بِکلِّ قَرْمٍ إلَی لحْمِ العِدا قَرِمِ

۱۲۲۔ گویا دین اسلام اُن کے گھروں میں ایسا مہمان آیا ہے ہر سردار پر کہ دشمنوں کے گوشت کھانے پر بہت حریص ہے۔

یَجُرُّ بَحْرَ خَمِیسٍ فوقَ سابِحَةٍ

یرمی بموجٍ من الأبطالِ ملتطمِ

۱۲۳۔ دریائے جنگ جو تیز رفتار گھوڑوں پر ہے ان کو کھینچتا ہے اور بہادروں کی موج کو پھینکتا ہے تھپڑیں لگاتا ہوا۔

من کلِّ منتدبٍ للّٰه محتسبٍ

یَسْطو بِمُسْتَأْصِلٍ لِلْکُفْرِ مُصطَلِمِ

۱۲۴۔ ہر اجابت کرنے والا اللہ سے امید رکھنے والا ہے کافروں کو جڑ سے اکھیڑنے کا اکھیڑنے میں حملہ کرتا ہے۔

حتَّی غَدَتْ مِلَّةُ الإسلام وهْیَ بِهِمْ

مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِها مَوْصُولَةَ الرَّحِمِ

۱۲۵۔ یہاں تک کہ ملتِ اسلام جو غریب تھی کوئی اسے کچھ نہ جانتا تھا اپنے اقرباء سے مل گئی۔

مکفولةً أبداً منهم بخیرِ أبٍ

وخیرِ بعلٍ فلم تیتم ولم تئمِ

۱۲۶۔ وہ ملت ہمیشہ کفالت میں ہے اچھے باپ اور اچھے شوہر کی پس نہ یتیم ہوگی اور نہ بیوہ ہوگی۔

هُم الجِبالُ فَسَلْ عنهمْ مُصادِمَهُمْ

ماذا رأی مِنْهُمُ فی کلِّ مُصطَدَمِ

۱۲۷۔ وہ لشکر اسلام پہاڑ ہیں اُن سے پوچھ کافروں کو صدمے پہنچانے کی خبر کہ کافروں نے کیا دیکھا ہے ان سے ہر معرکہ میں۔

وسل حُنیناً وسل بدراً وسلْ أُحُداً

فُصُولَ حَتْفٍ لهُمْ أدْهَی مِنَ الوَخَمِ

۱۲۸۔ جنگ حنین اور جنگ بدر اور جنگِ احد کا حال پوچھ کہ کافروں کے لئے موت کی فصلیں وبا سے زیادہ سخت تھیں۔

المصدری البیضَ حُمراً بعدَ ما وردت

من العدا کلَّ مُسْوَدٍّ من اللممِ

۱۲۹۔ (وہ صحابہ رضی اللہ عنہم) دشمنوں کے خون سے سفید تلواروں کو سرخ نکالنے والے بعد اُن کو سیاہ بادلوں کے کاٹنے کے۔

وَالکاتِبِینَ بِسُمْرِ الخَطِّ مَا تَرَکَتْ

أقلامھمْ حرفَ جسمٍ غَیْرَ منعجمِ

۱۳۰۔ اور وہ (صحابہ رضی اللہ عنہم) نیزوں کی قلموں سے خط لکھنے والے کہ ان کے قلموں نے کسی حرف جسم کو بے نقطہ ضرب کے نہ چھوڑا۔

شا کی السِّلاح لھم سیمی تمیزھمْ

والوردُ یمتازُ بالسیمی عن السلمِ

۱۳۱۔ ان کے ہتھیار تیار شدہ تھے یہ اُن کی نشانی تھی اُن کے امتیاز کی کہ گلاب درخت خاردار سے نشانی کے ساتھ ممتاز ہوتا ہے۔

تُھدی إلیكَ ریاحُ النصرِ نشرھمُ

فتحسبُ الزّھرَ فی الأکمامِ کلَّ کمی

۱۳۲۔ ان کی خوش خبریاں تجھ کو نصرت کی ہوا کا تحفہ آئی ہیں پس تو یہ گمان کرے کہ ہر خوبصورت گلاب غلاف میں چھپا ہوا ہے۔

کأنھمْ فی ظھورِ الخیلِ نبتُ رُباً

مِنْ شِدَّةِ الحَزمِ لاَ مِنْ شِدَّةِ الحُزُمِ

۱۳۳۔ گویا وہ اپنے گھوڑوں کی پشت پر ایسے ہیں جیسے اس میں درخت اُگے ہیں اپنی شجاعت اور احتیاط کے سبب نہ کہ زمین کی تنگی کے سبب۔

طارت قلوبُ العدا من بأسھمِ فرقاً

فما تُفَرِّقُ بین البھم والبُھمِ

۱۳۴۔ دشمنوں کے دلوں میں لرزہ پڑا جان کے ڈر سے کہ چار پائے کو آدمی سے نہیں پہچانتے ڈر اور غم سے۔

ومن تکنْ برسول اللہ نصرتُه

إن تلقهُ الأُسدُ فی آجامھا تجمِ

۱۳۵۔ جس کو رسول اللہ ﷺ سے نصرت آئے اگر شیر بھی اس سے ملے تو اس کے ڈر سے تابع ہو جاتے۔

ولن تری من ولیٍّ غیر منتصرٍ

بهِ ولا مِنْ عَدُوٍّ غَیْرَ مُنْعَجِمِ

۱۳۶۔ ہرگز تو کبھی نہ دیکھے گا کہ آپ ﷺ کا دوست مدد نہ پائے اور آپ ﷺ کا دشمن ٹکڑے ٹکڑے نہ ہو۔

أحلَّ أمّتهُ فی حرزِ ملّتهِ

کاللَّیْثِ حَلَّ مَعَ الأشبال فی أجَمِ

۱۳۷۔ اپنی امت کو اپنی ملت کے قلعہ میں ایسا لے لیا ہے جیسے شیر اپنے بچوں کو کچھار میں لے۔

کمْ جدَّلَتْ کلماتُ اللهِ من جدلٍ

فیهِ وکم خَصَمَ البُرْهانُ مِنْ خَصِمِ

۱۳۸۔ کلمات الٰہی نے بہت جھگڑنے والوں سے جنگ کی آپ ﷺ کی شان میں اور بہت بُرہانِ الٰہی نے جھگڑا کیا (یعنی غالب آئیں)

كفاكَ بالعِلْمِ فى الأُمّيِ مُعْجِزةً

فى الجاهليةِ والتأديبِ فى اليتمِ

۱۳۹۔ آپ ﷺ کو یہی معجزہ کافی ہے کہ جاہلیت کے زمانہ مین امی کو علم اور یتیم کو ادب حاصل ہوا۔

خَدَمْتُهُ بِمَديحٍ أَستَقِيلُ بِهِ

ذُنُوبَ عُمْرٍ مَضَى فى الشِّعْرِ والخِدَمِ

۱۴۰۔ میں نے آپ ﷺ کی مدح سے خدمت اس لئے کی ہے کہ وہ گناہ جو اتنی عمر میں کئے معاف ہو جائیں یعنی شعر کہتا رہا اور (دولت مندوں کی) خدمت کی ہے۔

إذ قلدانى ما تُخشى عواقبهُ

كأنَّنى بهما هَدْىٌ مِنَ النَّعَم

۱۴۱۔ کیونکہ میرے گلے میں پٹہ ڈالا ہے دونوں باتوں نے جس سے مجھے انجام کا خوف ہے۔ گویا میں ان دونوں باتوں سے حیوان ہوں جانوروں میں۔

أطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فى الحَالَتَيْنِ ومَا

حصلتُ إلاَّ على الآثامِ والندمِ

۱۴۲۔ میں نے لڑکپن کی گمراہی کی اطاعت کی دونوں حالتوں میں اور کچھ حاصل نہ ہوا سوائے گناہوں اور شرمندگی کے۔

فياخسارةَ نفسٍ فى تجارتها

لم تشترِ الدِّينَ بالدنيا ولم تَسُمِ

۱۴۳۔ بڑا افسوس ہے کہ نفس کو تجارت میں بڑا نقصان ہوا کہ دین کو نہ خریدا دنیا کے عوض اور مول نہ لیا۔

وَمَنْ يَبِعْ آجِلاً منهُ بعاجِلِهِ

يَبِنْ لهُ الغَبْنُ فى بَيْعٍ وَفى سَلَمِ

۱۴۴۔ جو شخص آخرت کے نفع کو دنیا کے نفع پر بیچتا ہے۔ اُس کو نقصان ظاہر ہوتا ہے خریداری موجود (بیع) اور آئندہ (بیع سلم) میں۔

إن آتِ ذنباً فما عهدى بمنتقضٍ

من النبى والاحبلى بِمُنْصَرِمِ

۱۴۵۔ اگرچہ میں نے گناہ کئے ہیں پر میرا پیمان نہیں ٹوٹے گا نبی ﷺ سے اور نہ میرا رشتہ ٹوٹے گا۔

فإنَّ لى ذمةً منهُ بتسميتى

مُحمداً وَهُوَ الْخَلْقِ بالذِّمَمِ

۱۴۶۔ کیونکہ میرے لئے آپ ﷺ کا عہد ہے اس سبب سے کہ میرا نام محمد ﷺ ہے اور آپ ﷺ مخلوق میں سب سے زیادہ عہد کو وفا کرنے والے ہیں۔

إنْ لَمْ يَكُن فى مَعادِى آخِذاً بِيَدِى

فضلاً والا فقلْ يازَلَّةَ القدمِ

۱۴۷۔ اگر آپ ﷺ آخرت میں فضل سے میری دستگیری نہ کریں تو کہو کہ ہائے پاؤں پھسل گئے۔

حاشاهُ أنْ يحرمَ الرَّاجى مكارمهُ

أو يرجعَ الجارُ منهُ غيرَ محترمِ

۱۴۸۔ ماشاء اللہ کہ آپ ﷺ کا امیدوار بخششوں کا محروم رہے یا پناہ لینے والا یوں ہی بغیر توقیر کے اُلٹا پھرے۔

ومنذُ ألزمتُ أفكاري مدائحهُ

وَجَدْتُهُ لِخَلاصِي خيرَ مُلْتَزِمِ

۱۴۹۔ اور میں نے جیسے آپ ﷺ کی مدح میں فکر کو لازم کر لیا آپ ﷺ کو اپنے چھٹکارے کے لئے اچھا ذمہ دار پایا ہے۔

وَلَنْ يَفُوتَ الغِنى مِنْهُ يداً تَرِبَتْ

إنَّ الحَيا يُنْبِتُ الأزهارَ فى الأكَمِ

۱۵۰۔ اور ہرگز اس ہاتھ کی بے نیازی فوت نہ ہو گی جو خاک پر پہنچا جس نے آپ ﷺ کا وسیلہ لیا کیونکہ بارش ٹیلوں پر سبزہ پیدا کرتی ہے۔

وَلَمْ أُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْيا التى اقتطفَتْ

يدا زُهيرٍ بما أثنى على هرِمِ

۱۵۱۔ اور میں نہیں چاہتا ہوں دنیا کے منافع جیسے زہیر (شاعر) نے ہاتھوں سے میوے چنے ہرم بن سنان کی ثناء کہنے میں۔

يا أكرَمَ الرُّسْلِ مالى مَنْ ألُوذُ به

سِوَاكَ عندَ حلولِ الحادِثِ العَمَمِ

۱۵۲۔ اے تمام مخلوق میں بزرگ تر آپ ﷺ کے سوا میرا کوئی ایسا نہیں جس سے پناہ چاہوں حادثۂ عام کے نازل ہونے میں۔

وَلَنْ يَضِيقَ رَسولَ الله جاهُكَ بى

إذا الكريمُ تَحَلّى باسْمِ مُنْتَقِمِ

۱۵۳۔ اور اے اللہ کے رسول آپ ﷺ کا مرتبہ میری شفاعت میں تنگی نہ کر جائے جس وقت وہ ذاتِ کریم اسمِ مُنتقم سے جلوہ گر ہو۔

فإنَّ من جُودِكَ الدنيا وَ ضَرَّتَها

ومن علومكَ علمَ اللوحِ والقلمِ

۱۵۴۔ بے شک دنیا اور آخرت آپ ﷺ کی بخششوں میں سے ہے اور لوح و قلم آپ ﷺ کے علموں میں سے ہیں۔

يا نَفْسُ لا تَقْنَطِى مِنْ زَلَّةٍ عَظُمَتْ

إنَّ الكَبائرَ فى الغُفرانِ كاللَّمَمِ

۱۵۵۔ اے میری جان نا اُمید نہ ہو بڑے گناہوں کے سبب سے اس لئے کہ بخشش میں بڑے گناہ چھوٹے ہیں۔

لعلَّ رحمةَ ربى حين يقسمها

تأتى على حسب العصيانِ فى القسمِ

۱۵۶۔ امید ہے کہ جب اللہ کی رحمت تقسیم ہو گی تو موافق گناہوں کے ہو گی جس کے گناہ بہت ہوں گے اُس پر رحمت بہت ہو گی۔

يارَبِّ واجعل رجائى غير منعكِسٍ

لَدَيْكَ وَاجعَلْ حِسابِى غَيرَ مُنْخَرِمِ

۱۵۷۔ اے میرے رب میری اُمید کو اُلٹا نہ پھیر دینا اپنے سامنے اور میرے حساب کو یعنی التجا کو پورا کرنا۔

والطفْ بعبدك فى الدارينِ إنَّ لهُ

صبراً متى تدعهُ الأهوالُ ينهزِمِ

۱۵۸۔ اپنے بندے پر دو جہاں میں احسان کر اس لئے کہ اس بندے کا مشکلات کے گھیراؤ میں صبر ٹوٹ جاتا ہے۔

وائذنْ لِسُحْبِ صلاةٍ منكَ دائمةٍ

على النبيّ بمنهلٍ ومنسجمِ

۱۵۹۔ اور درود وسلام کے بادلوں کو اجازت دے کہ ہمیشہ کمال کثرت سے نبی ﷺ پر جم کر برسیں۔

مارنحت عذباتالبان ريح صبا

واطرب العيس حادي العيس بالنعم

۱۶۰۔ جب تک کہ صبا درخت بان کی شاخوں کو ہلائے اور اونٹوں کو طرب میں ڈالے حُدی کہنے والا نغموں سے۔

نوٹ: قصیدہ بُردہ شریف کے اس دیوان میں اتنے شعر ہی درج ہیں اس کے علاوہ چار پانچ اور اشعار بھی قصیدہ میں آتے ہیں جو یہاں درج نہیں ہیں۔

اسی قافیہ پر امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس قصیدہ بُردہ کی طرز پر قصیدہ محمدیہ ﷺ لکھا ہے:

قصیدہ محمدیہ ﷺ

مُحَمَّدٌ أَشْرَفُ الأَعْرَابِ والعَجَمِ

مُحَمَّدٌ خَيْرُ مَنْ يَمْشِي عَلَى قَدَمِ

۱۶۱۔ محمد ﷺ عرب اور عجم میں سب سے زیادہ معزز ہیں اور محمد ﷺ اُن میں جو قدموں پر چلتے ہیں سب سے زیادہ بہتر ہیں۔

محمدٌ باسطُ المَعْرُوفِ جامَعَةً

محمدٌ صاحبُ الإحسانِ والكرمِ

۱۶۲۔ محمد ﷺ نیکی کو پھیلانے والے جمع کرنے والے ہیں محمد ﷺ احسان اور کرم والے ہیں۔

محمدٌ تاجُ رُسْلِ الله قاطِبَةً

محمدٌ صادقُ الأقوالِ والكلمِ

۱۶۳۔ محمد ﷺ تمام کے تمام رسولوں کا تاج ہیں محمد ﷺ اقوال اور کلمات میں صادق ہیں۔

محمدٌ ثابتُ الميثاقِ حافِظُهُ

محمدٌ طيبُ الأخلاقِ والشيمِ

۱۶۴۔ محمد ﷺ میثاق میں ثابت رہنے والے اُسے یاد رکھنے والے ہیں محمد ﷺ اخلاق اور عادات میں پاک صاف ہیں۔

محمدٌ خبِيَتْ بالنُّورِ طِينَتُهُ

محمدٌ لم يزل نوراً من القدمِ

۱۶۵۔ محمد ﷺ کی سرشت نور کے ساتھ پوشیدہ ہے محمد ﷺ قدیم سے نور ہی رہے ہیں۔

محمدٌ حاكِمٌ بالْعَدْلِ ذُو شَرَفٍ

محمدٌ معدنُ الإنعامِ والحكمِ

۱۶۶۔ محمد ﷺ وہ شرف والے ہیں کہ عدل کے ساتھ فیصلہ کرنے والے ہیں محمد ﷺ انعام اور حکمت کی کان ہیں۔

محمدٌ خَيْرُ خَلْقِ الله مِنْ مُضَرٍ

محمّدٌ خَيْرُ رُسْلِ الله كُلِّهِمِ

۱۶۷۔ محمد ﷺ بنی مضر میں سے ہیں اور مخلوق میں سب سے بہتر ہیں محمد ﷺ اللہ کے سب رسولوں میں سب سے افضل ہیں۔

محمدٌ دِینُہُ حقٌ التذیرُ بِہِ
محمدٌ مجملٌ حقاً علی علمِ

۱۶۸۔ محمد ﷺ کا دین وہ ہے کہ اس سے ڈرنا حق ہے محمد ﷺ علم پر مجمل ہیں حق کے ساتھ۔

محمدٌ ذکرہُ روحٌ لأنفسنا
محمدٌ شکرہُ فرضٌ علی الأممِ

۱۶۹۔ محمد ﷺ وہ ہیں کہ اُن کا ذکر ہماری جانوں کی رُوح ہے اور محمد ﷺ کا شکر تمام اُمتوں پر فرض ہے۔

محمدٌ زینۃُ الدنیا وبھجتھا
محمدٌ کاشفُ الغُمّاتِ والظلمِ

۱۷۰۔ محمد ﷺ دُنیا کی زینت اور اُس کی خوشحالی ہیں محمد ﷺ غموں اور مظالم کو دُور کرنے والے ہیں۔

محمدٌ سیدٌ طابتْ مناقبہُ
محمدٌ صاغہُ الرحمنُ بالنعمِ

۱۷۱۔ محمد ﷺ وہ سردار ہیں کہ جن کے مناقب عمدہ ہیں محمد ﷺ وہ ہیں کہ رحمٰن نے اُن کو نعمتوں سے نوازا۔

محمدٌ صفوۃُ الباری وخیرتہُ
محمد طاھرٌ ساترُ التھمِ

۱۷۲۔ محمد ﷺ (کائنات کو) تراشنے والے کا خالص شاہکار ہیں اور عمدہ تخلیق ہیں محمد ﷺ تمام کی تمام تہمتوں سے پاک ہیں۔

محمد ضاحكٌ للضیفِ مکرمۃٌ
محمّدٌ جارُہُ واللہ لَمْ یُضَمِ

۱۷۳۔ محمد ﷺ مسکراتے ہوئے مہمان کو عزت دینے والے ہیں محمد ﷺ کا ہمسایہ اللہ کی قسم کبھی تکلیفوں سے نہ ملا۔

محمدٌ طابتِ الدنیا ببعثتہِ
محمّدٌ جاء بالآیاتِ والحِکَمِ

۱۷۴۔ محمد ﷺ کی بعثت سے دنیا خوشحال ہوگئی محمد ﷺ آیات اور حکمتوں کے ساتھ آئے۔

محمدٌ یومَ بعثِ الناسِ شافعنا
محمدٌ نورہُ الھادی من الظلمِ

۱۷۵۔ محمد ﷺ قیامت کے دن ہماری شفاعت کرنے والے ہیں محمد ﷺ کا نور تاریکیوں سے ہدایت دینے والا ہے۔

محمدٌ قائمٌ للہِ ذو ھممٍ
محمّدٌ خاتمٌ للرُّسُلِ کُلِّھِمِ

۱۷۶۔ محمد ﷺ ہمتوں والے اللہ کے لئے کھڑے ہونے والے ہیں محمد ﷺ تمام کے تمام رسولوں کے خاتم ہیں۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے ایک رات اس جماعت کے درمیان گزاری جس میں سے ایک شخص کا نام مسافر تھا، اس نے ایک بچے سے لواطت کی جس کا نام نجم تھا۔ اس پر امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قافیہ پر فرمایا:

مسافر

مسافرٌ سارت أحاديثه
ما بَيْنَ كُلِّ العُرْبِ والعَجَمِ

۱۷۷۔ مسافر کی باتیں عرب وعجم میں ہر طرف پھیل گئی ہیں (کہ وہ کتنا بُرا ہے)

سَرَى عَلَى النَجمِ وَلا غَرْوَ فِي
مُسافِرٍ يسرى على النجم

۱۷۸۔ کہ اس نے نجم سے برا فعل کیا اور اس مسافر کو کوئی غیرت نہیں کہ وہ نجم سے برا فعل کرتا ہے۔

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قافیہ پر مزید فرمایا:

دُرالمدائح

تعریفات کے موتی

عَرِّجْ برامَةَ إنها لمَرامي
وبحيرةٍ فيها عليَّ كرامِ

۱۷۹۔ رامہ سے (جگہ کا نام) پلٹ جا کیونکہ وہ میری جائے ارادہ ہے اور حیرہ مقام سے بھی کیونکہ وہاں میری عزت کرنے والے موجود ہیں۔

نزلوا العقيقَ فأدمعي شَوْقاً إلى
تِلْكَ الرُبَا مِثْلُ العَقِيقِ دوامِ

۱۸۰۔ وہ عقیق (مقام کا نام) پر اُترے پس میرے آنسو اُس مقام کی طرف شوق رکھتے

ہوئے عقیق (سرخ پتھر) کی مثل دائمی ہیں۔

ما للديارِ وللمحبِّ كأنما
مُزِجَتْ حمائمها له بحمامِ

۱۸۱۔ جو اس دیار اور محبت کرنے والے کا تعلق ہے کہ گویا اس شہر کی کبوتریاں اس محبت کرنے والے لئے لئے قضاء کے ساتھ ملی ہوئی ہیں۔

عَهْدِي بها وَكأنَّ مُنْهَلَّ الحَيا
دمعي ومصْفَرَّ البهار سقامي

۱۸۲۔ میرا عہد اس شہر کے ساتھ ہے گویا میرے آنسو لگاتار برسنے والی بارش کی مثل ہیں اور میری بیماری بہار (بوٹی خوشبودار) کی زردی کی طرح ہے۔

وشذا الحمامُ على الثُمامِ وما لمنْ
مرِّ الصبا وحكته عودُ ثُمامِ

۱۸۳۔ ثمام (درخت کا نام) پہ کبوتر جم کر بیٹھے۔ اور بادِ صبا وہاں رہنے والے کو چھو کے گزری اور ثمام درخت نے عود کی خوشبو بکھیری۔

وذُهِلْتُ لا أدْرِي بمَا أنا مائلٌ
بِشَذا نَسِيمٍ أَوْ بِشَدْوِ حَمامِ

۱۸۴۔ میں بے پرواہی سے بھول گیا میں نہیں جانتا کہ کس سے مائل ہوا ہوں نسیم کی مہک کی وجہ سے یا کبوتری کی تیزی کی وجہ سے۔

نَمَّ الوشاةُ بنا ألا إنَّ الهوى
لَمْ يَخْلُ مِنْ وَاشٍ ولا نَمّامِ

۱۸۵۔ چغل خوروں نے ہم سے کمینگی کی ہاں ہاں بے شک کمینے اور چغل خور سے خواہش نفسانی کبھی جدا نہیں ہوتی۔

وتحدّثوا أنی سلوتُ هواکمُ

کیفَ السُّلُوُّ من الزُّلالِ الطّامی

۱۸۶۔ تم نے یہ گفتگو کی کہ میں بے فکر ہوں تمہاری محبت سے کوئی قیامت کی ہولنا کیوں سے کیسے بے فکر ہوسکتا ہے۔

وضربتمُ بینی وبین جمالکمُ

حجباً من الإجلالِ والإعظامِ

۱۸۷۔ تم نے میرے اور اپنے جمال کے درمیان (چادروں) بزرگی کی اور عظمت کی سے حجاب ڈال دیا۔

وقصتْ مهابتکمْ بترکِ زیارتی

مَنْ ذَا یَزُور الأُسْدَ فی الآجامِ

۱۸۸۔ تمہاری ہیبت میری زیارت کے ترک کے ساتھ چلی گئی وہ شخص کہ کچھار میں شیروں کی زیارت کرتا ہے۔

ولو أننی حاولتُ نقضَ عهودکمْ

لأبی جمالکمْ وحفظُ ذمامی

۱۸۹۔ اگر میں تمہارے عہود کو توڑنے کی طرف پھرتا تو ضرور میں تمہارے جمال اور اپنے ذمہ کی حفاظت کا انکار کرتا ہے۔

ماضرّکمْ جبرَ الکسیرِ وحسبهُ

مایلتقی فی الجبرِ منْ آلامِ

۱۹۰۔ ٹوٹے ہوئے پر پٹی باندھنے سے تمہیں کیا ضرر ہے اور اس کو کفایت ہے جو تکالیف (والے زخموں) سے جوڑنے میں پٹی کرے۔

ولقد خلوتُ بذکرکمْ ولعبرتی

بتسهدٍ فی الجفنِ أیّ زحامِ

۱۹۱۔ میں تمہارے ذکر کو دوست رکھتا ہوں میری اس تعبیر کو دیکھو کہ پلکیں بیداری کی حالت میں کثرت کئے ہوئے ہیں۔

وقرتُ سلوانَ السلامِ فلیس من

رَوْمٍ لهُ مِنّی وَلا إشْمَامِ

۱۹۲۔ میں نے سلامتی کے مہرہ سے عزت پائی پس میری طرف سے اُس کے لئے کوئی عمدہ چاہت اور سونگھنا نہیں تھا۔

قَسماً بِحُسْنِکُمُ المَصُونِ وإنّهُ

عندَ المُحِبِّ لأَکْبَرُ الأقسامِ

۱۹۳۔ قسم تمہارے سجے سنورے حسن کی کہ یہ محبت کرنے والے کے نزدیک قسموں میں سے سب سے بڑی قسم ہے۔

لأعفِرنّ بأرضکمْ خدیَ منْ

ممشی المها ومرتعِ الآرامِ

۱۹۴۔ میں ضرور تمہاری زمین میں گائے کے چلنے اور ہرنیوں کی چراگاہوں کے مقامات پر اپنے رخساروں کو لوٹ پوٹ کروں گا۔

وَلأَبْکِیَنَّ عَلَی زَمانٍ فاتَنی

منکمْ بعینَیْ عروةَ بن حزامِ

۱۹۵۔ اور میں ضرور اس زمانہ پر روؤں گا جس نے مجھے تم سے دور رکھا (میری آنکھوں سے یوں آنسو حسرت کے آئیں گے) جیسے عروہ بن حزام (شاعر عرب) کی آنکھوں سے آتے تھے۔

ولأهدینَّ إلی الوزیرِ وآلِهِ
درَّ المدائحِ فی أجلِّ نظامِ

۱۹۶۔ اور میں ضرور وزیر کی طرف تحفہ بھیجوں گا اور بڑے نظام میں اس اور اس کی آل کے لئے مدائح کے موتی پروؤں گا۔

هُدِیَ الأنامُ بهِمْ إلی طُرُقِ العُلا
لمّا غدوا فی الفضلِ کالأعلامِ

۱۹۷۔ بلندی کے طریقوں کی طرف مخلوق کو اس سے تحفے بھیجے گئے جب وہ فضیلت میں یوں ہوئے جیسے اونچے پہاڑ ہوں۔

صانَ النَّدی أعراضهم وزهتْ بهمْ
فکأنما الأزهارُ فی الأکمامِ

۱۹۸۔ اُن کی عزتوں کو موت نے بچایا اور وہ اس میں چھپ گئے جیسے کلیاں غلاف میں چھپی ہوں۔

وَتَأَلَّقَتْ لِلدِّینِ والدنیا بهمْ
عَلْیا تُخَلِّقُ جِدَّةَ الأَیَّامِ

۱۹۹۔ دین و دنیا کی بلندی ان کے سبب ہی ملی دنوں کی جدت کے تخلق پر۔

وَحَمَی الوَزِیرُ الصاحِبُ بن مُحَمَّدٍ
جنباتها من رأیهِ بحسامِ

۲۰۰۔ وزیر صاحب بن محمد نے اپنی جانب کے جھنڈے کو تلواروں کے ساتھ محفوظ رکھا۔

لمّا أصاب بها مقاتلَ للعدا
علموا بأنَّ القوسَ فی یدِ رامِ

۲۰۱۔ جس وقت میدانِ جنگ میں دشمنوں کو مقاتل کا سامنا کرنا پڑا تو انہوں نے جانا کہ کمان اس کے ہاتھ میں ہے جس کا تیر نشانہ پر لگتا ہے۔

الله وفَّقهُ فوفقَ کلَّ ما
یَنْوِیهِ مِنْ نَقْضٍ وَمِنْ إِبْرَامِ

۲۰۲۔ اللہ نے اُس کو توفیق دی اور ہر وہ جس کی اُس نے نیت کی نقص اور حکم جاری کرنے سے اُس کو توفیق ہوئی۔

فکأنما الأقدارُ فی تصریفها
منقادةٌ لمرادهِ بزمامِ

۲۰۳۔ گویا اقدار اپنی اپنی گردش میں اس کی مراد کی لگام کے ساتھ بندھی ہوئی ہیں۔

وَصَلَ النَّهارَ بِلَیْلِهِ فی طاعةٍ
وصلاتهُ موصولةٌ بصیامِ

۲۰۴۔ اس کا دن اس کی رات کے ساتھ اس کی اطاعت کے حالت میں ملا اور اُس کی نماز روزہ کے ساتھ ملی ہوئی ہے۔

کُحِلَتْ بِتَقْوَی الله مُقْلَتُهُ التی
لم تکتحلْ أجفانها بمنامِ

۲۰۵۔ اُس کی آنکھوں کو اللہ کے خوف کا سرمہ لگا کہ اس کی پلکیں نیند سے سرگیں نہ ہوئیں۔

یُمْسِی وَیُصْبِحُ طاویاً أحشاءَهُ
کرماً علی سغبٍ وحرٍّ أُوامِ

۲۰۶۔ صبح اور شام اس کا پیٹ بھوک کی لپیٹ میں رہا کرم کرتے ہوئے بھوکوں اور شدید پیاسوں پر۔

عجباً له يطوى حشاهُ على الطوى
وَتحُضُّهُ التَّقْوَى على الإِطْعامِ

۲۰۷۔ تعجب ہے اُس پر کہ اُس کا پیٹ بھوک کی لپیٹ میں ہے اور اس کا تقویٰ اس کو دوسروں کو کھلانے کی طرف اُبھارتا ہے۔

نزعتْ وماهَمَتْ بهِ النفسُ التى
نزعتْ عن الشهواتِ نزع هُمامِ

۲۰۸۔ دم توڑ دیا اور نفس نے جن کا قصد کیا تھا بڑی بڑی خواہشات کا شہوات سے اُن سب نے دم توڑ دیا۔

فَتَنَعُمُ الأَرواحِ ليسَ بمُدْرَكٍ
إلاَّ بتَرْكِ تَنَعُمِ الأجسامِ

۲۰۹۔ پس ارواح بڑی نعمت میں ہوئیں جن کا ادراک سوائے اجسام سے نعمتوں کے ترک کرنے کے اور کسی چیز سے نہیں ہوتا۔

قَرَنَ الوزارة بالوِلاَيَةِ فهْوَ فِي
حلِّ من التقوى ومن إحرامِ

۲۱۰۔ وزارت ولایت سے مل گئی وہ تقویٰ سے حلال وحرام میں تمیز کرنے والی ہوئی۔

فاقتْ مناقبهُ العُقُولَ فوَصفهُ
ما ليسَ يُدْرَكُ فى قُوى الأَفهامِ

۲۱۱۔ اُس کے مناقب عقول سے فائق ہیں اور اس کا وصف وہ ہے کہ سوچوں سے اُس کا ادراک نہیں ہوتا۔

فقرائحى فيما أتيت من مدحهِ
كالنَّحْلِ يَأْتِى الزَّهْرَ بالإلهامِ

۲۱۲۔ پس میرا خالص شیریں کلام جو میں نے اس کی مدح میں کہا ہے وہ شہد کی مکھی کی طرح ہے جو کلی کے پاس رب کے الہام سے آتی ہے۔

أو ماتراها ريقهُا يحلى الجنى
وبِناؤُها فى غايَةِ الإِحْكامِ

۲۱۳۔ یا تو اس شہد کی مکھی کے لعاب کو پھر دیکھتا ہے کہ تازہ شیریں شہد بنتا ہے اور شہد کا چھتا بہترین طرزِ تعمیر پر تعمیر ہوتا ہے۔

وإذا رَعَتْ كرم المكارِمِ أخرجتْ
شهدَ المدائح فيهِ شكْرَ مُدامِ

۲۱۴۔ جب مکارم کے کرم کی وہ رعایت کرتی ہے تو اس میں مدائح کا شہد نکالتی ہے ہمیشہ مٹھاس والا۔

تكسو محاسنهُ المديحَ جلالةً
فيجلُّ فيها قدرُ كلِّ كلامِ

۲۱۵۔ اُس کی تعریفوں والے محاسن جلالت کے ساتھ لباس زدہ ہوتے ہیں جن میں ہر کلام کی قدرومنزلت بزرگ تر ہوتی ہے۔

يهتزُّ للمجدِ اهتزازَ مثقفٍ
كَرَماً وَيُنْتَدَبُ انتِدابَ حُسامِ

۲۱۶۔ بزرگی کی جانب وہ گامزن ہوتا ہے تیر کے چلنے کی طرح کرم کے ساتھ اور اس کو قبول کیا جاتا ہے جیسے تلواریں قبول کرواتی ہیں۔

كَلِفٌ بِإِسْداءِ الصَّنائِعِ مُغْرَمٌ
لازالَ ذا كلفٍ بها وغرامِ

۲۱۷۔ وہ عاشق ہے صنائع کی آڑ کے ساتھ محبت میں گرفتار ہے کوئی بھی عشق ومحبت والا

ہواسی صنائع کے ساتھ ہی رہا ہے۔

يَرْتاحُ إنْ سُئِلَ النَّوالَ كأنما

وردتْ عليه بشارةٌ بغلامِ

٢١٨۔ اگر اس سے بخشش کا سوال کیا جائے تو خوش ہوتا ہے گویا اس کو لڑکے کی بشارت سنادی گئی ہو۔

تَفْدِيهِ أقْوامٌ كأنَّ وُجوهَهُمْ

عند السؤالِ صحائفُ الآثامِ

٢١٩۔ اقوام اس پر فدا ہوتی ہیں گویا اُن کے چہرے سوال کے وقت گناہوں کے صحائف ہیں۔

كم بين ذكرِ الصاحبِ بن محمدٍ

فينا وذِكْرِ أولئكَ الأقوامِ

٢٢٠۔ صاحب بن محمد اور اُن اقوام کے ذکر میں ہمارے درمیان بہت زیادہ چرچا رہا ہے۔

شَوْقاً لِما مَسَّتْ أنامِلُهُ فَيا

هَوْنَ النُّضارِ وَعِزَّةَ الأقلامِ

٢٢١۔ شوق رکھتے ہوئے اس کا جس سے اُس کی انگلیاں چھوئیں پس کیا عمدہ ہے سونے کی فراوانی اور اقلام کی عزت۔

أكرِمْ بأقلامٍ غدا قسمي بها

من كلِّ خيرٍ أوفرَ الأقسامِ

٢٢٢۔ اُن اقلام کی عزت کر کہ میں نے ہر بھلائی سے تمام کی تمام اقسام میں سے ان سے ہی قسم اٹھائی ہے۔

فكم ارتزقتُ بغيرها لضرورةٍ

فكأنما استقسَمْتُ بالأزْلامِ

٢٢٣۔ میں نے ضرورت کے وقت ان کے علاوہ کتنی بار رزق چاہا (اقلام کے علاوہ لکھنے کے علاوہ) گویا میں ازلام (زمانۂ جاہلیت کی قسم) سے قسم کھاتا رہا۔

و كففت آمالى عليها جاهلا

فكانما عكفت على الاصنام

٢٢٤۔ اور جہالت میں اس پر ہاتھ پھیلا کر آرزوؤں کو مانگتا رہا گویا میں بتوں پر معتکف رہا۔

وَرَجَعتُ عنها آيساً فكأنَّما

رَجَعَ الرَّضِيعُ مُرَوَّعاً بِفِطامِ

٢٢٥۔ اور میں اس طرح مایوس لوٹا جیسے دودھ پیتا بچہ دودھ چھڑانے پر خوفزدہ لوٹتا ہے۔

زانَ الوجودَ بخَمْسَةٍ سَمَّاهُمُ

من أحمدٍ ومحمدٍ بأسامي

٢٢٦۔ وجود نے زینت پائی پانچ کے ساتھ جن کو احمد اور محمد کے ناموں کے ساتھ نام دیا گیا۔

فتشابهتْ أسماؤهمُ وصفاتهمْ

وغنوا عن التعريف بالأعلامِ

٢٢٧۔ وہ سب اسماء اور صفات میں مشابہہ تھے اور بڑی بڑی تعریف سے وہ غنی ہوئے۔

فثناءُ واحدهمْ ثناءُ جميعهمْ

فى الفضلِ للتفخيمِ والإدغامِ

۲۲۸۔ فضیلت میں اُن میں سے ایک کی تعریف سب کی تعریف ہے تفخیم اور ادغام کے قاعدہ پر۔

مِثْلُ الثُّرَيَّا وَهْيَ عِدَّةُ أَنْجُمٍ
يدعونها بالنَّجمِ للإعظامِ

۲۲۹۔ ثریا کی مثل اور ثریا گنتی کے تارے ہیں ان کو لوگ عظمت دینے کے لئے نجم کہتے ہیں۔

أَبَنِي عَلِيٍّ كُلُّكُمْ حَسَنٌ أَتى
فى الفضلِ منسوبٌ لخير إمامِ

۲۳۰۔ علی کے بیٹو تم سب کے سب عمدہ ہو فضیلت میں تم سب بہترین امام کی طرف منسوب ہو۔

فتحتْ به سننُ العلا وفروضها
فكأنَهُ تكبيرةُ الإحرامِ

۲۳۱۔ اس سے بلندی کی سنتیں اور اس کے فرائض کھلے گویا وہ احرام کی تکبیر ہے۔

وكأنّكُمْ فِي فَضْلِكُمْ رَكَعاتُها
مَخْتُومَةٌ بِتَحِيَّةٍ وَسَلامِ

۲۳۲۔ اور تم سب اپنی فضیلت میں اس کی رکعات ہو جو التحیات اور سلام پر ختم ہوتی ہیں۔

إنَّ العُلا لَمْ تَسْتَقِم إلاَّ بِكُمْ
ياخمسةٌ كدعائمِ الإسلامِ

۲۳۳۔ بے شک بلندی صرف تمہارے ساتھ ہی سیدھی ہوتی ہے اے وہ پانچ جو ایسے ہو جیسے اسلام کے پانچ ارکان۔

أَنتمْ أناملُها وليسَ لها غِنىً
عَنْ خِنصِرٍ منكُمْ ولاَ إبْهامِ

۲۳۴۔ تم وہ انگلیاں رکھتے ہو کہ کوئی غنی تمہاری خنصر (چھوٹی انگلی) اور ابہام (انگوٹھے) سے غنی نہیں تم اسلام کی پانچوں انگلیاں ہو۔

أنتم قوى الإدراكِ من إحساسها
لَمْ تَفْتَقِرْ مَعَكُمْ إلى استفهامِ

۲۳۵۔ تم ادراک کے قوی ہو اس کے احساس سے کہ تمہارے ساتھ کوئی سوال کی طرف مفتقر نہیں ہوا (بن مانگے دیتے ہوے)

ولكمْ بأصحابِ العباءة نسبةٌ
تَبَعِيَّةٌ بِتَناسُبِ الإقْدامِ

۲۳۶۔ تم کو اصحاب عبا سے نسبت ہے۔ وہ نسبت تبعیہ ہے تناسب اقدام کے ساتھ۔

حامَيْتُمْ عنهمْ وَحَامَوْا عنكمْ
إنَّ الكريمَ عن الكريمَ يحامِي

۲۳۷۔ تم کو اُن سے حمایت حاصل ہے اور اُن کو تم سے بے شک کریم کریم سے حمایت پاتا ہے۔

فاللهُ حسبكَ يامحمدُ صاحباً
وَمُؤَازِراً فى رِحْلَةٍ وَمُقامِ

۲۳۸۔ پس اللہ کافی ہے آپ کو اے محمد دوست اور مددگار سفر میں اور حضر میں۔

يامن أعارَ البدرَ من أوصافهِ
حُسْنَ المُحَيَّا والمَحَلَّ السَّامِي

۲۳۹۔ اے وہ جس کے حُسن حیادار کے اوصاف نے چاند کو عار دلائی اور بلند مقامی

نے (چاند کی بلند مقامی کو عار دلائی)۔

جعلَ الإلهُ بكَ الخميسَ مباركَ ال

حَرَكاتِ في الإنجادِ والإتهامِ

۲۴۰۔ اللہ نے تیرے سبب لشکر کو مبارک حرکات بنایا (کامیابی کے ساتھ) اونچی زمین اور پست زمین میں۔

متنقلاً مثلَ البدورِ وسائرا

بنداكَ في الآفاقِ سيرَ غمامِ

۲۴۱۔ ایسے نقل ہونے والا جیسے چاند منتقل ہوتا ہے اور سخاوت میں یوں چلتا ہے جیسے آفاق میں بادل چلتے ہیں۔

جادَتْ عَلَى سُكانِ مِصْرَ غُيُومُهُ

وَدَهَتْ صَواعِقُهُ فَرَنْجَ الشَّامِ

۲۴۲۔ مصر کے رہنے والوں پر اُس کے سخاوت کے بادل برسے اور شام کے فرنگیوں پر اس کی بجلیاں گریں۔

صَدَقَتْ سواحِلَهُمْ بُرُوقُ سُيُوفِهِمْ

وتعاهَدَتْ منها حِصادَ الهامِ

۲۴۳۔ ان کے سواحل نے اُن کی بجلیوں والی تلواروں سے سچائی پکڑی اور ان سے الہام کی کھیتی کاٹنے والے نے عہد پکڑا۔

وعَقَدْتَ رَأيَكَ فيهِمُ فَلَقِيتَهُمْ

فَرْداً بِجَيْشٍ لاَ يُطاقُ لُهامِ

۲۴۴۔ تیرے جھنڈے نے اُن میں عقد پکڑا پس تو اُن سے اکیلا اس لشکر کے ساتھ ملا جس کی عظمت کا کوئی احاطہ نہیں۔

أطفأْتَ نِيرانَ الوغَى بِدِمائِهِمْ

ولها بقرعِ النبعِ أيُّ ضِرامِ

۲۴۵۔ اُن کے خون کے ساتھ جنگ کی آگ بجھ گئی اور اس جنگ میں آگ کے چشمہ کا پھوٹنا تھا یعنی آگ کی بھٹی کی طرح میدانِ جنگ تھا۔

وَأذَقْتَ بالرُّمْحِ الصَّمِيمِ كُماتَها

طَعْمَ الرَّدَى والصَّارِمِ الصَّمْصامِ

۲۴۶۔ تو نے مضبوط تیروں اور تیز حملے کرنے والی تلواروں کے ساتھ وہاں کے بہادروں کو موت کا ذائقہ چکھایا۔

وَلبِسْتَ فيها سابغاتِ عَزائِمٍ

تُغْنِي الكُماةَ عَنه ادِّراعَ الّلامِ

۲۴۷۔ تو نے جنگ میں بہت زیادہ عزائم کا لباس پہنا بہادر اس کی وجہ سے زرہوں کو پہننے سے بے نیاز ہوتا ہے۔

فُتحتْ بهمتكَ القِلاعُ وحُصِّنَتْ

فأبَى تناولها على المُستامِ

۲۴۸۔ مضبوط و سنگین عمارتیں تیری ہمت کے سبب فتح ہوئیں اور وہ محفوظ ہوئیں بڑے بڑے بہادر اُن کو سر کرنے سے رہ گئے تھے۔

للهِ أقلامُ الوزيرِ فإنها

نَظْمُ العُلا وَمَفاتِحُ الإظْلامِ

۲۴۹۔ اللہ کے ہاں وزیر کے اقلام کی عظمت ہے اس لئے کہ وہ بلندی کو نظم کرنے والے تاریکیوں کو کھولنے والے ہیں۔

نسجتْ بُرودَ بلاغتِهِ وأبدتِ الـ

إبْدَاعَ فی الآسادِ والآجامِ

٢٥٠۔ کلام عمدہ ہوا اُس کی بلاغت کی ٹھنڈک سے اور ابلاغ ظاہر ہوا جھاڑیوں اور درختوں کے جھنڈ میں (یعنی ان سے بنے اقلام سے)۔

فالنظمُ مثلُ جواهرٍ بقلائدٍ

والنثرُ مثلُ أزاهرٍ بكمامِ

٢٥١۔ پس نظم قلائد (پٹوں) کے ساتھ جواہر کے مثل ہے اور نثر کلیوں کے غلاف میں ہونے کے مثل ہے۔

وإذا نظرتَ إلى مواقعِ نقشِها

فی الطرسِ قلتَ أجِلَّةُ الرَّمامِ

٢٥٢۔ جب تو ان کے نقش کے مقامات پر نظر کرے کتاب میں تو تو کہے گا کہ نافذ کرنے والے نے درست ترتیب سے نقش نافذ کیا ہے۔

ورثتْ مكارمهُ بنُوهُ فحبذا

كرمُ السَّجايا من تُراثِ كِرامِ

٢٥٣۔ اس کے مکارم کے اُس کے بیٹے وارث بنے واہ کیا عمدہ ہے عزت داروں سے عزت دار طبیعت والوں کا وارث بنا۔

ما كانَ إلاالشَّمسَ فضلا أعقبتْ

من وارثيهِ بكلِّ بدرٍ تمامِ

٢٥٤۔ سورج کو تو فضیلت ہی حاصل ہے اس کی وراثت سے ہی ہر ایک چاند مکمل طور پر وراثت سے مکمل ہوتا ہے۔

أَوَلَيْسَ أَحْمَدُ بَعْدَهُ ومُحَمَّدٌ

بَلَغَا مِنَ العَلْياءِ كلَّ مَرام

٢٥٥۔ کیا اس کے بعد احمد نہیں ہے کہ وہ اور محمد دونوں بلندی سے ہر جائے قصد پر پہنچے۔

فَلْيَهْنِ هذا أَنَّ هذا صِنْوُهُ

وَكِلاهُما لأَبِيهِ حَدُّ حُسامِ

٢٥٦۔ ان دونوں کو ناز کرنا چاہیے کہ حقیقی بھائی ہیں ایک دوسرے کے اور دونوں اپنے باپ کے لئے تلوار کی حد ہیں۔

ضاهَتْكُما فی المَكْرُماتِ بَنُوهُما

والشِّبلُ فيما قيلَ كالضرغامِ

٢٥٧۔ تم عزتوں کے مقام میں ان دونوں کی نسل کے خوب مشابہہ ہوئے چھوٹا شیر بھی یہی کہا جاتا ہے کہ یہ شیر ہی ہے۔

بأبيه كُلٌّ يَقْتَدِی وَبِعَمِّهِ

مِنْ أَكْرَمِ الآباءِ وَالأَعْمامِ

٢٥٨۔ ہر ایک باپ اور چچا کی اقتداء کرتا ہے عزت دار آباء اور چچوں سے۔

مَوْلایَ زَيْنَ الدِّينِ يا مَنْ جُودُهُ

كَنْزُ العُفاةِ ومُهْلِكُ الإعْدامِ

٢٥٩۔ میرے مولا زین الدین ہیں کیا سخاوت ہے اُن کی جو بخشش کا خزانہ ہیں اور حاجتوں کو ختم کرنے والے ہیں۔

اما مامكَ فی الصلاحِ فإنَّه

فيما عَلِمْناهُ أجَلُّ مَقام

۲۶۰۔ تمہارا مقام نیکی میں (اے زین الدین) جہاں تک ہمیں علم ہے وہ بلند مقام ہے۔

بم زاد عنك أبو يزيدَ وقد غدت
مِصْرٌ مُفَضَّلَةً عَلَى بسْطامِ

۲۶۱۔ جس نیکی کے ساتھ ابو یزید بُسطامی تجھ سے زائد ہوئے جبکہ مصر کو بُسطام کے اوپر فضیلت حاصل ہے۔

لَمَّا عَمِلْتَ بما عَلِمْتَ مُراقِباً
لله في الإقدامِ والإحجام

۲۶۲۔ جب تو نے جانا اس کو کہ تو نے جانا اللہ کے لئے مراقبہ کرتے ہوئے پیش قدم کرنے اور باز رکھنے میں۔

طوّحت بالدنيا وقلت لها الحقي
بمعاشرِ الوزراءِ والحُكامِ

۲۶۳۔ تو نے دنیا کو چھوڑ دیا اور اُسے کہا کہ جا اور جا کے وزراء اور حکام کے گروہ سے مل جا۔

ونسيت مالم يُنسَ من لذاتها
وعددتها من جملةِ الآثامِ

۲۶۴۔ تو نے دُنیا کی اُن لذتوں کو بھلا دیا جو بھلائی نہیں جاتیں اور تو نے اس دنیا کو تمام برائیوں کی جڑ شمار کیا۔

مَوْلايَ عُذْراً في القَرِيضِ فليسَ لي
في النَّظْمِ بَعْدَ الشَّيْبِ مِنْ إلْمام

۲۶۵۔ میرے مولا اس منظوم کلام کو میری جانب سے عُذر قبول کر میرے لئے بڑھاپے

کے بعد نظم میں کچھ جنون نہیں۔

لَوْ لم أرُضْ عَقْلِي بمَكْتَبِ صِبْيَةٍ
حَميتُ عَلَى عوارضِ البرسامِ

۲۶۶۔ اگر میری عقل راضی نہ ہو بچپن کے مکتب سے تو مجھ پر سینہ کے ورم کی بیماریوں کا بخار ہو جاتا۔

مازلتُ أرغبُ أن أكون مُعلماً
فيكونَ فضلي مكملَ الإعلامِ

۲۶۷۔ میں ہمیشہ اس رغبت میں رہا کہ معلّم بنوں اس طرح میری فضیلت علم دینے پر مکمل ہوگی۔

قدْ صارَ كُتّابي وبَيْتِي مِنْ بَنِي
غَيْرِي وأبنائي كَبُرْجِ حَمامِ

۲۶۸۔ میرا مکتب اور میرا گھر میرے غیر کی اولاد سے ہو گیا اور میرے بیٹے کبوتروں کے برج کی طرح ہو گئے۔

أعْطَيْتُهُمْ عَقلي وآخُذُ عقلَهُمْ
فأبِيعُ نوري منهم بظلامِ

۲۶۹۔ میں نے اُن کو اپنی عقل دی اور اُن کی عقل کو لیا۔ پس میں اُن سے اپنے نور کی بیع کرتا ہوں تاریکی کے ساتھ۔

لَوْ أنَّ لِي عَنْ كلِّ طِفْلٍ مِنهمْ
أو طفلةٍ شاةً من الأنعامِ

۲۷۰۔ اگر میرے لئے کوئی بکری کا بچہ ہر ایک کی طرف سے ان کے بچہ یا بچی سے بطور انعام ہوتا۔

لضربنَ للأمثالِ لابن نفايةٍ
من كثرة الْاَبْقَارِ وَ الْاَغْنَامِ

۲۷۱۔ تو وہ کھوٹے سکوں والے کے لئے گائے اور بھیڑ بکریوں کی کثرت سے مثال بن جاتیں۔

و بليتي عرس بليت بمقتها
والبَغْلُ مَمْقوتٌ بغيرِ قيامِ

۲۷۲۔ میری آزمائش تو وہ میری شادی تھی جبکہ میں دشمنی سے اُس کی آزمایا گیا اور خچر مبغوض ہوتی ہے بغیر قیام کے۔

جَعَلَتْ بإفلاسِي وَشَيْبِي حُجَّةً
إذا صِرْتُ لاخلفي ولاقدامي

۲۷۳۔ میری افلاس اور میرا بڑھاپا حجت بن گیا جب میں ایسے ہوا کہ کچھ میرے آگے پیچھے نہیں۔

بلَغَتْ مِن الكِبَرِ العِتِى ونُكِّسَتْ
فِي الخَلقِ وَهُيَ صَبِيَّةُ الأرحامِ

۲۷۴۔ وہ ادھیڑ عمر کو پہنچ گئی تھی اور مخلوق میں مفلوک الحال ہو گئی اور وہ لڑکی جننے والی رحموں سے ہے۔

إنْ زُرْتُها في العامِ يَوماً أنتجَتْ
وَأتَتْ لِستَّةِ أشهُرٍ بِغُلامِ

۲۷۵۔ اگر میں اُسے سال میں ایک دن دیکھوں تو اُسے کافی ہے اور چھ ماہ میں اس طرح بچہ جن لیتی ہے۔

أوهذه الأولادِ جاءت كلها
مِنْ فِعْلِ شَيْخٍ ليسَ بالقَوّامِ

۲۷۶۔ یا یہ ساری اولاد اس شیخ کے فعل سے آئی ہے جو درستگی میں نہیں۔

وَأظُنُّ أنَّهُمْ لِعُظْمِ بَلِيَّتِي
حَمَلَتْ بِهِمْ لا شَكَّ في الأحلامِ

۲۷۷۔ میں گمان کرتا ہوں کہ وہ میری آزمائش کے بڑا ہونے کی وجہ سے اس کے حمل میں آئے ہیں اور خواب میں کوئی شک نہیں۔

أوَ كلَّ ما حلمتْ به
من لي بأنَّ الناسَ غيرُ نيامِ

۲۷۸۔ یا جو بھی اس کے ساتھ خواب میں آیا ہے وہ اس کے ساتھ ہے اور لوگ نیند میں نہیں ہیں۔

يا لَيْتَها كانَتْ عَقِيماً آيِسا
أوَلَيْتَنِي مِنْ جُمْلَةِ الخُدّامِ

۲۷۹۔ کاش وہ بانجھ اور مایوس کرنے والی ہوتی یا میں بالکل خُدام میں سے ہوتا۔

أوَلَيْتَنِي مِنْ قَبْلِ تَزْوِيجِي بها
لو كنتُ بِعْتُ حَلالها بِحَرامِ

۲۸۰۔ یا میں اس سے شادی سے قبل ہوتا اگر میں اس کے حلال کو حرام کے ساتھ بیچتا۔

أولَيْتَنِي بعضُ الذينَ عَرَفْتُهُمْ
ممَنْ يُحَصِّنُ دينهُ بِغُلامِ

۲۸۱۔ یا میں ان سے ہوتا جن کو جانتا ہوں وہ کہ جس کے دین کو لڑکے کے ساتھ مضبوط کر دیا گیا ہے۔

كيفَ الخَلاصُ مِنَ البَنِينَ وَمِنهُمُ

قومٌ وَرائ وَآخَرونَ أمامِي

۲۸۲۔ لڑکوں سے چھٹکارا کیسے ہے انہی سے تو قوم ہے میرے پیچھے بھی اور دوسرے میرے آگے بھی قوم ہی ہیں۔

لَمْ يُرْزَقِ الرِّزقَ المُقِيمُ بأَهْلِهِ

فشكوا عنا بُعدي وفقرَمقامي

۲۸۳۔ مقیم رزق اپنے گھروالوں کو نہ کھلا سکا پس انہوں نے ہم سے شکایت کی میری دوری اور میرے فقر کے مقام کی۔

فارَقْتُهُمْ طَلَباً لِرِزْقِهِمُ فلا

صرفي يسرُّهُمُ ولا استخدامي

۲۸۴۔ پس میں نے ان کے رزق کے طلب کے لئے اُن سے نرمی کی پس میرا پھرنا ان کو خوش نہیں کرتا اور نہ میرا خدمت کرنا ان کو خوش کرتا ہے۔

مَنْ كانَ مِعْلِي لِلْعِيالِ فإِنَّهُ

بَعْلُ الأَرَامِلِ أَوْ أَبُو الأَيْتامِ

۲۸۵۔ جو میری طرح عیال والا ہے کیونکہ وہ بیوہ عورتوں کا خاوند اور یتیموں کا باپ ہے (یعنی کفالت کرتا ہے اُن کی)

أصبحتُ من حملي هموهمُ على

هرمي كأني حاملُ الأهرامِ

۲۸۶۔ اپنے بوجھ سے میں ہو گیا اُن کی مصیبتوں کو اٹھانے سے مکمل بوڑھا گویا میں بڑھاپے کا بوجھ اٹھانے والا ہوں۔

فإنِ اعْتَذَرْتُ لَهُمْ عَنِ التَّقْصِيرِ فی

مدحى الوزيرَ فحجةُ الأقدامِ

۲۸۷۔ اگر میں وزیر کی تعریف میں کوتاہی پر اُن سے معذرت کروں تو یہ حجت اقدام ہے۔

كالشَّيْبِ يُغْدِقُ بالهُمُومِ ذُنُوبَهُ

والذَّنبُ فيه لكثرة الأعوامِ

۲۸۸۔ جیسے بڑھاپا کہ مصائب کی وجہ سے اُس کے گناہ زیادہ ہو جاتے ہیں اور گناہ اس عمر میں سالوں کی کثرت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔

لا بَلْ رَكِبْتُ لهمْ جوادَ خلاعةٍ

ما زالَ يَجْمَحُ بي بغَيْرِ لِجامِ

۲۸۹۔ بلکہ میں ان گناہوں کے لئے (نفس کے) تیز رفتار نافرمان گھوڑے پر سوار ہوا جو ہمیشہ میرے ساتھ بغیر لگام کے جمع رہا ہے۔

إني امروٌّ ما مدَّ عينَ خلاعتي

طَمَعٌ لدِينارٍ وَلا دِرْهامِ

۲۹۰۔ میں وہ شخص ہوں کہ کسی لالچ نے میری اس بے اعتنائی کی آنکھ کو نہ کھینچا نہ دینار کے لئے اور نہ دراہم کے لئے۔

وَإذا مَدَحْتُ الأكْرَمِينَ مَدَحْتُهُمْ

بِجَوائِزِ الإعْزَازِ وَالإكْرَامِ

۲۹۱۔ جب میں عزت داروں کی تعریف کروں تو میں اعزاز و اکرام کے تحفوں کے ساتھ اُن کی تعریف کرتا ہوں۔

فاصفحْ بحلمكَ عن قوافي التي

حظيتْ لديكَ بأوفر الأقسامِ

۲۹۲۔ اپنے حلم کے ساتھ میرے ان قوافی سے درگزر کر جو تیرے سامنے کئی اقسام کے ساتھ جمع ہوئے (مجھے معاف کردے)

إنْ يُحْيِي جُودُكَ لِي أبا دُلَفٍ غَدا

حَيًا لَهُ فَضْلِي أَبَا تَمَّامِ

۲۹۳۔ اگر کل تیرا کرم مجھ پر زندہ رہے اے ابودُلف! تو میرا فضل بھی اس شاعری کے لئے ابوتمام بن کر جئے گا۔ (ابوتمام شاعر کی طرح عظیم شاعری کروں گا)

اسی قافیہ پر امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا کہ:

مستخدمون و شياطين

امیر لوگ اور شیاطین

أرى المستخدمينَ مشوا جميعاً

على غير الصراطِ المستقيمِ

۲۹۴۔ میں نے تمام امیر لوگوں کو دیکھا کہ سب صراطِ مستقیم سے بھٹک کر چل رہے ہیں۔

مَعَاشِرُ لو وَلُوا جَنَّاتِ عَدْنٍ

لَصَارَتْ منهمُ نارَ الجَحِيمِ

۲۹۵۔ وہ گروہ کہ اگر جنات عدن کے والی کردیئے جائیں تو ان کی وجہ سے وہ بھی جہنم کی آگ بن جائے۔

فما من بلدةٍ إلاَّ ومنهمُ

عليها كلُّ شيطانٍ رجيمِ

۲۹۶۔ کوئی شہر ایسا نہیں جہاں ان میں سے کوئی شیطان رجیم نہ ہو۔

فلوْ كانَ النُّجومُ لها رُجوماً

إنْ خلتِ السماءُ من النجومِ

۲۹۷۔ اگر ستاروں کا رجوم ان کے لئے ہوتا تو آسمان ستاروں سے بالکل خالی ہو جائے۔

اسی طرح امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اس قافیہ پر مزید فرمایا جب وہ محلہ (شہر) میں داخل ہوئے اور بنوعرام نے ان کو حمام میں داخل کرنے کا عزم کیا اور ان کو حمام میں داخل کیا تو انہوں نے فرمایا:

لا تخذلونی

مجھے رُسوامت کرو

كُونُوا مَعِي عَوناً عَلَى الأيَّامِ

لا تَخْذُلُونِي يا بَنِي عزَّام

۲۹۸۔ ان دنوں تم میرے مددگار رہو اے بنی عزّام! مجھے رُسوامت کرو۔

إنْ كانَ يُرْضِيكُمْ وحاشا فَضْلُكُمْ

ضُرى فحسبي زلقةُ الحَمّام

۲۹۹۔ اگر تمہاری اس میں خوشی ہے (تو ایسے ہی صحیح) تمہارے فضل سے میرا ضرر کیا معنی رکھتا ہے۔ میرے لئے حمام کی پھسلن کافی ہے۔

امام بوصیری رحمہ اللہ نے اس قافیہ پر مزید کہا اور الجناب العالی السالقی کے سامنے قاضی عمادالدین ابوطلحہ کے لئے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے یہ لکھا:

ما فِي الزَّمان

زمانے میں کون (سخی) ہے؟

ما فِي الزَّمانِ جوَادٌ
يُرجى لِدَفعِ العَظائمْ

۳۰۰۔ زمانے میں کون ایسا سخی ہے کہ عظائم کے دور کرنے کے لئے جس سے اُمید کی جائے۔

وَلا لِنَيلِ مُرادٍ
ولا لِبذْلِ المَكارِمْ

۳۰۱۔ نہ مراد کے حصول کے لئے اور نہ مکارم کی ادائیگی کے لئے۔

سِواكَ ياخيرَ والٍ
يُدْعَى ويا خَيْرَ حاكِمْ

۳۰۲۔ سوائے تمہارے اے بہترین والی جس کو بلایا جاتا ہے اور اے بہترین حاکم۔

انظرْ بحقكَ حالي
فأنتَ بالحالِ عالِمْ

۳۰۳۔ اپنے حق کے سبب میرے حال پر نظر کر کہ تو حال کو جانتا ہے۔

إنْ العِمادَ أرانا
بأنهُ اليومَ صائمْ

۳۰۴۔ بے شک عماد نے ہمیں دکھایا کہ وہ آج روزے سے ہے۔ (قاضی عمادالدین)

وليسَ يرجو ثواباً
وَلا يَخافُ مآثِمْ

۳۰۵۔ وہ ثواب کی اُمید نہیں رکھتا اور نہ گناہ سے خوف زدہ ہے۔

وليسَ يخفى عليهِ
أن لاصيامَ لظالمْ

۳۰۶۔ اور اُس پر پوشیدہ نہیں کہ ظالم کے لئے کوئی روزے نہیں۔

وصَوْمُنا في اتِّباعٍ
له صيامُ البهائمْ

۳۰۷۔ اور ہمارے روزے اس کی اتباع میں چوپایوں کے روزے ہیں (یعنی صرف بھوکے رہنا)

فخذْ لنا اليومَ منهُ
غداءنا وهوَ راغمْ

۳۰۸۔ آج اس سے ہمارے لئے کچھ لے لے ہماری کل کے لئے کہ وہ خاک آلود ہے۔

قافیة ﴿النون﴾

امام بوصیری رحمہ اللہ نے امیر سنجر الشجاعی کی تعریف میں یہ بھی فرمایا جسے ۶۸۴ ہجری میں مدرسہ منصوریہ اور شفاخانہ بنانے کا شرف ملا۔

أشرقت الأكوان

جہان روشن ہوگیا

أنشأت مدرسةً ومارستانا

لتصحح الأجسامَ والأبدانا

۱۔ تو نے مدرسہ اور شفاخانہ بنایا تاکہ تو اجسام اور ابدان کو درست کرے۔

اور حضرت امام بوصیری رحمہ اللہ اسی قافیہ پر مزید فرماتے ہیں کہ:

سارتِ العِيسُ يُرجعْنَ الحنينا

ويُجاذبنَ من الشوقِ البُرينا

۲۔ اونٹنیاں یوں ہوگئیں کہ سسکیوں کی طرف لوٹتی ہیں اور شوق کی وجہ سے لگام والی رسی کو جذب کرتی ہیں۔

داميِاتٍ مِنْ حَفٍ خفافُها

تقطع سهولا و حزونًا

۳۔ وہ مہربانی پر کھروں کو خون آلود کیے ہوئے ہیں وہ سہولت اور غم کو قطع کرتی ہیں۔

وعلى طولِ طواها حُرمتْ

عُشبَهَا المُخضَرَّ والماءَ المَعِينا

۴۔ اور طوالت پر اُس کو لپیٹتی ہیں وہ زمین کی ہر گھاس اور پانی کے گھاٹ کو خود پر حرام کرتی ہیں۔

كلما جدَّ بها الوجدُ إلى

غايةٍ لمْ تدرِها إلاَّ ظُنُونا

۵۔ جب بھی وجدان کو انتہا کی طرف کھینچے تو اس سے سوائے ظن کے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

قلتُ للحادي أعذ أشواقها

بالسُّرَى إنَّ مِنَ الشَّوْقِ جُنُونا

۶۔ میں نے حدی خواں سے کہا ان کے شوق کو اور بڑھا رات کے سفر کے ساتھ بے شک شوق کی حالت سے جنون بھی ہے۔

آهِ من يومٍ بهِ أبكي دماً

إنَّ لِلعِيسِ وَلِي فيهِ شُؤُونا

۷۔ افسوس اس دن سے کہ جب سے میں خون کے آنسو رو رہا ہوں بے شک اونٹ اور میرے لئے اس میں یہی حالت ہے۔

أسَرَتْ ألبابنا لمّا سرت

تحملُ الحسنَ بدوراً وغصونا

۸۔ وہ رات کو ہمارے الباب تک پہنچی جب وہ رات کو چلی تو حسن میں چاندوں اور ٹہنیوں کا اٹھا کر چلی۔

کلٌّ سَمراء وما أنصفتُها
فَضَحَتْ سُمر القنا لونا و لِینا

۹۔ ہر ہر گندم کا خالص دانہ اور جس کو میں جدا کروں وہ یوں سرخ ہے جیسے پھل دار خوشہ ہو رنگ اور نرمی کے اعتبار سے۔

اعدت القلب فتورا وضنًی
لیتها من وسنٍ تُعدی الجفونا

۱۰۔ دل کو اُس نے فتور اور کمزوری سے تیار کیا اے کاش وہ اُونگھ جو آنکھ سے مخالفت رکھتی ہے۔

ثغرها الدُّرّیُّ من أنفاسهِ
مسكُ دارینَ وخمرُ الأندرینا

۱۱۔ اس کے سینے کی گہرائی اُس کی سانسوں سے دارین (شام کا شہر) کی خوشبو اور اندرین (بحرین کا مقام) کی شراب ہے۔

أخذتْ قلبی وصبری والکری
یَوْمَ بِیْعِ النَّفْسِ منها أرْبُونا

۱۲۔ میرے دل میرے صبر اور میری اونگھ نے اس دن سے جب سے میں نے اپنی جان کی بیع کی مجھ سے اجنبیت کی۔

لاأقالَ اللهُ لی منْ حبّها
بیعةً یوماً ولا فكَّ رُهُونا

۱۳۔ نہ میں اللہ کی قسم اس بیع کو فسخ کرنا چاہتا ہوں اس کی محبت سے کسی بھی دن اور نہ رہن کو چھوڑنا چاہتا ہوں۔

صاحبی قف بی فإنی لم أجد
لی علی الوجدِ ولا الصبرُ مُعِینا

۱۴۔ اے میرے صاحب میرے ساتھ کھڑا ہو اس لئے کہ میں عشق کے اوپر اور صبر پر اپنے لئے کوئی مددگار نہیں پاتا۔

وسلِ الرَّبعَ الذی سُکانُه
رحلوا عنه عساهُ أن یُبِینا

۱۵۔ پوچھ لے ربع (مقام) سے جس کے باشندے اس سے کوچ کر گئے قریب ہے کہ وہ بیان کردے۔

نَسَخَتْ آیاته أیْدِی البِلَی
فأرتْ عینی منه الصَّادَ شِینا

۱۶۔ اس کی آیات نے آزمائش کے ہاتھوں کا نسخ کردیا میری آنکھ نے اس سے (اس کے بعد) صاد شین کو دیکھا۔

وجنوبٌ وشمالٌ جعلا
تربهُ فی جبهةِ الدهرِ غضونا

۱۷۔ جنوب اور شمال دونوں نے اس کی مٹی کو زمانے کی پیشانی سے شکن زدہ کیا۔

فَثَراهُ وَحَصاهُ أبَداً
یفضُلانِ المسكَ والدُّرَّ الثمینا

۱۸۔ اس کی مٹی اور کنکریاں ہمیشہ خوشبو اور قیمتی موتی پر بھی فضیلت رکھتی ہیں۔

سَحَبَتْ فیهِ الصَّبا أذْیالَها
بمدیحی لإمامِ المرسلینا

۱۹۔ اس کے دامن کو بادِ صبا لاتی امام مرسلین ﷺ کے لئے میری مدح کے ساتھ۔

أحمدَ الهادی الذی أمتُهُ
رَضِیَ اللہ لها الإسلامَ دینا

۲۰۔ وہ احمد ﷺ ہدایت دینے والے جن کی اُمت وہ ہے کہ جن کے لئے اللہ نے اسلام کو بطور دین چن لیا۔

كان سراً فی ضمیرِ الغیبِ منْ
قبلِ أنْ یُخلقَ كونٌ أو یكونا

۲۱۔ وہ راز تھے ضمیرِ غیب کا قبل اس کے کہ کائنات میں جو تھا اور جو ہے اُس کی تخلیق ہو۔

تُشرقُ الأكوانُ من أنوارِهِ
كلما أودعها اللہ جبینا

۲۲۔ اُن کے انوار سے کائنات روشن ہوگئی جب بھی اللہ نے ان جہانوں کو جبین عطا کی۔

أسْجَدَ اللہ لهُ أمْلاكَهُ
یومَ خَرُّوا لأبیهِ ساجدینا

۲۳۔ اللہ نے آپ ﷺ کے لئے ہی فرشتوں سے سجدہ کروایا اُس دن جب وہ آپ ﷺ کے جدِ امجد آدم علیہ السلام کے لئے سجدہ میں جھکے۔

و دَعَا آدمُ المُصطفیٰ
دَعْوَةٌ قالَ لها الصِّدْقُ آمِینا

۲۴۔ آدم علیہ السلام نے مصطفی ﷺ کو بلایا اس دعوت سے کہ ان کو صادق اور امین کہا گیا۔

فتلَّقی آدمُ من ربّهِ
كلماتٍ هنَّ كنزُ المذنبینا

۲۵۔ آدم ﷺ نے اپنے ربّ سے وہ کلمات تلقین پائے کہ جو گناہ گاروں کے لئے خزانہ ہیں۔

وَبِهِ جنّاتُ عَدْنٍ رُفِعَتْ
عَلَماً أبوابُها لِلْمُسْلِمِینَا

۲۶۔ اسی کے ساتھ جناتِ عدن کے دروازے مسلمانوں کے لئے بلندی پر اٹھائے گئے۔

ودُعُوا أنْ تلكمُ الدارُ لكم
فادْخلوها بسَلامٍ آمِنینا

۲۷۔ اور مسلمانوں کو (یوں اس طرف) بلایا گیا کہ وہ گھر اے مسلمانو تمہارے لئے ہے۔ پس امن وسلامتی کے ساتھ اس میں داخل ہوجاؤ۔

وَبِهِ نُوحٌ دعا فی فُلْكِهِ
فأغاثَ اللہُ نوحاً والسفینا

۲۸۔ آپ ﷺ کے وسیلہ سے ہی نوح علیہ السلام نے اپنی کشتی میں دعا کی پس اللہ تعالیٰ نے نوح علیہ السلام (کی قوم پر) اُن کی مدد کی اور کشتی کو محفوظ رکھا۔

وأغاثَ اللہُ ذا النونِ بهِ
بعد ما أعری به فی البحرِ نونا

۲۹۔ حضرت یونس علیہ السلام کی اللہ نے آپ ﷺ کے وسیلہ سے مدد کی بعد اس کے کہ سمندر میں وہ مچھلی (کے پیٹ میں مزید) تاریکی میں تھے۔

وَشَفَى أَيُّوبَ مِنْ ضُرٍّ كما
سَرَّ يَعقُوبَ وَقد كانَ حَزِينا

۳۰۔ ایوب علیہ السلام نے پریشانی سے شفا پائی جیسے یعقوب علیہ السلام نے خوشی پائی جب کہ وہ رنجیدہ تھے۔

وخليلُ اللهِ همَّتْ قومهُ
أن يكيدوهُ فكانوا الأخسرينا

۳۱۔ اور خلیل اللہ علیہ السلام کی قوم نے آپ علیہ السلام سے فریب کرنے کا ارادہ کیا تو وہ خسارہ پانے والے ہوئے۔

وَبِنُورِ المُصْطَفَى إطْفاءُ ما
أوقدوهُ وتولوا مدبرينا

۳۲۔ مصطفی ﷺ کے نور کے ساتھ وہ آگ بجھ گئی جس کو انہوں نے جلایا تھا اور وہ پیٹھ پھیرنے والے ہوئے۔

وَجَدَتْهُ أنبياءُ اللهِ في
كلِّ فضلٍ واجداً مايجدونا

۳۳۔ تمام اللہ کے انبیاء علیہم السلام نے آپ ﷺ کو ہر اس فضیلت پر پایا جس کو وہ نہ پا سکے۔

مصدرُ الرحمةِ للخلقِ فلا
عجبٌ أنْ يَتولى الصَّالحينا

۳۴۔ مخلوق کے لئے رحمت کا مصدر ہیں پس کوئی تعجب نہیں کہ صالحین کے والی ہوں۔

خَتَمَ اللهُ النَّبِيِّينَ بِهِ
قبلَ أن يجبُلَ من آدمَ طينا

۳۵۔ اللہ نے آپ ﷺ پر نبیوں کا خاتمہ کیا قبل اس کے کہ آدم علیہ السلام کی مٹی کا گوندا بنا۔

فهوَ فى آبائهمْ خيرُ أبٍ
وهوَ فى أبنائهم خيرُ البنينا

۳۶۔ پس وہ اپنے آباء میں بہتر باپ سے ہیں اور وہ اُن کے ابناء میں بہتر بیٹے ہیں۔

قد عَلاَ بالرُّوحِ والجِسْمِ عُلاً
رجعتْ من دونها الرُّوحُ الأمينا

۳۷۔ وہ روح اور جسم کے ساتھ بلندیوں پر پہنچے روح الامین علیہ السلام اس جانب سے لوٹ آئے (یعنی سدرہ سے آگے نہ جا سکے)

ورأى من قاب قوسين الذى
رُدَّ موسى دونه من طور سينا

۳۸۔ انہوں نے قَابَ قَوسَین کے مقام کو دیکھا جبکہ موسیٰ علیہ السلام طور سینا سے (دیدار کے بغیر) لوٹائے گئے۔

ووَجِيهاً كانَ مُوسَى عِنْدَهُ
مثلما قد كان جبريلُ مسكينا

۳۹۔ اور وہ ایسے وجیہہ تھے کہ موسیٰ علیہ السلام ان کی بارگاہ میں یوں تھے جیسے جبرائیل علیہ السلام کا ٹھکانا تھا۔

صَلَواتُ اللهِ ذِى الفَضْلِ عَلَى
رُسُلِ اللهِ إلينا أجْمَعِينا

۴۰۔ اللہ کے درود فضل والے ان تمام رسولوں پر جو ہماری طرف اللہ کی طرف سے آئے۔

أكرمُ الخلقِ همُ الرُّسلُ لنا
وَأبو القاسِمِ خيرُ الأكرَمينا

۴۱۔ مخلوق میں سب سے معزز وہ رسول ہیں ہمارے لئے اور ابوالقاسم ﷺ تمام

عزت داروں میں سب سے بہتر ہیں۔

فتعالى مَنْ برا صورتهُ
مِنْ جَمالٍ أُودِعَ الماءَ المَهينا

۴۲۔ پس وہ بلند ہے جس نے آپ ﷺ کی صورت کو تراشا اُس جمال سے جو پھوٹتے پانی سے ودیعت ہوئی۔

وَاصْطَفَى مَحْتِدَهُ مِنْ دَوْحَةٍ
أَنْبَتَتْ أفنانُها عِلْماً ودينا

۴۳۔ اس درخت سے آپ ﷺ کے شجرۂ مبارک کو چنا گیا کہ جس کی شاخیں علم اور دین سے پیدا ہوئیں۔

مِنْ أنيسٍ جانبتْ أحسابهمْ
طُرُقَ الذَّمِ شمالاً ويمينا

۴۴۔ اُس سے ان تمام کے احساب ایک جانب ہوئے مذمت کے طریقوں پر دائیں جانب اور بائیں جانب۔

ما رَأينا كَرَمَ الأخلاقِ في
غيرِ ما يأتونهُ أو يدَّعونا

۴۵۔ ہم نے اخلاق کے کرم کو نہ دیکھا اُن کے غیر میں جو وہ لاتے اور جس کا وہ دعویٰ کرتے۔

يغضبُ الموتُ إذا ما غضبوا
وإذا ما غَضِبوا هم يغفرونا

۴۶۔ موت نے غضب کیا ان پر جب انہوں نے غضب کیا اور جب انہوں نے (حضور کے) صحابہ رضی اللہ عنہم نے غضب کیا تو بدلہ میں ان کی مغفرت ہی ملی۔

معشرٌ صانهم اللهُ لأنْ
يودعوا من أحمدَ السرَّ المصونا

۴۷۔ وہ گروہ جن کو اللہ نے بچایا اس لئے کہ وہ ودیعت کئے جائیں گے احمد ﷺ سے خوشی کے قلعے میں (یعنی جنت میں تمام صحابہ رضی اللہ عنہم)

هذبَ السؤددُ أخلاقهمْ
فَلَهُمْ مِنْ شَرَفٍ ما يَدَّعُونا

۴۸۔ سرداری نے ان کے اخلاق کو پاک صاف کر دیا پس وہ شرف پر ہیں جس کی انہوں نے ہم کو دعوت دی۔

عجباً والمصطفى الشَّمسُ الذي
ظهرتْ أنوارهُ للمُبصِرينا

۴۹۔ کیا عجب ہے اور مصطفی ﷺ تو وہ سورج ہیں کہ جن کے انوار دیکھنے والوں کے لئے ظاہر ہوئے۔

شهدَ الكفارُ بالغيبِ لهُ
وأتاهمْ فإذا همْ مُبلِسونا

۵۰۔ کفار آپ ﷺ کے غیب کے ساتھ گواہ ہوئے اور آپ ﷺ اُن کے پاس آئے جبکہ وہ اس شہادت کو توڑنے والے ہوگئے۔

أَغْلَقُوا بابَ الهُدَى مِنْ دُونِهِمْ
بعدَ ما كانوا به يستفتحونا

۵۱۔ انہوں نے ہدایت کے دروازے کو بند کر دیا اپنی جانب سے بعد اس کے کہ وہ آپ ﷺ سے فتح مانگتے تھے (آپ ﷺ کے وسیلہ سے)

وَعَمُوا عنهُ فلا واللهِ ما
تَنفَعُ الشَّمْسُ لَدَى القَوْمِ العَمِينا

۵۲۔ وہ آپ ﷺ کی جانب سے اندھے ہوگئے پس اللہ کی قسم یہ نہیں ہوسکتا سورج اندھی قوم کو نفع نہیں دے سکتا۔

وأتاهمْ بكتابٍ أُحكمتْ
منه آياتٌ لقوْمٍ يَعْقِلُونا

۵۳۔ وہ اُن کے پاس اس کتاب کے ساتھ آئے جس کی آیات عقل والی قوم کے لئے محکمات ہیں۔

سَمِعَتْهُ الإِنْسُ وَالجِنُّ فما
أنكروا مِنْ فَضْلِهِ الحقِّ المُبِينا

۵۴۔ انسانوں اور جنوں نے اس کو سنا اس کی فضیلت کی وجہ سے انہوں نے اس حق مبین کا انکار نہ کیا۔

عَجَزُوا عَنْ سُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ
فَهُمُ اليَوْمَ له مُسْتَسْلِمُونا

۵۵۔ اس کی مثل ایک سورت لانے سے وہ عاجز آگئے پس وہ اس دن سے اس کے سامنے جھکنے والے ہوگئے۔

قال للكفّارِ إذ أفحمهم
بالتَّحَدِّي مالكم لاتنطقونا

۵۶۔ آپ ﷺ نے کفار سے کہا جب وہ اس کے مقابلے سے خاموش ہو گئے کہ تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ بولتے نہیں۔

قصَّ مايأتي عليهم مثلما
قَصَّ أَخبارَ القُرونِ الأَوَّلينا

۵۷۔ جو کتاب ان کے پاس آئی اس نے وہ کچھ بیان کیا جیسے پہلوں کے زمانوں کی خبروں کا قصہ بیان ہوا۔

وأتت أخبارهُ في حكمٍ
فتأملها ثماراً وفنونا

۵۸۔ اُس کی خبریں پختگی کے ساتھ آئیں پس ان کے پھلوں اور فنون پر تامل کر۔

قسمَ الرَّحمةَ في قرائهِ
وعذابَ الخزى في المستقسمينا

۵۹۔ اس کی تلاوت کرنے والوں میں رحمت تقسیم ہوئی اور اس کا انکار کرنے والوں پر رُسوائی کا عذاب آیا۔

ما لَهُ مِثْلٌ وَفي أَمْثالِهِ
أبداً موعظةٌ للمتقينا

۶۰۔ اس کی کوئی مثل نہیں اور اس کی امثال میں ہمیشہ نصیحت ہے تقویٰ والوں کے لئے۔

رحمَ اللهُ به الخلقَ وكمْ
أهلكَ اللهُ بآياتٍ قرونا

۶۱۔ آپ ﷺ کے سبب ہی اللہ نے مخلوق پر رحم کیا اور آیات کے ساتھ اللہ نے کتنی ہی اُمتوں کو ہلاک کیا۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ مسجد شیخ عبدالطاہر کی لسان پر ملک صالح کی طرف یہ کہا جس نے تین ہزار دینار صدقہ کے طور پر مدارس کے طلبہ کے لئے نکالے اور اس نے اس معاملہ کو اپنے والد شہاب کی طرف تفویض کیا۔

يدالخيانة

دستِ خیانت

لَيْتَ شِعْرِي ما مُقْتَضَى حِرْماني

دُونَ غَيْرِي والإلْفُ لِلرَّحمٰنِ

۶۲۔ کاش یہ میری بات سمجھی جائے کہ میرے علاوہ میری محرومی کا مقتضی کیا ہے اور الفت رحمن کے لئے ہی ہے۔

أَتَرَاني لا أَسْتَحِقُّ لِكَوْني

جامِعاً شَمْلَ قارِئِ القرآنِ

۶۳۔ کیا تو مجھے دیکھتا ہے کہ میں اس کا مستحق نہیں جبکہ میں قرآن پڑھنے والوں کے جامعہ میں شامل ہوں۔

أَمْ لِكَوْني فِي إِثْرِ كُلِّ صَلاةٍ

بِي يُدْعَى لِدَوْلَةِ السُّلْطانِ

۶۴۔ یا میں ہر نماز کے بعد سلطان کی حکومت کے لئے دُعا مانگنے والا ہوں۔

وبِأَيِّ الأَسْبابِ يُعْطَى مَكانٌ

صدقاتِ السلطان دون مكانِ

۶۵۔ کن اسباب کی وجہ سے سلطان کے صدقات ایک مکان سے دوسرے مکان کو

عطا کئے جاتے ہیں۔

حُملتْ من عطائِهِ ألفُ دينا

رٍ إلينا من بعدها ألفانِ

۶۶۔ اس کی عطا سے ایک ہزار دینار ہماری طرف اُٹھائے گئے اس کے بعد دو ہزار (کل تین ہزار)

ما أتاني منها ولا الدرهم الفرْ

دُ وهذا حقيقةُ العدوانِ

۶۷۔ میرے پاس ان میں سے کچھ نہ آیا اور نہ ہی کوئی ایک درہم اور یہ ہے دشمنی کی حقیقت۔

زَعَمَ ابنُ البَهاءِ إنَّ عطايا المَـ

لِكِ الصالح العَظيمِ الشَّانِ

۶۸۔ ابن البھاء نے گمان کیا کہ ملک صالح کے عطیے عظیم الشان ہیں۔

ما كفتْ سائرُ المدارس أوْ ضُـ

ـمَّ إليها من مالها درهمانِ

۶۹۔ جو تمام مدارس کو کافی ہیں یا اس عطیہ کے مال سے دو درہم بھی صدقہ میں ملائے جائیں تو کافی ہیں۔

ولعمری لقد توفَّرَ نصفُ الـ

ـمالِ مِنها ورَاحَ في النِّسيانِ

۷۰۔ میری جان کی قسم اس میں سے نصف مال بھی وافر ہے اور نسیان میں بھی قرار ہے۔

إن أكنْ ماأقولهُ منه دعوى
فاطلُبُونى عليه بالبُرهانِ

۷۱۔ اگر میں اس میں سے کوئی دعویٰ نہیں کہتا تو اس پر مجھ سے بُرہان طلب کرو۔

أو ما كانَ عِدَّةَ الفُقها الْ
فُ فقيهٍ من بعدها مئتانِ

۷۲۔ یا فقہاء کی تعداد ایک ہزار نہیں بلکہ دوسو اوپر (یعنی بارہ سو)

فاحْسبُوها بِمُقتَضَى الصَّرْفِ دينا
راً ورُبعاً لِلْجِلَّةِ الأعْيانِ

۷۳۔ پس اس کو شمار کرو خرچ کے تقاضا کے مطابق ایک دینار اور ایک دینار کا چوتھا حصہ تمام کے ایک ایک حصہ عظیمہ کے حصہ پر۔

تَجِدُوها أَلْفاً وخَمْسَ مِئاتٍ
غيرَ ما خَصَّها من النقصانِ

۷۴۔ تم اس کو پاؤ گے پندرہ سو دینار بغیر کسی نقصان کے ساتھ خاص ہوئے۔

والبِخاسِ الّذى أُضِيفَ إلَى النَّ
فقةِ والبخس من يدِ الوَزّانِ

۷۵۔ اور وہ کمی باقی ماندہ جو نفقہ کی طرف منسوب کی گئی وہ باقی ماندہ بھی وزن کے ساتھ ہے۔

أنا لا أنسبُ البهاءَ على ذا
لك إلاّ لقلةِ الإيمانِ

۷۶۔ میں بہاء الدین کی طرف اس کو منسوب نہیں کرتا مگر ایمان کی کمی کے سبب۔

هُو وَلِّى أهلَ الخِيانَةِ فيها
وتَوَلّى الجَوادِ كالغَوّانِ

۷۷۔ وہ اس میں اہلِ خیانت کا والی ہوا ہے اور سخاوت والا خیانت والوں کا والی ہوا۔

كلما جاءتِ الدنانيرُ
ينقضُّ عليها البهاءُ كالشيطانِ

۷۸۔ جب بھی دینار آئیں ان کو بہاء الدین شیطان کی طرح تقسیم کرتا ہے۔

مَدَّ فيها يَدَ الخيانَةِ فامْتَ
دَّ إليه بالذَّمِّ كلُّ لسانِ

۷۹۔ اس میں خیانت کا ہاتھ کھینچ کر رکھتا ہے پس ہر زبان اس کی مذمت میں پھر لمبی ہوتی ہے۔

ولعمرى لو اتقى الله فى السّر
اتَّقَتْهُ الأنامُ فى الإعْلانِ

۸۰۔ میری جان کی قسم اگر وہ تنہائی میں اللہ سے ڈرے تو مخلوق اعلانیہ طور پر اس سے ڈرے۔

وعلى كلِّ حالةٍ أحمدُ الله
الّذِى مِنْ سُؤَالِهِ أغْنانى

۸۱۔ ہر حالت پر میں اللہ کی حمد بجالاتا ہوں جو مجھے اس کے سامنے سوال کی بجائے خود رزق دیتا ہے۔

فلقد حلَّ فى المدارس فى الأخ
ذِ كثرةُ الأذى والهوانِ

۸۲۔ پس مدارس میں اس روپے کے لینے کے سبب بہت زیادہ اذیت اور رُسوائی عام

ہوگئی۔

وأزيلتْ بالسَّبِّ أعراضُ من فيها
فما قامَ الرِّبحُ بالخُسرانِ

۸۳۔ اور بُرا بھلا کہنے کے ساتھ زائل کیا گیا ان عزتوں کو جو ان مدارس میں تھیں۔ پس منافع خسارے کے ساتھ نہ اُٹھایا گیا۔

كيف أنسى قول الشهابِ جهاراً
قَبَّحَ اللهُ كلَّ ذي طَيْلَسانِ

۸۴۔ میں شہاب کے اس اعلانیہ قول کو کیسے بھول سکتا ہوں کہ اللہ ہر کالے لباس والے کو ناپسند کرتا ہے۔

خَدَعُونا واللهِ مِمَّا يَمُدُّو
نَ أكُفًا كَكِفَّةِ الميزانِ

۸۵۔ انہوں نے مجھ سے دھوکا کیا۔ اللہ کی قسم جس سے وہ بندھے ہوئے ہیں وہ میزان کے پلڑے کی طرح ایک طرف مائل ہے۔

آهِ واضيعةَ المساكينِ إن وُلّي
أمرَ الطَّعامِ في رَمَضانِ

۸۶۔ افسوس مساکین کے نقصان پر کہ اگر ایسا شخص رمضان کے ماہ میں کھانے پر والی ہوجائے۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک دوست تھا جو حشاء کے نام سے جانا جاتا تھا۔ اس کا ایک خوبصورت حبشی غلام تھا اور ایک شخص جس کو سلیمان المفتش کہا جاتا تھا وہ اس غلام کو پسند کرتا پس امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے دوست کو سلیمان مذکور سے ڈرایا اور اسے کہا کہ وہ جو اس غلام سے محبت کرتا ہے اس میں کوئی بھلائی نہیں۔ اس نے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ سے کہا کہ میں شیطان کا غلام ہوں مجھے کوئی خوف نہیں۔ اس پر امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی کافیہ پر فرمایا:

کم قُلتُ

میں نے کتنا کہا!

كم قُلتُ للأكرمِ الحشاءِ أنصحهُ
بأنَّ عَبدَكَ مُحتاجٌ لِلقَانِ

۸۷۔ میں کتنا ہی معزز دوست حشاء کو نصیحت کرتے ہوئے کہہ چکا ہوں کہ تیرا غلام محتاج ہے حفاظت کا۔

فقالَ عَبدِي عِفرِيتٌ فَقُلتُ لَهُ
إني أخافُ عليه من سُليمان

۸۸۔ اس نے مجھے جواب دیا کہ میرا غلام جن ہے میں نے اس سے کہا کہ میں اس کے معاملے میں سلیمان سے ڈرتا ہوں۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے یہ بھی فرمایا جب ملک ظاہر نے ان کو شراب کے برتن توڑنے کا کہا اور اس میں شدت کی۔

خوف الجن

جن کا خوف

نَهَى السُّلطانُ عَنْ شُربِ الحُمَيَّا
وَ صَيَّر حَدَّها حَدَّا اليَمَانِي

۸۹۔ سلطان نے منع کیا شراب کے پینے سے اوراس میں حدِ یمانی مارنے کا حکم جاری کیا۔

فما جَسَرَتْ مُلُوكُ الجِنِّ مِنهُ
لِخَوفِ القَتلِ تَدخُلُ فى القَنَانِي

۹۰۔ پس جنات کے بادشاہوں نے بھی اس سبب پھر جسارت نہ کی قتل کے خوف کی وجہ سے کہ موت کی گھاٹی میں داخل نہ ہوجائیں۔

امام بوصیری ﷺ نے اسی قافیہ پر اسوان کے عامل کی ہجو کرتے ہوئے فرمایا:

حب المناصب

مناصب کی محبت

انظر بحقكَ فى أمرِ الدواوينِ
فالكلّ قد غيروا وضع القوانينِ

۹۱۔ اپنے حق کے ساتھ دیوانوں کے معاملہ میں نظر کر تمام کے تمام نے قوانین کی وضع کو بدل دیا ہے۔

لم يبقَ شىءٌ على ما كنت تعهدهُ
إلاَّ تغيَّرَ من عالٍ إلى دون

۹۲۔ کوئی شے باقی نہ رہی جس کا تجھ سے عہد ہوا تھا مگر یہ کہ بلندی سے پستی کی طرف اُسے بدل دیا گیا۔

الكاتِبُونَ ولَيْسُوا بالكِرامِ فما
منهمْ على المالِ إنسانٌ بِمأمُونِ

۹۳۔ وہ کاتبین عزت والے نہیں اُن میں سے کوئی بھی مال پر امانت دار انسان نہیں ہے۔

والكُلُّ جمعاً ببذلِ المالِ قد خدموا
وما سَمِعْنا بهذا غيرَ ذا الحِينِ

۹۴۔ اُن تمام کے تمام نے مال کے خرچ پر خدمت کی ہم نے اب تک اس کے علاوہ کچھ بھی نہ سُنا۔

فَهُمْ على الظَّنِ لا التَّحْقيقِ بَذْلُهم
وما تَحَقُّقُ أمْرٍ مِثْلَ مَظْنُونِ

۹۵۔ پس وہ گمان پر ایسے ہیں کہ مال کے خرچ پر تحقیق نہیں کرتے اُن کے معاملہ کا تحقق مظنون کے مثل نہیں۔

نالوا مناصبَ فى الدنيا وأخرجهم
حُبُّ المنَاصِبِ فى الدُّنيا على الدِّينِ

۹۶۔ انہوں نے دنیا میں مناصب پائے اورانہوں نے حُبِّ مناصب کو دنیا میں دین پر ترجیح دی۔

قد طالَ ما طُرِدوا عنها وما انطَردُوا

إلاَّ وقَوْمٌ عليها كالذِّبابينِ

۹۷۔ ان کی دین سے دوری طویل ہوگئی اور اس مال سے وہ دور نہ ہوئے مگر یہ کہ قوم اس پر مکھیوں کی طرح ہے۔

وطالما قُطِعَ أذْنابُ الكِلاب لَهُمْ

فاستُعْدِمُوا بَعْدَ تَقْطِيع المَصارِينِ

۹۸۔ اور بعد میں کتوں کی دُموں کو اُن کے لئے کاٹا گیا۔ شہروں کی قطع کے بعد وہ امیر ہوئے۔

قد ينفعُ الناسَ حتى الحشُّ من غرضٍ

وغيرهُ من رياحينٍ وبشنينِ

۹۹۔ لوگوں کو اس نے نفع دیا یہاں تک کہ کھجور کی شاخیں بھی مقصد میں کام آئیں اور اس کے علاوہ خوشبوؤں اور خوشگوار کلیوں نے بھی۔

ضُمّانُ ريحٍ بِطَيرٍ فَوْقَ طائرِهِمْ

يطيرُ والريحُ شُيّاعٌ بمضمونِ

۱۰۰۔ پرندے کے ساتھ خوشبو کی ضمانت لئے اُن کے پرندوں کی پرواز کے اُوپر جو خوشبو اڑاتے ہوئے اڑتے ہیں خوشبو پھیلانے کی ضمانت کے ساتھ۔

لَوْ أمكَنَ القَوْمُ وَزْنُ المالِ لاتّخَذُوا

له الموازينَ من بعدِ القبابينِ

۱۰۱۔ اگر قوم کے لئے مال کا وزن کرنا ممکن ہو تو قبابین کے بعد سے اس کے لئے وہ ترازو منتخب کریں۔

وَمَسْحَهُمْ للسّمواتِ العُلى افْتَعَلُوا

فيها كما يفعلُ المسّاحُ للطينِ

۱۰۲۔ اور بلند آسمانوں میں اس کو آویزاں کریں اور اس میں وہ عمل کریں جیسے مٹی کے لئے کمہار عمل کرتا ہے۔

ولم يبالوا برجمِ الغيبِ من أحدٍ

كلّا ولا برجومِ للشياطينِ

۱۰۳۔ غیب کی خبر کے ساتھ ہرگز کسی ایک سے بھی وہ نہ آزمائے گئے اور نہ ہی رجومِ شیاطین کے ساتھ۔

عزُّوا وأكرمهمْ قومٌ لحاجتهمْ

ما نَالَهُم بَعْدَ ذَاكَ العِزِّ مِنْ هُوْنِ

۱۰۴۔ وہ عزت والے ہوئے اور قوم نے اپنی حاجت کی خاطر اُن کی عزت کی اس عزت کے بعد انہوں نے کوئی رُسوائی نہ پائی۔

وطاعنوا الناسَ بالأقلامِ واستلبوا

مِنهُمْ بِهَا كُلَّ مَعْلُومٍ ومَكْنُونِ

۱۰۵۔ انہوں نے لوگوں کو اقلام کے ساتھ طعن کیا اور اس کے ساتھ انہوں نے خلاصہ بیان کیا ہر معلوم اور ہر چھپی ہوئی چیز کا۔

وَمِنْ مَواشٍ وَأَطْيارٍ وَآنِيَةٍ

ومن زروعٍ مكيولٍ وموزونِ

۱۰۶۔ مویشیوں سے اور پرندوں سے اور برتنوں سے، گزوں سے اور کیلوں سے اور میزانوں سے۔

لهم مواقفُ فی حرب الشرورِ کما
حَرْبُ الْبَسُوسِ وَ حَرْبُ يَوْمَ صِفِّينِ

۱۰۷۔ ان کے لئے مواقف ہیں حرب شرور کے جیسے حرب بسوس اور حرب یومِ صفین تھی (یہ دونوں جنگیں مشہور رہیں ایک جاہلیت میں بنی بکر وتغلب کے درمیان اور دوسری اہل شام اور اہل عراق کے درمیان زمانۂ خلافت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ میں ہوئی)۔

لایکتبون وصولاتٍ علی جهةٍ
مُفَصَّلاتٍ بأَسمَاءٍ وَتَبْيِينِ

۱۰۸۔ وہ ایسے ہیں کہ وصولات کو تفصیل کے ساتھ ناموں کے ساتھ واضح طور پر نہیں لکھتے۔

إلا يقولونَ فيما يكتبونَ لهُ
من الحقوقِ وماذا وقتُ تعيينِ

۱۰۹۔ اس کے لئے حقوق سے بھی وہ لکھتے ہیں یہی کہتے ہیں کہ تعین کا وقت کیا ہے۔

فَاسْمَعْ وَكَاسِرْ وَحِسِّ الرِّيحَ يا فَطِناً
فلستَ أوّلَ مقهورٍ ومغبونِ

۱۱۰۔ اے ذہین سُن لے اور توڑ ڈال اور خوشبو کو محسوس کر تو پہلا قہر زدہ اور غبن زدہ نہیں ہے۔

همُ اللصوصُ ومن أقلامهم عُتُلٌ
بِهَا يَسَفُّونَ أَمْوَالَ السَّلَاطِينِ

۱۱۱۔ وہ کمینے ہیں اُن کے اقلام میں حد سے بڑھنا ہے وہ بادشاہوں کے اموال سے دھوکا کرتے ہیں۔

وَكُلُّ ذَلِكَ مَصْرُوفٌ وَمَصْرِفُهُمْ
لِلشَّيْخِ يُوسُف أبي هِبْصٍ بْنِ لَظْمِينِ

۱۱۲۔ یہ سب خرچ شدہ ہے اور ان کا مصرف شیخ یوسف ابو ہبص بن لظمین ہے۔

وللشرابِ و تبييتِ الخطاء بهِ
يجلو العُقارَ بأجناسِ الرياحينِ

۱۱۳۔ پینے کے لئے اور خطاء کو اس کے ساتھ ظاہر کرنے کے لئے وہ پینے والے کے مقام پر پانی کو ناپاکی سے ملادیتے ہیں۔

وَلِلْعُلُوقِ وَأَنْواعِ الْفُسُوقِ مَعاً
وللخروقِ الكثيراتِ التلاوينِ

۱۱۴۔ موت اور انواعِ فسوق ایک ساتھ ہیں اور بہت زیادہ بیابان میں وہ پانی جمع ہے۔(اس پر ان کا خرچ ہے)

وَلِلبِغالِ الْوَطِيَّاتِ الرِّكَابِ تَرَى
غلمانهمْ خلفهمْ فوقَ البراذينِ

۱۱۵۔ وہ خچر جن پر سوار بیٹھے ہیں اُن کے لئے تو دیکھتا ہے کہ اُن کے غلمان اُن خچروں کے پیچھے اونٹنیوں پر سوار ہیں۔(اس پر ان کا خرچ ہے)

وَلِلْمَنَادِيلِ فِي أَوْسَاطِ مَنْ مَلَكُوا
وَلِلْمَنَاطِقِ فيها وَالهَمَايِينِ

۱۱۶۔ رومالوں کے لئے (ان کا خرچ ہے) درمیان میں مناطق لٹکانے کے لئے ان کا خرچ ہے اور جیبوں کے لئے تا کہ وہ مال رکھیں جس کے وہ مالک ہیں۔

وَلِلرِّيَاعِ العَوالِي الارْتِفَاعِ بِناً
وَلِلْبَساتِين تُنْشَا وَالدَّكاكِينِ

۱۱۷۔ بلند کشادہ مرتفع زمینوں کے لئے (ان کا خرچ ہے) اور خوشگوار باغوں کے لئے کہ پروان چڑھیں اور ہموار زمینوں کے لئے۔

وَلِلفَجا۔ وَحُملاَنِ النِعاج وَأطْ
يارِ الدَّجاج وَأنواعِ السَّمامِين

۱۱۸۔ گھاٹیوں کے لئے اور مادہ بھیڑوں کے اُٹھانے کے لئے اور مُرغیاں اڑانے (لینے) اور قیمتی انواع کے لئے ان کا خرچ ہے۔

وللشَّباذی وللأنطاع تفرشُ فی
تموزَ فوقَ رُخامٍ فی الأواوينِ

۱۱۹۔ قالینوں کے لئے اور ان خوبصورت چٹائیوں کے لئے جو گزرنے کی جگہ میں خوبصورت چبوتروں میں سنگِ مرمر پر ہیں (ان کا مصرف ہے)

وللمجالسِ فی أوساطها خرقٌ
وللطنافسِ فی أيامِ كانونِ

۱۲۰۔ ان کے درمیان مجالس کے لئے بچھونوں پر ہے اور موٹے کپڑوں کے لئے ہے دسمبر کے دنوں میں (ان کا مصرف)

ولستُ أحصرُ ألواناً لأطعمةٍ
تَفَنَّنَ القَوْمُ فيها كُلَّ تَفنِينِ

۱۲۱۔ اور میں حصر نہیں کرتا رنگ کو ذائقہ کے لئے کہ قوم اس میں تفنن کرتی ہے ہر فن پر۔

وَلِلْمَلابِسِ كَمْ ثَوبٍ مُلَوَّنَةٍ
فيها العراقی مع الهندی والبونی

۱۲۲۔ اور لباسوں کے لئے (خرچ ہے) کتنے ہی رنگوں کے کپڑے ہیں جن میں عراقی

ہیں ہندی بھی ساتھ اور بونی بھی۔

وكَمْ ذخائرَ ما عند الملوكِ لها
مِثْلٌ فَمِنْ مُودَعٍ سَقْفاً وَمَدْفُونِ

۱۲۳۔ اور بادشاہوں کے پاس کتنے ہی خزانے اس کے مثل ہیں کہ آرام والے کے لئے چھت ہے اور دیواریں ہیں حفاظت کے لئے۔

وَكَمْ مجالِسِ أُنْسٍ عُيِّنَتْ لَهُمْ
تُنسِى الهُمُومَ وتُسْلِي كُلَّ مَحْزُونِ

۱۲۴۔ کتنی ہی اُنس کی مجالس اُن کے لئے معین ہوئیں جو پریشانیوں کو فراموش کر دیتی ہیں اور ہر غمزدہ کو تسلی دیتی ہیں۔

وَكَمْ حُلِيّ نِساءٍ لا يُثَمِّنُهُ
مُقَوِّمٌ قَطُّ فی الدُّنيا بِتَثْمِينِ

۱۲۵۔ کتنے ہی عورتوں کے زیور ہیں کہ دنیا میں کسی قیمت کے برابری اُن کی قیمت کی برابر نہیں۔

فَقُلْ لِسُلْطَانِ مِصْر وَالشام مَعاً
ياقاهراً غيرَ مخفِي البراهينِ

۱۲۶۔ مصر و شام کے سلطان کو ایک ساتھ کہہ اے قہر والے براہین کو نہ چھپانے والے۔

ومن يُخوِّفُ من سيفٍ براحتهِ
ذوى السيوفِ وأصحابِ السكاكين

۱۲۷۔ جو ڈراتا ہے چمک دار تلوار سے تلوار والوں اور خنجر والوں کو۔

اکشف بنفسك أسواناً ومن معها
من الصعيدِ بلا قومٍ مساكينِ

۱۲۸۔ اپنے ساتھ وہ مٹی اسوان بے نقاب کر اور جو اس کے ساتھ ہے راہ سے اس کو مساکین کی قوم کے بغیر۔

عُمّالُها قَدْ سَبَوْهُمْ مِنْ تَطَلُّبِهِمْ
ما لا يَكُونُ بِمَفْرُوضٍ ومَسْنُونِ

۱۲۹۔ اس کے عمال نے انہیں گالیاں دیں جب ان سے طلب کیا گیا وہ جو مفروض اور مسنون نہیں۔

كُلٌّ تَرَى كاتِباً لِلسُّوءِ يُنْظِرُهُ
لنهبهم كم كذا عامٍ وكم حينِ

۱۳۰۔ جس کو بھی نظر کرو اس کو برائی لکھتے ہی دیکھو گے اُن کے لوٹ کے مار کی وجہ سے کتنے ہی سالوں اور کتنے ہی لحات میں۔

سَبّوا الرَّعِيَّةَ لَمْ يُبْقُوا عَلَى أَحَدٍ
ولا أمانةَ للقبطِ الملاعينِ

۱۳۱۔ انہوں نے رعایا کو برا بھلا کہا کسی ایک پر باقی نہ رہے اور ملعون قبطیوں سے کوئی امانت نہیں۔

لاتأمنَنّ على الأموال سارقها
ولا تُقَرِّبْ عدوَّ الله وَالدِّين

۱۳۲۔ اموال پر اُن کی چوری کرنے والا مامون نہیں ہوتا اور نہ ہی اللہ اور دین کا دشمن تقرب پاتا ہے۔

وخلِّ غزوَ هُلاكو والفرنس معاً
والغصص بفرسانك الغر الميامين

۱۳۳۔ ہلاکو اور فرانسیوں کی جنگوں کو چھوڑ دے۔ اپنے سفید پیشانیوں والے گھوڑوں کے ساتھ اس کو توڑ دے۔

واغْزُنَّ عامِلَ أسْوَان تنالُ بِهِ
جنّاتِ عَدْنٍ بِإحسانٍ وَتَمكِينِ

۱۳۴۔ عاملِ اَسوان نے اس سے دھوکا کھایا اس کے ساتھ جناتِ عدن احسان وتمکین کے ساتھ منزلت پاتی ہے۔

وكُلَّ أمْثالِهِ في القِبْطِ أغْزُهُمْ
فالغزو فيهم حلال الدهر والحينِ

۱۳۵۔ تمام اس کی امثال قبط میں جنگوں سے ہیں پس ان میں جنگ زمانے اور وقت کا حلال ہے۔

وَاسْلُبْهُمْ نعماً قَدْ شاطرُوك بها
كما يشاطرُ فلاّحُ الفدادينِ

۱۳۶۔ اُن سے نعمت چھین لے انہوں نے اس کے ساتھ تجھ سے چالاکی کی ہے جیسے فدادین (مقام مصر میں) کے کسان چالاکی کرتے ہیں۔

فقد تواطوا على الأموالِ أجمعها
وَفِذْلَكُوا كُلَّ تِسْعِينٍ بِعِشْرِينِ

۱۳۷۔ انہوں نے تمام کے تمام اموال کو پامال کیا اور ہر نوے کو بیس کے ساتھ (ضائع کیا) نچوڑ کیا۔

وَصانَعُوا كُلَّ مُسْتَوْفٍ إِذَا رَفَعُوا

لَهُ الْحِسابَ بِسُحْتٍ كَالطَّوَاعِينِ

۱۳۸۔ انہوں نے ہر فوت شدہ چیز کو بھی شمار کیا جب اس کو حساب میں داخل کیا حرام کے ساتھ اس طرف رغبت کرنے والوں کی طرح۔

وَ رَبَّحُوهُ فقالَ الشَّيخُ وَالدُّنَا

قَسُّ الْقُسُوسِ وَمُطْرَانُ المَطارِينِ

۱۳۹۔ اور اس سے ظاہری نفع پایا پس شیخ نے کہا اور عیسائیوں پادریوں اور رہبانوں نے یہ کہا۔

مِنَّا لَهُ العُذرُ فِيما حَلَّ يَقبَلُهُ

إِمَّا بِرَسْمِ مِدَادٍ أَوْ لِصابُونِ

۱۴۰۔ ہماری جانب سے اُس کے لئے عذر ہے حلال میں کہ اسے قبول کرے یا تو رَسم قلم دوات کے ساتھ یا صابون کے لئے۔

وَلِلزُّيُوتِ وَإِيقَادِ الْكَنَائِسِ كَمْ

وللدقيقِ المهيّا للقرابينِ

۱۴۱۔ تیلوں کے لئے اور گرجوں کی روشنی کے لئے کیا کچھ ہے اور پاس والوں کے لئے کتنا مہیا آتا ہے۔

فذاكَ فِي الصدقاتِ الجارياتِ بهِ

يُسْحَبُ عَلَى الوَجْهِ أَوْ يُقْلَبُ بِسجّينِ

۱۴۲۔ پس یہ صدقاتِ جاریہ ہیں اس کے ساتھ چہرہ پر تازگی آتی ہے یا قید خانہ میں بدلہ دیا جاتا ہے۔

وكيف يقبلُ برّاً من مصانعةٍ

و من سحاب بتحريك و تسكين

۱۴۳۔ کس طرح نیکی قبول کی جائے گی رشوت سے اور ابر سے تحریک اور تسکین کے ساتھ۔

وكيف يقبلُ منها من مصانعةٍ

من كلِّ مسكينةٍ فيه ومسكينِ

۱۴۴۔ اور اس سے رشوت کیسے قبول کی جائے گی ہر مسکین عورت اور ہر مسکین مرد سے اس مال میں۔

كم هكذا سرقوا كم هكذا ظلموا

كم هكذا أخذوا مالَ السلاطينِ

۱۴۵۔ اس طرح کتنوں نے چوری کی اور اس طرح کتنوں نے ظلم کیا اور اس طرح کتنوں نے بادشاہوں کا مال ہڑپ کیا۔

أتُركُ ذنبٍ وسؤالٌ لمغفرةٍ

عِندَ الإلهِ لِقَوْمٍ كالمجانِينِ

۱۴۶۔ گناہ اور سوال کو چھوڑ دے مغفرت کے لئے اللہ کے ہاں اس قوم کی خاطر جو مجنوں کی طرح ہیں۔

وَقالَ قَوْمٌ لَقَدْ أَحْصَى مَنالَهُمْ

وقامَ فيها بمفروضٍ ومسنونِ

۱۴۷۔ قوم نے کہا اُن کی آرزوئیں شمار میں آگئیں اور وہ ان میں مفروض ومسنون کے ساتھ کھڑا ہوا۔

وَصانَعُوا کُلَّ مُسْتَوْفٍ إذَا رَفَعُوا

لَهُ الْحِسابَ بِسُحْتٍ کالطَّوَاعِینِ

۱۳۸۔ انہوں نے ہر فوت شدہ چیز کو بھی شمار کیا جب اس کو حساب میں داخل کیا حرام کے ساتھ اس طرف رغبت کرنے والوں کی طرح۔

وَ رَبَّحُوهُ فقالَ الشَّیخُ وَالدُّنَا

قَسُّ الْقُسُوسِ وَمُطْرَانِ المَطارِینِ

۱۳۹۔ اور اس سے ظاہری نفع پایا پس شیخ نے کہا اور عیسائیوں پادریوں اور رہبانوں نے یہ کہا۔

مِنَّا لَهُ العُذرُ فِیما حَلَّ یَقبَلُهُ

إمَّا بِرَسْمِ مِدَادٍ أوْ لِصابُونِ

۱۴۰۔ ہماری جانب سے اُس کے لئے عذر ہے حلال میں کہ اسے قبول کرے یا تو رَسمِ قلم دوات کے ساتھ یا صابون کے لئے۔

وَلِلزُّیُوتِ وَإیقادِ الْکَنَائِسِ کَمْ

وللدقیقِ المهیَّا للقرابینِ

۱۴۱۔ تیلوں کے لئے اور گرجوں کی روشنی کے لئے کیا کچھ ہے اور پاس والوں کے لئے کتنا مہیا آتا ہے۔

فذاكَ فی الصدقاتِ الجاریاتِ بهِ

یُسْحَبُ عَلَى الوَجْهِ أوْ یُقْلَبُ بِسجِّینِ

۱۴۲۔ پس یہ صدقاتِ جاریہ ہیں اس کے ساتھ چہرہ پر تازگی آتی ہے یا قید خانہ میں بدلہ دیا جاتا ہے۔

وکیف یقبلُ برّاً من مصانعةٍ

و من سحاب بتحریك و تسکین

۱۴۳۔ کس طرح نیکی قبول کی جائے گی رشوت سے اور اَبر سے تحریک اور تسکین کے ساتھ۔

وکیف یقبلُ منها من مصانعةٍ

من کلِّ مسکینةٍ فیه ومسکینِ

۱۴۴۔ اور اس سے رشوت کیسے قبول کی جائے گی ہر مسکین عورت اور ہر مسکین مرد سے اس مال میں۔

کم هکذا سرقوا کم هکذا ظلموا

کم هکذا أخذوا مالَ السلاطینِ

۱۴۵۔ اس طرح کتنوں نے چوری کی اور اس طرح کتنوں نے ظلم کیا اور اس طرح کتنوں نے بادشاہوں کا مال ہڑپ کیا۔

أتُركُ ذنبٍ وسؤالٌ لمغفرةٍ

عِندَ الإلهِ لِقَوْمٍ کالمجانِینِ

۱۴۶۔ گناہ اور سوال کو چھوڑ دے مغفرت کے لئے اللہ کے ہاں اس قوم کی خاطر جو مجنوں کی طرح ہیں۔

وَقالَ قَوْمٌ لَقَدْ أَحصَى مَنالَهُمْ

وقامَ فیها بمفروضٍ ومسنونِ

۱۴۷۔ قوم نے کہا اُن کی آرزوئیں شمار میں آگئیں اور وہ ان میں مفروض و مسنون کے ساتھ کھڑا ہوا۔

فَقُلْتُ وَاللهِ مَا وَصْفِي لأَنْشُرَها
فيما يقومُ بهِ شرحي وتبييني

۱۴۸۔ میں نے کہا اللہ کی قسم! میرا وصف پھیلانے والا نہیں جس میں کہ میری شرح اور بیان قائم ہوئے ہیں۔

وإنما ذاك مجهودي ومقدرتي
وَطاقتي في جِحاناتِ القَعابِينِ

۱۴۹۔ وہ تو صرف میری کوشش اور میری قدرت ہے اور میری طاقت ہے جو اژدہے کی لپیٹ میں ہے۔

حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے مزید فرمایا:

لَمْ أرَ مُستخدما أمينا

میں نے کسی امیر کو امین نہ دیکھا

ثكلت طوائفَ المستخدمينا
فلم أرَ فيهمْ رجلاً أمينا

۱۵۰۔ میں نے امیروں کے گروہوں پر خوب چکر لگائے ہیں مگر اُن میں سے کوئی امین آدمی میں نے نہیں دیکھا۔

فَخُذْ أَخبارَهُم مِنّي شِفاهاً
وانظرني لأخبرك اليقينا

۱۵۱۔ مجھ سے اُن کی صحیح خبریں لے اور مجھے مہلت دے کہ میں تجھے یقینی خبریں دوں۔

فقد عاشرتهمْ ولبثتُ فيهمْ
مع التجريبِ من عمري سِنِينا

۱۵۲۔ میں نے ان میں زندگی گزاری ہے اور تجربہ کے ساتھ اُن میں کئی سال اپنی عمر کے ان کے درمیان گزارے ہیں۔

حَوَتْ بُلْبَيْسُ طائِفَةٌ لُصُوصاً
عدلتُ بواحدٍ منهم مئينا

۱۵۳۔ بُلبیس شہر کو کمینوں کے گروہ نے گھیر رکھا ہے میں اُن میں سے ایک کو کئی سو کے برابر شمار کرتا ہوں۔

فُرَيجي والصفيّ وصاحبيهِ
أبا يقطونَ والنشوع السَّمينا

۱۵۴۔ فریجی، الصفی اور اس کے دو دوست ابو یقطون اور نشوع موٹے ہیں۔

فكُتّابُ الشّمالِ هم جميعاً
فلا صَحِبَتْ شِمالُهُمُ اليَمينا

۱۵۵۔ پس شمال (مقام) کے لکھنے والے تمام کے تمام ایسے ہیں کہ اُن کے بائیں جانب والے دائیں جانب والوں کے مصاحب نہیں۔

وَقَدْ سَرقُوا الْغِلالَ وما عَلِمْنا
كما سرقت بنوسيفِ الجرونا

۱۵۶۔ انہوں نے انگیا کو چوری کیا اور ہم جہاں تک جانتے ہیں وہ ایسے ہے جیسے سیف الجرون کی اولاد نے چوری کی۔

وكيف يُلامُ فُسّاقُ النصارى
إذا خانت عدولُ المسلمينا

۱۵۷۔ اور نصاریٰ کے فُسّاق کی کیسے ملامت کی جائے گی جبکہ مسلمانوں کے عدل کرنے والے ہی خیانت کریں۔

وجُلُّ الناس خوانٌ ولكن
أُناسٌ مِنْهُمْ لا يَسْتُرُونا

۱۵۸۔ ان لوگوں میں سے اکثر خیانت کرنے والے ہیں لیکن ان میں سے یہ لوگ پوشیدہ نہیں ہیں۔

ولولا ذاك مالبسوا حريراً
ولا شَرِبُوا خُمُورَ الأَندَرِينا

۱۵۹۔ اگر ایسے نہ ہوتو وہ ریشم کہاں سے پہنیں اور نہ ہی وہ اندرین (مقام) کی شراب پئیں۔

ولا رَبُّوا من المردانِ قوماً
كَأَغْصانٍ يَقُمْنَ وَيَنْحَنِينا

۱۶۰۔ اس قوم کے اَمرد پرورش نہ پائے ٹہنیوں کی طرح جو کھڑی ہوں اور لہلہائیں۔

وَقَدْ طَلَعَتْ لِبَعْضِهِمُ ذُقونٌ
ولكِنْ بَعْدَما نَتَفُوا ذُقونا

۱۶۱۔ ان میں سے بعض کی ڈاڑھیاں ظاہر ہوئیں لیکن بعد اس کے کہ انہوں نے بالوں کو اُکھیڑا تھا۔

بأَيِّ أَمانَةٍ وبأَيِّ ضَبْطٍ
أَرُدُّ عَنه الخِيانَةِ فاسقِينا

۱۶۲۔ کس امانت اور کس ضبط کے ساتھ میں اس سے خیانت کو ردّ کروں جو فاسق ہے۔

ولا كِيساً وَضَعْتُ عَلَيْهِ شَمْعاً
ولا بَيْتاً وضَعْتُ عَلَيْهِ طِينا

۱۶۳۔ اور کوئی ایسی تھیلی نہیں جس کے اندر میں شمع رکھوں اور کوئی ایسا گھر نہیں جس پر میں مٹی ڈالوں۔

وَأَقْلامُ الجَماعَةِ جاعِلاتٌ
كَأَسْيَافٍ بأَيْدِي لاعِبِينا

۱۶۴۔ اور جماعت کے اقلام یوں بنائے گئے ہیں جیسے کھیلنے والوں کے ہاتھوں میں تلواریں ہوں۔

فإنْ ساوقْتَهُمْ حَرْفاً بحَرْفٍ
فكلُّ اسم يحطوا منه سينا

۱۶۵۔ اگر تو ان کو حرف بحرف چلائے تو ہر اسم کا خط سین ہی بنے۔

ولا تحسبْ حسابهم صحيحاً
فإن بخصمهِ الداءَ الدفينا

۱۶۶۔ ان کے حساب کو صحیح مت جان بے شک اس کی مخالفت کے ساتھ یہ پُرانی بیماری ہے۔

ألم ترَ بعضهم قد خانَ بعضاً
وعَنْ فِعْلِ الصَّفا سَلَّ المَكِينا

۱۶۷۔ کیا تو نے نہ دیکھا کہ اُن کے بعض نے بعض کی خیانت کی اور فعلِ صفا سے مکین کمزور ہوئے۔

ولم يتقاسوا الأسفالَ إلا
لأَنَّ الشَّيْخَ مَا احتَمَلَ الغُبُونا

۱۶۸۔ انہوں نے پیالوں کو باہم تقسیم نہ کیا مگر اس وجہ سے کہ شیخ نے دھوکا دہی کو نہ برداشت کیا۔

أقاموا فی البلادِ لهم جباةٌ

لقبضِ مغلها كالمقطعينا

۱۶۹۔ شہروں میں ان کے محصول لینے والے کھڑے ہوئے تاکہ اگائی بجھائی کو قبض کر لیں قطع برید کرنے والوں کی طرح۔

وَإنْ كَتَبُوا لِجُنْدِيٍّ وُصُولاً

عَلَى بَلَدٍ أصابَ بِهِ كَمِينا

۱۷۰۔ اگر وہ لشکری کے لئے وصول لکھیں شہر کے اوپر تو اس میں وہ بغیر سمجھ بوجھ کے دخل دیں۔

ومَا نَقدِيَّةُ السُّلطانِ إلاَّ

مع المستخدمينَ مجردينا

۱۷۱۔ سلطان کی کوئی نقدی نہیں مگر امیروں کے ساتھ یہی وہ خاص ہے۔

فكم ركبوا لخدمتهم نهاراً

وليلاً يسألونَ ويضرعونا

۱۷۲۔ دن اور رات اُن کی خدمت پر کتنے مامور ہوئے جو سوال کرتے ہیں اور عاجزی دکھاتے ہیں (اُن کے سامنے۔)

وكم وقفوا بأبواب النصارى

عَلَى أسْيافِهِمْ مُتوَكّئِينا

۱۷۳۔ اور کتنے ہی نصاریٰ کے دروازوں پر کھڑے ہوئے اپنی تلواروں پر ٹیک لگائے ہوئے ہیں۔

و لم ينفعهم البرطيل شيئًا

وما ازدادوا به إلا ديونا

۱۷۴۔ ان کو رشوت نے کسی چیز کا نفع نہ دیا اس کے ساتھ صرف ان کا قرض ہی زائد ہوا۔

كأنَّهُمْ نِساءٌ مَاتَ بَعْلٌ

لَهُ وَلَدٌ فَوُرِّثْنَ القَمِينا

۱۷۵۔ گویا وہ ایسی عورتیں ہیں جن کے شوہر مر جائیں اور ایسا بیٹا چھوڑیں جس سے وہ بڑے مال کے وارث بنیں۔

وقد تعبتْ خيولُ القومِ مما

يَطُوفُونَ البِلادَ وَيَرْجِعُونا

۱۷۶۔ تحقیق قوم کے گھوڑے عاجز آ گئے شہروں کے چکر اور ان کی طرف رجوع کرنے والوں سے۔

عذرتهمْ إذا باعوا حوالا

تهم بالربع للمستخدمينا

۱۷۷۔ میں نے اُن سے عُذر کیا جب انہوں نے اپنے حوالات کو چوتھائی کے ساتھ امیروں کے لئے بیچ دیا۔

وأعطوهمْ بها عوضاً فكانوا

لِنِصْفِ الرُّبْعِ فيهِ خاسِرِينا

۱۷۸۔ اور اُن کو انہوں نے عوض دیا تو گویا وہ اس طرح چوتھائی کے نصف سے خسارے میں ہوئے۔

أمولانا الوزير غفلت عما

يُهِمُّ مِنَ الكِلاَبِ الخَائِنِينا

۱۷۹۔ کیا ہمارا مولا وزیر ان سے غافل ہے جو ان خیانت دار کتوں نے کیا۔

أتُطْلِقُ جامِكِيَّاتٍ لِقَوْمٍ

وتُنْفِقُ فَيْءَ قَوْمٍ آخَرِينا

۱۸۰۔ کیا قوم کے لئے ان لوگوں کے اوپر رتبوں کا اطلاق ہوگا اور مالِ غنیمت کو دوسری قوم پر خرچ کیا جائے گا۔

فلا تهملْ أمورَ الملكِ حتى

يذلَّ الجندُ للمتعمينا

۱۸۱۔ اُمورِ مُلک کو ڈھیلا مت چھوڑ یہاں تک کہ لشکر ذلیل کردے ان تمام کے تمام کو۔

فَهَلْ مَلَكُوا بأَقْلامٍ قِلاعاً

وهَلْ فَتَحُوا بأَوْرَاقٍ حُصُونا

۱۸۲۔ کیا وہ اقلام کے ساتھ قلعوں کے مالک ہوئے یا انہوں نے اوراق کے ساتھ فصیلوں کو فتح کیا۔

ومن قتلَ الفرنجَ أشدّ قتلٍ

ومن أسرَ الفرنسيسَ اللعينا

۱۸۳۔ جس نے فرنگیوں کو شدید مار ماری اور جس نے فرانسیسیوں کو جو ملعون ہیں قیدی بنایا۔

ومن خَضَ الهواجرَ وهو ظامٍ

إلَى أنْ أوْرَثَ التَّتَرَ المَنُونا

۱۸۴۔ جس نے گرمی کو پیاس کی حالت میں برداشت کیا یہاں تک کہ تاتاریوں منگولوں کا وہ وارث ہوا۔

ولاقُوا المَوْتَ دُونَ حريمِ مِصْرٍ

وَصانُوا المَالَ مِنهُمْ وَالْبَنِينا

۱۸۵۔ حریم مصر کی جانب سے وہ موت سے ملے اُن سے مال اور اولاد محفوظ رہے۔

ولم تؤخذْ كما أخذتْ دمشقٌ

ولا حُصِرَتْ كَمَيَّا فارِقِينا

۱۸۶۔ ایسے مواخذہ نہ ہوا جیسے دمشق سے اور ایسے محاصرہ نہ ہوا جیسے میافارقین کا ہوا۔

وَمَا أحَدٌ أحَقَّ بأَخْذِ مَالٍ

مِنَ الأَتْرَاكِ وَالمُتَجَنِّدِينا

۱۸۷۔ کوئی ایک بھی حقدار نہیں کہ ترکوں سے مال لے اور متجند کے رہائشیوں سے مال لے۔

ومن لم يدخر فرساً جواداً

لِوَاقِعَةٍ وَلا سَيْفاً ثَمِيناً

۱۸۸۔ جو تیز رفتار گھوڑا پاس نہ رکھے جنگ کے لئے اور کوئی قیمتی تلوار نہ رکھے۔

فَبَعْدَ المَوْتِ قُلْ لِي أيُّ شَيءٍ

له في بيت مالِ المسلمينا

۱۸۹۔ پس موت کے بعد مجھ سے کہہ مجھے بتا کہ مسلمانوں کے بیت المال سے اُس کے لئے کیا چیز ہے۔

إذا أمناؤنا قبلوا الهدايا

وصاروا يتجرونَ ويزرعونا

۱۹۰۔ جب ہمارے امانت دار لوگ تحفے قبول کریں اور خرید وفروخت اور کھیتی باڑی کریں۔

فلِمْ لا شاطرُوا فيما استَفادوا
كما كان الصحابةُ يفعلونا

۱۹۱۔ پھر جس سے وہ استفادہ کریں اس میں وہ شاطر کیوں نہ ہوں جیسے کہ اصحاب کرتے ہیں۔

وكانهم على مالِ الرعايا
ومَالِ رُعاتِهِمْ يتَحَيَّلُونا

۱۹۲۔ گویا وہ رعایا کے مال اور اپنے خرچ کے مال میں حیلہ بازی کرنے والے ہیں۔

تحيَّلتِ القضاةُ فخانَ كلٌّ
أمانتهُ وسموه الأمينا

۱۹۳۔ قاضیوں نے حیلہ کیا اور ہر امانت میں خیانت کی اور اس کو امین کا نام دیا۔

وكَمْ جَعَلَ الْفقِيهُ الْعَدْلَ ظُلْماً
وَصَيَّرَ بَاطِلاً حَقّاً مُبِينا

۱۹۴۔ کتنے ہی فقیہوں نے عدل کو ظلم بنایا اور انہوں نے باطل کو حقِ مُبین بنا دیا۔

وما أَخْشَى عَلَى أَمْوَالِ مِصْرٍ
سوى من معشر يتأولونا

۱۹۵۔ جو اَموالِ مصر پر ڈرائے اس گروہ کے علاوہ کون ہے جو تفسیر کرنے والے ہیں۔

يَقُولُ المُسْلِمُونَ لنَا حُقُوقٌ
بها ولنحنُ أولى الآخذينا

۱۹۶۔ مسلمانوں کو وہ گروہ کہتا ہے کہ ہمارے اس کے ساتھ حقوق ہیں اور ہم اس کو لینے کے زیادہ حقدار ہیں۔

وَقالَ الْقِبْطُ إنَّهُمْ بِمِصْرَ الْ
مُلُوكُ ومَنْ سِوَاهُمْ غاصِبُونا

۱۹۷۔ قبطیوں نے کہا کہ وہ بادشاہوں کے مصر کے ساتھ ہیں اور ان کے علاوہ سب قبضہ کرنے والے ہیں۔

وَحَلَّلَتِ الْيَهُودُ بِحِفْظِ سَبْتٍ
لهم مالَ الطوائفِ أجمعينا

۱۹۸۔ یہود نے ہفتہ کے دن تمام گروہوں کے مال کی محافظت کو حلال بنالیا۔

فلا تقبلْ من النوابِ عذراً
ولا النُّظَّارِ فيما يُهْمِلُونا

۱۹۹۔ نائبین سے عذر قبول مت کر اور دیکھ بھال کرنے والوں سے بھی جس میں وہ مہلت دیئے ہیں۔

فلا تَسْتَأْصِلِ الأَمْوَالَ حَتَّى
يَكُونُوا كُلُّهُمْ مُتَواطِئِينَا

۲۰۰۔ اموال کو آپس میں مت ملا یہاں تک کہ وہ سب خلط ملط ہو جائیں۔

وَإلاَّ أَيُّ مَنْفَعَةٍ بِقَوْمٍ
إذا استحفظتهم لا يحفظونا

۲۰۱۔ ورنہ اُس قوم کے ساتھ کون سی منفعت ہے جب تو اس کی محافظت کرے تو وہ محافظت نہیں کرتے۔

أَلَيْسَ الآخِذُونَ بِغَيْرِ حَقٍّ
لمافوق الكفايةِ خائنينا

۲۰۲۔ کیا وہ بغیر حق کے مال لینے والے نہیں جو کفایت کے اُوپر خیانت کرنے والے ہیں۔

وأنَّ الكانزين المال منهم

أولئكَ لم يكونوا مؤمنينا

۲۰۳۔ اور اُن میں سے مال کو اکٹھا کرنے والے وہ ہیں جو مومن نہیں ہیں۔

تَوَرَّعَ مَعْشَرٌ مِنْهُمْ وَعُدُّوا

مِنَ الزُّهَّادِ وَالمُتَوَرِّعِينَا

۲۰۴۔ اُن میں سے ایک گروہ نے تقویٰ اختیار کیا اور زہد کرنے والوں میں اور ورع اختیار کرنے والوں میں شمار رہے۔

وَقِيلَ لَهُمْ دُعاءٌ مُسْتَجَابٌ

وَقَدْ مَلَئُوا مِنَ السُّحْتِ البُطُونا

۲۰۵۔ اُن سے دُعائے مستجاب کے لئے کہا گیا جبکہ اُن کے پیٹ میں حرام مال ہے۔

فلا تقبل عفافَ المرء حتى

ترى أتباعه متعففينا

۲۰۶۔ آدمی کی عافیت کو قبول مت کر یہاں تک کہ تو دیکھے اس کے اتباع کو کہ عافیت مانگنے والے ہیں۔

ولا تُثْبِتْ لهُمْ عُسراً إذَا مَا

غَدَتْ أَلْزَامُهُ مُتَمَوِّلِينا

۲۰۷۔ اُن کے لئے مشکل کا ثبوت مت کر جب اسکے الزام متمول لوگوں کے لئے ہوں۔

فإنَّ الأصْلَ يَعْرَى عَنْ ثِمارٍ

وأوراقٍ ويكسوها الغصونا

۲۰۸۔ اس لئے کہ جڑ (درخت کی) پھلوں سے پتوں سے اور ٹہنیوں سے ڈھانپی رہتی ہے۔

فإنَّ قاطعَ العُربانِ صَرتْ

لِعُمَّالٍ لها ومُشارِفِينا

۲۰۹۔ بے شک بیعانہ کو قطع کرنے والا وہ مال کے عمّال تک اور اشرافیہ تک اسے پہنچاتا ہے۔

فَوَلِيَ أمْرَها ابْنُ أبِي مُلَيْحٍ

فأَصْبَحَ لا هَزِيلَ وَلاَ سَمِينا

۲۱۰۔ اس کے معاملہ کا والی ابن ابی ملیح ہوا تو وہ ایسا ہوا کہ نہ دُبلا ہے نہ موٹا۔

وناطحَ وهو أقرعُ كل كبشٍ

فكيفَ وقد أصاب له قرونا

۲۱۱۔ وہ سینگ مارے تو ہر مینڈھے کو بے سینگ کر دے کیسے نہ ہو جبکہ اس کے پاس مضبوط سینگ ہیں۔

وقد شهدتْ بذاهلبا سويدٍ

وَهُلْبا بغجَّةٍ حَرْباً زَبُونا

۲۱۲۔ ہلبا سوید اور ہلبا بغجہ (گاؤں کے نام بلبیس شہر کے ساتھ) حرب زبون کے گواہ ہیں۔

وكم راعت لبغلتهِ شمالاً

وكم راعت لبغلتهِ يمينا

۲۱۳۔ اس کی خچر کتنا ہی بائیں جانب اور کتنا ہی دائیں جانب چری ہے۔

ولولا ذاك ماولوا فراراً

من البحرِ الكبيرِ لطور سينا

۲۱۴۔ اگر ایسے نہ ہوتو بڑے سمندر سے طور سینا کی طرف فرار وہ اختیار نہ کرتے۔

إذَا نَثَرُوا الدَّرَاهِمَ فِى مَقَامٍ

ظَنَنْتَ بِهِ الدَّرَاهِمَ يَاسَمِينَا

۲۱۵۔ جب اس مقام میں وہ دراہم پھیلاتے ان دراہم کا ڈھیر معلوم ہوتا تھا۔

إذَا جَيَّشْتَ جَيْشاً فِى غَزَاةٍ

تَرَى كُتَّابَهُمْ مُتَبَاشِرِينَا

۲۱۶۔ جنگ میں جب لشکر خوب تیار ہو تو ان کے لکھنے والوں کو تو دیکھے گا کہ باہم ملے ہوئے ہیں۔

وَإنْ رَجَعُوا لأرْضِهِمُ بِخَيْرٍ

فَلَمْ تَرَ كَاتِباً إلاَّ حَزِينَا

۲۱۷۔ اگر وہ ان کی زمین کی طرف بھلائی کے ساتھ لوٹیں تو کاتب پریشان ہی نظر آئے گا۔

وَقَدْ ثَبَتَتْ عَدَاوَتُهُمْ فَمَيِّزْ

بِعَيْنِكَ مَنْ يَكُونُ لَهُ مُعِينَا

۲۱۸۔ اُن کی عداوت ثابت ہوگئی اپنی آنکھ کے ساتھ اس کو پہچان لے جو مددگار ہے اُس کا۔

ولَمَّا أنْ دُعُوا لِلْبَابِ قُلْنَا

بأنَّ القومَ لا يتخلصونا

۲۱۹۔ جب وہ دروازے کی جانب بلائے جائیں تو ہم نے کہا کہ قوم مخلص نہیں ہے۔

وكَانُوا قدْ مَضَوْا وَهُمُ عُرَاةٌ

فَجَاءوا بَعْدَ ذَلِكَ مُكْتَسِينا

۲۲۰۔ وہ گزر گئے برہنگی کی حالت میں اس کے بعد وہ مسکینی کی حالت میں آئے۔

وصاروا يشكرونَ السجنَّ حتى

تمنَّى النَّاسُ لوْ سكَنُوا السُّجونا

۲۲۱۔ وہ قید خانہ کا شکر کرنے والے ہوگئے۔ یہاں تک کہ لوگوں نے یہ تمنا کی کہ کاش وہ بھی قید خانہ کو مسکن بناتے۔

فقلتُ لعلكم فيه وجدتم

بطولِ مقامكم مالاً دفينا

۲۲۲۔ میں نے کہا کاش تم اس میں زیادہ دیر مقام رکھتے مالِ دفین کو حاصل کرکے۔

فقالوا لا و لكنا اسانا

بانفسنا و خالفنا الظنون

۲۲۳۔ انہوں نے کہا نہیں بلکہ ہم نے اپنی جانوں کو بُھلا دیا اور گمان کی مخالفت کی (یقین والی بات کی)

وَقُلْنا: المَوْتُ ما لا بُدَّ منه

فماذا بعد ذلك أن يكونا

۲۲۴۔ ہم نے کہا موت تو بڑی ضروری ہے اس کے بعد کیا ہوگا۔

فلم نترك من الأقوال شيئاً

وخاطَرْنا وَجِئنا سالِمينا

۲۲۵۔ ہم اقوال میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑتے اور ہم اس کو خاطر میں لاتے ہوئے سالم لوٹتے ہیں۔

نجيلُ عَلَى البِلاد بِغَيْرِ حَقٍّ

أناساً يعسفون ويظلمونا

۲۲۶۔ ہم شہروں پر لوگوں کو بغیر حق کے حائل کرتے ہیں جو گمراہی کرتے اور ظلم کرتے ہیں۔

وإن منعوا تقولنا عليهم

بأنّهُمُ عُصاةٌ مُفسِدُونا

۲۲۷۔ اگر وہ انکار کریں تو ہم اُن کے بارے میں یہی قول کرتے ہیں کہ وہ بڑے نافرمان اور فسادی ہیں۔

وجهّزنا ولاةَ الحربِ ليلا

عَلَى أنْ يكْبِسُوهُمُ مُصْبِحينا

۲۲۸۔ ہمارے لئے جنگ کے والی رات کو تیار کرتا کہ وہ ان پر صبح کے وقت چڑھائی کریں۔

فَصالُوا صَوْلةً فِيمَنْ يَلِيهِمْ

وصلنا صولةً فيمن يلينا

۲۲۹۔ سامنے آنے والوں کو وہ بلند آواز سے چیخ کر کہیں جو ہمارے سامنے آئے گا ہم اس پر خوب حملہ کریں گے۔

فَجِئنا بالنِّهابِ وبالسَّبايا

وجاءوا بالرِّجالِ مُصَفَّدينا

۲۳۰۔ پھر ہم لوٹیں مالِ غنیمت اور قیدیوں کے ساتھ اور وہ قیدی آدمیوں کے ساتھ آئیں۔

وجنُّ مشارفٍ بعثوا شهوداً

فإنَّ من الوثوقِ بهم جنونا

۲۳۱۔ اور خبردار کرنے والے جن گواہی پر بھیجے جائیں اس لئے کہ ان کے ساتھ وثوق جنون سے ہوتا ہے۔

ومن ألفَ الخيانةَ كيف يرجى

له أن يحفظ اللصَّ الخئونا

۲۳۲۔ جس کو خیانت سے اُلفت ہو اس سے کیسے اُمید کی جاتی ہے کہ کمینہ آدمی خیانت کو چھوڑ دے۔

وما ابنُ قُطَيَّةٍ إلاّ شَريكٌ

لهُمْ فى كُلِّ ما يتَخَطَّفُونا

۲۳۳۔ اور ابن قطیہ بھی ان کی ہر ایک خیانت والی چیز میں شریک ہے۔

أغارَ عَلَى قُرَى فَاقوسَ مِنهُ

بِجَوْرٍ يَمْنَعُ النَّوْمَ الجُفُونا

۲۳۴۔ ان بستیوں پر فاقوس کو اُس نے غیرت دلائی اس ظلم کے ساتھ کہ آنکھ نیند کو خود سے دور کرتی ہے۔(اس ظلم کے سبب)

وَجاسَ خِلالها طُولاً وعَرْضاً

وغادَرَ عالِياً مِنْها حُزُونا

۲۳۵۔ طول وعرض میں اُس کے درمیان کو پامال کیا اور اس کی بلندی کو پستی میں ملا دیا۔

فسلْ أذنينَ والبيروق عنه

ومنزلَ حاتمٍ وسلِ العرينا

۲۳۶۔ اذنون اور بیروق سے اس کے بارے میں پوچھ لے اور حاتم کی منزل اور کچھار سے پوچھ لے۔

فقد نسفَ التلالَ الحُمرَ نسفاً

ولم يترك بعرصتها جرونا

۲۳۷۔ اُس نے سُرخ ٹیلوں کو جڑ سے اُکھیڑ پھینکا اور بے آباد علاقوں کو بوسیدہ کر دیا۔

وصَيَّرَ عَيْنَها حِنلاً ولكِنْ

لِمَنْزِلِهِ وغَلَّتَها حَزِينا

۲۳۸۔ اس کی آنکھ بوجھ والی ہوگئی لیکن اس کی منزل اور غلّہ کی وجہ سے وہ غمگین رہی۔

وأصبحَ شغلهُ تحصيلَ تبرٍ

وكانَتْ دَاْوُهُ من قَبْلُ نُونا

۲۳۹۔ اُس کا شُغل سونے چاندی کا حصول ہوگیا۔ اس سے قبل اس نے صرف مچھلی ہی دیکھی تھی۔

وقدّمهُ الذين لهم وصولٌ

فَتَمَّمَ نَقْصَهُ صِلَةُ اللذينا

۲۴۰۔ اس نے وصول کے وقت دین کو اُن کے لئے مقدم کیا تو اُس کا نقص دنیا کے صلہ سے مکمل ہوگیا۔

وفی دَارِ الوِلايَةِ أيُّ نَهْبٍ

فَلَيْتَكَ لَوْ نَهَبْتَ النَّاهِبِينا

۲۴۱۔ دارِ ولایت میں کون سی غنیمت ہے کاش کہ تو غنیمت لوٹنے والوں میں سے یہ غنیمت لوٹتا۔

ومافرعونُ فيها غير موسى

يسُومُ المُسْلِمِينَ أذًى وهُونا

۲۴۲۔ اس میں فرعون نہیں ہے بس موسیٰ ہی ہے جو مسلمانوں کو اذیت اور تکلیف سے ستم دیتا ہے۔ (یعنی مسلمان ہو کے ظلم کرتا ہے)

إذَا ألْقَى بِها مُوسى عَصاهُ

تلقفتِ القوافلَ والسفينا

۲۴۳۔ جب موسیٰ اس کے ساتھ اپنا عصا پھینکے تو قافلوں اور سفینوں کو ہلکا کر دے۔

وَفيها عُصْبَةٌ لا خَيْرَ فِيهِمْ

على كلِّ الورى يتعصبونا

۲۴۴۔ اور اس میں عُصبہ ہیں تمام مخلوق پر اس میں تعصب والوں کی کوئی بھلائی نہیں۔

وشاهدهمْ إذا اتهموا يؤدى

عن الكلِّ الشهادةَ واليمينا

۲۴۵۔ اُن کے گواہ جب جھوٹ بولیں تو تمام سے گواہی دیں اور قسم اُٹھالیں۔

ومن يستعطِ بالأقلامِ رزقاً

تَجِدْهُ عَلَى أمانَتِه ضنينا

۲۴۶۔ جو اقلام کے ساتھ رزق کی عطا طلب کرے اُس کی امانت پر وہ کنجوسی پائے گا۔

ولستُ مبرئاً كُتَّابَ درجٍ

إذا اتهمتْ لدى الناسخونا

۲۴۷۔ اور میں درج کرنے والے رجسٹراروں کو بری نہیں جانتا جب وہ نسخ کرنے والوں کو جھوٹا کہیں۔

فهاكَ قصيدةٌ فی السرِّ منی

حَوَتْ مِنْ كلِّ وَاقِعَةٍ فُنُونا

۲۴۸۔ پس یہ مجھ سے قصیدہ ہے خفیہ طور پر جو ہر واقعہ سے فنون پر پھرتا ہے۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قافیہ پر قصیدہ کہا جس کا اوّل یہ ہے:

کیف اعصی

میں کیسے نافرمانی کروں؟

أهوى والمشيبُ قد حال دونه

والتَّصابي بَعدَ المَشِيبِ رُعُونَهْ

۲۴۹۔ میں نے خواہش کی جبکہ بڑھاپا اس کے درمیان حائل ہوگیا۔ بڑھاپے کے بعد میں نے خود کو خودنمائی سے دھوکا دیا۔

أبَتِ النَّفْسُ أنْ تُطِيعَ وقالَتْ

إنَّ حبيَّ لا يدخل القنينهْ

۲۵۰۔ نفس نے اطاعت کا انکار کیا اور اُس نے کہا کہ بیشک میری محبت راستہ پر داخل نہیں ہوتی۔

كيف أعصى الهوى وطينة قلبي

بالهَوَى قَبْلَ آدمَ مَعْجُونَهْ

۲۵۱۔ میں کیسے خواہش کا انکار کرسکتا ہوں جبکہ میرے دل کی مٹی آدم علیہ السلام سے قبل ہی خواہش سے گوندھی گئی ہے۔

سَلَبَتْهُ الرُّقَادَ بَيْضةُ خِدْرٍ

ذاتُ حُسْنٍ كالدُّرَّةِ المَكْنُونَهْ

۲۵۲۔ نیند بھی اس سے چھین لی خوبصورت حسن والی سفید لونڈی نے جیسے چھپا ہوا موتی ہو۔

سمَّتْها قُبْلَةً تُسَرُّ بها النَّفْـ

ـسُ فقالت كذا أكونُ حزينهْ

۲۵۳۔ میں نے اس کو قبلہ کا نام دیا جس سے نفس خوش ہوتا ہے اس نے کہا کہ اسی وجہ سے میں خزینہ ہوں (لونڈی نے)

قُلْتُ لا بُدَّ أنْ تسيري إلى الدَّ

ارِ فقالتْ: عسى أنا مجنونهْ

۲۵۴۔ میں نے کہا کہ ضروری ہے کہ تو گھر کو جائے کہنے لگی کہ قریب ہے کہ میں مجنونہ ہو جاؤں۔

قلتُ سيري فإنني لك خيرٌ

مِنْ أب راحِمٍ وَأُمٍّ حَنُونَهْ

۲۵۵۔ میں نے کہا رات کو چلی جا میں تیرے لئے بہتر ہوں رحیم باپ سے اور ماں پہلے شوہر کے غم میں غمگین رہنے والی سے۔

أنا نعمَ القرينُ إنْ كنتِ تبغيـ

ـنَ حلالاً وأنتِ نعمَ القرينهْ

۲۵۶۔ میں کتنی عمدہ قرب میں ہوں اگر تو حلالہ چاہتی ہے تو کرلے کیونکہ تو بھی عمدہ قرب میں تھی۔

قالتِ: اضربْ عن وصلِ مثلي صفحاً

واضرب الخلَّ أو يصيرَ طحينهْ

۲۵۷۔ کہنے لگی کہ میرے جیسے کے وصل سے درگزر کر اور جدائی اختیار کر یا آٹے کی طرح نرم ہوجا۔

لأرى أن تمسني يدُ شيخٍ

كيف أرضى به لطشتي مشينهْ

۲۵۸۔ میں نہیں دیکھتی کہ مجھے شیخ کا ہاتھ چھوئے میں کیسے اس پر راضی ہوں جبکہ میری خوبصورتی نور برساتی ہے۔

قُلْتُ: إنى كثيرُ مالٍ فقالَتْ

هبك أنت المبارزُ القارونهْ

۲۵۹۔ میں نے کہا کہ میں بہت مال والا ہوں کہنے لگی اپنے تک ہی رکھ تو مبارز قارون ہے۔

سَيِّدِى لا تَخَفْ عَلَيَّ خُرُوجاً

فى عَرُوضى فَفِطْنَتِى مَوْزُونَهْ

۲۶۰۔ اے میرے سردار تو میرے جانے سے خوف مت کر میرے سازوسامان کے معاملے میں میری دانائی موزونہ ہے۔

كلُّ بحرٍ إن شئتَ فيه اختبرنى

لا تُكَذِّبْ فإنَّنى يَقْطِينَهْ

۲۶۱۔ ہر بحر میں اگر تو چاہے مجھے باخبر رکھ، جھوٹ مت بول میں خدمت گزار ہوں۔

امام بوصیری رحمہ اللہ نے یہ اسی قافیہ پر فرمایا اور یہ بعض اصحاب کو لکھا:

جزاكَ ربِّي

میرا ربّ تجھے جزا دے!

قلْ لعلِيٍّ الذى صداقتهُ

على حقوقِ الإخوانِ مؤتمنهْ

۲۶۲۔ اس علی سے کہہ دے جس کی صداقت بھائیوں کے حقوق پر ایمان دار ہے۔

أخوك قدْ عُوِدتْ طبيعتهُ

بشربةٍ فى الربيع كلَّ سنهْ

۲۶۳۔ تیرا بھائی وہ ہے جس کی طبیعت لوٹ آئی بہار میں شربت کے ساتھ ہر سال۔

والآنَ قدعفتْ عليهِ وقد

هَدَّتْ قُواهُ وَجَفَّفَتْ بَدَنَهُ

۲۶۴۔ اب اس پر عافیت آئی اس کے اعضاء مضبوط ہو گئے اور اس کا قربانی کا جانور موٹا تازہ ہو گیا۔

وَعاوَدَتْ يَوْمَها زِيارَتَهُ

وما اعتراها من قبلِ ذاك سنهْ

۲۶۵۔ وہ دن کو زیارت کے لئے اُس کی جانب لوٹ آئی اس سال سے قبل اُس نے چُرا نہ تھا۔

وَعادَ عِنْدَ القِيامِ يَحْمِلُها

بِرَاحَتَيْهِ كأنَّها زَمِنَهْ

۲۶۶۔ قیام کے وقت وہ اس پر سوار ہو کے آیا اپنی ہتھیلیوں کے ساتھ سوار ہو کے گویا وہ

زمانہ بھر ایسی ہی ہے۔

جئتُ بها للطبيبِ مشتكياً
وَدَمْعَتِي كالعَوَارِضِ الهَتِنَهْ

۲۶۷۔ میں اس کے ساتھ خوشبو بکھیرتا آیا اور میرے آنسو خوب برسنے والے بادل کی طرح تھے۔

فقالَ عُدْ لي إذا اختَمَيْتُ وكُلْ
في كُلِّ يومٍ دجاجةً دَهِنَهْ

۲۶۸۔ اُس نے کہا جب میں بیمار ہوں تو میری عیادت کر اور ہر دن بھونی ہوئی مرغی کھا۔

كَيفَ وُصُولي إلى الدَّجاجةِ والـ
بَيْضَةُ عِنْدِي كأنّها بَدَنَهْ

۲۶۹۔ میں کیسے مرغی اور انڈے کو وصول کروں میرے نزدیک تو وہ بھی اونٹ کی مانند (قیمتی ہے)

جزاكَ ربِّي إذا انسهلتُ بما
شربتُ عن كلِّ خَرْيَةٍ حَسَنَهْ

۲۷۰۔ تجھے میرا ربّ جزا دے جب میں سہولت محسوس کروں ہر راہنمائی کرنے والے سے نیکی کے گھونٹ پی کر۔

امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ نے اسی قافیہ پر اس وقت یہ دو بیت کہے جب اُن کی دراز گوش چوری ہوگئی۔

قلت لكم

میں نے تمہارے لئے کہا

قُلْتُ لَكُمْ عِنْدَ السُّرَّاقِ مُبَلِّغٌ
أخذي عَنِ المَذْكُورِ ما مَعْناهُ

۲۷۱۔ میں نے تم کو کہا چوروں کے سامنے، پہنچانے والے مذکور سے مجھے پکڑنے کا کیا معنی ہے۔

لاتجعلوني في الحميرِ كناظمٍ
سَرَقَتْ يَدَاهُ فَقُطِعَتْ أُذْناهُ

۲۷۲۔ سخت دلی میں مجھے ناظم کی طرح مت بناؤ کہ اس کے ہاتھوں نے چوری کی تو اس کے کان کاٹ ڈالے گئے۔

تمت بالخیر

۲۷ شعبان المعظم ۱۴۳۳ ہجری بمطابق ۱۸ جولائی ۲۰۱۲ء بروز بدھ کو ترجمہ مکمل ہوا۔

عظیم مسلم شخصیات کی زندگی پر مستند کتابیں

ان کتابوں کے بغیر آپ کی لائبریری نامکمل ہے!

کتاب	مصنف
حیات سیدنا عیسیٰ علیہ السلام	کامران اعظم سوہدروی
حیات حضرت خضر علیہ السلام	حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ
حیات حضرت ابراہیم علیہ السلام	محمد رضی الاسلام ندوی
حیات حضرت ذوالقرنین علیہ السلام اور یاجوج ماجوج	نوید احمد ربانی
حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ	ڈاکٹر طٰہٰ حسین
سیرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا	حافظ ناصر محمود
حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (اللہ کی تلوار)	صادق حسین صدیقی سردھنوی
حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ	ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن
حضرت رابعہ بصری رحمۃ اللہ علیہا	حافظ ناصر محمود
حضرت اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہ	حافظ ناصر محمود
غازی علم الدین شہید رحمۃ اللہ علیہ	عبدالرشید عراقی
حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ	کامران اعظم سوہدروی
حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ	کامران اعظم سوہدروی
حضرت عبدالرحمٰن جامی رحمۃ اللہ علیہ	راجہ طارق محمود نعمانی
حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ	راجہ طارق محمود نعمانی
حضرت شمس تبریز رحمۃ اللہ علیہ مع دیوانِ شمس تبریز	راجہ طارق محمود نعمانی
سوانح مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ	علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ
حضرت جنید بغدادی رحمۃ اللہ علیہ	پروفیسر مرزا اصفر بیگ

نفیس طباعت، اعلیٰ کاغذ، خوبصورت سرورق اور مضبوط بائنڈنگ

ناشران: بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

عظیم تاریخی شخصیات — شاہکار سوانح عمریاں

ان کتابوں کو اپنی لائبریری کی زینت بنائیے!

کتاب		مصنف
محمد بن قاسم	(فاتح سندھ)	صادق حسین صدیقی سردھنوی
طارق بن زیاد	(فاتح اُندلس)	صادق حسین صدیقی سردھنوی
سلطان محمود غزنوی	(بت شکن)	صادق حسین صدیقی سردھنوی
عماد الدین زنگی	(عظیم فاتح)	صادق حسین صدیقی سردھنوی
سلطان شہاب الدین غوری		صادق حسین صدیقی سردھنوی
غیاث الدین بلبن		صادق حسین صدیقی سردھنوی
صلاح الدین ایوبی	(فاتح بیت المقدس)	ہیرلڈلیم/مترجم: محمد یوسف عباسی
امیر تیمور	(جس نے دُنیا ہلا ڈالی)	ہیرلڈلیم/مترجم: محمد عنایت اللہ
چنگیز خان	(دہشت اور جنون کا نشان)	ہیرلڈلیم/مترجم: سیّد ذیشان نظامی
سقراط	(عظیم فلسفی)	کورامیسن/مترجم: آنسہ صبیحہ حسن
سکندر اعظم	(عظیم فاتح)	انجم سلطان شہباز
شیر شاہ سوری	(شیر دل بادشاہ)	انجم سلطان شہباز
سلطان محمد فاتح	(فاتح قسطنطنیہ)	ڈاکٹر محمد مصطفےٰ صفوت
حیدر علی	(سلطنت خداداد کا بانی)	نریندر کرشن سنہا
خلیفہ ہارون الرشید	(پانچویں عباسی خلیفہ)	راجہ طارق محمود نعمانی
عمر خیام	(فارسی شاعر اور فلسفی)	سیّد سلیمان ندوی

نفیس طباعت، اعلیٰ کاغذ، خوبصورت سرورق اور مضبوط بائنڈنگ

ناشران: بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

بک کارنر شوروم بالمقابل اقبال لائبریری بک سٹریٹ جہلم پاکستان

فون نمبر 0544-614977
فون نمبر 0544-621953
موبائل 0323-5777931
موبائل 0321-5440882

ویب سائٹ www.bookcorner.com.pk ای میل info@bookcorner.com.pk

امام بوصیری ؒ (شاعر مدائح نبویہ و مرآۃ عصرہ، خالقِ قصیدہ بردہ شریف) ایک مصری صوفی شاعر تھے جو نسلاً بربر تھے۔ وہ مصر کے ایک گاؤں ''بُوصیر'' میں پیدا ہوئے۔ آپ ؒ نے تیرہ سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا اور دیگر اسلامی علوم میں مہارت حاصل کر کے یک گونہ کمال حاصل کر لیا۔ آپ ؒ کے کلام میں جن اصطلاحات اور تلمیحات کا تذکرہ ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ؒ علم حدیث، سیر، مغازی اور علم کلام میں پوری پوری صلاحیت رکھتے تھے۔ وہ علم ادب، بدیع، بیان اور صرف ونحو میں مشاق دکھائی دیتے تھے۔ آپ ؒ کا مجموعۂ کلام ''دیوان امام بوصیری ؒ'' مصر میں کئی بار چھپا۔ انگلش اور جرمن میں بھی اس کے تراجم شائع ہوئے جبکہ اُردو زبان میں یہ پہلا ترجمہ ہے۔ یہ دیوان آپ ؒ کی قادر الکلامی پر شاہد ہے۔ اہلِ علم نے آپ ؒ کے شاعرانہ کمالات اور ادبی مقام پر دادِ تحسین پیش کی ہے۔ شیخ الاسلام علامہ جلال الدین سیوطی، علامہ ابن العماد حنبلی، ابن شاکر کتبی، پطرس بستانی (صاحب ادباء العرب)، ابن سید الناس ؒ (امام بوصیری ؒ کے شاگرد) جیسے حضرات نے بڑی فراخدلی سے آپ ؒ کے کمالاتِ علمی کا اعتراف کیا ہے۔ مستشرقین میں سے پروفیسر آر۔ اے۔ نکلسن اور اے۔ جے۔ آربری بھی آپ ؒ کے علمی مقام و مرتبہ کے قائل ہیں۔ آپ ؒ کی تمام تر شاعری کا مرکز و محور دِین اسلام اور تصوف رہا۔ آپ ؒ کا سب سے مشہور شاعرانہ کلام اور عربی ادب کی عظیم تخلیق ''قصیدہ بردہ شریف'' ہے جو کہ حضور پاک ﷺ کی نعت، مدحت اور ثناء خوانی پر مبنی ہے، لہٰذا اِسی نسبت سے آپ ؒ نے دُنیائے ادب میں ''امام بوصیری'' کے نام سے شہرتِ عام اور بقائے دوام حاصل کی۔

facebook
book corner showroom
website
www.bookcorner.com.pk
email
bookcornershowroom@gmail.com

ISBN: 978-969-9396-22-9
Rs. 895.00

NooN Printers:0321-4167895,4503606